Majlis Ansarullah

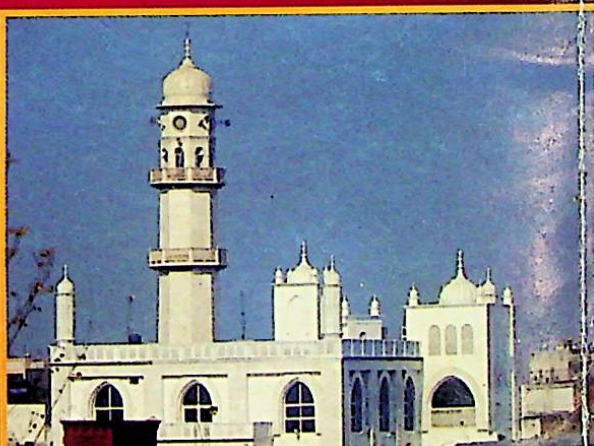
CELEBRATING | 1940-2015 | 75 | YEARS

(صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لیے)

75 سالہ خصوصی نمبر

ماہنامہ

انصاراللہ



بیت اقصیٰ قادیان۔ جہاں حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس انصاراللہ کے قیام کا اعلان فرمایا



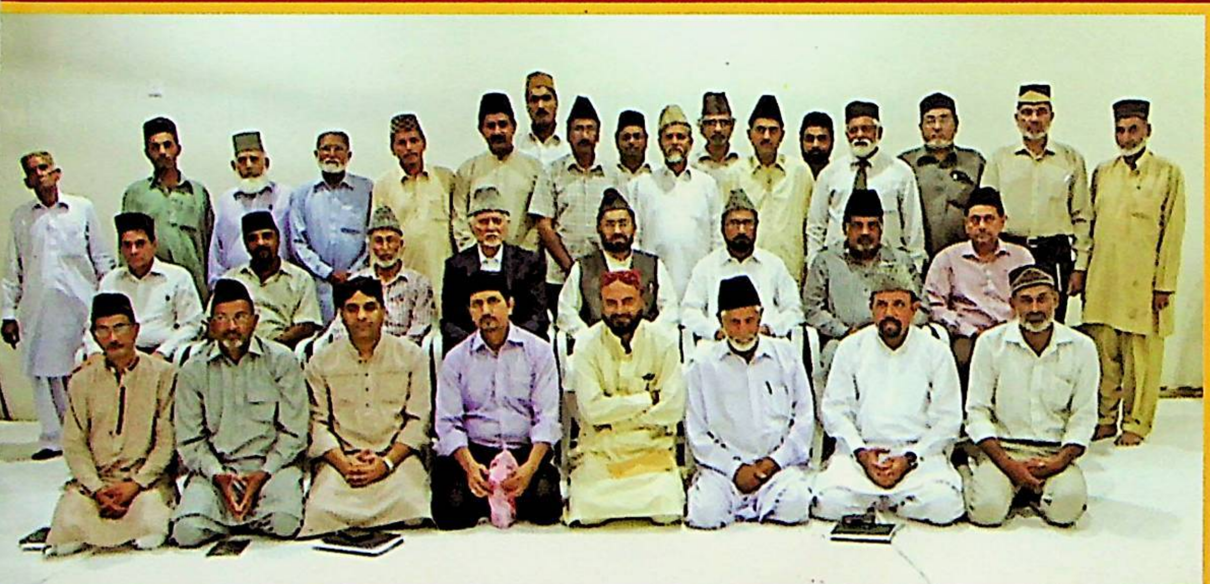
ایوانِ ناصر۔دفاتر انصاراللہ پاکستان

جولائی، اگست 2015ء/رمضان، شوال، ذیقعد 1436ھ/وفا،ظہور 1394ہش

مدیر:۔محمود احمد اشرف



محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب مقابلہ علم انعامی 2014ء میں اوّل آنے والی
مجلس ماڈل کالونی کراچی کے زعیم اعلیٰ مکرم طاہر محمود صاحب اوران کی عاملہ کو علم انعامی عطا فرمارہے ہیں



مجلس انصاراللہ ضلع کراچی مقابلہ حسن کارکردگی بین الاضلاع 2014ء میں اوّل آنے پر صدر مجلس و امیر ضلع کراچی کے ہمراہ

ماہنامہ

انصاراللہ

75 سالہ خصوصی نمبر

جولائی، اگست 2015ء۔رمضان، شوال، ذیقعد 1436ھ۔وفا، ظہور 1394ھش

ایڈیٹر: محمود احمد اشرف

ہم تو ہر دم چڑھ رہے ہیں اک بلندی کی طرف
وہ بُلاتے ہیں کہ ہو جائیں نہاں ہم زیر غار
(حضرت مسیح موعود)

فون نمبر 047-6212982
فیکس 047-6214631
مینیجر 0336-7700250
ویب ansarullahpk.org
قائد اشاعت: quaid.ishaat@ansarullahpk.org
دفتر: ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

مینیجر و پبلشر: عبدالمنان کوثر
پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
کمپوزنگ وسیٹنگ: فرحان احمد ذکاء
اشاعت: دفتر انصاراللہ دارالصدر جنوبی، چناب نگر (ربوہ)
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، چناب نگر (ربوہ)
سالانہ چندہ: 300 روپے
فی پرچہ ھذا: 200 روپے

انصار کا عہد

تَشَہُّدْ کے بعد

میں اقرار کرتا ہوں کہ (دین حق) احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا اور اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔ اِنْشَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

انصاراللہ کے عہد کو معمولی عہد نہ سمجھیں

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

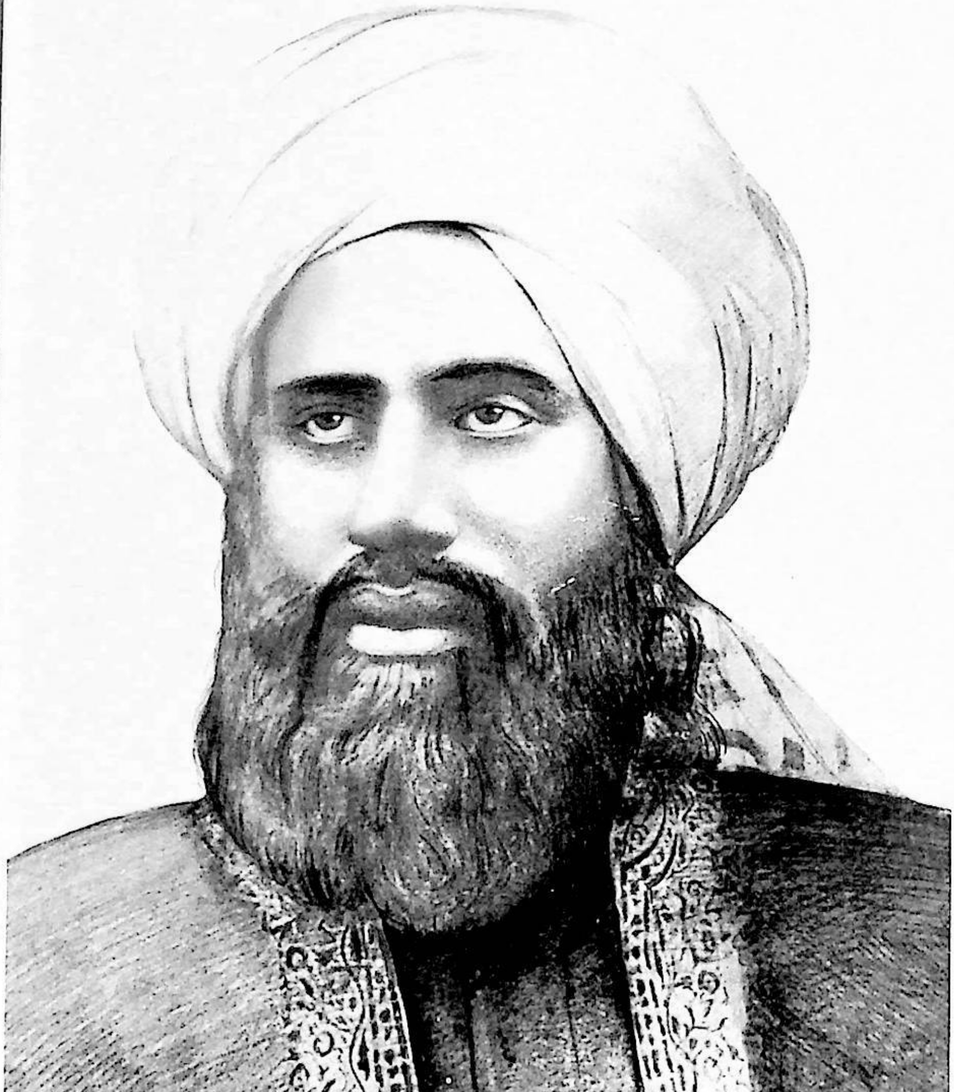
”آپ نے ایک عہد بھی کیا ہے کہ (دین حق) اور احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشش کروں گا۔ نظام خلافت کی حفاظت کے لئے آخر دم تک کوشش کروں گا۔ اپنے بچوں میں بھی یہ روح پھونکنے کی کوشش کروں گا تو یہ عہد جو ہے اس کو معمولی عہد نہ سمجھیں۔ یہ ایک بہت بڑا عہد ہے۔ اللہ تعالیٰ کو گواہ ٹھہرا کر ہم یہ عہد کر رہے ہیں اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ جو انصار اللہ ہیں اگر آپ نے اپنے اس عہد کو نہ نبھایا، اپنے اس عہد کو نبھانے کے لئے وہ بھرپور کوشش نہ کی جس کی آپ سے توقع کی جاتی ہے تو آئندہ آنے والی نسلیں آپ کو معاف نہیں کریں گی کیونکہ انہوں نے بھی آپ کے نقش قدم پر چلنا ہے۔ جن بچوں کی، جن نوجوانوں کی تربیت آپ نے کرنی ہے وہ آپ کو الزام دیں گی کہ کیوں ہماری تربیت نہیں کی۔ اس لئے یہ یاد رکھیں کہ عہد جو آپ نے کیا ہے اس کو نبھانا آپ کی بہت بڑی ذمہ داری ہے“

(سبیل الرشاد جلد چہارم صفحہ 217)

اس شمارہ میں



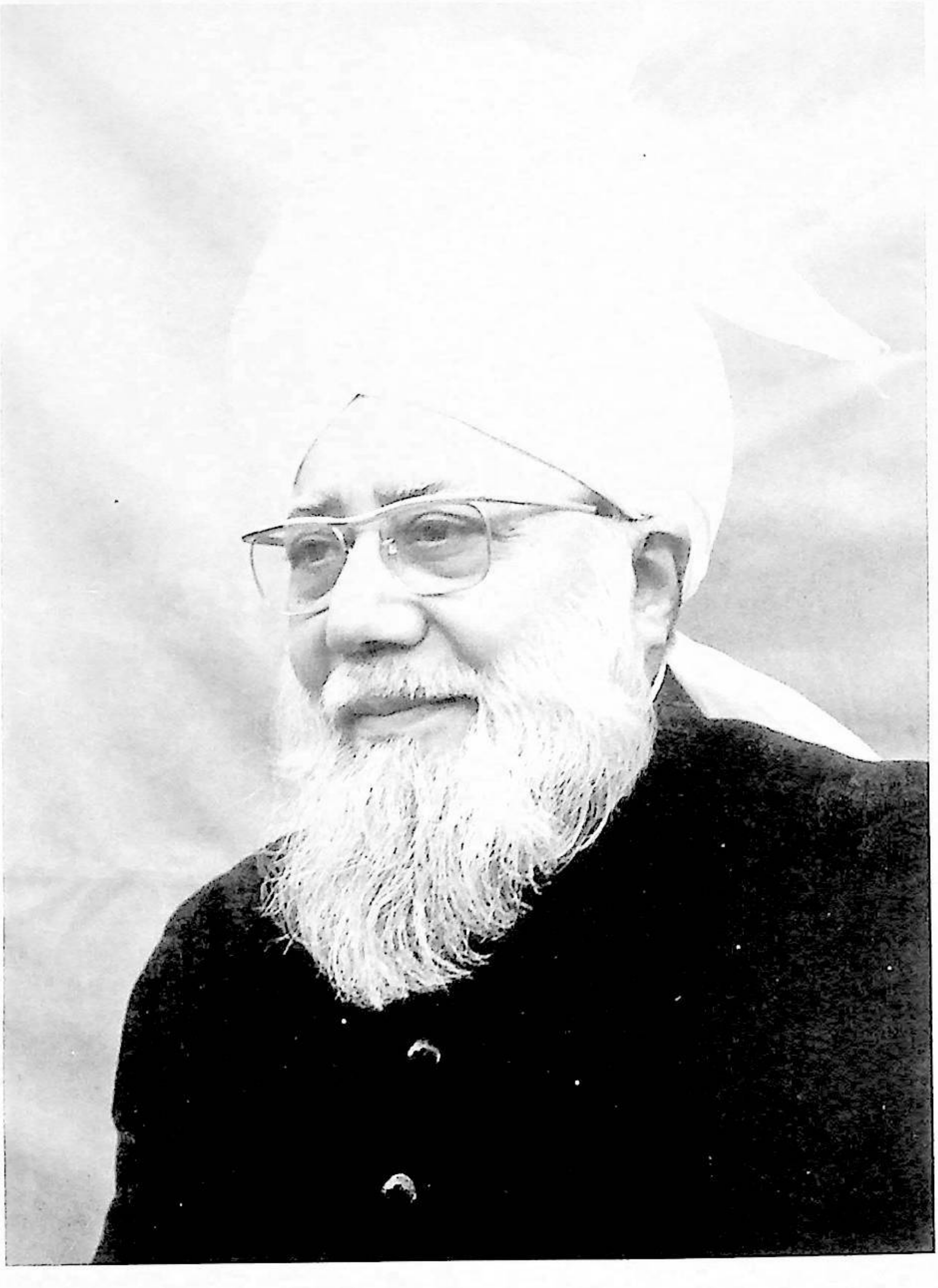
سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام



سیّدنا حضرت مولوی حکیم نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّل



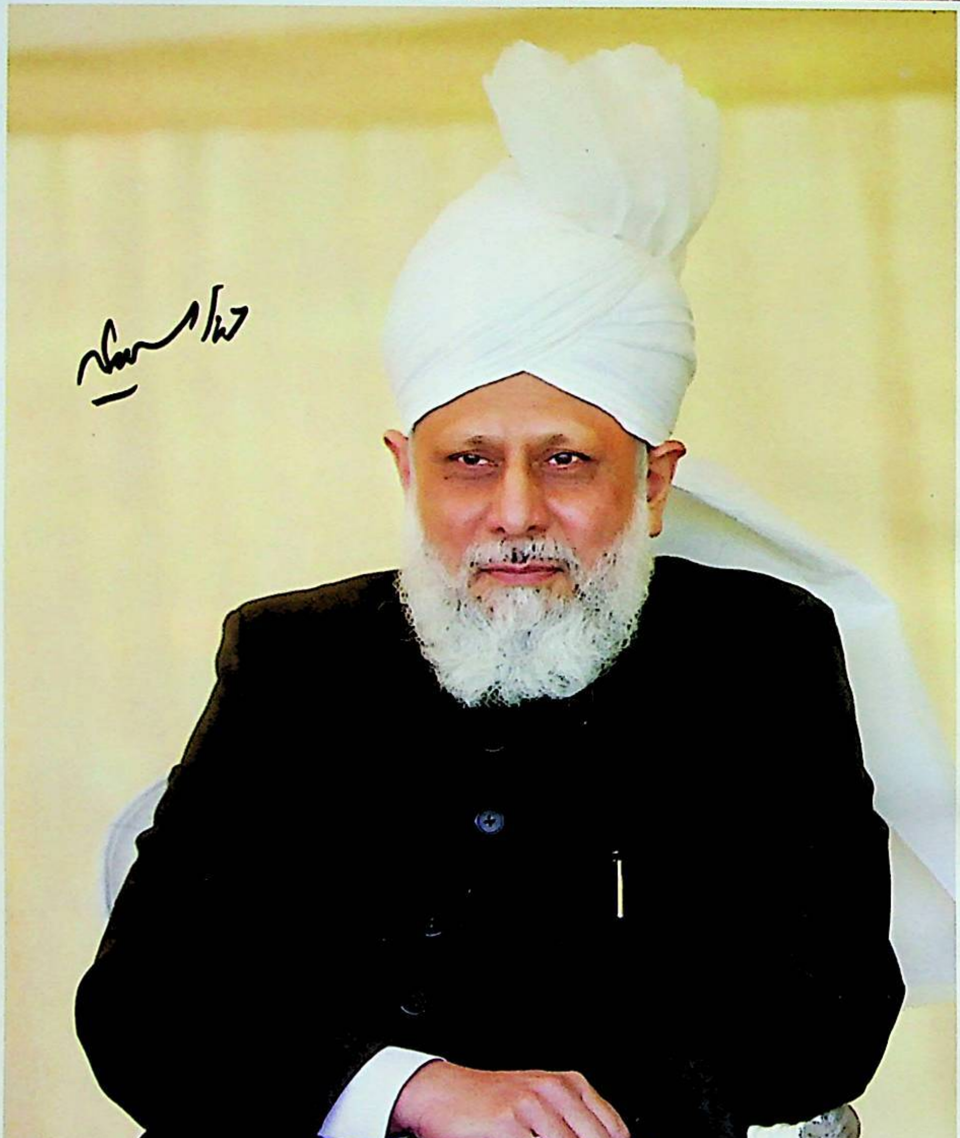
بانیٔ تنظیم سیّدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی



سیّدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث

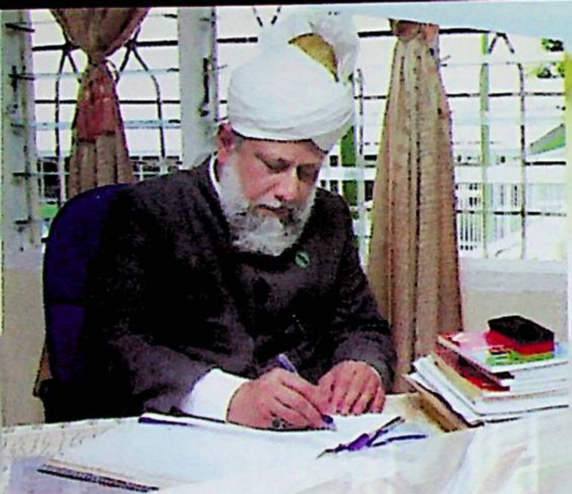


سیدّنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع



سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

(یہ تصویر ہمارے پیارے امام نے ازراہ شفقت ماہنامہ انصاراللہ 75 سالہ خصوصی نمبر کے لئے عطا فرمائی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء)



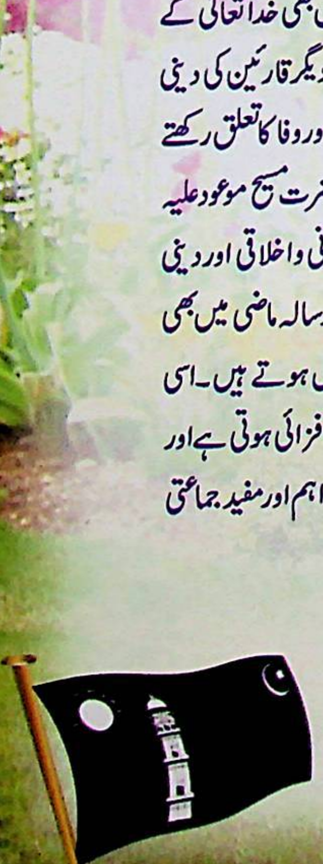
سیدنا حضور انور کی طرف سے اپنے پیارے انصار بھائیوں کے لئے ''75 سال'' کے موقع پر خصوصی پیغام

پیارے قارئین ماہنامہ انصار اللہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس انصار اللہ پاکستان اپنی ڈائمنڈ جوبلی کے موقعہ پر رسالہ کی خصوصی اشاعت کا ارادہ رکھتی ہے۔ مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آپ کو ترقی کے سفر کی یہ منزل مبارک کرے اور آئندہ بھی آپ ترقیات کی لامتناہی منازل طے کرتے چلے جائیں۔ آمین

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ پہلے مجلس انصار اللہ کے بین الاقوامی مرکزی رسالے کے طور پر چھپتا رہا ہے۔ اور اب پاکستان کی مجلس انصار اللہ کا ترجمان ہے۔ ابتداء میں جماعت کے رسائل وجرائد زیادہ نہ تھے لہٰذا اس رسالے کی ایک خاص پہچان رہی ہے۔ پاکستان میں جماعت پر جب بھی ابتلاؤں کے ادوار آئے تو نہایت مشکل حالات میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے خلفائے احمدیت کی راہنمائی میں یہ رسالہ چھپتا اور شائع ہوتا رہا ہے اور جماعت کے انصار اور دیگر قارئین کی دینی تعلیم وتربیت کے سامان کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کا مزاج ایسا بنایا ہے کہ وہ خلیفۂ وقت سے محبت اور وفا کا تعلق رکھتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ ان تک خلیفۂ وقت کی باتیں پہنچتی رہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ قرآن وحدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر مشتمل خلفائے احمدیت کے خطبات اور تقاریر کو سنیں اور پڑھیں۔ تاکہ ان کی روحانی واخلاقی اور دینی تربیت کے سامان ہوں۔ پس رسالے کا سب سے نمایاں فرض تو خلیفۂ وقت کی آواز پہنچانا ہے جسے یہ رسالہ ماضی میں بھی نبھاتا رہا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ یہی بات مقدم ہونی چاہئے۔ پھر اس میں دینی اور علمی مضامین شامل ہوتے ہیں۔ اسی طرح اس میں مختلف مجالس کی مساعی کا تذکرہ بھی ہوتا ہے۔ جس سے اچھی کارکردگی والی مجالس کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور جو کمزور ہیں انہیں سُستیاں ترک کرنے اور اپنی کارکردگی کو بہتر بنانے کی توفیق ملتی ہے۔ اس لئے یہ ایک اہم اور مفید جماعتی رسالہ ہے۔



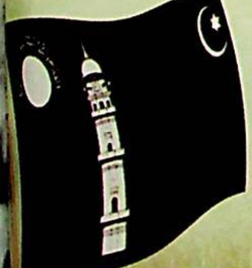
آپ میں سے بہت سے انصار کے آباء واجداد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے (رفیق) ہونے کا شرف حاصل ہوا اور بہت سے ایسے ہیں جن کے بزرگوں نے خلافت احمدیہ کے ابتدائی دور میں شمولیت اختیار کی۔ گویا کثیر تعداد ایسے انصار کی ہے جنہوں نے احمدی گھرانوں میں آنکھ کھولی اور احمدیت کے ماحول میں پرورش پائی۔ آپ نے اپنے بزرگوں کے طرز زندگی کو دیکھا ہوگا۔ ان کی عبادات اور دعاؤں کے طریق دیکھے ہوں گے۔ اولاد کو نیکیاں بجالانے اور دین کے خادم بننے کی نصائح کرتے دیکھا ہوگا۔ وہ اپنے عقائد کا گہرا علم رکھتے تھے۔ وہ دلائل سے بخوبی واقف تھے اور لوگوں کو حکمت کے ساتھ پیغام بھی پہنچاتے رہتے تھے۔ انہیں دینی علم بڑھانے کا بڑا شوق تھا۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں جمع کرنے اور ان کے مطالعہ کا خاص شغف تھا۔ وہ نماز، روزہ کے پابند تھے، تلاوت میں باقاعدہ اور دعاؤں کے عادی تھے۔ وہ بار بار مرکز سلسلہ میں آتے، امام وقت سے ملتے، جلسوں اور اجتماعات میں شمولیت کرتے اور اپنی وضع قطع کو دینی تعلیمات کے مطابق بنانے کی کوشش کرتے تھے۔ ان لوگوں نے بیعت کی حقیقت کو سمجھا اور اپنے اندر روحانی انقلاب برپا کیا۔ تاریخی اعتبار سے ایک خاص مدت کی تکمیل پر اب آپ کو انصار اللہ کی ڈائمنڈ جوبلی منانے کی جو توفیق مل رہی ہے تو یہ اس لئے ہے تاکہ آپ کو اپنی تاریخ سے آگاہی ہو۔ آپ اپنے ماضی پر غور کر سکیں۔ آپ کو انصار اللہ کی ترقی کے سفر کے بارہ میں معلومات مل سکیں۔ یہ پتہ چل سکے کہ مالی کمزوریوں اور دیگر نامساعد حالات کے باوجود آپ کے بزرگ نیکی اور خدمت دین کے کاموں کے لئے کیسے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ وہ ہمیشہ اپنے قدم آگے سے آگے بڑھاتے رہے۔ کبھی تھکے نہیں۔ کہیں رُکے نہیں اور نہ کبھی گھبرائے۔ آپ نے ان کے نیک نمونوں کو ہمیشہ جاری رکھنا ہے۔ اپنے آباء واجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے دینی معیار بلند کرنے ہیں۔ اولاد کی نیک تربیت کرنی ہے۔ انہیں دینیات سکھانی ہے۔ انہیں خلافت سے وابستہ رکھنا ہے۔ انہیں ایم ٹی اے پر خلیفۂ وقت کے خطبات اور تقاریر سنانی ہیں۔ ان سے خلیفۂ وقت کو خطوط لکھوانے ہیں۔ انہیں نظام جماعت کی اطاعت اور احترام سکھانا ہے اور ان میں خدمت دین کے جذبے کو ابھارنا ہے۔

انصار اللہ کی عمر ایک پختگی کی عمر ہے۔ اپنے نمونوں کو بھی نیک بنائیں۔ اپنے اہل خانہ کو بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی نصیحت کرتے رہیں اور خود کو اور اپنے اہل وعیال کو خلافت اور نظام جماعت سے چمٹائے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو اور آپ ہمیشہ پھلتے پھولتے رہیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفة المسیح الخامس





صدر مجلس انصار اللہ کا
"خصوصی نمبر"
کیلئے انصار بھائیوں کے نام پیغام

پیارے انصار بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الٰہی سلسلوں میں ہمیشہ سے انصار واعوان کی ضرورت رہی اور ہمیشہ ہی خدا کے مخلص اور وفا شعار بندے "نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ" کا نعرہ لگاتے ہوئے میدان کارزار میں اُترے۔ مگر اے دورِ حاضر کے احمدی انصار! آپ وہ خوش قسمت اور سعادت مند ہیں جن کے آباؤ اجداد کو اس زمانہ کے منادی مسیح ومہدی کی آواز پر لبیک کہنے کی توفیق ملی جس کی بیعت کرنے اور مدد و نصرت کا دم بھرنے کی نصیحت ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمائی تھی۔

بیعت امام مہدی کے اس تاریخ ساز واقعہ پر 1989ء میں ایک صدی پوری ہونے کے بعد مزید ربع صدی کے عرصہ میں احمدیت کی ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ چکی ہے۔ جس کا ایک اہم سنگ میل 2008ء میں بھی آیا، جب خلافت احمدیہ پر ایک سو سال پورے ہوئے، ہم نے صد سالہ خلافت جوبلی منانے کی توفیق پائی، الٰہی برکات ونشانات بارش کی طرح برستے دیکھے اور آج کل عالم میں خلافت احمدیہ کی عزت ووقار اور ترقی مسلسل دیکھ رہے ہیں۔ گردش دوراں کسی کا انتظار نہیں کرتی اور زمانہ تیزی سے رُو بہ سفر ہے۔

اب جولائی 2015ء میں جماعت کی ایک ذیلی تنظیم مجلس انصار اللہ کو اپنے قیام پر 75 سال پورے ہونے پر ڈائمنڈ جوبلی منانے کی توفیق مل رہی ہے۔ اس تاریخی موڑ پر ہمیں اپنے روشن ماضی اور شاندار مستقبل کے جھروکوں سے اپنی ذمہ داریوں پر نظر کرنی ہے اور پہلے سے کہیں بڑھ کر اپنے حق ادا کرنے کے عہد تازہ کرنا ہیں کہ ہمارا نام ہی انصار اللہ ہے جس کا مطلب ہے اللہ کے مددگار۔ اس میں کیا شک ہے کہ ہمارا قادر وتوانا اور بے نیاز خدا تو ہماری کسی مدد کا محتاج نہیں یہ تو محض ہمیں ثواب دینے کا ایک بہانہ ہے کہ ہم اللہ اور اُس کے بندوں کے حق ادا کر کے حقیقی معنی میں اس کے دین کے انصار بن کر دین ودنیا کی حسنات وبرکات کے وارث ہوں۔

پس انصار بھائیو! ہم نے عبادت الٰہی اور خدمت خلق ہر دو پہلو سے زیادہ زور اور تیزی سے آگے بڑھتے چلے جانا ہے۔ جس طرح ہمارے آباء واجداد نے گزشتہ پون صدی کے طویل سفر میں مال، جان وقت اور عزت کی قربانیاں کرتے ہوئے محنت اطاعت اور وفا کی ان مٹ داستانیں رقم کیں اور خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنا اپنا فرض اولین سمجھا۔

آج ہمارا بھی فرض ہے کہ خلیفۃ المسیح کی ہر آواز پر لبیک کہنے والے ہوں اور
یہی پیغام اس تاریخ ساز موڑ پر عملی نمونوں سے اپنی نسلوں کے ذہن نشین کر جائیں کہ دور
حاضر میں نجات، امن اور کامیابی خلافت کے دامن سے وابستہ ہوئے بغیر ممکن نہیں۔

پس اس تاریخی موقع پر میں اپنے انصار بھائیوں کو ایک بار پھر باور کروانا چاہتا ہوں کہ امام ڈھال ہے اور سب برکت اس کی اطاعت میں ہے۔ ہمارے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے گزشتہ دس سالہ بابرکت اور فتح نصیب دور میں مختلف مواقع پر ہمیں جو نصائح فرمائیں اور جو سبیل الرشاد کی چوتھی جلد میں مجلس انصار اللہ کی طرف سے حال ہی میں شائع بھی ہو چکی ہیں۔

ان زریں ارشادات کا خلاصہ یہاں اس التجا کے ساتھ پیش ہے کہ جتنا جلدی ہم ان نیک کاموں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے اسی قدر تیزی سے کامیابیاں ہمارے قدم چومیں گی۔ آسمان سے اَلَا اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ کی آواز آپ کو سنائی دے گی اور آئندہ نسلیں آپ کو محبت اور احترام کے جذبات سے یاد کریں گی اور دعائیں دیتے ہوئے انصار اللہ زندہ باد کے نعرے بلند کریں گی۔ مگر اس سے پہلے ہمیں اپنے پیارے امام کی ان توقعات پر پورا اترنے کی بھرپور سعی کرنی ہوگی۔

- انصار اللہ بننے کا پہلا اور بڑا تقاضا عبادت کے معیار قائم کر کے تعلق باللہ میں نوجوانوں اور بچوں کیلئے عملی نمونہ دینا ہے۔ خصوصاً نماز باجماعت، جمعہ اور خطبات امام سننے میں۔ (بلکہ نماز تہجد سے لے کر داڑھی رکھنے تک ہر پہلو سے)
- تلاوت قرآن کریم روزانہ باقاعدہ کریں کہ ہر گھر سے اس کی آواز آئے، پھر ترجمہ پڑھنے کی کوشش ہو کہ ہر گھر میں باقاعدہ قرآن کلاسز ہونے لگیں۔ پھر اس میں سے احکامات تلاش کر کے اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔
- حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی اور اخلاق فاضلہ کے بہترین عملی نمونے قائم کر دکھائیں اور دعا، احتیاط، حسن خلق نرمی اور ذاتی نمونہ کا پیغام حرز جان بنائیں نیز خدمت خلق اور دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی توجہ دیں۔
- ”انصار اللہ کی سب سے اہم ذمہ داری نئی نسل کی تربیت ہے۔ جس کے لئے عملی حالت کا عمدہ ہونا ضروری ہے“
- ”خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق اور اپنی اطاعت کے معیار بلند کر کے خلافت کے دست و بازو اور خلیفۂ وقت کے سلطان نصیر بنیں“ اسی نیک جذبہ سے حضور کے خطبات سن کر ان پر عمل کریں اور حضور کی خدمت میں باقاعدہ دعائیہ خط لکھنے کی عادت ڈالیں۔
- نظام وصیت میں جلد شرکت، اور وقف عارضی میں باقاعدہ سکیم بنا کر حصہ لیں۔
- ”دعاؤں پر بہت زور دیں“ خصوصاً ڈائمنڈ جوبلی کی مقررہ کردہ دعائیں۔ ہمارے پیارے امام نے فرمایا:

”اگر سو فیصد پاکستانی احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھک جائیں تو ان حالات کا خاتمہ چند راتوں کی دعاؤں سے ہو سکتا ہے...... اپنے عملوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالتے ہوئے اجتماعی رنگ میں اس کے آگے جھک جائیں تو تھوڑے عرصہ میں انشاء اللہ انقلاب آ سکتا ہے“

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پیارے امام کی ان بابرکت قیمتی نصائح پر ہمیشہ عمل کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

والسلام۔ خاکسار

11/جولائی 2015ء

اداریہ

ایک جاری حسین داستان

26 رجولائی 1940ء کوسیدنا حضرت مصلح موعود نے مجلس انصاراللہ کی تنظیم کے قیام کا اعلان فرمایا تھا جس پر اب خدا تعالیٰ کے فضل سے 75 سال پورے ہورہے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود کے بابرکت وجود کے ذریعہ جو حصن حصین دنیا کو امن اور پناہ دینے کے قائم ہوا۔ مجلس انصاراللہ درحقیقت اس قلعے کی ایک فصیل ہے۔ یہ قصر احمدیت اور قصر خلافت کی مضبوط دیوار ہے جس کو قائم ہوئے تین چوتھائی صدی گزر چکی ہے۔ یہ وہ شجر سایہ دار ہے جس کی شاخیں اب ایک عالم پر محیط ہو چکی ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِكَ

مجلس کے قیام کی ڈائمنڈ جوبلی مناتے ہوئے ہم سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حضور سجدات شکر بجالاتے ہیں۔ اور پھر بانی مجلس انصاراللہ کو یاد کرتے ہیں جن کی بصیرت افروز عظیم الشان قیادت میں متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ اس کا قیام ہوا۔ آپ کی فہم وفراست اور آپ کی خدمات جلیلہ کو یاد کر کے ہم خدا تعالیٰ کے حضور نہایت عجز اور خلوص سے یہ دعا کرتے ہیں کہ:

ع ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے

مجلس انصاراللہ کے قیام کا یہ تاریخی سنگ میل ہمیں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کی یاد دلاتا ہے۔ ہم پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل یہ ہے کہ ہم اس گروہ میں شامل ہیں جو نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کی صدا بلند کرتے ہوئے اس کے دین کی نصرت کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلیفہ خامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی قیادت میں غلبہ دین حق کی منزل کی طرف رواں دواں ہیں۔ یہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کا وہ فضل ہے جو اس کی رضا سے ہی نصیب ہوتا ہے۔ پس اس فضل باری پر ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

پچھتر سالوں کا یہ سفر جان، مال، وقت اور عزت کی قربانیوں کی ایک دلکش داستان ہے۔ وہ بزرگ جو اس قافلہ کے سرخیل تھے ان کے ذکر خیر کو محفوظ کرنا اور ان کے نقوش پا کو اپنا رہنما بنانا بھی اس خاص شمارے کی ایک اہم غرض وغایت ہے۔ بے شک وہ بھی ہماری طرح فانی انسان تھے۔ مگر خوش نصیب تھے کہ ایک عظیم الشان مقصد کی خاطر

قافلہ احمدیت کا حصہ بن کر زندہ رہے۔ بے شک ان کی قبروں کی مٹی سے ان کی وفا کی خوشبو پھوٹ رہی ہے۔ فانی ہونے کے باوجود انہوں نے آب بقائے دوام پی لیا۔ قوم کی حیات میں ان کی زندگی کا تسلسل نظر آتا ہے۔ درحقیقت وہ زندہ ہیں اور کبھی نہیں مریں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"انصاراللہ کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ آپ کے عملی نمونے اور پاک تبدیلیاں دوسری تنظیموں اور افراد جماعت سے بڑھ کر ہونی چاہئیں۔ ہمارے بڑوں نے انصاراللہ ہونے کا حق ادا کیا اور بے نفس ہو کر دین کی خاطر قربانیاں کیں تو آج ہمارا فرض ہے کہ ایک جہد مسلسل اور دعاؤں کے ساتھ اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے نیکی کے راستے ہموار کرتے چلے جائیں" (سبیل الرشاد جلد چہارم صفحہ 259)

ڈائمنڈ جوبلی پر بے شک ہم خوش ہیں اور اس خوشی کا اظہار کر رہے ہیں تاہم ہمیشہ ہمارے پیش نظر رہنا چاہئے کہ ہماری منزل ابھی دور ہے اور راستہ بھی کٹھن اور دشوار گزار ہے۔ ہمارا یہ خوشی منانا ایسے ہی ہے جیسے ایک مسافر راستے میں کسی سایہ دار درخت کے نیچے چند لمحوں کے لئے استراحت کر لیتا ہے۔ یہ راحت، یہ آرام اسے اگلے سفر کے لیے تازہ دم کر دیتا ہے۔ یہ سفر ہم سے مسلسل جان، مال اور وقت کی قربانی کا تقاضا کرتا ہے۔ یہ سفر خلافت کے ساتھ دائمی وفا اور اس کو ہمیشہ قائم رکھنے کے لئے جدوجہد کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس سفر میں ہم نے دعا اور کوشش کے ذریعے صدق و وفا کے یہ چراغ اپنی نسلوں کے لئے بھی روشن رکھنے ہیں۔ اس کے بغیر ہم درحقیقت انصاراللہ نہیں بن سکتے۔

پس ہم اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے یہ دعا کرتے ہیں کہ ڈائمنڈ جوبلی کا یہ سال ہمیں اعمال صالحہ میں آگے بڑھانے والا ہو۔ ہمیں عبادت اور اطاعت کے بلند معیار عطا کرنے والا ہو۔ تاکہ وہ منزل جلد ہمارے قریب تر آجائے جس کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام آسمانی پیش خبریوں کے مطابق دنیا میں تشریف لائے تھے۔ اور وہ منزل غلبہ دین حق کی منزل ہے۔ خدا کرے ہمیں اپنی زندگی میں یہ منزل نصیب ہو جائے جب ادیان باطلہ اور اقوام عالم پر یہ غلبہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں خدا کرے کے ایسا ہو۔ آمین

القرآن

اللہ کے انصار

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىٕفَةٌ مِّنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآىٕفَةٌ ۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ۝ (سورۃ الصّف:15)

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو! اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا (کہ) کون ہیں جو اللہ کی طرف راہ نمائی کرنے میں میرے انصار ہوں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ پس ہم نے اُن لوگوں کی جو ایمان لائے اُن کے دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آ گئے۔ (ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ)

الحدیث

کُوۡنُوۡا اَنۡصَارَ اللّٰہِ

وَأَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَعَبْدُ بْنِ حَمِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ فِيْ قَوْلِهِ: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰهِ قَالَ: قَدْ كَانَ ذٰلِكَ بِحَمْدِ اللّٰهِ، جَاءَهُ سَبْعُوْنَ رَجُلًا، فَبَايَعُوْهُ عِنْدَ الْعَقَبَةِ، وَآوَوْهُ وَنَصَرُوْهُ، حَتّٰى اَظْهَرَ اللّٰهُ دِيْنَهُ: وَاَخْرَجَ ابْنُ اِسْحَاقَ وَابْنَ سَعْدٍ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّفَرِ الَّذِيْنَ لَقُوْهُ بِالْعَقَبَةِ: اَخْرِجُوْا اِلَيَّ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْكُمْ يَكُوْنُوْنَ كُفَلَاءَ عَلٰى قَوْمِهِمْ، كَمَا كَفَلَتِ الْحَوَارِيُّوْنَ لِعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ: ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنُّقَبَاءِ: اِنَّكُمْ كُفَلَاءُ عَلٰى قَوْمِكُمْ، كَكَفَالَةِ الْحَوَارِيِّيْنَ لِعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ، وَأَنَا كَفِيْلُ قَوْمِيْ، قَالُوْا: نَعَمْ

(التفسير المنير للزحيلی 28/179)

حضرت قتادہ آیت: یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا کُوْنُوْا اَنْصَارَ اللّٰہِ (اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کے انصار بن جاؤ) کے بارے میں فرماتے ہیں (کہ یہ آیت اس طرح پوری ہوئی) کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کے پاس ستر (70) آدمی آئے اور انہوں نے آپؐ کی مقام عقبہ پر بیعت کی اور انہوں نے آپؐ کو پناہ دی اور آپؐ کی مدد کی یہاں تک کہ خدا نے آپؐ کے دین کو غالب کر دیا۔

اس بارہ میں ابن اسحاق اور ابن سعدؒ بیان کرتے ہیں کہ جو لوگ آپؐ کو مقام عقبہ پر ملے تھے ان سے آپؐ نے فرمایا۔ مجھے اپنے میں سے 12 ایسے آدمی دو جو اپنی قوم پر کفیل بنیں جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے حواری کفیل بنے تھے۔ پھر آپؐ نے ان نگرانوں سے فرمایا تم اپنی قوم پر کفیل ہو جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ کے حواری کفیل تھے اور میں اپنی قوم کا کفیل ہوں تو ان سب نے اس کا اقرار کیا۔

کلام الامام

"انصار اللّٰہ"

سُنو! وہ دُعا جس کے لئے اُدۡعُوۡنِیۡۤ اَسۡتَجِبۡ لَکُمۡ (المومن:61) فرمایا ہے۔اس کے لئے یہی سچی رُوح مطلوب ہے۔اگر اس تضرع اور خشوع میں حقیقت کی رُوح نہیں، تو وہ ٹیں ٹیں سے کم نہیں ہے۔ پھر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اسباب کی رعایت ضروری نہیں ہے۔ یہ ایک غلط فہمی ہے۔ شریعت نے اسباب کو منع نہیں کیا ہے اور سچ پوچھو تو کیا دُعا اسباب نہیں؟ یا اسباب دُعا نہیں؟ تلاشِ اسباب بجائے خود ایک دُعا ہے اور دعا بجائے خود عظیم الشان اسباب کا چشمہ ہے۔ انسان کی ظاہری بناوٹ، اس کے دو ہاتھ، دو پاؤں کی ساخت ایک دوسرے کی امداد کا ایک قدرتی راہنما ہے۔ جب یہ نظارہ خود انسان میں موجود ہے۔ پھر کس قدر حیرت اور تعجب کی بات ہے کہ وہ تَعَاوَنُوۡا عَلَی الۡبِرِّ وَ التَّقۡوٰی (المائدہ:3) کے معنے سمجھنے میں مشکلات کو دیکھے۔

ہاں! مَیں کہتا ہوں کہ تلاشِ اسباب بھی بذریعہ دُعا کرو۔ میں نہیں سمجھتا کہ جب میں تمہیں تمہارے جسم کے اندر اللہ تعالیٰ کا ایک قائم کردہ سلسلہ امدادِ باہمی اور کامل رہنما سلسلہ دکھاتا ہوں۔تم اس سے انکار کرو۔ اللہ تعالیٰ نے اسباب کو اور بھی صاف کرنے اور وضاحت سے دُنیا پر کھول دینے کے لئے انبیاء علیہم السلام کا ایک سلسلہ دنیا میں قائم کیا۔ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر تھا اور قادر ہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی قسم کی امداد کی ضرورت ان رسولوں کو باقی نہ رہنے دے۔ مگر پھر بھی ایک وقت اُن پر آتا ہے کہ وہ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ (الصف:15) کہنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ کیا وہ ایک ٹکڑ گدا فقیر کی طرح صدا دیتے ہیں؟ نہیں۔ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہ کہنے کی بھی ایک شان ہوتی ہے۔ وہ دنیا کو رعایت اسباب سکھانا چاہتے ہیں۔ جو دعا کا ایک شعبہ ہے؛ ورنہ اللہ تعالیٰ پر اُن کو کامل ایمان اور اس کے وعدوں پر پورا یقین ہوتا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا (المومن:52) ایک یقینی اور حتمی وعدہ ہے۔ مَیں کہتا ہوں کہ بھلا اگر خدا کسی کے دل میں مدد کا خیال نہ ڈالے، تو کوئی کیونکر مدد کر سکتا ہے۔

اصل بات یہی ہے کہ حقیقی مُعاون و ناصر وہی پاک ذات ہے، جس کی شان نِعۡمَ الۡمَوۡلٰی وَ نِعۡمَ النَّصِیۡرُ وَ نِعۡمَ الۡوَکِیۡل ہے۔ دُنیا اور دُنیا کی مددیں اُن لوگوں کے سامنے کَالۡمَیِّت ہوتی ہیں۔ اور وہ مُردہ کیڑے کے برابر بھی حقیقت نہیں رکھتی ہیں،

لیکن دُنیا کو دعا کا ایک موٹا طریق بتلانے کے لئے وہ یہ راہ بھی اختیار کرتے ہیں۔ حقیقت میں وہ اپنے کاروبار کا متولی خدا تعالیٰ ہی کو جانتے ہیں اور یہ بات بالکل سچ ہے۔ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ (الاعراف:197) اللہ تعالیٰ ان کو مامور کر دیتا ہے کہ وہ اپنے کاروبار کو دُوسروں کے ذریعہ سے ظاہر کریں۔ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختلف مقامات پر مدد کا وعظ کرتے تھے، اس لئے کہ وقت نُصرتِ الٰہی کا تھا، اُس کو تلاش کرتے تھے کہ وُہ کس کے شامل حال ہوتی ہے۔ یہ ایک بڑی غور طلب بات ہے۔ دراصل مامور من اللہ لوگوں سے مدد نہیں مانگتا، بلکہ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَی اللّٰہِ (الصف:15) کہہ کر وہ اُس نصرت کا استقبال کرنا چاہتا ہے اور ایک فرطِ شوق سے بیقرار دل کی طرح اس کی تلاش میں رہتا ہے۔ نادان اور کوتہ اندیش لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وُہ لوگوں سے مدد مانگتا ہے، بلکہ اسی طرح پر اس شان میں وہ کسی دل کے لئے جو اس نصرت کا موجب ہوتا ہے ایک برکت اور رحمت کا موجب ہوتا ہے۔ پس مامور من اللہ کی طلب امداد کا اصل سر اور راز یہ ہی ہے جو قیامت تک اسی طرح پر رہے گا۔ اشاعتِ دین میں مامور من اللہ دوسروں سے مدد چاہتے ہیں۔ مگر کیوں؟ اپنے ادائے فرض کے لئے، تاکہ دلوں میں خدا تعالیٰ کی عظمت پیدا کریں؛ ورنہ یہ ایک ایسی بات ہے کہ قریب بہ کفر پہنچ جاتی ہے۔ اگر غیر اللہ کو متولی قرار دیں اور ان نفوس قدسیہ سے ایسا اِمکان محال مطلق ہے۔ میں نے ابھی کہا ہے کہ توحید تب ہی پوری ہوتی ہے کہ کل مُرادوں کا مُعطی اور تمام امراض کا چارہ اور مداوا وہی ذاتِ واحد ہو۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کے معنی یہی ہیں۔ صوفیوں نے اس میں اِلٰـهَ کے لفظ سے محبوب، مقصود، معبود مراد لی ہے۔

بے شک اصل اور سچ یونہی ہے جب تک انسان کامل توحید پر کاربند نہیں ہوتا، اس میں (دین) کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی اور پھر میں اصل ذکر کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ نماز کی لذت اور سرور اسے حاصل نہیں ہو سکتا مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک بُرے ارادے، ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں۔ انانیت اور شیخی دور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے، خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلّم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔

مَیں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق۔ حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو، تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری رُوح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 107-108)

اُردو منظوم کلام

نُصرت الٰہی

خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو پھر عالَم کو اک عالَم دکھاتی ہے

وہ بنتی ہے ہوا اور ہر خس رہ کو اُڑاتی ہے
وہ ہو جاتی ہے آگ اور ہر مخالف کو جلاتی ہے

کبھی وہ خاک ہوکر دشمنوں کے سر پہ پڑتی ہے
کبھی ہوکر وہ پانی ان پہ اک طوفان لاتی ہے

غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کچھ پیش جاتی ہے

(براہین احمدیہ،......جلد 1 صفحہ 106)

تعلّق باللہ

کبھی نصرت نہیں ملتی درِمولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

وہی اُس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اُسکی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو

یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اُس سے قربت کو
اُسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

(تریاق القلوب،......جلد 15 صفحہ 507)

فارسی منظوم کلام

در انصارِ نبیؐ بنگر کہ چون شد کار تا دانی

آنحضرتؐ کے انصار کی طرف دیکھ کہ کس طرح انہوں نے کام کیا

اگر امروز فکرِ عزتِ دین در شما جوشد ۞ شمارا نیز واللہ رتبت و عزت شود پیدا

اگر آج دین کی عزت کا خیال تمہارے دل میں جوش مارے تو خدا کی قسم خود تمہارے لئے بھی عزت و مرتبت پیدا ہو جائے

اگر دستِ عطا در نصرتِ (۔) بکشائید ۞ ہم از بہر شما ناگہ یدِ قدرت شود پیدا

اگر (دین حق) کی تائید میں تم اپنا سخاوت کا ہاتھ کھول دو تو فوراً تمہارے اپنے لئے بھی خدائی قدرت کا ہاتھ نمودار ہو جائے

زبذلِ مال درراہش کسے مفلس نمے گردد ۞ خدا خود مے شود ناصر اگر ہمت شود پیدا

اس کی راہ میں مال خرچ کرنے سے کوئی مفلس نہیں ہو جایا کرتا اگر ہمت پیدا ہو جائے تو خدا خود ہی مددگار بن جاتا ہے

دو روز عمر خود در کار دین کوشید اے یاران ۞ کہ آخر ساعت رحلت بصد حسرت شود پیدا

اے دوستو! اپنی عمر کے دو دن دین کے کام میں گزارو کہ آخر کار مرنے کی گھڑی سینکڑوں حسرتیں لے کر آ جائے گی

امید دین روا گردان امید تو روا گردد ۞ زصد نومیدی و یاس والم رحمت شود پیدا

تو دین کی امیدیں پوری کر، تا کہ تیری امیدیں پوری ہوں سینکڑوں نا امیدیوں یاس اور غم کے بعد رحمت پیدا ہو جائے گی

در انصارِ نبیؐ بنگر کہ چون شد کار تا دانی ۞ کہ از تائید دین سرچشمۂ دولت شود پیدا

آنحضرتؐ کے انصار کی طرف دیکھ کہ کس طرح انہوں نے کام کیا تا کہ تجھے پتہ لگے کہ دین کی مدد کرنے سے دولت کا منبع پیدا ہو جاتا ہے

بجواز جان و دل تا خدمتے از دست تو آید ۞ بقائے جاودان یابی گراین شربت شود پیدا

دل و جان سے کوشش کر تا کہ تیرے ہاتھوں سے کوئی خدمت (دین حق) ہو جائے اگر یہ شربت پیدا ہو جائے تو تو بقائے دوام حاصل کر لے گا

بہ مفت این اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ ۞ قضائے آسمان ست این بہر حالت شود پیدا

اے بھائی! مفت میں تجھے نصرت کا یہ بدلہ دے رہے ہیں ورنہ یہ تو آسمانی فیصلہ ہے جو ضرور ہو کر رہے گا

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصرِ دین است ۞ بلائے او بگردان گر گہے آفت شود پیدا

اے خداوند کریم! سینکڑوں مہربانیاں اس شخص پر کر جو دین کا مددگار ہے اگر کبھی آفت آئے تو اُس کی مصیبت کو ٹال دے

چنان خوش دار او را اے خدائے قادر مطلق ۞ کہ در ہر کاروبار و حال او جنت شود پیدا

اے خداوند قادر مطلق! اُسے ایسا خوش رکھ کہ اس کی حالت اور سب کاروبار میں ایک جنت پیدا ہو جائے

(آئینہ کمالات، ...... جلد 5 صفحہ 1)

نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ

ارشادات خلفائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:

آپ لوگوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا ہے۔ یہ نام قرآنی تاریخ میں بھی دو دفعہ آیا ہے اور احمدیت کی تاریخ میں بھی دو دفعہ آیا ہے۔ قرآنی تاریخ میں ایک دفعہ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کے متعلق یہ الفاظ آتے ہیں۔ چنانچہ جب آپ نے فرمایا مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ تو آپ کے حواریوں نے کہا نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ کہ ہم اللہ تعالیٰ کے انصار ہیں۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے متعلق فرماتا ہے کہ ان میں سے ایک گروہ مہاجرین کا تھا اور ایک گروہ انصار کا تھا۔ گویا یہ نام قرآنی تاریخ میں دو دفعہ آیا ہے۔ ایک جگہ پر حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں کے متعلق آیا ہے اور ایک جگہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کے ایک حصہ کو انصار کہا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بھی انصار اللہ کا دو جگہ ذکر آتا ہے۔ ایک دفعہ جب حضرت خلیفہ اول کی پیغامیوں نے مخالفت کی، تو میں نے انصار اللہ کی ایک جماعت قائم کی۔ اور دوسری دفعہ جب جماعت کے بچوں، نوجوانوں، بوڑھوں اور عورتوں کی تنظیم بنائی گئی تو چالیس سال سے اوپر کے مَردوں کی جماعت کا نام انصار اللہ رکھا گیا۔ گویا جس طرح قرآن کریم میں دو گروہوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ میں بھی دو زمانوں میں دو جماعتوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا۔ پہلے جن لوگوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا ان میں سے اکثر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے (رفقاء) تھے۔ کیونکہ یہ جماعت 14-1913ء میں بنائی گئی تھی۔ اور اس وقت اکثر (رفقاء) زندہ تھے اور اس جماعت میں بھی اکثر وہی شامل تھے۔ اسی طرح قرآن کریم میں بھی جن انصار کا ذکر آتا ہے ان میں زیادہ تر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ شامل تھے۔ دوسری دفعہ جماعت احمدیہ میں آپ لوگوں کا نام اسی طرح انصار اللہ رکھا گیا ہے جس طرح قرآن کریم میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک (۔) نبی حضرت مسیح ناصریؑ کے ساتھیوں کو انصار اللہ کہا گیا ہے۔ آپ لوگوں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے (رفقاء) کم ہیں اور زیادہ حصہ ان لوگوں کا ہے جنہوں نے میری بیعت کی ہے۔ اس طرح حضرت مسیح علیہ السلام والی بات بھی پوری ہوگئی۔ یعنی جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھیوں کو انصار اللہ کہا گیا تھا۔ اسی طرح مثیل مسیح موعود کے ساتھیوں کو بھی انصار اللہ کہا گیا ہے۔ گویا قرآنی تاریخ میں بھی دو زمانوں میں دو گروہوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ میں بھی دو گروہوں کا نام انصار اللہ رکھا گیا......

اس وقت جماعت میں زیادہ تر وہی لوگ ہیں جنہوں نے ایسے شخص کی بیعت کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا متبع تھا۔ اور ان کا نام اسی طرح انصاراللہ رکھا گیا جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں کا نام انصاراللہ رکھا گیا تھا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اِتِّبَاعِىْ کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام میرے زمانہ میں زندہ ہوتے تو وہ میرے متبع ہوتے۔ غرض اس وقت جماعت کے انصاراللہ میں دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک متبع اور مثیل کے ذریعہ (دین حق) کی خدمت کا موقع ملا اور وہ آپ لوگ ہیں۔ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال آپ لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ جس طرح ان کے حواریوں کو انصاراللہ کہا گیا ہے۔ اسی طرح مثیل مسیح موعود کے ساتھیوں کو انصاراللہ کہا گیا ہے۔ پھر آپ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے انصاراللہ کی بات بھی پائی جاتی ہے۔ جس طرح انصاراللہ میں وہی لوگ شامل ہیں جو آپؐ کے صحابہؓ تھے۔ اسی طرح آپ میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے (رفقاء) شامل ہیں۔ گویا آپ لوگوں میں دونوں مثالیں پائی جاتی ہیں۔ آپ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے (رفقاء) بھی ہیں جنہیں انصاراللہ کہا جاتا ہے۔ جیسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو انصاراللہ کہا گیا پھر جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا متبع قرار دیا ہے اور ان کے صحابہؓ کو بھی انصاراللہ کہا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک متبع کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کو بھی انصاراللہ کہا گیا ہے۔ (سبیل الرشاد جلد اوّل صفحہ 108-110)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے خطبہ جمعہ 6 ستمبر 1968ء میں فرمایا:

" یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ (الصف:15) ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ انسان کی ساری زندگی اس رنگ میں گزرے کہ اس کے نتیجہ میں اللہ کے دین کو استحکام اور اس کی اشاعت کے سامان پیدا ہوں۔ اگر کوئی شخص (مومن) ہونے کا (دین حق) لانے کا دعویٰ تو کرتا ہے لیکن اس (دین حق) کے استحکام کے جذبات اس کے دل میں نہیں اور اشاعت (دین حق) کی کوشش اس کے اعمال کا حصہ نہیں تو پھر وہ مومن کیسا وہ ایمان کیسے لایا، تو فرمایا کہ تمہارے ایمان کا تقاضا ہے کہ تم انصاراللہ بنو۔ اگر حقیقتاً تم اللہ کے دین کے مددگار نہیں ہو گے تو تمہیں رحمت الٰہی نصیب نہیں ہو گی، جیسے دوسری جگہ فرمایا کہ اللہ کی نصرت انہیں لوگوں کو ملتی ہے جو اس کے دین کی نصرت میں ہر وقت لگے رہتے ہیں فرمایا انصاراللہ بننے میں تمہارے اموال اور تمہاری اولاد روک بنے گی۔ شیطان تمہارے اپنے ہاتھ سے، محنت سے بلکہ محنت شاقہ سے کمائے ہوئے اموال کو اور تمہاری محبوب اور پیاری اولاد کو بڑے اچھے بچوں کو تمہارے ایمان کے راستہ میں روک بنانے کی کوشش کرے گا تو تمہارے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ تم شیطان کی اس چال میں نہ آؤ فرمایا۔ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا

اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِاللّٰہِ (المنافقون:10) اموال کو شیطان ذریعہ بنائے گا اور اولاد کو بھی شیطان ذریعہ بنائے گا اس بات کا کہ خدا کا ایک بندہ اپنے ربّ کو بھول جائے اور اس کے ذکر سے غافل ہو جائے اور ربّ کے ذکر سے غافل ہو گا وہ انصاراللہ کیسے بنا تو فرمایا کہ ہر وقت چوکس اور بیدار رہو اگر شیطان مال کے رخنہ سے تمہارے ایمان پر ڈاکہ ڈالنا چاہے یا اگر شیطان تمہارے بچوں کو تمہارے روحانی اموال لوٹنے کے لئے بطور چور کے استعمال کرنا چاہے تو اس کو اس میں کامیاب نہ ہونے دینا بلکہ کوشش یہ کرنا کہ تمہارے اموال شیطان کو شکست دینے والے اور تمہارے بچے شیطان کے خلاف صف آرا ہونے والے ہوں۔ یہ چند مثالیں میں نے دی ہیں اور انتخاب بھی صرف ان آیات کا کیا ہے جن میں مومن کو مخاطب کر کے ایمان کا تقاضا بتایا ہے بڑی وضاحت کے ساتھ تو بنیادی چیز اللہ کی رحمت کے حصول کے لئے یہ ہے کہ ہم اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر ایمان لائیں اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی معرفت کو حاصل کریں اور جو شریعت ہماری روحانی تقلید کے لئے اس نے نازل کی ہے اور جس پر عمل پیرا ہو کر ہم اس کی بہترین رحمتوں کے وارث بن سکتے ہیں اُس شریعت پر چلنے والے ہوں اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کے لئے بطور ایک نمونہ کے پیدا کیا اور مبعوث کیا، آپؐ کے اُسوہ کے مطابق اور آپؐ کے اُسوہ کی اتباع کرتے ہوئے اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔ یعنی ایمان کے سب تقاضوں کو پورا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ایسا فضل کرے کہ اس کی رحمت کے سارے ہی دروازے ہمارے لئے کھل جائیں اور یہ اس کی توفیق سے ہو سکتا ہے''

(ضمیمہ سبیل الرشاد جلد دوم صفحہ 489-490)

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

انصاراللہ کی جو ذمہ داریاں ہیں وہ میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں باقی ساری مجالس سے زیادہ ہیں..... صرف دو تین نکتے جو پہلے بھی عرض کر چکا ہوں وہ آپ کو یاد دلاتا ہوں۔ انصار کی عمر وہ عمر ہے جس کے بعد کسی اور مجلس میں شامل نہیں ہونا بلکہ دوسری دنیا کی طرف رخصت ہونا ہے۔ اس لئے جو دینی کاموں میں کمزوریاں رہ گئی ہیں ان کو دور کرنا اور ان کا ازالہ کرنا جس حد تک ممکن ہے انصار کو کرنا چاہئے کیونکہ پھر اس کے بعد دوبارہ یہاں واپس نہیں آنا۔ اور اس پہلو سے خدام اور دوسرے ذیلی شعبوں سے مجلس انصاراللہ کو زیادہ مستعد ہونا چاہئے اور زیادہ ان کے دل پر بوجھ پڑنا چاہئے۔ انبیاء کا سب کا یہی حال رہا ہے۔ جوں جوں عمر بڑھتی ہے اور بڑھاپے کی عمر میں وہ داخل ہوتے ہیں کام کی ذمہ داریاں ان پر بڑھتی چلی جاتی ہیں اور پہلے سے زیادہ محنت اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق بھی یہی روایتیں ہیں کہ آخری ایام میں تو یوں لگتا ہے جیسے کوئی شخص غروب ہوتے ہوئے سورج پر نظر کرتے ہوئے جب کہ ابھی منزل دور ہو بہت تیزی سے قدم اٹھاتا ہے اور بار بار توجہ کرتا ہے کہ کہیں دن غروب نہ ہو جائے۔ اس کیفیت سے آپؑ نے آخری عمر میں کاموں کے بوجھ زیادہ بڑھا

لئے اور زیادہ اس احساس کے ساتھ کہ جو کچھ بھی اب مجھ سے ممکن ہے میں کرلوں......پس انصار کا ایک یہ پہلو ہے جو پیش نظر رہنا چاہئے۔

دوسرا یہ کہ انصار کی ذمہ داریوں میں طبعی طور پر ان سے نچلی تمام نسلوں کی ذمہ داریاں داخل ہیں۔ بچوں کی تربیت میں بھی انصار سب سے اچھا کردار ادا کر سکتے ہیں، خواتین کی تربیت میں بھی انصار سب سے اچھا کردار ادا کر سکتے ہیں اس میں بالعموم نفس کی ملونی کا خطرہ باقی نہیں رہتا۔ اس پہلو سے مجلس انصاراللہ کو مستعد بھی ہونا چاہئے اور اپنی ذیلی تنظیموں کی تربیت پر بھی نظر رکھنی چاہئے۔ تربیت کے لحاظ سے ذمہ داری ادا کرنے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ خدام الاحمدیہ کے انتظام میں دخل دیں، لجنہ کے انتظام میں دخل دیں۔ بلکہ گھر کے بڑوں کے طور پر، ایک معزز شہری کے طور پر جس حد تک نیک نصیحت کے ذریعے وہ اپنی سے نچلی نسلوں کی تربیت کے کام سرانجام دے سکتے ہیں ان کو دینے چاہئیں۔ (سبیل الرشاد جلد سوم صفحہ 426-427)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

"پس ہر ایک کو ہم میں سے اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ کیا نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ کا نعرہ لگانے سے پہلے غور بھی کیا ہے کہ یہ کتنا گہرا اور وسیع نعرہ ہے۔ کیا کیا قربانیاں دینی پڑیں گی اس کے لئے اور قربانیاں ہیں کیا، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کوئی جنگ، توپ، گولہ نہیں ہے، کسی گولے کے آگے کھڑا ہونا نہیں ہے، کسی توپ کے منہ کے سامنے کھڑے ہونا نہیں ہے، تیروں کی بوچھاڑ کے آگے کھڑے ہونا نہیں ہے۔ صحابہ کرام، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ تھے ان کی طرح گردنیں کٹوانا نہیں ہے۔ ہاں یہ قربانیاں بھی اللہ تعالیٰ کبھی کبھار اِکّادُکّا لے لیتا ہے۔ نمونے قائم رکھنے کے لئے اس طرح کرتا ہے۔ لیکن قربانی جو اس زمانے میں کرنی ہے وہ یہ ہے کہ اپنی عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔ اپنے معاشرہ کے حقوق ادا کرنے ہیں۔ اپنے مالوں کی قربانیاں دینی ہیں۔ پس انصاراللہ کا فرض بنتا ہے اور میں بار بار کہتا ہوں کہ اپنی عبادتوں کو زندہ کریں، اپنے لئے، اپنی اولادوں کیلئے، اپنے معاشرہ کیلئے، دکھی انسانیت کیلئے، غلبۂ (دین حق) کے لئے ایک تڑپ سے دعا مانگیں۔ آخرت کی فکر اپنے دلوں میں پیدا کریں جب آخرت کی فکر زیادہ ہوگی تو معاشرہ کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ زیادہ ہوگی، قرآن کریم کے پڑھنے، پڑھانے کی طرف بھی توجہ کریں۔ اس بارہ میں انصاراللہ نے پروگرام بھی بنالیا ہے اور میرا خطبہ بھی سن لیا ہے۔ قربانی کرتے ہوئے ہر ایک کا حق ادا کریں، اس کا حق اس کو دینے کی کوشش کریں۔ دوسروں کی برائیوں پر نظر رکھنے کی بجائے اپنی برائیوں کو دیکھیں تو پھر اصلاح بھی ہوگی اور اصلاح کی طرف توجہ بھی پیدا ہوگی۔ پھر مالی قربانیوں کی طرف توجہ کریں، اپنے عہدوں کو پورا کریں۔ آپ نے عہد کیا ہے کہ احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت کیلئے قربانی کرتا رہوں گا۔ یہ جو بھی عہد دہرایا ہے، پس اس بارہ میں سوچیں، غور کریں کہ کہاں تک اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہاں تک اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کیا ہے"

(سبیل الرشاد جلد چہارم صفحہ 52-53)

انصاراللہ کے 75 سال 1940-2015ء اور اس کی سکیم

قائد عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان

26رجولائی 2015ء کو مجلس انصاراللہ کے قیام کو 75 سال مکمل ہونے پر ڈائمنڈ جوبلی سال کے پروگرامز کے سلسلہ میں ایک سکیم تیار کی گئی جس کی منظوری دیتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''آپ کی طرف سے مجلس انصاراللہ کے قیام کو 75 سال مکمل ہونے پر ڈائمنڈ جوبلی سال 2015ء کے لئے سکیم موصول ہوئی۔ٹھیک ہے اس کی روشنی میں پروگرام بنائیں اور کام کریں۔اللہ تعالیٰ تمام کارکنان اور ممبران کو اس پر عمل کرنے کی توفیق دے، آمین!'' (مکتوب 14-11-01) شعبہ وار سکیم کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

شعبہ تربیت: ہر جمعرات انصار ایک نفلی روزہ رکھیں۔انفرادی طور پر نماز تہجد اور جماعتی ترقی کے لئے دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ممکنہ طور پر جمعہ کو نماز تہجد باجماعت کا اہتمام کیا جائے۔دو نفل روزانہ ادا کر کے غلبۂ دین اور جماعت کی حفاظت کیلئے دعائیں کریں۔سورہ فاتحہ روزانہ کم از کم سات مرتبہ غور سے پڑھنے کی عادت ڈالیں۔خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کی دعائیں اور دیگر خطبات میں بیان فرمودہ دعاؤں کا ورد کیا جائے۔قیام نماز کے سلسلہ میں خصوصی مساعی کر کے کم از کم 75% انصار کو نماز باجماعت پر قائم کرنے کی سعی کی جائے۔ایم ٹی اے پر نشر ہونے والے خطبات امام اور دیگر لائیو پروگرامز میں سو فیصد عہدیداران ذاتی نمونہ سے انصار کی تعداد پانچ سے دس فیصد تک بڑھائیں۔تربیتی سیمینارز میں مقررہ موضوعات، انصار کے 75 سال، تربیت اولاد، خلافت سے وابستگی کے موضوع پر تقاریر ہوں۔

شعبہ عمومی و تجنید: عہدیداران باقاعدگی سے دورہ جات کریں۔26رجولائی کو مرکزی سطح پر مشاعرہ وعشائیہ وسیمینار وغیرہ کا انتظام کیا جائے گا۔ناظمین اعلیٰ، زعماء کرام اور انکی عاملہ وسائقین ہر ناصر سے ذاتی رابطہ قائم کریں۔انصاراللہ کی تجنید کا از سر نو جائزہ لے کر اسے حتی الوسع سو فیصد درست اور مکمل کرنے کی سعی کی جائے۔

شعبہ صف دوم: بنیادی مقاصد (صحت، رابطہ، خدمت خلق، دعوت الی اللہ) کے حصول کے لئے سائیکل سفر اور دیگر میسر ذرائع (سواریوں) سے بھرپور کوشش کی جائے۔50% انصار کو نظام وصیت میں شامل کیا جائے۔

شعبہ مال: تمام انصار کو بجٹ میں شامل کیا جائے۔شکرانہ ڈائمنڈ جوبلی 75 لاکھ روپے کی ادائیگی میں ہر ناصر خوشی اور بشاشت سے حسب استطاعت ضرور شمولیت کرے۔

شعبہ تعلیم: سو فیصد انصار کو نماز باترجمہ سکھائی جائے۔امتحانات مطالعہ کتب جلد 17 میں انصار کی شمولیت بڑھانے کیلئے خصوصی مساعی کی جائے۔مقابلہ مقالہ نویسی اور مضمون نویسی میں زیادہ سے زیادہ انصار کی شمولیت کیلئے کوشش کی جائے۔

شعبہ اشاعت: ماہنامہ انصاراللہ کا ڈائمنڈ جوبلی نمبر جولائی، اگست کے شمارہ پر مشتمل شائع کیا جائے گا۔جس میں 75 سالہ مساعی پر مضامین ہوں۔تاریخ انصاراللہ جلد چہارم شائع کی جائے گی۔

شعبہ ایثار: غرباء ومساکین کو گندم کی امداد دی جائے۔ضرورت مند مریضوں کے لئے خون کے عطیات دینے میں خصوصاً صف دوم کے انصار حصہ لیں۔مجالس اور اضلاع کی سطح پر مثالی اور معیاری میڈیکل کیمپس منعقد کئے جائیں۔حسب توفیق اسیران کی رہائی کا انتظام کیا جائے۔بڑی مجالس میں آنکھوں کے مفت آپریشن کیلئے آئی کیمپ کا اہتمام مرکز کے تعاون سے کیا جاسکتا ہے۔حسب توفیق

ہومیو پیتھک ڈسپنسری کا قیام عمل میں لایا جائے۔ غرباء اور مستحقین کو تحائف اور عیدین کے موقع پر نئے لباس فراہم کئے جائیں۔ غریب طلباء کی امداد کی جائے۔

شعبہ تعلیم القرآن: قرآن کلاسز کا باقاعدگی سے اجراء اور اس میں انصار کی باقاعدگی سے شمولیت اور ناخواندہ کو ناظرہ اور خواندہ کو ترجمہ سکھانے کا انتظام کیا جائے۔ وقف عارضی کی اہمیت اور برکات سے انصار کو آگاہ کر کے تجدید کا 12% ٹارگٹ پورا کیا جائے۔

شعبہ اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ): زیادہ سے زیادہ انفرادی رابطہ کر کے دوستوں تک احمدیت کا تعارف پہنچایا جائے۔ داعیان کی تیاری اور تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ ہر مجلس کو باثمر بنانے کی مساعی کی جائے۔ اہل علم طبقہ کو حضور انور کے خطبات (world crisis and pathway to peace) تحفتاً دیئے جائیں۔

شعبہ ذہانت وصحت جسمانی: 9 تا 11 / اکتوبر 2015ء کو جوبلی سال میں شاملین کی تعداد بڑھا کر مرکزی طور پر معیاری اور مثالی سپورٹس ریلی منعقد کی جائے گی۔ سپیشل انعامات دیئے جائیں گے۔ "کچھ یادیں کچھ باتیں" پروگرام کا اہتمام کیا جائے گا۔

سال کا آغاز: حضور انور کے منظور فرمودہ پروگرام ڈائمنڈ جوبلی کے مطابق محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ پاکستان نے نئے سال کا آغاز نماز تہجد، دعاؤں اور صدقات سے کرنے کی توفیق پائی۔ چنانچہ یکم جنوری کو ربوہ میں اور پاکستان بھر کے علاقہ جات اضلاع اور مجالس میں صدقات اور نماز تہجد کا اہتمام کیا گیا۔ محض اللہ کے فضل سے مخدوش حالات کے باوجود 385 مقامات پر نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی اور تین ہزار سے زائد انصار نے انفرادی نماز تہجد ادا کی۔ اسی طرح یکم جنوری کو پاکستان بھر میں 107 بکرے صدقہ کئے گئے۔

افتتاح نمائش: یکم مارچ 2015ء بروز اتوار سہ ماہی میٹنگ کے موقع پر احاطہ دفاتر انصاراللہ پاکستان میں حضور انور کی منظوری کی روشنی میں طے شدہ پروگرام کے مطابق ڈائمنڈ جوبلی نمائش کا افتتاح مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے کیا۔ اس موقع پر عاملہ مجلس انصاراللہ پاکستان، ناظمین اعلیٰ علاقہ واضلاع اور بزرگان سلسلہ نے شرکت کی۔ دعا کے بعد شیرینی تقسیم کی گئی۔ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب صدر نمائش کمیٹی کی مساعی اور اہتمام سے نمائش کی زینت میں اضافہ ہوا جس میں انصاراللہ کی تصاویر، مساعی کے چارٹس اور مطبوعہ کتب نیز جوبلی انصاراللہ کے Logo پر مشتمل سووینیئرز بھی ہیں۔ ایک LED TV پر انصاراللہ کے تمام EVENTS کی 500 کے قریب تصاویر، سلائڈز کی صورت میں چلتی رہتی ہیں۔ نمائندگان نے چائے کے دوران جوبلی logo والے سووینیئر (وال کلاک، ٹائم پیس، Key ring اور مختلف Mug) وغیرہ خریدے۔ جن میں سیاہ رنگ کا میجک کپ بھی شامل ہے جس میں گرم چائے کے ڈالنے سے انصاراللہ کا سفید Logo واضح ہو جاتا ہے۔ 8 / مارچ کو مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی اور مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب سابق صدر انصاراللہ نے نمائش کا معائنہ فرمایا۔

تقریب لوائے انصار: مؤرخہ 8 / مارچ 2015ء بروز اتوار صبح 9 بجے احاطہ انصاراللہ پاکستان میں تاریخی و تعارفی ڈاکومینٹری ڈائمنڈ جوبلی انصاراللہ کی تیاری کے سلسلہ میں روایتی اہتمام کے ساتھ مرکزی ممبران عاملہ اور نمائندگان علاقہ، اضلاع اور مجالس علیا کی موجودگی میں صدر مجلس انصاراللہ نے لوائے انصاراللہ لہرایا۔ اس دوران تمام عہدیداران رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ کی دعا بلند آواز سے دہراتے رہے جس کے بعد صدر مجلس انصاراللہ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس موقع پر انصاراللہ کی سہ ماہی میٹنگ بھی ہوئی جس میں محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ نے عہدوں کی پابندی اور انصاراللہ کے عہد میں نظام خلافت کی حفاظت کے حوالہ سے خلیفۂ وقت کے خطبات سننے اور ان پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی اور ڈائمنڈ جوبلی فنڈ میں انصار کی مالی قربانی کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے بتایا کہ اس مد میں انصار نے توقع سے بڑھ کر قربانی کی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ اس سکیم کے بابرکت نتائج پیدا فرمائے اور کارکنان اور خدمت کرنے والوں کو اپنی تائید و نصرت سے نوازے۔ آمین

مجلس انصاراللہ کے اغراض ومقاصد اور مختصر تاریخ

مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

حضرت مصلح موعودکواللہ تعالیٰ نے بڑا ذہین وفہیم بنایا تھا اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا تھا۔ حضور اپنے خداداد علم وفراست سے اس بات کو خوب سمجھتے تھے کہ الٰہی کام کس طرح مضبوط اور مستحکم ہوتے ہیں، نیکیوں کا تسلسل نسلاً بعد نسلٍ کس طرح قائم رکھا جاسکتا ہے اور حالات حاضرہ میں غلبۂ دین حق کی مہم کو کس طرح آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔ آپ نے اپنے ابتدائی دَورِ خلافت میں اوّل تو ان مسائل کو حل کیا جو وقتی اور فوری طور پر توجہ طلب تھے۔ پھر جماعت کی اندرونی تنظیم اس طرح کی کہ سارا کام نہایت خوش اسلوبی اور عمدگی سے چلنے لگا۔ اس کے بعد حضور نے جماعت میں نیکی اور تقویٰ اور ایثار وقربانی کی روح کو نسل در نسل قائم رکھنے کے لئے ذیلی تنظیموں کے قیام کی طرف توجہ فرمائی۔ پہلے لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا پھر خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیمیں قائم ہوئیں اور جولائی 1940ء میں انصاراللہ کی تنظیم قائم فرمائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 26؍جولائی 1940ء کو خطبہ جمعہ میں اس مجلس کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

”چالیس سال سے اوپر عمر والے جس قدر آدمی ہیں وہ انصاراللہ کے نام سے اپنی ایک انجمن بنائیں اور قادیان کے وہ تمام لوگ جو چالیس سال سے اُوپر ہیں، اس میں شریک ہوں۔ ان کے لئے بھی لازمی ہوگا کہ وہ روزانہ آدھا گھنٹہ خدمت دین کے لئے وقف کریں، اگر مناسب سمجھا گیا تو بعض لوگوں سے روزانہ آدھ گھنٹہ لینے کی بجائے مہینہ میں تین دن یا کم وبیش اکٹھے بھی لئے جاسکتے ہیں مگر بہر حال تمام بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کا بغیر استثنا کے قادیان میں منظم ہوجانا لازمی ہے۔ مجلس انصاراللہ کے عارضی پریذیڈنٹ مولوی شیر علی صاحب ہوں گے اور سیکرٹری کے فرائض سرانجام دینے کے لئے میں مولوی عبدالرحیم صاحب درد، چوہدری فتح محمد صاحب اور خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو مقرر کرتا ہوں“

تنظیم انصاراللہ کے اغراض ومقاصد: حضرت مصلح موعود نے جہاں انصار کی الگ تنظیم قائم کرنے کا ارشاد فرمایا وہاں ان کے لیے لائحہ عمل بھی خود تجویز فرمایا تاکہ صحیح خطوط پر بلاتوقف کام شروع کیا جاسکے۔ جو مقاصد اس تنظیم کے قیام سے حضور کے پیش نظر تھے، ان کا ذکر بڑی تفصیل سے حضور نے اپنے بعض خطبات اور تقاریر میں فرمایا۔ ذیلی تنظیموں کے قیام کی مندرجہ ذیل چھ اہم اغراض حضور نے بیان فرمائیں: ایمان بالغیب، اقامت صلوٰۃ، انفاق فی سبیل اللہ، ایمان بالقرآن، بزرگان دین کا احترام اور یقین بالآخرۃ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبات وتقاریر کا خلاصہ یہ ہے کہ انصاراللہ کی تنظیم اس غرض کے لیے قائم کی گئی ہے کہ وہ۔1: جماعت میں نیکی وتقویٰ پیدا کرے، دینی عقائد کو ذہن نشین کرائے، اعمال خیر کی ترویج میں کوشاں ہو کر اچھی تربیت کے سامان پیدا کرے۔2: نمازوں کے قیام کی طرف خصوصی توجہ کرے۔3: قرآن کریم کے سیکھنے اور سکھانے کا اہتمام کرے اور احکام شریعت کی حکمتیں لوگوں پر واضح کرے۔4: اجتماعی اور انفرادی دعوت الی اللہ بالخصوص رشتہ داروں کو دعوت الی اللہ کرنے کی طرف متوجہ ہو۔5: خدمت خلق کے کاموں میں حصّہ لے۔6: قوم کی دنیوی کمزوریوں کو دور کر کے اسے ترقی کے میدان میں آگے بڑھائے۔7: جماعت میں بیداری پیدا کرنے اور اسے قائم رکھنے کی کوشش کرے اور اس غرض کے لئے دوسری تنظیموں سے تعاون کرے تا کہ جماعتی اتحاد میں کوئی رخنہ واقع نہ ہو۔

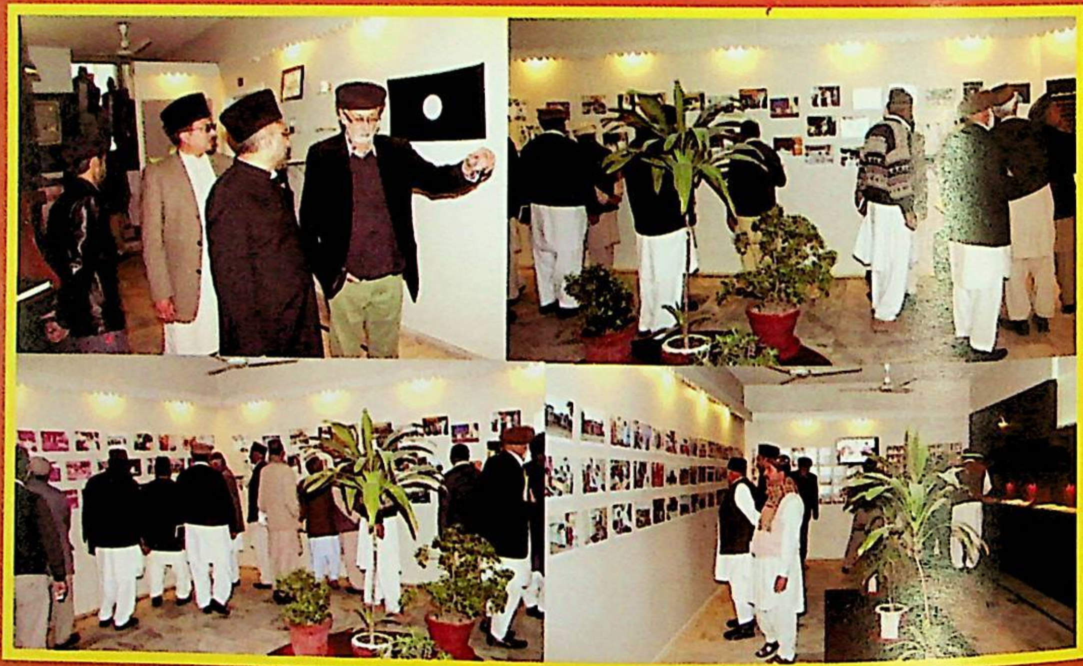
ابتدائی تنظیم: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشادات کے بموجب قادیان میں تمام انصار کو پندرہ دن کے اندر منظم کر لیا گیا۔ شہر کو مندرجہ ذیل تین حلقوں میں تقسیم کیا گیا اور ہر حلقہ کا ایک ایک سیکرٹری مقرر کیا گیا، تا کہ جملہ امور کی نگرانی ہو سکے۔ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال (کھارا، دارالبرکات، دارالانوار، قادر آباد) حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد (بیت المبارک، بیت اقصیٰ، بیت الفضل، ناصر آباد، ننگل) حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب (دارالرحمت، دارالعلوم مع احمد آباد، دارالفضل، دارالفتوح)

ہر محلہ میں انصاراللہ کا ایک زعیم مقرر کیا گیا تا کہ وہ جملہ امور کی نگرانی کرے اور اپنی کارگذاری کی رپورٹ متعلّقہ سیکرٹری کے سامنے پیش کرے، سہولت کے پیش نظر ہر محلّہ میں دس دس اراکین کے حزب بنا کر ان کا گروپ لیڈر یا سائق مقرر کیا گیا۔ ہر سیکرٹری نے اپنے اپنے حلقہ میں تقسیم کار کے طور پر چھ چھ ناظمین یعنی ناظم مال، ناظم تعلیم، ناظم تربیت، ناظم دعوت الی اللہ، ناظم امور دنیوی، جنرل سیکرٹری بطور معاون مقرر کئے۔ تا کہ ہر شعبہ کا کام بطریق احسن انجام دیا جا سکے۔ سیکرٹری صاحبان اپنے اپنے حلقہ میں انصاراللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے اور کبھی کبھی اجتماعی جلسہ بھی منعقد کیا جاتا جس میں تمام انصار شریک ہو کر استفادہ کرتے، وقتاً فوقتاً انصاراللہ مرکزیہ کے اجلاس بھی منعقد ہوتے رہے جن میں انصاراللہ کے لائحہ عمل اور دستور اساسی کے بارے میں تجاویز پیش ہوتی رہیں، مرکزی مجلس کے بعض اجلاسوں کی روئیداد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بغرض اطلاع پیش کی جاتی رہیں اور حضور کی طرف سے ان کے بارے میں ہدایات بھی ملتی رہیں۔

بیرونی مجالس کا قیام: الفضل میں متعدد بار یہ اعلان کیا گیا کہ قادیان سے باہر اندرون ہند یا بیرون ہند جہاں جہاں جماعتیں ہوں وہ بھی انصاراللہ کی تنظیم قائم کریں اور حضور کے خطبات میں جو ہدایت دی گئی ہیں ان کے مطابق کام شروع کر دیں۔ چنانچہ اس کے مطابق بیرونی جماعتوں نے اس طرف توجہ کی۔ 1940ء کے آخر تک پچاس کے قریب اور دسمبر 1945ء تک بیرونجات میں 248 مجالس قائم ہوئیں جن میں سے 125 شہری تھیں اور 123 دیہاتی۔ 2014ء میں صرف



8/مارچ 2015ء مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس لوائے انصار اللہ لہراتے ہوئے



75 سالہ نمائش کے چند مناظر

75 سالہ تقریبات زیرانتظام نظامت اعلیٰ کراچی

22-23/جولائی 2015ء





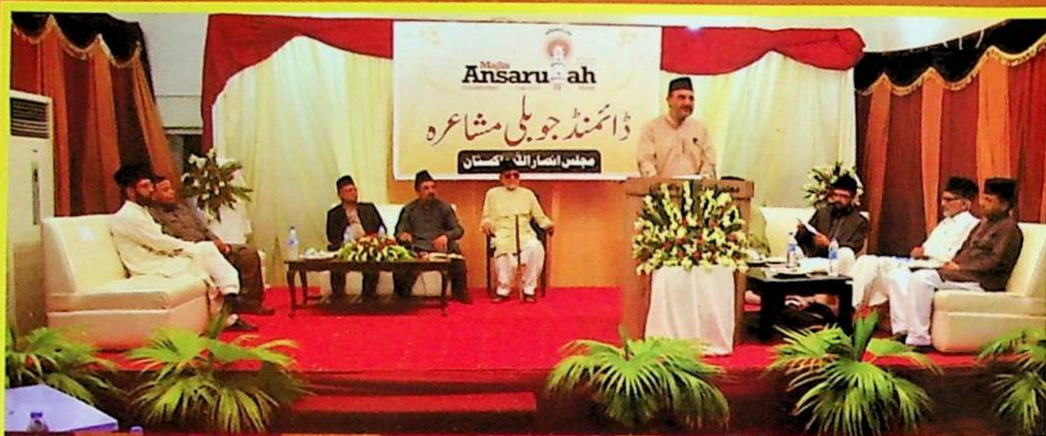








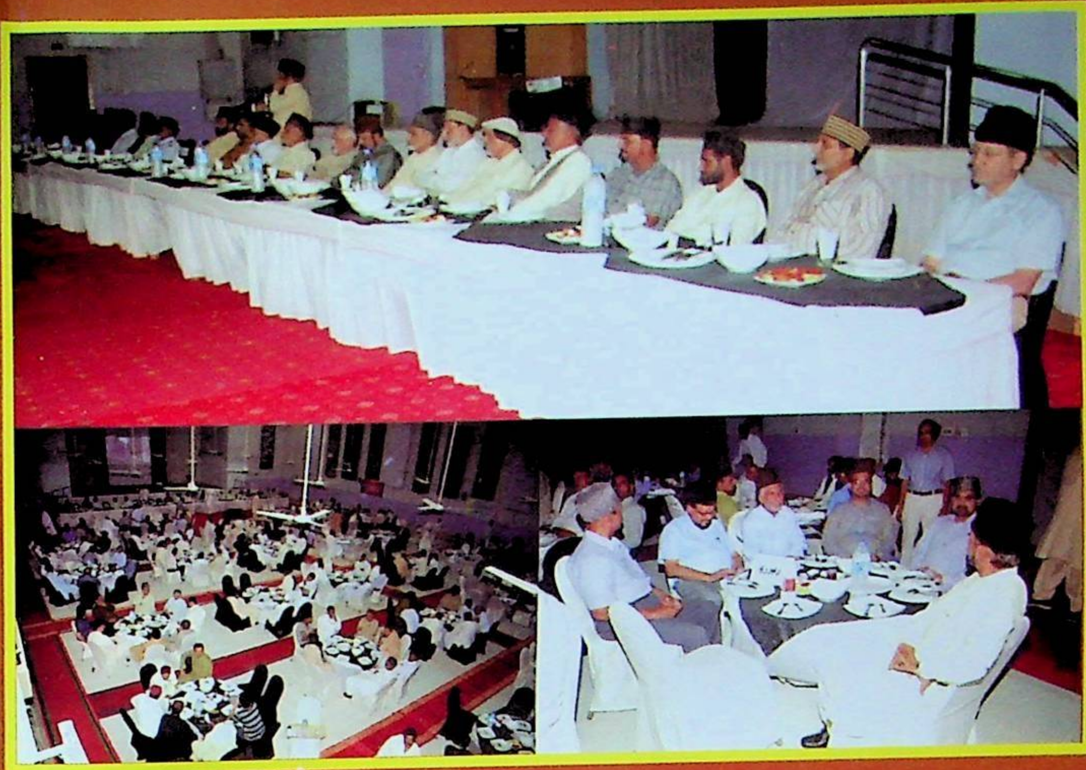
تربیتی سیمینار، محفل مشاعرہ اور نمائش کے مناظر







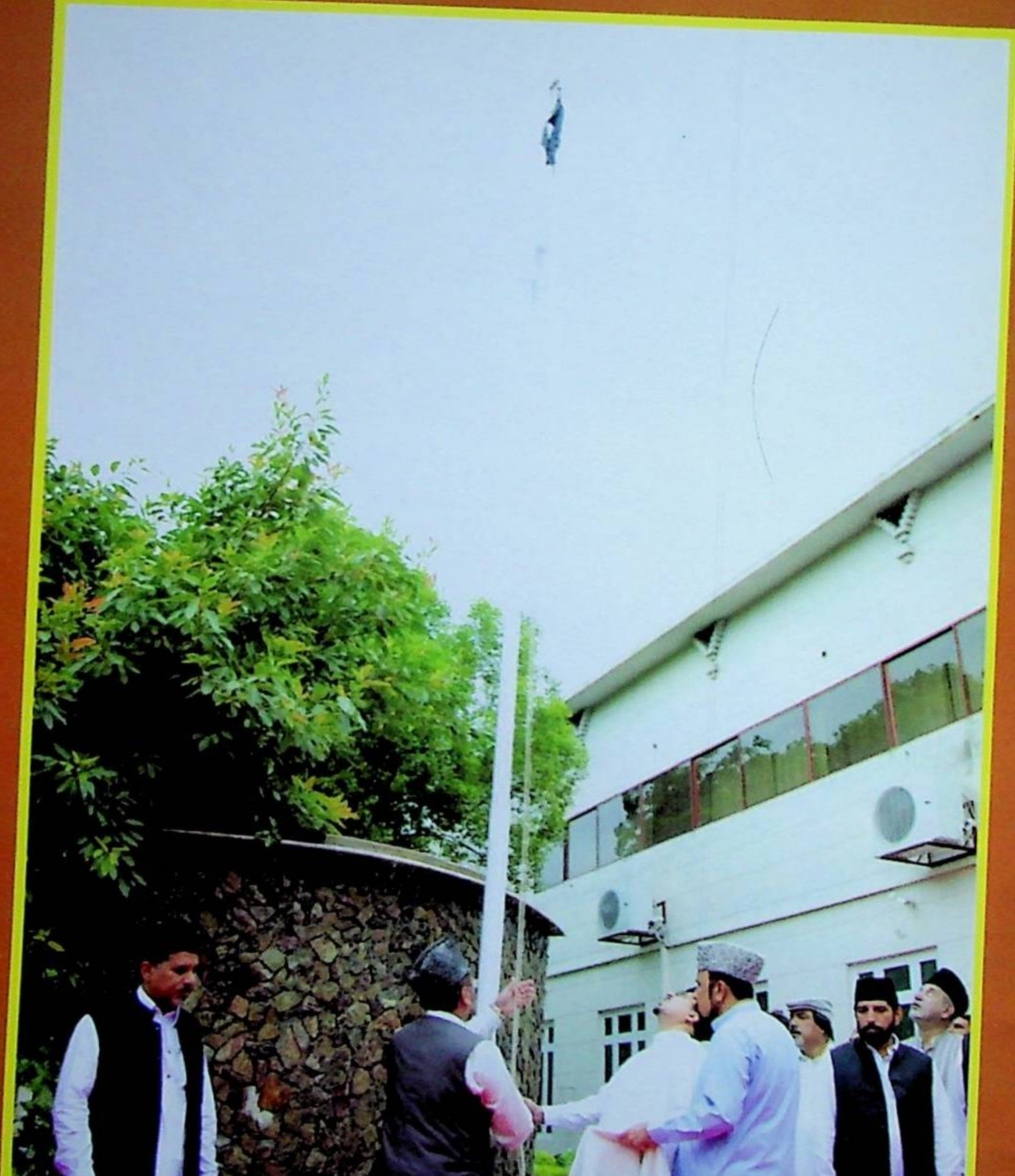
25/جولائی 2015 مشاعرہ بمقام ایوان ناصر شعراء کرام اور حاضرین محفل



25/جولائی 2015 عشائیہ بمقام ایوان محمود کے شرکاء



مشاعرہ منعقدہ 25/جولائی 2015ء کے مہمان خصوصی، سٹیج سیکرٹری اور میر محفل



26/جولائی 2015 محترم صدر مجلس لوائے انصار اللہ لہرا رہے ہیں







26/جولائی 2015 لوائے انصار اللہ لہرانے کی تقریب کے موقع پر

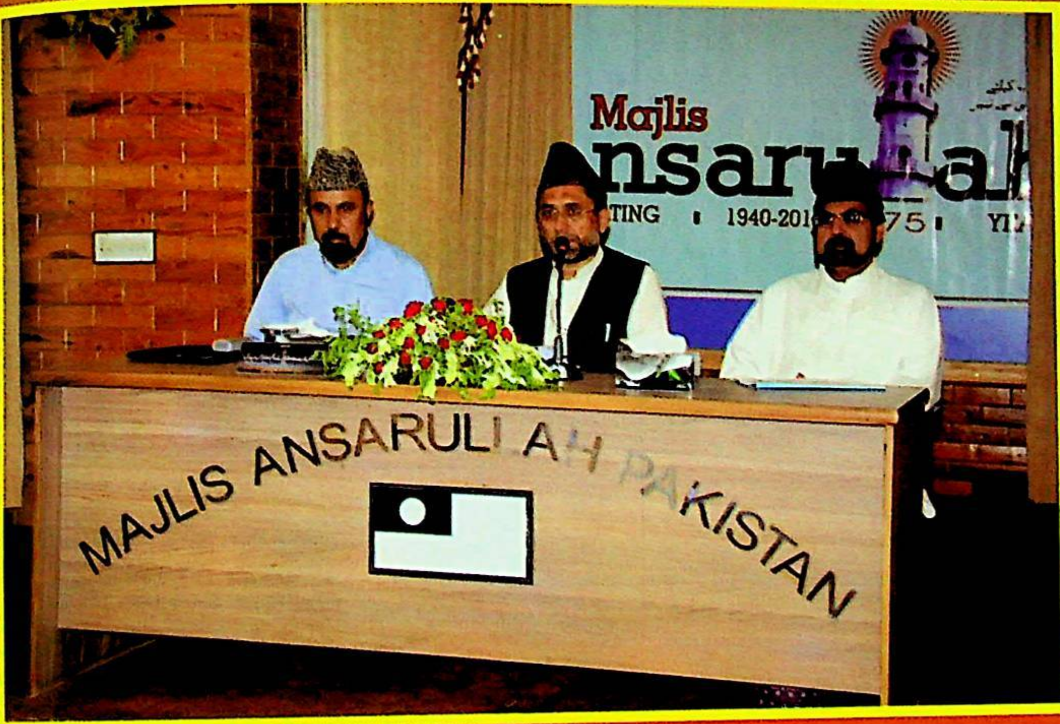
ممبران عاملہ انصار اللہ ، ناظمین اعلیٰ علاقہ جات اور کارکنان دفتر انصار اللہ



26/جولائی 2015 تقریب پرچم کشائی کے چند مناظر



25،26/جولائی 2015 کی رات دفاتر انصاراللہ کا خوبصورت منظر



26/جولائی 2015 تربیتی سیمینار کے مقررین



26/جولائی 2015 تربیتی سیمینار کے سامعین

پاکستانی مجالس کی تعداد 1016 تک پہنچ گئی۔

انصاراللہ کی دعوت الیٰ اللہ کا آغاز: قادیان میں انصاراللہ کے دعوت الیٰ اللہ کے کام کو باقاعدہ بنانے کے لیے شہر کو آٹھ حلقوں میں تقسیم کیا گیا۔ طریق کار یہ مقرر ہوا کہ باری باری دو حلقوں کی دوکانیں ہر جمعرات کو سارا دن اور اگلے روز نماز جمعہ تک بند رہیں، اس طرح دوکانداروں کا ایک چوتھائی حصہ دعوت الی اللہ کیلئے باہر جایا کرے اور جمعرات و جمعہ کی درمیانی رات باہر گذار کر نماز جمعہ کے لئے واپس آئے۔ اس انتظام کے نگران اعلیٰ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب مقرر ہوئے۔

ماہانہ اجلاسات کی ابتدا: قادیان کے محلّہ جات میں تمام افراد کو تنظیم انصاراللہ سے متعارف کرانے اور اس کی اہمیّت کو واضح کرنے کے لیے محلّہ وار اجلاس منعقد کئے گئے۔

پہلا مقامی اجتماع: مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام پہلا اجتماعی جلسہ مورخہ 25 فتح 1320 ھش/دسمبر 1941ء بیت اقصٰی قادیان میں منعقد ہوا۔

مرکزی دفتر کا قیام: قیام کے بعد ابتدائی ایام میں مجلس کا کوئی دفتر نہ تھا۔ اس زمانہ میں اجلاس عموماً بیت مبارک میں ہوا کرتے تھے اور ان کا ریکارڈ مجلس کے ایک آنریری کارکن مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب شرما (سابق کشن لعل) ایک رجسٹر میں کیا کرتے لیکن جنوری 1943ء سے مجلس کا دفتر باقاعدہ طور پر گیسٹ ہاؤس (دارالانوار قادیان) کے ایک کمرہ میں قائم کر دیا گیا۔

قیادتوں کا قیام اور دستور اساسی کی تشکیل: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22/اکتوبر 1943ء کی روشنی میں تنظیم انصاراللہ کے ڈھانچے میں بنیادی تبدیلیاں کرنے اور حضور کے ارشاد کو مؤثر رنگ میں عملی جامہ پہنانے کی غرض سے مورخہ 27/اکتوبر 1943ء کو مرکزی مجلس کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں ابتدائی دستور اساسی کی شکل میں کئی فیصلے کئے گئے اور قیادتوں کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ اس دستور اساسی کی نقل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں بغرض ملاحظہ اور منظوری صدر مجلس کے دستخطوں کے ساتھ ارسال کی گئی۔ حضور انور نے اس پر تحریر فرمایا:

"منظور ہے۔ عمل کیا جائے" (الفضل 2/دسمبر 1943ء)

قیادتوں کی تعداد اس وقت چودہ ہے۔

قیام پاکستان کے بعد مجلس انصاراللہ کا دستور اساسی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی رہنمائی میں تیار ہو کر حضور اقدس کی منظوری سے پہلی مرتبہ 21/اکتوبر 1957ء سے نافذ ہوا۔ بعد میں وقتاً فوقتاً اس میں جو ترامیم ہوتی رہیں، انہیں دستور اساسی کے آئندہ ایڈیشنز میں شامل کیا جاتا رہا۔ مجالس بیرون کی رہنمائی کے لئے دستور اساسی کا انگریزی ترجمہ 1968ء اور 1969ء میں شائع ہوا۔

ذیلی تنظیموں کے بارہ میں 3/نومبر 1989ء کے انقلابی فیصلہ کے بعد تینوں عالمگیر ذیلی تنظیموں (انصاراللہ، خدام

الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ) کے دستور اساسی میں تبدیلی کر کے ان کے دائرہ کار کو پاکستان تک محدود کر دیا گیا اور یہی دستور پاکستان کے باہر بھی سب ممالک کو اس ہدایت کے ساتھ بھجوا دیا گیا کہ وہ اس دستور کو اپنے اپنے ہاں فوری طور پر نافذ کر دیں۔ اور اگر کوئی مجلس اپنے ملکی حالات کے مدّنظر کوئی ترمیم چاہتی ہے تو مجلس شوریٰ کے توسط سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں سفارش کر کے مطلوبہ تبدیلی کی منظوری حاصل کر لے۔ چنانچہ مجلس انصاراللہ پاکستان نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں پاکستان کے حالات کے لحاظ سے بعض تبدیلیوں کی سفارش کی جو حضورؒ نے بعض ترمیمات کے بعد منظور فرمائیں۔

اب تک دستور اساسی میں ہونے والی ترامیم کو شامل کرنے کے بعد گیارہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

بجٹ: مجلس انصاراللہ کا پہلا بجٹ آمد وخرچ از یکم مئی 1944ء تا آخر اپریل 1945ء مؤرخہ 2 دسمبر 1944ء کو پیش ہو کر منظور کیا گیا۔ جو یہ تھا: **الف: بجٹ آمد:** 1800 روپے **ب: بجٹ اخراجات:** 1535 روپے

1989ء میں جب کہ مجلس مرکزیہ تھی یہ بجٹ 2432460 روپے تک پہنچ گیا اور اب خدا تعالیٰ کے فضل سے صرف انصاراللہ پاکستان کا بجٹ آٹھ ہندسوں سے بڑھ چکا ہے۔

انصاراللہ کا پہلا سالانہ اجتماع: سالانہ اجتماع مؤرخہ 25 دسمبر 1944ء بیت اقصیٰ قادیان میں بعد نماز ظہر وعصر 4 بجے منعقد ہوا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اجلاس کی بقیہ کارروائی حضرت مولوی شیر علی صاحب صدر مجلس کی صدارت میں جاری رہی اور مندرجہ ذیل احباب نے تقاریر فرمائیں: حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب، حضرت مفتی محمد صادق صاحب، حضرت خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب، مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت لاہور، حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی، حضرت سیّد زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔

پاکستان میں پہلا مرکزی سالانہ اجتماع: پاکستان میں پہلا سالانہ اجتماع 18 اور 19 نومبر 1955ء کو منعقد ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ ہی اس کا افتتاح فرمایا۔ افتتاحی خطاب کے بعد بقیہ کارروائی فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے صحن میں زیر صدارت نائب صدر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب شروع ہوئی۔ 19 نومبر کو حضور علالت طبع کے باوجود مقام اجتماع میں تشریف لائے اور حاضرین کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس اجتماع میں 56 مجالس کے 92 نمائندگان نے شرکت کی اور زائرین کی تعداد 323 رہی۔

پندرھویں صدی کا پہلا سالانہ اجتماع: چوبیسواں سالانہ اجتماع 30 اکتوبر تا یکم نومبر 1981ء اپنی مخصوص روحانی اور پاکیزہ روایات کے ساتھ تین دن جاری رہا۔ کل 852 مجالس انصاراللہ سے باقاعدہ نمائندوں کی تعداد 1316 تھی جس نے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے۔ نیز کل اراکین مجلس کی تعداد 4600 رہی اس طرح حاضری کا بھی نیا ریکارڈ قائم ہوا۔ آٹھ غیر ممالک ایران، کینیڈا، جرمنی، سری لنکا، افغانستان، بنگلہ دیش، بھارت، انگلستان سے بھی گیارہ انصار بطور نمائندہ شریک ہوئے۔

قبل ازیں منعقد ہونے والے 23 سالانہ اجتماع انصار اللہ کے مرکزی دفتر کے احاطہ کے اندر گراسی پلاٹ پر منعقد ہوتے رہے۔ امسال اجتماع کا پنڈال بیت اقصیٰ کے وسیع وعریض صحن میں اور دیگر دفاتر اور طعام گاہ جلسہ گاہ کے میدان میں قائم کئے گئے۔

اسی سال پہلی بار 25 مجالس کے 92 انصار اجتماع پر سائیکلوں پر آئے جن کو سندِ خوشنودی عطا کی گئی۔ یہ اجتماع پندرھویں صدی ہجری کا پہلا اجتماع تھا اس لئے داخلہ کے لئے ایک بڑا دروازہ تعمیر کیا گیا تھا۔ اکیس بکرے صدقہ میں دیئے گئے۔ اجتماع کی کارروائی کے چیدہ چیدہ حصوں کی، جس میں حضور انور کا خطاب بھی شامل تھا، متحرک رنگین فلم تیار کی گئی۔

لَاۤ اِلٰـــہَ اِلَّا اللّٰہ کے وِرد کی تحریک: 2 نبوت/نومبر 1980ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے سالانہ اجتماع کے اختتامی خطاب اور دعا کے بعد احباب جماعت کو تلقین کی کہ وہ چودھویں صدی کو الوداع کہنے اور پندرھویں صدی کے استقبال کے لئے لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کثرت کے ساتھ کریں۔

حضور کی تقریر کا انگریزی میں رواں ترجمہ نشر کرنے کا کامیاب تجربہ: 31 اخاء/اکتوبر 1980ء کو سالانہ اجتماع کے پہلے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی تقریر کا رواں انگریزی ترجمہ 18 سامعین تک پہنچانے کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔

سرزمین پاکستان پر آخری مرکزی سالانہ اجتماع: مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا چھبیسواں سالانہ اجتماع 28، 29، 30 ر اکتوبر 1983ء کو نہایت روح پرور ماحول میں بیت اقصیٰ ربوہ میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے افتتاحی واختتامی خطاب فرمائے۔ آخری اجلاس تک 5094 زائرین ونمائندگان کو ٹکٹ ایشو کئے گئے۔ یہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا آخری سالانہ اجتماع ثابت ہوا کیونکہ 1989ء میں حضورؒ نے ہر ملک کی سطح پر صدارت انصار اللہ کا نظام قائم فرمادیا نیز پاکستان کی سرزمین پر بھی یہ آخری سالانہ اجتماع تھا کیونکہ 1984ء کے آرڈیننس کے بعد مجلس کو تا حال اجتماع منعقد کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس اجتماع کی تفصیلات تاریخ انصار اللہ جلد سوم میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے اعزاز میں عشائیہ: 29 ر اکتوبر 1983ء کو اجتماع کے دوسرے دن حضور اقدس کے سنگاپور، فجی، آسٹریلیا اور سری لنکا کے کامیاب دورے پر حضور کی خدمت میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے عشائیہ پیش کیا گیا۔

انصار اللہ کا عہد: نومبر 1944ء تک انصار اللہ کے اجلاس میں کوئی عہد نہیں دہرایا جاتا تھا۔ اس کے بعد اس غرض کے لیے وہ الفاظ مقرر کئے گئے جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے جلسہ جوبلی 1939ء کے موقع پر لوائے احمدیت لہراتے وقت بطور عہد مقرر فرمائے تھے۔ سالانہ اجتماع 1956ء کے موقع پر حضور نے ایک اور عہد تجویز کیا۔ 2012ء میں اس عہد میں ایک اہم تبدیلی حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمائی اور اب یہی عہد دہرایا جاتا ہے۔

مجلس شوریٰ: ہر سال سالانہ اجتماع کے موقعہ پر ایک یا دو دن کیلئے مجلس شوریٰ منعقد ہوتی رہی۔ 1955ء سے 1983ء کے اجتماع

تک اسی طریق پر عمل ہوتا رہا۔ 1984ء سے ملکی حالات کی بناء پر اجتماعات کے نہ ہوسکنے کے سبب اسے جاری رکھنا ناممکن ہوگیا۔ اَمْـرُهُـمْ شُوْرٰی بَيْنَهُـمْ کے مصداق اس خلا کو کسی حد تک پورا کرنے کے لئے 1985ء سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری سے پہلی محدود شوریٰ انصاراللہ مورخہ 6 ردسمبر 1985ء کو بلائی گئی۔ جس میں 80 دوست شریک اجلاس ہوئے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے عہدیداران کا اجلاس بھی منعقد کیا جاتا رہا جس میں صدر مجلس اور مرکزی عاملہ انہیں ہدایات سے نوازتے رہے۔ 1925ء، 1974ء، 1975ء، 1984ء اور 2008ء میں بوجوہ مجلس شوریٰ منعقد نہیں ہوئی۔

انصاراللہ کا جھنڈا: شوریٰ 1956ء کے فیصلہ کے مطابق مجلس کا جھنڈا تجویز کیا گیا۔ کپڑے کا طول 5 فٹ 2 انچ اور عرض 2 فٹ ساڑھے 9 انچ ہے۔ سفید زمین کے دائیں جانب اوپر والے کونے میں دو فٹ آٹھ انچ لمبا اور ایک فٹ پانچ انچ چوڑا سیاہ حصہ ہے جس کے وسط میں ساڑھے چھ انچ قطر کا سفید بدر کامل ہے۔

علم انعامی و اسناد خوشنودی: علم انعامی کا بھی وہی ڈیزائن ہے جو انصاراللہ کے جھنڈے کا ہے اور یہ اول آنے والی مجلس کو عطا کیا جاتا ہے۔ 1957ء میں اس کی سب سے پہلی حقدار ملتان شہر کی مجلس ٹھہری۔ 1968ء سے علاقائی ناظمین اور ضلعی ناظمین کے درمیان اسناد خوشنودی کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ 1968ء میں ناظم ضلع کراچی مکرم محمد شفیع خان صاحب اور 1970ء میں مکرم چوہدری رکن الدین صاحب ناظم علاقہ سرحد اول اور اس کے پہلے مستحق قرار پائے۔

تعمیر دفتر انصاراللہ: تقسیم ملک کے بعد مجلس کا دفتر جودھامل بلڈنگ لاہور میں اور پھر قیام ربوہ کے بعد ربوہ منتقل ہوا۔ حضرت مصلح موعود نے 20 رفروری 1956ء کو دفتر مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ 1956ء کے سالانہ اجتماع تک دو کمرے تعمیر ہوگئے۔ پھر اگلے سال ہال بن گیا۔ مختلف ادوار میں اس کی توسیع ہوتی رہی۔ 2000ء میں دفتر کی بالائی منزل میں 5 کمرے اور ایک ہال جب کہ اپریل 2007ء میں 12 کمروں پر مشتمل 3 منزلہ بلاک کی تعمیر ہوئی۔

جماعت کی مجلس مشاورت میں نمائندگی: جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کے باہمی رابطہ کے لیے حضرت مصلح موعود کے فیصلہ کے مطابق مرکزی مجلس مشاورت میں انصاراللہ مرکزیہ کی طرف سے نمائندگان شامل ہوتے رہے۔

گیسٹ ہاؤسز انصاراللہ: 1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بیرون پاکستان سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والے مہمانوں کی خاطر مناسب رہائش کے لئے گیسٹ ہاؤسز تعمیر کرنے کی تحریک فرمائی۔ 1974ء میں دفتر انصاراللہ کی بلڈنگ کے مشرقی جانب تین بیڈروم کا ایک خوبصورت گیسٹ ہاؤس مع جملہ ضروریات کے تعمیر ہوا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے دور میں چار بیڈ رومز کا ایک نہایت ہی خوبصورت اور جدید فن تعمیر سے مزین گیسٹ ہاؤس مع پورچ تعمیر ہوا۔

1981ء میں گیسٹ ہاؤس کی دوسری منزل تعمیر کروائی گئی۔ اس کے بعد پہلی منزل میں ڈرائنگ، ڈائننگ، کچن،

سٹور اور دو بیڈ رومز معہ باتھ رومز تعمیر کروائے گئے جن کا مسقف رقبہ 2756 مربع فٹ تھا اور اسی قدر مسقف رقبہ دوسری منزل پر تعمیر کروایا گیا۔

2006ء میں تیسرا گیسٹ ہاؤس تعمیر ہوا۔ 2007ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی منظوری سے انصاراللہ کے گیسٹ ہاؤسز کا نام ''سرائے ناصر'' جبکہ دفاتر انصاراللہ کا نام ''ایوانِ ناصر'' رکھا گیا۔

ذیلی تنظیموں کے نظام میں انقلابی تبدیلی: 1989ء سے قبل ذیلی تنظیموں کے مراکز ربوہ میں تھے۔ 3/نومبر 1989ء کے خطبہ جمعہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اعلان فرمایا کہ آئندہ سے ہر ملک کے ذیلی تنظیموں کے آخری عہدیداران اپنے اپنے ملک کے صدر ہوں گے اور براہ راست خلیفۃ المسیح کو جواب دہ ہوں گے۔ اس طرح حضور نے مجلس مرکزیہ کی بجائے ہر ملک میں الگ الگ ذیلی تنظیموں کا نظام جاری فرمایا۔

رفقاء احمد کی روایات کا ریکارڈ اور ان کی تصاویر: 1960ء میں رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کے حالات اور ان کی روایات اُن کی آواز میں ریکارڈ کرنے کے علاوہ ان کی تصاویر جمع کرنے کی مہم شروع کی گئی۔

تعلیمی پروگرام اور امتحانات: قیادت تعلیم کے تحت مجالس مقامی میں مندرجہ ذیل مضامین کی تدریس، تعلیم اور درسوں کا اہتمام کیا جاتا رہا:

نماز باترجمہ، قرآن کریم ناظرہ، ترجمہ و مطالبِ قرآن، حدیث، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء، دیگر دینی کتب، عربی زبان، دیگر زبانیں۔ شوریٰ 1955ء کے فیصلہ کے مطابق انصار کے لئے قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعودؑ پر مبنی امتحانی نصاب تجویز کیا گیا۔ 1985ء سے ماہوار کتب کے مطالعہ کا سلسلہ شروع ہوا۔ 1979ء تا 1981ء چار امتحانات سالانہ تھے۔ 1982ء تا 1989ء تین امتحانات لئے جاتے رہے اور 1990ء سے دوبارہ چار امتحانات سالانہ جاری کر دیئے گئے۔ ان امتحانات کے نصاب میں کتابوں کا انتخاب بعض اوقات اہم اغراض کے تحت کیا جاتا رہا۔ مثلاً نشان کسوف و خسوف (1894ء) کی مناسبت سے اس ذکر پر مشتمل کتاب ''نورالحق'' 1994ء کے نصاب میں شامل کی گئی اور 1896ء کے لیکچر ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کی یاد میں 1996ء میں یہ کتاب امتحان میں رکھی گئی وغیرہ۔ 2010ء میں مرکزی مجلس مشاورت کے فیصلہ کے نتیجہ میں نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے زیر اہتمام ''کتب حضرت مسیح موعودؑ'' کے مطالعہ اور امتحانات کا سلسلہ شروع ہوا۔ امسال...... جلد 18 نصف آخر کے امتحان میں 12239 انصار نے شرکت کی۔

تعلیمی پروگرام برائے مجالس بیرون: 1979ء تا 1989ء مجالس بیرون کے لئے تعلیمی پروگرام تیار کیا گیا۔

مقابلہ دینی معلومات اطفال الاحمدیہ: احمدی بچوں میں دینی معلومات کا ذوق و شوق پیدا کرنے کی غرض سے سالانہ اجتماع اطفال کے موقعہ پر مجلس کی طرف سے ایک زبانی امتحان لیا جاتا رہا جس میں اول اور دوم آنے والے اطفال کو انعامات اور

سندات دی جاتی رہیں۔ چونکہ 1984ء سے سالانہ اجتماعات منعقد نہیں کئے جا سکے لہٰذا اس عرصہ میں یہ مقابلے نہیں ہوئے تاہم 2011ء سے علمی ریلی اطفال کے موقع پر یہ سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے۔

مجلس انصاراللہ صفِ دوم: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع 1973ء کے موقعہ پر اعلان فرمایا کہ آئندہ انصاراللہ کے اراکین دو حصوں پر مشتمل ہوا کریں گے یعنی:۔

(ا) صف اول: 55 سال سے زائد عمر کے انصار۔ (ب) صف دوم: 40 سال سے 55 سال تک کے انصار

نیز حضور اقدس نے صفِ دوم کے لئے ایک مزید عہدہ ''نائب صدر صفِ دوم'' بھی مقرر فرمایا۔ اجتماع کے موقعہ پر حضور نے صفِ دوم کے انصار کے لئے سائیکل سفر برائے ملاقات و خدمتِ خلق کی سکیم کا بھی اعلان فرمایا۔

کیسٹ پروگرام: حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے 1979ء میں اپنی صدارت کے پہلے سال سے اس امر کی طرف توجہ دلانا شروع کر دی کہ موجودہ زمانہ کی سائنسی ایجادات سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔ چنانچہ قرآن کریم کا کچھ حصہ اور صحیح تلفظ کے ساتھ نظمیں نیز دعوتِ الی اللہ کے لئے سوال و جواب کی مجالس ٹیپ ریکارڈ کر کے مجالس کو بھجوائی گئیں۔

ناظمین اضلاع کے سہ ماہی اجلاسات کا باقاعدہ انعقاد: انصاراللہ کے لائحہ عمل پر پوری طرح عمل درآمد کے لئے خط و کتابت اور مرکز کے دورہ جات وغیرہ کے علاوہ بیرونی عہدیداران مثلاً ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ میں بیداری اور کام کے جذبہ کو اجاگر کرنے کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مرکز میں سہ ماہی اجلاسات کا باقاعدہ انتظام کیا۔ چنانچہ مورخہ 9 رفروری 1979ء کو یہ اجلاس دفتر انصاراللہ مرکزیہ میں ہوا جس میں صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے مجالس کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے ہدایات دیں۔ یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔

قیادت ممالک بیرون و قلمی دوستی: علم میں اضافہ، آپس میں محبت، پیار اور اخوت کے جذبہ کو جلا دینے کے لئے مجلس انصاراللہ نے 1974ء میں قلمی دوستی کی الگ قیادت قائم کی گئی۔ یہ قیادت 1974ء سے لے کر 1989ء تک قائم رہی۔

مجالس بیرون کی مختصر کارگزاری: 1989ء سے قبل انصاراللہ عالمگیر کا مرکز ربوہ تھا اور صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ بیرون پاکستان بھی مجالس انصاراللہ کی بیداری اور تربیت کے ذمہ دار تھے اور دنیا بھر میں پھیلے ہوئے انصار کی تنظیم، مجالس انصاراللہ کا قیام، عہدیداران کا تقرر اور تنظیمی امور کی بطریق احسن انجام دہی ان کے دائرہ کار میں آتی تھی۔ ہر دور کے صدر نے اپنے اپنے حالات کے مطابق مجالس انصاراللہ بیرون کی تنظیم کے لئے انتھک کوشش کیں۔ ان کوششوں میں ایک قابلِ قدر اور مفید اضافہ حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے عہد صدارت میں ہوا۔ آپ نے مجالس بیرون کی کارکردگی کا جائزہ لیا اور اس میں اضافہ کا ٹارگٹ مقرر فرمایا۔ قیادت مجالس بیرون نے صدر محترم کے ارشادات اور رہنمائی کی روشنی میں مجالس کی تنظیم نو کی، ان سے خط و کتابت کی اور انہیں اس امر کا مکلف ٹھہرایا کہ وہ اپنی ماہانہ اور سالانہ کارکردگی کی رپورٹیں صدر محترم کی خدمت

میں باقاعدہ بھجوائیں۔اس سے کام میں بہتری کے آثار پیدا ہوئے۔

1989ء تک دنیا کے مختلف ممالک میں مجالس انصاراللہ قائم تھیں جن میں انگلستان، امریکہ، جرمنی، کینیڈا، انڈونیشیا، غانا، گیمبیا، سورینام، آسٹریلیا، سری لنکا، سرالیون، ہالینڈ، تنزانیہ، نائیجیریا، فجی، بنگلہ دیش، ماریشس، سوئٹزرلینڈ، ناروے خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔1989ء سے ہر ملک میں صدارت کا نظام قائم ہونے کے بعد اب قریباً ہر اُس ملک میں جہاں جماعت قائم ہے مجلس انصاراللہ کام کر رہی ہے۔پاکستان کی طرح بیرونی ممالک کی مجالس بھی اپنے اپنے علاقہ میں اصلاح وارشاد، تعلیم، اشاعت، تجنید وغیرہ مختلف شعبہ جات کے تحت کام کرتی رہیں۔

محترم نائب صدر صاحب مجلس کا دورہ بیرونی ممالک: مجالس بیرون پاکستان کو منظم کرنے کیلئے ضروری سمجھا گیا کہ مرکزی نمائندہ ان مجالس کا دورہ کرے اور موقعہ پر جا کر حالات کا عمیق جائزہ لے کر مجالس کی تنظیم کے کام کو سرانجام دے چنانچہ مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب نائب صدر مجلس نے 12/مئی 1981ء سے 18/جولائی 1981ء تک مغربی جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ہالینڈ، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، انگلستان، امریکہ وکینیڈا کا دورہ کیا۔

حکومتی آرڈیننس اور مقدمات کا آغاز: 26/اپریل 1984ء وہ دن ہے جب بدنام زمانہ آرڈیننس نمبر 20 جاری کیا گیا۔یہ آرڈیننس اپنے عواقب کے لحاظ سے بہت خطرناک تھا اور بہت جلد جماعت کے خلاف جعلی مقدمات کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔مقدمات کی ایک طویل فہرست ہے جن میں انصاراللہ کو بھی ملوث کیا گیا۔یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے اور آئے روز اس میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ان میں سے ایک مقدمہ میں تین کارکنان کو چنیوٹ جیل میں اسیرانِ راہ مولا کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔(1) مرزا محمد الدین ناز صاحب مدیر ماہنامہ انصاراللہ (2) چوہدری محمد ابراہیم صاحب پبلشر (3) قاضی منیر احمد صاحب پرنٹر۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 7/فروری 1994ء کو ایم ٹی اے کے روزانہ لائیو پروگرام ''بات چیت'' میں اسیران کا ذکر خیر فرمایا۔اس وقت بھی مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد صاحب پرنٹر ایک مقدمہ میں اسیر ہیں۔

جلسہ سالانہ انگلستان میں مجلس کی نمائندگی: 1985ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فیصلہ فرمایا کہ جماعت احمدیہ انگلستان کے جلسہ میں پاکستان کی مختلف تنظیموں کی طرف سے ہر سال نمائندگان شامل ہوا کریں۔چنانچہ مجلس انصاراللہ پاکستان کو ہر سال نمائندگی کی سعادت مل رہی ہے۔

پہلا یورپین سالانہ اجتماع: یورپ کی مجالس انصاراللہ کا پہلا سالانہ اجتماع 12-13/نومبر 1988ء بروز ہفتہ، اتوار اسلام آباد (ٹلفورڈ) انگلینڈ میں منعقد ہوا۔جرمنی سے دس، ڈنمارک سے چھ، ہالینڈ سے دو، فرانس، سپین، سویڈن اور ناروے سے ایک ایک ناصر نے شرکت کی۔شام کے کھانے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ازراہِ شفقت تشریف لائے اور احباب کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔اختتامی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے اور انصار،

خدام،اطفال اور دوسرے شامل احباب سے خطاب فرمایا اور دعا کے بعد اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

گجراتی ترجمہ قرآن کی اشاعت: احمدیہ صد سالہ جوبلی 1989ء کے مبارک موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دنیا کی سو زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے کا اعلان فرمایا۔ مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے گجراتی زبان میں ترجمہ کے اخراجات اپنے ذمہ لئے۔ بفضلہٖ تعالیٰ یہ ترجمہ 1990ء میں شائع ہوگیا۔

مجلس انصاراللہ میں کمپیوٹر کا استعمال: مجلس انصاراللہ پاکستان کے دفاتر میں کمپیوٹر کا استعمال 1990ء میں شروع ہوا جبکہ سب سے پہلی دفعہ دستور اساسی اردو متن کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کی ضرورت پڑی۔ یہ پہلا موقع تھا جب کمپیوٹر پر کام ہوا اور اسکی افادیت کا احساس ہوا۔ پھر یہ سلسلہ آگے بڑھتا رہا اور اب قریباً ہر شعبہ میں کمپیوٹر سے کام لیا جارہا ہے۔

قرآن کریم کی درست تلاوت کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا منصوبہ

جولائی 1991ء میں انٹرنیشنل شوریٰ منعقدہ اسلام آباد یو۔کے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے افراد جماعت میں قرآن کریم کی درست تلاوت کی اہلیت پیدا کرنے سے متعلق منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا اور اس منصوبہ کو جماعت کی ذیلی تنظیموں (خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ، انصاراللہ) کے ذریعہ نافذ کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

قیادت تعلیم القرآن کا قیام: مجلس انصاراللہ پاکستان کی شوریٰ 1991ء میں قیادت تربیت نے ایک تجویز حضور کی اس سکیم کے متعلق غور کے لئے پیش کی جس کے نتیجہ میں متعدد سفارشات کی گئیں۔

مئی 1992ء تک حضور کی اس سکیم پر قیادت تربیت کے ماتحت کام ہوتا رہا۔ مئی 1992ء میں حضورؒ کی منظوری سے ''تعلیم القرآن'' کی الگ قیادت قائم کی گئی۔ 2012ء سے قیادت ہذا کے تحت مطالعہ قرآن مجید کے پرچہ کا آغاز ہوا۔ 2012ء میں ہر سہ ماہی پر امتحان لیا جاتا رہا جبکہ 2013ء سے ششماہی امتحان شروع کیا گیا ہے۔ 2014ء کی پہلی ششماہی (جنوری تا جون) جس میں پارہ نمبر 7، 8، 9 شامل ہے اس میں موصول ہونے والے پرچہ جات کی تعداد 9830 ہے۔

میڈیکل کیمپس پراجیکٹ: 1993ء سے میڈیکل کیمپس کے باقاعدہ انعقاد کے ذریعہ مستحقین تک مفت طبی سہولیات پہنچانے کا ایک مستقل سلسلہ جاری ہے جو مجلس شوریٰ 1993ء کی تجویز نمبر ا کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے منظوری کے بعد شروع ہوا۔ مرکزی شعبہ ایثار کے تحت فری میڈیکل کیمپس کے انعقاد کا ایک مربوط و منظم نظام شروع ہو چکا ہے۔ چنانچہ 1993ء میں 14 کیمپس لگائے گئے جن میں 1494 مریض دیکھے گئے۔ جبکہ 2013ء میں اور علاوہ ازیں قدرتی آفات کے موقع پر امدادی کارروائیوں میں حصہ لیا گیا۔ شمالی علاقہ جات، جنوبی پنجاب اور سندھ کے دور دراز علاقوں میں خدمت کے نئے میدانوں میں کام ہو رہا ہے۔ جن علاقوں میں پینے کے پانی کی قلت ہے، وہاں مجلس کی طرف سے ایک سو

نلکے لگانے کا کام جاری ہے۔غریب علاقوں میں گرم کپڑے جبکہ عید کے موقع پر تحفہ پیک کو انصاراللہ نے رواج دیا ہے۔ اسیروں کی رہائی کا انتظام بھی اسی قیادت کے تحت کیا جاتا ہے۔

صد سالہ جشن نشان ''کسوف وخسوف'': نشان کسوف وخسوف کے سو سال پورے ہونے پر مجالس میں قریباً ڈیڑھ سو قابل ذکر جلسے منعقد ہوئے جن میں بکثرت مہمانوں اور احمدی احباب نے شرکت کی۔اس موقع پر مجلس کی طرف سے خصوصی کتاب ''دو عظیم آسمانی نشان'' پانچ ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی اور ماہنامہ انصاراللہ کا خصوصی نمبر بھی شائع کیا گیا۔

علاوہ ازیں مرکز کی تحریک وتعاون سے چودہ سیمینار خصوصی طور پر منعقد کئے گئے۔ان سیمینارز میں علماء نے شرکت کی۔مجموعی طور پر ایک ہزار ایک سو چھ مہمانوں اور ایک ہزار پانچ سو انیس احمدی دوستوں نے شرکت کی۔ دوران پروگرام دس بیعتیں بھی ہوئیں۔قیادتِ تعلیم نے جون 1994ء میں خصوصی امتحان کا اہتمام کیا۔239 مجالس کے 2406 انصار شریک ہوئے۔

الہدی ہسپتال مٹھی (ضلع تھر پارکر) سندھ:صد سالہ جوبلی پر مجلس انصاراللہ پاکستان کا اظہار تشکر: احمدیہ صد سالہ جوبلی کی مناسبت سے شکرانے کے طور پر مجلس انصاراللہ پاکستان نے 1986ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں یہ سفارش کی کہ تھر پارکر سندھ میں ایک چھوٹا سا ہسپتال بنا کر انجمن احمدیہ وقف جدید کے سپرد کرے گی اور اس غرض کے لئے دس لاکھ روپے کی رقم مجلس انصاراللہ پاکستان کے اراکین عطیات دیں گے۔اس سفارش کو حضور نے شرفِ قبولیت بخشا۔

حضور نے 19رجولائی 1991ء کو اس کا نام ''الہدی ہسپتال'' تجویز فرمایا۔حضور کے نمائندہ مکرم چوہدری احمد مختار صاحب نے مورخہ 8رجولائی 1993ء کو اس ہسپتال کا سنگِ بنیاد رکھا۔اس ہسپتال کی تعمیر پر قریباً پینتیس لاکھ روپے خرچ آئے جو اندازہ سے ساڑھے تین گنا تھے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالك۔مورخہ 17رمارچ 1995ء بروز جمعہ کو ہسپتال وقف جدید کے سپرد کر دیا گیا۔

ٹرانسکرپشن ترجمۃ القرآن کلاس: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی MTA پر جاری ترجمۃ القرآن کلاس کو کیسٹ سے ضبطِ تحریر میں لانے (Transcription) کا آغاز جولائی 1996ء میں کیا گیا۔حضور نے MTA پر 24رفروری 1999ء کو ترجمہ وتفسیر کا کام مکمل فرمایا۔مارچ 1999ء میں یہ کام مکمل کر کے نظارتِ اشاعت صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کر دیا گیا۔

ماہنامہ انصاراللہ: مجلس کا ترجمان ماہنامہ انصاراللہ 1960ء میں جاری کیا گیا۔یہ ماہنامہ سلسلہ احمدیہ کے علم کلام، اعتقادات کی تشریح وتوضیح اور انصار کی تعلیم وتربیت کی خاطر خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت مؤثر طور پر کام کر رہا ہے۔

خطبات حضور انور پر مشتمل ضمیمہ جات: 1984ء میں روزنامہ الفضل پر پابندی لگنے کی وجہ سے ہر ماہ حضور انور کے ایک خطبہ کا خلاصہ ضمیمہ کی صورت میں ماہنامہ انصاراللہ کو شائع کرنے کی سعادت حاصل رہی اور یہ سلسلہ الفضل پر سے

پابندی ختم ہونے تک جاری رہا۔

خصوصی اشاعتیں اور سالانہ نمبر: اس عرصہ میں ماہنامہ انصاراللہ کی کئی خصوصی اشاعتیں اور سالانہ نمبر منظر عام پر آئے مثلاً صد سالہ جشن تشکر نمبر، قرآن نمبر، کسوف وخسوف نمبر، اسلامی اصول کی فلاسفی نمبر، براہین احمدیہ نمبر، ناموسِ رسول سیرت النبیؐ نمبر

اشاعت لٹریچر: مجلس انصاراللہ کی طرف سے لٹریچر کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا۔ جن میں مندرجہ ذیل خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ ''سبیل الرشاد'' یعنی خلفاء احمدیت کے انصاراللہ کے بارہ میں ارشادات (3 جلدیں)، جماعت سے خطاب، تاریخ انصاراللہ (3 جلدیں) بنیادی نصاب۔ سال 2010 سے ڈائری مجلس انصاراللہ کی اشاعت بھی کی جارہی ہے۔

علمی ریلی: سالانہ اجتماع کی کمی کو کسی حد تک پورا کرنے کے لئے شوریٰ 2000ء کی سفارش پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری سے مرکزی علمی ریلی کا آغاز کیا گیا۔ پہلی ریلی 29، 30؍دسمبر 2001ء کو منعقد ہوئی جس میں چھ مقابلے کروائے گئے اور 250 انصار شامل ہوئے۔ 2007، 2009 اور 2010ء کے مخدوش حالات کی وجہ سے ریلی منعقد نہ ہوسکی۔ اس کے بعد بھی ناگزیر وجوہات کی وجہ سے محدود حاضری کے ساتھ ریلی کروائی جارہی ہے۔ چنانچہ 2015ء کی ریلی (منعقدہ 24، 25؍اپریل 2015ء) میں نو مقابلے ہوئے جن میں 453 نصار کی شمولیت ہوئی۔

سپورٹس ریلی: سپورٹس ریلی کا آغاز اوّلاً آل پاکستان بیڈمنٹن ٹورنامنٹ سے ہوا جو 26 تا 28؍فروری 1999ء کو منعقد ہوا۔ بعد میں اسے باقاعدہ سپورٹس ریلی میں تبدیل کرتے ہوئے کھیلوں کی تعداد میں بتدریج اضافہ کیا جاتا رہا۔ ناگزیر حالات کی وجہ سے اس میں بھی محدود پیمانے پر اضلاع وعلاقہ جات کی نمائندگی کروائی جاتی ہے۔ سولہویں سالانہ سپورٹس ریلی 28؍فروری تا 2؍مارچ 2014ء کو منعقد ہوئی اور اس میں 13 کھیلوں کے 118، ایونٹس کا کامیاب انعقاد ہوا۔

مقابلہ مضمون نویسی: انصار کیلئے یہ مقابلہ 2003ء میں شروع کیا گیا جس میں 59 مضامین موصول ہوئے۔

مقابلہ مضمون نویسی بر موقع خلافت جوبلی: خلافت جوبلی 2008ء کے مبارک موقع پر مجلس کو پاکستان کی تمام ذیلی تنظیموں کے مابین مقابلہ جات مضمون نویسی منعقد کرانے کی سعادت ملی۔ اس میں 518 مقالہ جات موصول ہوئے۔ (انصار 193۔ خدام 93۔ لجنہ 111۔ اطفال 42۔ ناصرات 78) اس سلسلہ کو 2011ء تک جاری رکھا گیا۔

کتب سلسلہ کی آڈیو کیسٹس: اس کام کا آغاز 2011ء میں ہوا۔ اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی 57 کتب کی آڈیو کیسٹس تیار ہوچکی ہیں جبکہ تفسیر کبیر کی ریکارڈنگ جاری ہے۔

مالی تحریکات میں شرکت: خلفاء کی طرف سے مختلف اوقات میں ہونے والی مالی تحریکات میں مجلس کو شرکت کی سعادت نصیب ہوئی مثلاً 1982ء میں بیوت الحمد سکیم کے لئے بیس ہزار روپے اور پھر 1987ء میں ایک لاکھ روپے، 1987ء میں تزئین ربوہ کمیٹی کی اعانت کیلئے دس ہزار روپے، 1994ء میں ڈش انٹینا کیلئے پچاس ہزار روپے، 1994ء میں ہی جلسہ گاہ لندن کی

خریداری کیلئے تین لاکھ روپے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت حصہ مرکز کے علاوہ سیّدنا بلال فنڈ، حفاظت مرکز، تزئین ربوہ کمیٹی، امانت تربیت میں مستقلاً حصہ لینے کی توفیق مل رہی ہے۔

2013ء۔ سیرت النبیؐ کا سال: شوریٰ کی تجویز کے مطابق 2013ء کو سیرت النبیؐ کا سال منایا گیا جس میں دشمنانِ دین کے حملوں کا مؤثر جواب دینے کے ساتھ ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے اہم پہلو اجاگر کئے گئے۔ اس مقصد کیلئے مرکز کے علاوہ مجالس میں بھی سیمینارز منعقد کئے گئے۔ مرکزی سطح پر 10 راکتوبر 2012ء سے سیمینار کا سلسلہ شروع ہوا اور 14 ردسمبر 2013ء تک 20 سیمینار منعقد ہوئے۔ ماہنامہ انصاراللہ نے ماہ اگست، ستمبر 2014ء میں خصوصی نمبر شائع کیا۔ اور آنحضورؐ کی سیرت پر دو کتب بھی شائع کرنے کی توفیق ملی ہے۔

انصاراللہ کے 75 سال: مجلس انصاراللہ پاکستان کی تجویز پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 26 رجولائی 2015ء کو مجلس کے قیام پر پچھتر سال مکمل ہونے پر 2015ء کو ڈائمنڈ جوبلی کے سال کے طور پر منایا جا رہا ہے۔ اس سال میں قیام نماز، نفلی روزہ، دعاؤں کا ورد، خطبات امام اور صدقات کی طرف خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ تربیتی سیمینارز منعقد ہو رہے ہیں جن میں مجلس کے قیام کی غرض وغایت، خلافت سے وابستگی اور تربیت اولاد کے بارہ میں مضامین پیش کئے جائیں گے۔ انصار سے ذاتی رابطہ، سائیکل سفر، نظام وصیت میں شمولیت، مقابلہ مضمون نویسی کے علاوہ نمائش کا اہتمام بھی کیا جا رہا ہے۔ علاوہ ازیں حضور انور کی خدمت میں ایک حقیر رقم بطور تحفہ بھی پیش کی گئی جس پر حضور نے فرمایا کہ "وہیں کہیں انصاراللہ کے پراجیکٹ میں استعمال کرلیں"۔ چنانچہ ایوان ناصر کی توسیع کا منصوبہ زیر تعمیل ہے۔

دو ہزار سال پرانی ایک عظیم الشان پیشگوئی کا شاندار ظہور: دو ہزار سال قبل برناباس کی انجیل میں باب 82 میں یہ پیشگوئی درج ہے:

> **"میرے بعد ساری دنیا کی طرف خدا کا بھیجا ہوا مسیح آئے گا جس کے لئے خدا نے دنیا بنائی ہے اور تب ساری دنیا میں خدا کی عبادت ہوگی اور رحمت ہوگی یہاں تک کہ جشن کا سال جواب ہر سویں برس آتا ہے، مسیح کی بدولت ہر سال اور ہر جگہ آنے لگے گا"** (اردو ترجمہ صفحہ 124، 125 مترجم آسی ضیائی ناشر اسلامک پبلیکیشنز لاہور طبع پنجم جولائی 1987ء)

عالمی جشن کے بار بار ظہور کے سلسلہ کا آغاز خلافتِ احمدیہ کے مبارک دور میں شروع ہوا چنانچہ سلور خلافت جوبلی، صد سالہ جشن تشکر کے علاوہ نشان چاند سورج گرہن، لیکچر اسلامی اصول کی فلاسفی، رسالہ ریویو آف ریلیجنز، الوصیت، انگلستان میں قیام جماعت پر سو سال پورا ہونے اور سب سے بڑھ کر خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے جشن نے شرق وغرب میں دھوم مچا دی۔ اب مجلس انصاراللہ کی ڈائمنڈ جوبلی خلافتِ خامسہ کے بابرکت عہد میں باوقار طریق پر عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے منائی جا رہی ہے اور اس پیش گوئی کے پورا ہونے پر شاہدِ ناطق ہے۔

ے ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے　　پورے ہوئے وعدے جو کئے تھے حضور نے

دستور اساسی مجلس انصاراللہ۔ تاریخ کے آئینہ میں

مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب

ہر تنظیم یا ادارہ کو اپنے مفوضہ اغراض و مقاصد کو عمدگی سے پورا کرنے کیلئے ایک دستور العمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بغیر کام بے ربط اور بے نتیجہ رہتا ہے۔ اس ضرورت کے پیش نظر جب انصاراللہ کی تنظیم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 1940ء میں قائم کی تو اس وقت کے صدر حضرت مولوی شیر علی صاحب اور قائدین نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے تعاون سے کچھ اصول اور قواعد و ضوابط، دستور کے رنگ میں مرتب کئے اور حضرت مصلح موعود سے ان کی منظوری حاصل کی۔

انجمن انصاراللہ کا قیام: حضرت مصلح موعود نے خلافت سے قبل ایک رؤیا کی بنا پر انجمن انصاراللہ 1911ء میں قائم فرمائی جس کا بنیادی مقصد احباب جماعت میں خلافت سے وابستگی، وحدت فکر پیدا کرنا، علم دین کا حصول اور اعلاء کلمۂ حق، دعوت الی اللہ کے نظام کو مؤثر اور وسیع کرنا تھا۔ اسی طرح 1926ء میں قائم ہونے والی دوسری انجمن انصاراللہ کا بنیادی مقصد بچوں کی اخلاقی تربیت، نئی پود کی اصلاح، ان میں خدمت دین کا جذبہ اُبھارنا اور انہیں اس قابل بنانا تھا کہ وہ آئندہ کی ذمہ داریوں کو کماحقہ، سنبھال سکیں۔

مجلس انصاراللہ کا قیام: حضرت مصلح موعود نے جماعت میں نیکی اور تقویٰ اور ایثار و قربانی کی روح کو قائم رکھنے کیلئے ذیلی تنظیموں کے قیام کی طرف توجہ فرمائی، پہلے لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا پھر نوجوانوں اور بچوں کی اصلاح کی غرض سے خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیمیں قائم ہوئیں اور سب کے آخر میں 1940ء میں انصاراللہ کی تنظیم قائم کی۔

دستور اساسی کی تشکیل: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22راکتوبر 1943ء کی روشنی میں تنظیم انصاراللہ کے ڈھانچے میں بنیادی تبدیلیاں کرنے اور حضور کے ارشاد کو مؤثر رنگ میں عملی جامہ پہنانے کی غرض سے مؤرخہ 27راکتوبر 1943ء کو مرکزی مجلس کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تا کہ دستور اساسی کے رنگ میں کچھ قواعد و ضوابط مقرر کر لیے جائیں اس اجلاس میں صدر مجلس مولوی شیر علی صاحب کے علاوہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال اور خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے شرکت کی اور ابتدائی دستور اساسی کی شکل میں مندرجہ ذیل فیصلے کئے گئے۔ یہ فیصلے اس لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود نے ان کی منظوری عطا فرمائی اور یہ آئندہ طریق کار کو متعین کرنے کیلئے بنیاد بنے۔ اس لئے ان کا مکمل متن یہاں درج کیا جا رہا ہے۔

- آئندہ مرکزی مجلس کے علاوہ صدر کے چار عہدیدار ہوں، قائد دعوت الی اللہ، قائد تعلیم و تربیت، قائد مال، قائد عمومی (سابق نام جنرل سیکرٹری) جملہ عہدیداران اپنے اپنے کام کے نگران اور ذمہ دار ہونگے اور انصاراللہ کا

سارا حلقہ کار خواہ قادیان میں ہو یا بیرونجات میں ان کی نگرانی قیادت کے ماتحت ہوگا۔

- مجلس مرکزی میں تین مزید ممبر بغرض مشورہ مقرر ہوا کریں گے۔ ان کے پاس کوئی صیغہ نہیں ہوگا بلکہ وہ صرف مشورہ کی غرض سے مرکزی مجلس میں شریک ہونگے۔
- صدر مولوی شیر علی صاحب ہونگے، قائد دعوت الی اللہ چوہدری فتح محمد سیال صاحب ہونگے، قائد تعلیم و تربیت مولوی فرزند علی خانصاحب، قائد مال میر محمد اسحاق صاحب، قائد عمومی مولوی عبدالرحیم صاحب درد ہونگے۔ زائد ممبر فی الحال چوہدری ظفر اللہ خان صاحب، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، خاں بہادر چوہدری ابوالہاشم صاحب ہونگے۔
- قائد صاحبان کے ساتھ امداد کے لئے مندرجہ ذیل نائب قائد ہونگے۔

(دعوت الی اللہ)	مولوی ابوالعطاء صاحب	تعلیم و تربیت	مولوی قمر الدین صاحب
مال	مولوی ظہور حسین صاحب بخارائی	عمومی	مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ

- قادیان کے ہر محلہ میں اور بیرونجات کی ہر جماعت میں انصاراللہ کے نظام کے ماتحت سارے کاموں کی عمومی نگرانی کے لئے ایک مقامی عہدیدار مقرر ہوگا جس کا نام زعیم ہوگا جسے مقامی نظام میں وہی حیثیت حاصل ہوگی جو مرکزی نظام میں صدر کو ہے۔
- اسی طرح قادیان کے ہر محلہ اور بیرونجات کی ہر جماعت میں ہر شعبہ کی علیحدہ علیحدہ نگرانی کے لئے ایک کارکن ہوگا جو اپنے اپنے شعبہ کے کام کا ذمہ دار ہوگا اور مقامی نظام کے زعیم اور مرکزی نظام کے قائد کی نگران کے ماتحت کام کرے گا ایسے عہدیدار مہتمم دعوت الی اللہ، مہتمم تعلیم و تربیت، مہتمم مال، مہتمم عمومی کہلائیں گے۔
- تمام مہتمم صاحبان کا فرض ہوگا کہ اپنے اپنے کام کے متعلق پندرہ روزہ رپورٹ اپنے زعیم کی معرفت اپنے اپنے شعبہ کے قائد کو ارسال کریں اور قائد صاحبان کا فرض ہوگا کہ اپنے اپنے شعبہ کی پندرہ روزہ رپورٹ صدر صاحب کے پاس ارسال کریں جس کا خلاصہ صدر صاحب کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں ارسال کیا جائے گا۔

نوٹ۔ ایسی جماعتیں جن کی طرف سے پندرہ روزہ رپورٹ کا آنا غیر ضروری یا دقت طلب ہو ان کے متعلق صدر صاحب کو بمشورہ قائد و زعیم صاحبان مناسب ترمیم یا استثنا کرنے کا اختیار ہوگا۔

- قادیان میں مرکزی مجلس انصاراللہ کا ایک باقاعدہ دفتر مقرر کیا جائے جس میں جملہ ریکارڈ باقاعدہ طور پر رکھا جائے، ہر قائد کو دفتر کے عملہ سے اپنے اپنے شعبہ کے تعلق میں کام لینے کا اختیار ہوگا مگر ویسے انتظامی طور پر عملہ دفتر صدر کی ماتحتی میں سمجھا جائے گا۔
- قادیان کے ہر محلہ میں مہینے میں کم از کم ایک مقامی اجلاس منعقد ہونا ضروری ہوگا اور سال کے کسی مناسب حصہ میں سارے انصاراللہ کا ایک مشترکہ جلسہ منعقد کیا جائے گا جس میں بیرونی عہدیداروں اور نمائندگان کو شرکت کی

دعوت دی جائے اور اس موقع پر حضور انور کی خدمت میں بھی درخواست کی جایا کرے گی کہ حضور اس موقع پر انصاراللہ کو اپنے روح پرور نصائح سے مستفیض ہونے کا موقعہ عطا فرمائیں۔

- جماعت کا ہر فرد جو 40 سال یا اوپر کی عمر کا ہے وہ قادیان میں لازمی طور پر انصاراللہ کا رُکن سمجھا جائے گا۔ بیرون جات میں مقامی انجمنوں کے عہدیدار جو اس عمر کے ہوں وہ بھی لازماً انصاراللہ کے ممبر سمجھے جائیں گے باقیوں سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ بھی انصاراللہ کے ممبر بنیں اور ایسی تحریک ہوتی رہنی چاہئے۔
- تمام ممبروں سے کم از کم ایک آنہ ماہوار کے حساب سے چندہ لیا جائے گا جس کا باقاعدہ حساب رکھا جائے گا۔

نوٹ۔ بیرونی انجمنیں اپنے مقامی چندوں کا 75 فیصدی اپنے پاس رکھ کر اپنے طور خرچ کر سکتی ہیں۔ باقی مرکز میں آنا چاہئے لیکن حساب کتاب بہر حال باقاعدہ ہونا چاہئے۔

- اپنے ممبروں کی علمی اور عملی ترقی کے لئے مرکزی نظام انصاراللہ کی طرف سے سال میں ایک دفعہ کتب سلسلہ کا امتحان مقرر کیا جائے گا جو حتی الوسع سب جگہوں پر منعقد ہو، اور نتیجہ اخبار میں شائع کیا جائے، اور اول دوم، سوم نکلنے والوں کو مناسب انعام دیا جاوے، امتحان کی شرکت کے لئے زیادہ سے زیادہ وسیع پیمانے پر تحریک کی جائے۔
- جن ممبرز انصاراللہ کا کام سال کے دوران میں خصوصیت سے نمایاں ہوا انہیں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ سے مناسب انعام دلوایا جائے تا کہ کام کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو۔
- قائد (دعوت الی اللہ) اور جملہ مہتمان (دعوت الی اللہ) کا فرض ہوگا کہ اپنے اپنے حلقہ میں دعوت الی اللہ کا بہترین انتظام کریں اور اس بات کی کوشش کریں کہ ہر انصاراللہ کے ذریعہ جماعت میں سال بھر میں کم از کم ایک مخلص احمدی پیدا ہو اور دعوت الی اللہ زیادہ تر انفرادی صورت میں کی جائے اور نا مناسب بحث مباحثہ کے رنگ سے احتراز کیا جائے، اسی طرح قائد و مہتمان تعلیم و تربیت کا یہ کام ہوگا کہ وہ جماعت میں دین حق اور احمدیت کی تعلیم کو زیادہ سے زیادہ وسیع طور پر اور تفصیلی صورت میں جاری کریں اور لوگوں کے اخلاق و عادات کی نگرانی رکھیں۔ مقامی درسوں اور بڑی عمر کے ناخواندہ لوگوں کی تعلیم کا انتظام بھی مہتمم صاحبان کے سپرد ہوگا، قائد و مہتمم صاحب مال کا کام انصاراللہ کے لئے مختلف قسم کے چندہ جات کی وصولی کا انتظام کرنا اور حساب و کتاب رکھنا ہوگا، دیگر جملہ قسم کا کام جو کسی دوسرے قائد کے حصہ کار میں نہیں آتا وہ قائد اور مہتمم صاحبان عمومی کے حلقہ میں سمجھا جائے گا۔ صدر کی ہدایت اور نگرانی کے ماتحت قائد عمومی کے یہ کام بھی ہوں گے۔

1۔ ایسی ماتحت انجمن ہائے انصاراللہ کا قیام جو سارے قائدوں کے حلقہ کار سے یکساں تعلق رکھتی ہوں۔

2۔ قاعدہ نمبر 9 کے ماتحت انصاراللہ کے ماہوار اور سالانہ جلسوں کا انتظام

3۔ مرکزی دفتر کا چارج۔ نوٹ۔ مگر ہر وہ کام جو دوسرے قائدوں کے حلقہ کار سے تعلق رکھتا ہو وہ ان قائدوں کے مشورہ سے سرانجام دیا جائے گا اور بصورت اختلاف صدر کا فیصلہ سب کے لئے واجب القبول ہوگا۔

- مرکزی مجلس انصاراللہ اور اس کے عہدہ داروں اور اسی طرح خدام الاحمدیہ کی مرکزی مجلس اور مقامی مجالس اور عہدہ داروں کے ساتھ پورا پورا تعاون کا طریق اختیار کریں اور ان کے کام سے آگاہ رہنے اور اپنے کام سے ان کو آگاہ رکھنے کی حتی الوسع کوشش کریں۔
- مرکزی اور مقامی نظام ہر دو میں ہر بالا افسر کو ہر ماتحت افسر کا کام پڑتال کرنے اور ہدایات جاری کرنے کا اختیار ہوگا۔

نوٹ: موجودہ دستور اور طریق کار لوگوں کے ذہن نشین کرانے اور ان میں کام کی روح اور زندگی پیدا کرنے کے لئے صدر صاحب ایک ہفتہ کے اندر اندر بیت اقصیٰ میں قادیان کا ایک مجموعی جلسہ منعقد کر کے انصاراللہ کے اغراض و مقاصد اور کام کے متعلق مناسب دوستوں سے تقاریر کروائیں اور بیرونی احباب کی اطلاع کے لئے اخباری اعلانات کا انتظام کیا جائے اور آئندہ کے لئے کوشش کی جائے کہ کام محض رسمی رنگ میں نہ ہو بلکہ حقیقی ہو اور اپنے اندر زندگی کے پورے پورے آثار رکھے۔

23 نومبر 1943ء کو حضرت مصلح موعودؓ نے دستور کی منظوری عطا فرمائی اور تحریر فرمایا کہ ’’منظور ہے عمل کیا جائے‘‘۔

(تاریخ انصاراللہ جلد اول صفحہ 51 تا 54)

تقسیم ملک کے بعد کچھ عرصہ تک انہیں قواعد و ضوابط کی روشنی میں کام ہوتا رہا۔ 1955ء کی شوریٰ انصاراللہ میں ان پر نظر ثانی کرنے کیلئے ایک بورڈ مقرر کیا گیا۔ جس کے ممبر نائب صدر (حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب) کے علاوہ مولوی عبدالرحیم صاحب درد، مولوی ابو العطاء صاحب، شیخ محبوب عالم خالد صاحب، مرزا عبدالحق صاحب، اور ایک ایک نمائندہ لائلپور (حال فیصل آباد)، سیالکوٹ اور گجرات اور لاہور تھے۔ یہ دستور العمل 21 اکتوبر 1957ء سے نافذ ہوا اور دستور اساسی کے نام سے پہلی مرتبہ اپریل 1959ء میں شائع ہوا۔ 1959ء کی شوریٰ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ صدر مجلس ایک کمیٹی بنا دیں جو معینہ مدت میں دستور العمل پر نظر ثانی کرے۔ چنانچہ صدر محترم نے تین افراد پر مشتمل ایک سب کمیٹی بنا دی جو وقتاً فوقتاً اپنے اجلاس کر کے ترامیم تجویز کرتی رہی اور ان ترامیم اور تجاویز پر شوریٰ میں غور ہوتا رہا۔ یہ سلسلہ دو تین سال چلتا رہا اور بالآخر 1963ء میں سب کمیٹی نے اپنا کام مکمل کر لیا۔ شوریٰ میں غور کے بعد اسے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کیا گیا اور حضور نے اس کی منظوری صادر فرمائی۔ بعد میں وقتاً فوقتاً جو ترامیم ہوتی رہیں انہیں دستور اساسی کے آئندہ ایڈیشنوں میں شامل کیا جاتا رہا۔ اس وقت تک دستور اساسی کے مندرجہ ذیل ایڈیشنز شائع ہو چکے ہیں۔

طبع اوّل۔ اپریل 1959ء۔ طبع دوم۔ جولائی 1964ء۔ طبع سوم۔ مئی 1971ء۔ طبع چہارم۔ اکتوبر 1978ء۔ طبع پنجم۔ مئی 1983ء۔ طبع ششم۔ اپریل 1989ء۔ طبع ہفتم۔ فروری 1994ء۔ طبع ہشتم۔ جنوری 2000ء۔ طبع نہم۔ فروری 2003ء۔ طبع دہم۔ جنوری 2005ء۔ طبع یازدہم۔ فروری 2015ء۔

مجالس بیرونی کی رہنمائی کے لئے دستور اساسی کا انگریزی ترجمہ 1968ء میں اور 1969ء میں شائع ہوا۔ مجلس شوریٰ انصاراللہ 1979ء میں قواعد میں تبدیلیاں تجویز کی گئیں۔

مجلس شوریٰ نے تیرہ ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کی نیز فیصلہ کیا کہ کمیٹی اپنی سفارشات صدر مجلس کی وساطت سے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں منظوری کیلئے پیش کرے۔ مقررہ سب کمیٹی کی رپورٹ مختلف مراحل میں سے گزر کر مجلس عاملہ مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ 7 اپریل 1980ء میں پیش ہوئی۔

تمام ابتدائی مراحل طے کرنے کے بعد صدر محترم نے اُنیس اراکین پر مشتمل دستور کمیٹی قائم فرمائی۔ صدر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دستور اساسی کے متعلق یہ رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں آخری منظوری کیلئے بھجوائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ مئی 1982ء کے اواخر میں اسلام آباد تشریف لے گئے اور وہاں پر قیام کے دوران ہی چند روز صاحب فراش رہ کر 8 رجون 1982ء کو رحلت فرما گئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

10 رجون 1982ء کو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب منصب خلافت کے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ اس وقت دستور اساسی کے متعلق متذکرہ بالا سفارشات حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں پیش ہوئیں۔ نظر ثانی شدہ دستور حضور کی منظوری سے یکم جنوری 1983ء سے نافذ ہوا اور مئی 1983ء میں طبع ہوا۔ یہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دستور اساسی کا پانچواں ایڈیشن تھا۔ اس کے بعد دستور میں بعض بنیادی ترامیم اس وقت ہوئیں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 3 رنومبر 1989ء کو پاکستان کی طرح دیگر ممالک میں بھی ذیلی تنظیموں کی سطح پر ''ناظم اعلیٰ ملک'' کی بجائے ''صدر مجلس ملک'' کا نظام براہ راست خلیفۃ المسیح کے تابع قائم فرمایا۔ (خطبہ جمعہ 3 رنومبر 1989ء)

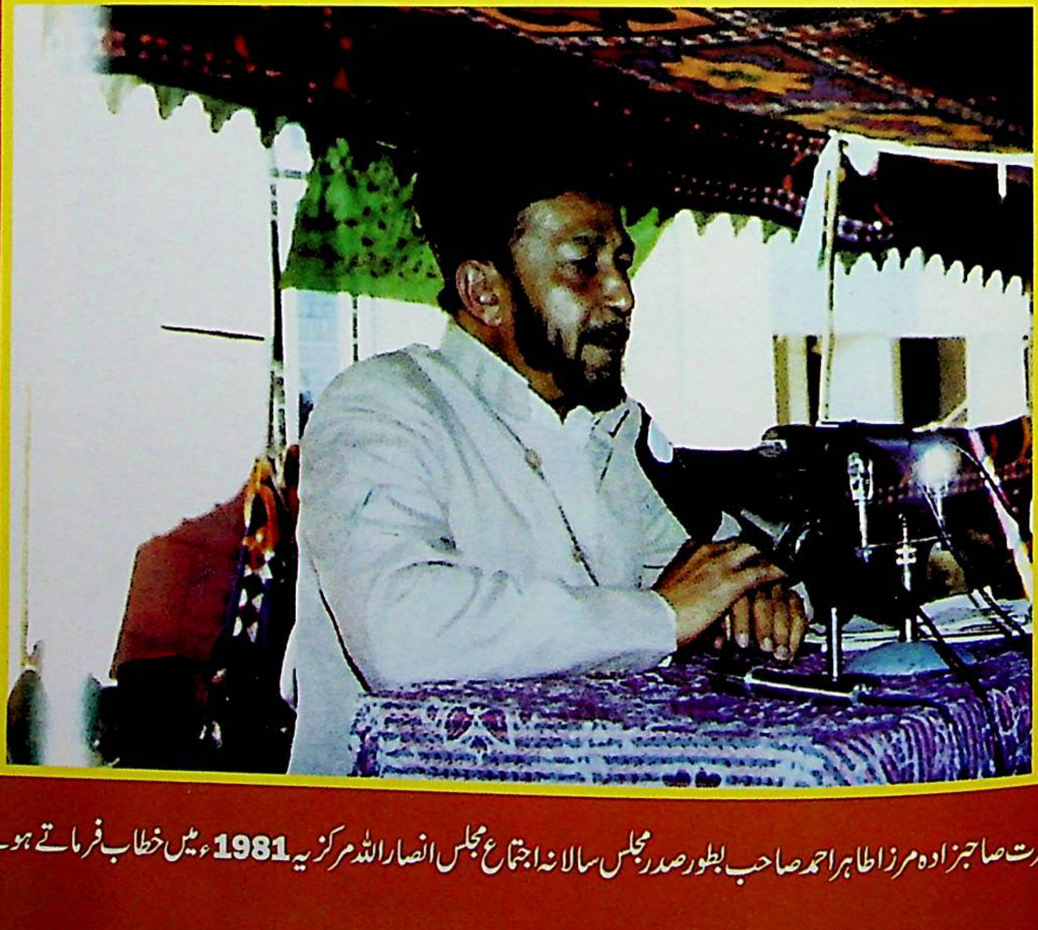
اس موقع پر حضور رحمہ اللہ کی ہدایت کے مطابق تمام ممالک کے لئے دستور بزبان انگریزی بھی مرتب ہوا جس میں پاکستان کے حالات کے موافق بعض ترامیم ہوئیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایات کے مطابق بھی وقتاً فوقتاً دستور میں ترامیم ہوتی رہیں نیز مجلس شوریٰ انصار اللہ پاکستان 2014ء میں علاقہ، ضلع اور حلقہ کی سطح کے عہدیداران سے متعلق اصطلاحات میں تبدیلی منظور ہوئی۔ اس طرح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بعد دستور کے موجودہ ایڈیشن میں قواعد نمبر 73,72,71,36,29,22 سے متعلق جملہ ترامیم شامل ہو چکی ہیں۔ مزید براں زیر نظر گیارہویں ایڈیشن کی اشاعت اور نظر ثانی کے دوران فروری 2015ء میں صدر مجلس انصار اللہ کے حضور انور سے استفسار کے بعد، قاعدہ نمبر 121,36,22 میں جن ترامیم کی منظوری ہوئی، وہ بھی اس اشاعت میں شامل ہو چکی ہیں۔

موجودہ دستور اساسی مجلس انصار اللہ سلسلہ عالیہ احمدیہ 33 صفحات پر مشتمل ہے اس کے 53 مختلف عناوین کے تحت 204 قواعد ہیں۔

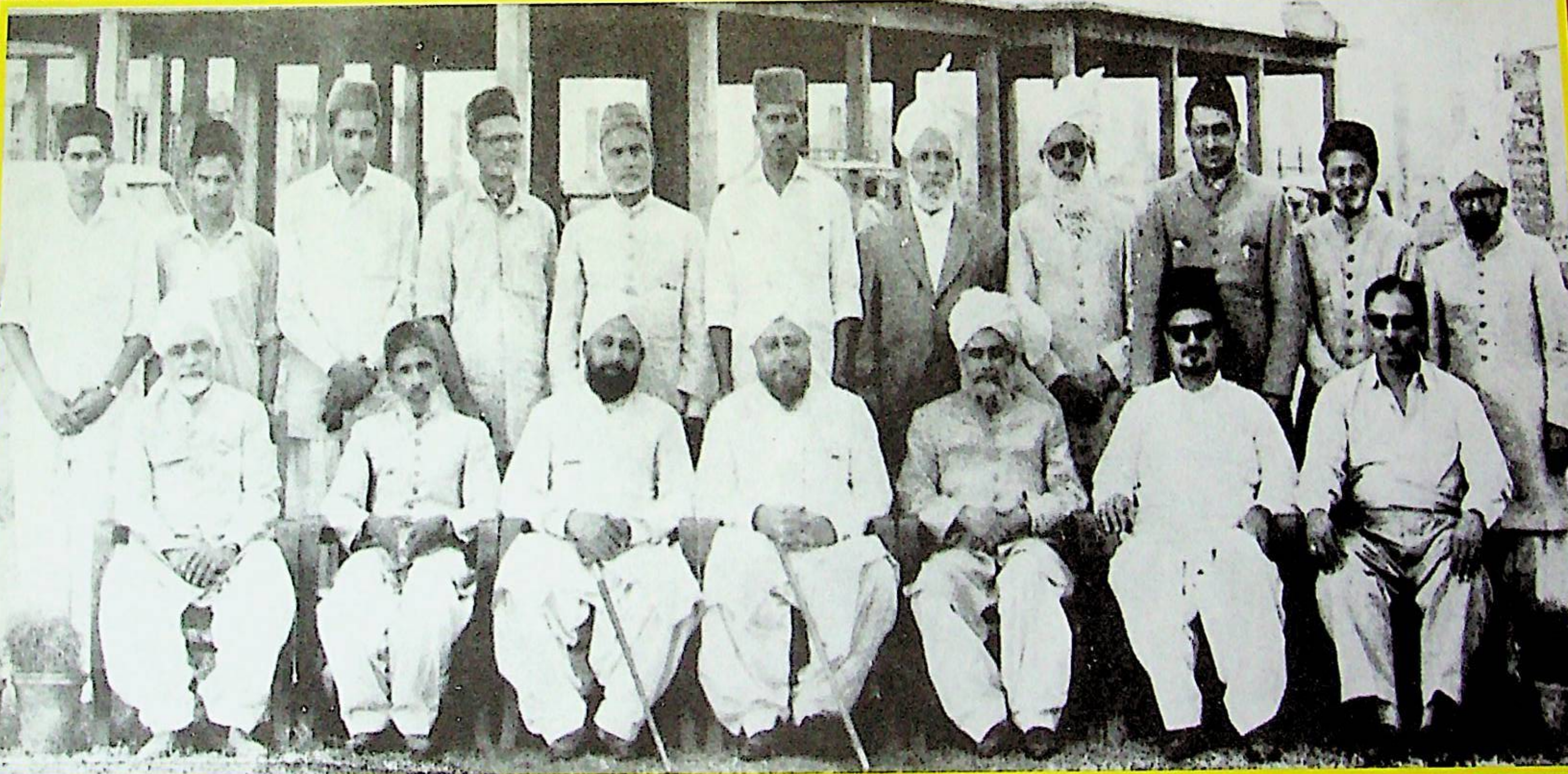
حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ ''عاملہ کے ہر ممبر کو انصار اللہ کا دستور اساسی پڑھنا چاہئے''، جس کی تعمیل عہدیداران پر لازم ہے کہ وہ دستور سے واقفیت رکھیں اور اس پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں سے بھی عمل کروائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسن رنگ میں اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین



سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ 1981ء میں عہد دہرواتے ہوئے



حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بطور صدر مجلس سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ 1981ء میں خطاب فرماتے ہوئے



حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دورِ صدارت کی یادگار تصویر مع اراکین عاملہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ سال 1966ء



اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ 1983ء

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ



کارکنان دفتر مجلس انصاراللہ مرکزیہ 1982ء

اپنے پیارے امام کے ساتھ



اراکین عاملہ مجلس انصار اللہ پاکستان 1997ء

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس اور حضرت مرزا عبدالحق صاحب رُکن خصوصی کے ہمراہ

مجلس انصاراللہ۔خلافت احمدیہ کی سلطان نصیر

خلفائے احمدیت کی ہر آواز اور ہر تحریک پر لبیک کہنے کی دلکش داستان

مکرم عبدالسمیع خان صاحب

خلافت احمدیہ اور ذیلی تنظیمیں: جماعت احمدیہ کا حقیقی مرکز خلافت احمدیہ ہے۔ یہ جماعت کا دل اور دماغ ہے اور جماعت احمدیہ کی تمام ذیلی تنظیمیں خلیفۂ وقت کے دست وبازو ہیں۔ آنکھیں اور کان ہیں۔ اس کی روحانی فوج کے سپاہی اور سلطان نصیر ہیں۔ ان کا کام خلیفۂ وقت کی آسمانی آواز کو سننا، پوری روح کے ساتھ عمل کرنا اور پوری شدت کے ساتھ اپنے ممبران سے اس کی تعمیل کرانا ہے۔

ان تنظیموں کا ایجنڈا ایک اور صرف ایک ہے اطاعت، اطاعت اور اطاعت۔ اور ان کی حیثیت محض چٹھی رسانوں اور قاصدوں کی نہیں بلکہ ان رگوں کی سی ہے جنہوں نے انسانی جسم کے پور پور اور بال بال تک اپنا جال بچھایا ہوتا ہے۔ جب خلافت کا دل دھڑکتا ہے اور خدا کی محبت اور بنی نوع انسان پر شفقت کا تازہ خون جوش مار کر نکلتا ہے تو یہ نالیاں اس مہکے لہو میں نہال ہو جاتی ہیں اور اسے لے کر سر سے پاؤں تک ہر رگ جان تک پہنچ کر اسے نئی زندگی سے ہمکنار کرتی ہیں۔ خون کے ہر قطرے کے اندر زندگی کے تمام اجزاء موجود ہوتے ہیں جن کی کسی بھی عضو کے باریک در باریک خلیے کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا کوئی جز چہرے کو شادابی دیتا ہے، کوئی بالوں کو سیاہ اور دانتوں کو سفید کرتا ہے، کوئی گردے، جگر، معدہ اور دل کی تقویت کا باعث بنتا ہے اور کوئی ہاتھوں پاؤں کی مضبوطی کا سبب بنتا ہے۔

یہی عروق ہیں جو خون کو فاسد مادوں سے صاف کر کے ان کے اخراج کا انتظام بھی کرتی ہیں اور انسان نئی تازگی اور دلکشی محسوس کرتا ہے۔ یہ پاک رگیں دل کی زندگی کی ضمانت ہیں اور دل ان کی زندگی پر شاہد ہے۔ دل دھڑکتا ہے تو ان کو زندگی ملتی ہے اور ان کی کارگزاری کے ساتھ دل جوان ہوتا ہے اور بشاشت پاتا ہے۔

انہی رگوں اور ذیلی تنظیموں سے جماعت احمدیہ کو حیات نو ملتی ہے اور لوائے احمدیت بلند سے بلند تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ ان میں سے سب سے بڑی اور اہم تنظیم انصاراللہ ہے جو عمر اور تجربہ کی وجہ سے جماعت کے دیگر ممبران کی بھی نگران ہے۔ 1940ء میں اس کے قیام کے بعد سے تمام خلفائے احمدیت کے وجود نے اس تنظیم کو برکت بخشی ہے اور اسے یہ اعزاز

بھی ملا کہ 3 خلفاء خلافت سے پہلے یا بعد اس کے صدر بھی رہے ہیں۔

وفاداری کا عہد: حضرت مصلح موعود نے تمام تنظیموں کے عہد میں خلافت سے وفاداری، اس کی اطاعت اور اس کو قائم رکھنے کی کوششوں کو شامل فرمایا ہے اور ہر تنظیم ایک دوسرے سے بڑھ کر اُسے پورا کرنے کی کوشش میں لگی رہتی ہے۔ یہ مسابقت الی الخیر کی ایک نہ ختم ہونے والی دوڑ ہے جس میں نظام جماعت اور ہر احمدی انفرادی اور اجتماعی طور پر شریک ہے۔

انصاراللہ اپنی عمر کے لحاظ سے گھر کے سربراہ کی حیثیت رکھتے ہیں اس لحاظ سے ایک گھرانہ جو تمام تنظیموں کے ممبران پر مشتمل ہوتا ہے، انصار کے زیر کفالت ہوتا ہے۔ اس لئے انصاراللہ کی ذمہ داریاں دیگر تنظیموں سے بڑھ کر ہیں۔ اسی لئے ان کے عہد میں اپنی اولاد کو خلافت سے وابستہ رکھنے کا عہد بھی شامل ہے۔

آج جبکہ انصاراللہ خلافت احمدیہ کی اطاعت کے 75 سال مکمل کر چکی ہے۔ دیکھنے والی آنکھ یہ گواہی دے رہی ہے کہ اس نے بطور تنظیم خلافت کی وفادار اور سلطان نصیر ہونے کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ اس پر شمال جنوب اور مشرق و مغرب کی گواہی درج ہے۔ اس پر ہر کالے، گورے، سرخ اور گندمی رنگ و نسل نے اپنے کردار سے مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ بے شک ہماری منزل ابھی بہت دور ہے بلکہ حقیقت میں کوئی آخری منزل ہے ہی نہیں۔ ابھی بہت کمزوریاں ہیں اور بہت کچھ کرنا اور پانا باقی ہے مگر مسیح موعود کے جام محبت کو خلافت کی مے نے دوآتشہ کر کے انصار کو وہ مستی عطا کی ہے کہ وہ اپنا تن من دھن اس راہ میں قربان کرنے کو سعادت سمجھتے ہیں۔

ابدی زندگی کی نوید: حضرت مصلح موعود نے انصار کی تنظیم کو ابدی زندگی کی نوید اس طرح سنائی کہ تم خلافت کے ذریعہ خدا کے مددگار ہو اور خدا کبھی نہیں مرے گا اس لئے اگر تم خلافت کو اپنے اندر قائم رکھو گے تو ہمیشہ زندہ رہو گے۔ تمہیں ابدیت حاصل ہو جائے گی۔ حضور نے خطبہ جمعہ 2/جولائی 1945ء میں فرمایا:

"ہمیں عیسائیوں کے صرف عیب ہی نہیں دیکھنے چاہئیں بلکہ ان کی خوبیاں بھی دیکھنی چاہئیں۔ جہاں ان میں ہمیں یہ عیب نظر آتا ہے کہ ان میں سے ایک نے تیس روپے لے کر حضرت مسیح علیہ السلام کو بیچ دیا وہاں ان میں یہ خوبی بھی پائی جاتی ہے کہ آج تک جبکہ حضرت مسیح علیہ السلام پر دو ہزار سال کے قریب عرصہ گزر چکا ہے وہ آپ کی خلافت کو قائم رکھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح نے جب کہا من انصاری الی اللہ کہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں کون میری مدد کرے گا تو حواریوں نے کہا نحن انصار اللہ ہم خدا تعالیٰ کے راستہ میں آپ کی مدد کریں گے۔ انہوں نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیشہ رہنے والا ہے پس اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم وہ انصار ہیں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف نسبت دی گئی ہے اس لئے جب تک خدا تعالیٰ زندہ ہے اس وقت تک ہم بھی اس کی مدد کرتے رہیں گے۔ چنانچہ دیکھ لو حضرت مسیح کی وفات پر قریباً دو ہزار سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ لیکن عیسائی لوگ برابر عیسائیت کی تبلیغ کرتے چلے جا رہے ہیں اور اب تک ان میں خلافت

قائم چلی آتی ہے۔ یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے۔ یعنی اللہ کے مددگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے اس لئے تم کو بھی کوشش کرنی چاہئے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسل چلتا چلا جاوے۔

(الفضل 31 رجولائی 1945ء)

انصار اللہ نے اس نصیحت کو اپنے پلے خوب باندھا اور خلافت کے قیام واستحکام کے لئے ہر ذریعہ اور ہر حربہ اختیار کیا۔ جن کا خلاصہ اطاعت اور خود سپردگی ہے۔ آیئے انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کے نظارے ملاحظہ کریں۔

خلیفۂ وقت کے پیغام کی ترسیل: اطاعت خلافت کا سب سے پہلا مرحلہ تو خلیفۂ وقت کی آواز سننا اور اسے اپنے تمام ممبران تک پہنچانا ہے۔ خلافت کا سب سے پُرزور اور جامع پیغام کا ذریعہ خطبہ جمعہ ہے۔ اس لئے مجلس انصار اللہ کوشش کرتی ہے کہ اس کے تمام ممبران امام وقت کے خطبات سے وابستہ ہو جائیں۔ شروع میں تو الفضل میں شائع شدہ خطبات سے مدد لی جاتی تھی، سرکلر تیار کئے جاتے تھے۔ 1960ء میں ماہنامہ انصار اللہ کا آغاز ہوا تو اس کا ماحصل بھی خلیفۂ وقت کے ارشادات کی ترسیل تھی۔ اس ضمن میں انصار اللہ نے ایک ایسا تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے جو بالآخر ایم ٹی اے پر منتج ہوا۔

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جب صدر مجلس انصار اللہ تھے تو انہوں نے 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطبات جمعہ آڈیو ریکارڈ کر کے جماعتوں کو بھجوانے کا سلسلہ شروع فرمایا اور یہ جدید ایجادات سے کام لینے کی ایک بہت منظم سکیم کا آغاز تھا۔ یہ نظام 1984ء تک ترقی کرتے کرتے اس مرحلہ تک پہنچ گیا کہ خلیفۂ وقت کے خطبات کا ترجمہ دوسری زبانوں میں بھی ہونے لگا۔ (تاریخ انصار اللہ جلد 2 صفحہ 160)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہجرت لندن کے بعد 1984ء میں اس کیسٹ سسٹم نے جماعت کو بہت سہارا دیا اور نظام جماعت کے ساتھ ساتھ انصار اللہ نے بھی انصار ہونے کا حق ادا کیا۔ گھر گھر ہر خطبہ جمعہ اور ضروری خطابات اور مجالس سوال وجواب کی کیسٹس پہنچائی جاتی رہیں۔

خدا تعالیٰ نے 1994ء میں جب سے ایم ٹی اے کا موعود نظام جاری فرمایا تب سے انصار اللہ اس کیلئے دل وجان سے کوشش کرتی رہتی ہے کہ اس کے تمام ممبرز سو فیصد براہ راست خطبہ سنیں یا پھر نشر مکرر میں سنیں۔ حضور کا ہر نیا پیغام تمام متعلقہ قیادتوں کی طرف سے تمام انصار کو بھجوایا جاتا ہے۔ اسی کو مجلس شوریٰ کا موضوع بنایا جاتا ہے۔ اسی کے گرد انصار اللہ کی تمام سرگرمیاں گھومتی ہیں اور پھر تمام نتائج اکٹھے کر کے ہر ماہ حضور انور کی خدمت میں معین رپورٹ بھی پیش کی جاتی ہے۔

خلیفۂ وقت کی تقریر کے رواں ترجمہ کا انتظام: خلیفۂ وقت کے سلطان نصیر ہونے کے سلسلہ میں ایک اور کارنامہ بھی مجلس انصار اللہ کے سر ہے۔ مجلس کا 23 واں سالانہ اجتماع 31 ر اکتوبر، یکم نومبر 1980ء کو منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح

الثالث نے 31/اکتوبر کو افتتاحی خطاب فرمایا۔حضور اقدس کی تقریر کا انگریزی ترجمہ سامعین تک پہنچانے کا کامیاب تجربہ کیا گیا۔اور 18 مہمانوں نے استفادہ کیا۔ مالی سرپرستی فضل عمر فاونڈیشن کی تھی اور نگرانی حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ فرمارہے تھے۔اسی سال جلسہ سالانہ پر 220 مردوزن کے لئے انگریزی اور انڈونیشین ترجمہ کا انتظام بھی کیا گیا۔ (الفضل 5/نومبر 1980ء)

انصاراللہ کا یہ اجتماع چودھویں صدی ہجری کا آخری اجتماع اور یہ جلسہ سالانہ 15 ویں صدی ہجری کا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔اور خدا تعالیٰ کی تقدیر نے انصاراللہ اوراس کے سربراہ سے وہ تاریخی کام کرایا کہ آج خلیفۂ وقت کی تقریر کا رواں ترجمہ اقوام متحدہ کے اجلاس میں کئے جانے والے تراجم سے بھی زیادہ زبانوں میں ہوتا ہے۔آج وہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ امام مہدی ایک جگہ خطاب کرے گا اور سب دنیا کے لوگ اپنی اپنی جگہ پر اپنی اپنی زبانوں میں اس کی آواز سنیں گے۔انصاراللہ کو یہ پیشگوئی پوری کرنے میں پہلی اینٹ لگانے کی بھی خدا نے توفیق دی۔خلیفۃ المسیح کی تقریر کے تراجم کرنے میں انصار انفرادی طور پر بھی بھرپور خدمات بجالارہے ہیں۔خدا کے سچے مددگار اسی کو تو کہتے ہیں۔

پیغام امام پر مشتمل کتب: اس عظیم خدمت میں یہ بات بھی نہایت اہم ہے کہ خلفاء سلسلہ نے خصوصاً انصاراللہ کو مخاطب کرکے جو ہدایات دی ہیں یا خطابات کئے ہیں ان پر مشتمل 4 جلدیں ''سبیل الرشاد'' کے نام سے شائع ہوچکی ہیں۔

خلیفۂ وقت کے شعبہ ڈاک میں خدمت: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ارشاد فرمایا کہ 16/اپریل 1983ء سے 6 مخلص، محنتی اور مستعد انصار کو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں کام کرنے کے لئے بھجوائیں۔زعیم اعلیٰ ربوہ نہایت ذمہ داری کے ساتھ ایسے انصار بھجواتے رہے۔ (تاریخ انصاراللہ جلد 3 صفحہ 67)

حضور جب لندن تشریف لے گئے تو حضور کی ڈاک کا بے پناہ بوجھ انصار، خدام اور لجنہ نے اٹھالیا اور حسب ہدایت خطوط کے خلاصے، تراجم، جوابات، ایڈریسز، فیکسز وغیرہ کے شعبہ جات میں آج تک مصروف عمل ہیں۔

قرآن کلاسز کی ٹرانسکرپشن: مارچ 1999ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی 309 گھنٹے کی قرآن کلاسز کی ٹرانسکرپشن کرکے نظارت اشاعت کے سپرد کردیا گیا۔ (تاریخ انصاراللہ جلد 3 صفحہ 574)

سالانہ اجتماع: خطبات جمعہ اور جلسہ سالانہ کے بعد انصاراللہ کے لئے صحبت امام کا ایک بہت ایمان افروز موقع سالانہ اجتماع کا ہوتا ہے۔آغاز میں تو یہ اجتماع مرکز سلسلہ قادیان اور پھر ربوہ میں ہوتا تھا جس کے روح رواں خلیفۂ وقت ہوتے تھے۔اب یہ اجتماع ہر ملک میں الگ الگ ہوتا ہے جو امام وقت کی راہنمائی میں تشکیل پاتا ہے۔حضرت مصلح موعود نے انصاراللہ کا اجتماع باقاعدگی سے منعقد کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

''خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی طرح انصاراللہ کا بھی سالانہ اجتماع کریں۔لیکن ان کا نظام اور قسم کا ہوگا۔اس

اجتماع میں کھیلوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ کبڈی اور دوسری کھیلیں بھی ہوتی ہیں۔ انصاراللہ کے اجتماع میں درس القرآن کی طرف زیادہ توجہ دی جائے اور زیادہ وقت تعلیم و تدریس پر صرف کیا جائے“ (تاریخ انصاراللہ جلد 1 صفحہ 92)

اس ارشاد کے بعد پاکستان میں انصاراللہ کا پہلا اجتماع 18، 19 نومبر 1955ء کو ہوا۔ تاریخ انصاراللہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مجلس کا پہلا اجتماع اس لحاظ سے خاص اہمیت کا حامل تھا کہ اراکین مجلس نے اجتماع کے ایام غیر معمولی طور پر دعاؤں اور عبادات میں گزارے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے بھی 20 نومبر کو خدام کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے ان دعاؤں اور ان کی غیر معمولی تاثیرات کا ذکر فرمایا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ دوسری نمازیں پڑھانے کے لئے حضرت مسیح موعود کے قدیم ترین رفقاء کو منتخب کیا جاتا رہا۔ ہر اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا اور مختلف اوقات میں قرآن کریم، احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود کے درس ہوئے۔ تقاریر کے موضوع ایسے تھے جن سے نفس کی اصلاح اور قلوب کا تزکیہ ہو۔ اجتماع کے پہلے اجلاس میں حضرت مصلح موعود کے ارشاد کے بموجب تہجد پڑھنے اور دعائیں کرنے والے انصار کے اعداد وشمار جمع کئے گئے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اجتماع میں شامل ہونے والوں کی اکثریت ان امور کی پابند پائی گئی۔ اجلاس کے پروگرام اور دوسرے اوقات کی دعاؤں سے ایک خاص روحانی ماحول قائم رہا۔ (تاریخ انصاراللہ جلد 1 صفحہ 93)

یہ اجتماع آج بھی اسی نہج پر منعقد ہوتا ہے۔ اس کا مرکزی نکتہ خلیفۂ وقت کا خطاب یا ان کی ہدایات ہوتی ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ یوکے اور حسب حالات بعض دوسرے ممالک کے اجتماعات کو رونق بخشتے ہیں۔ یہ اجتماع تزکیہ قلوب کا ایک خاص موقع فراہم کرتا ہے۔ یہ دلوں پر کیسے اثر کرتا ہے اس سلسلہ میں کراچی کے ایک دوست نے 1980ء کے اجتماع کے متعلق صدر مجلس کی خدمت میں لکھا کہ پہلی دفعہ اجتماع انصاراللہ میں خدا کے فضل سے شامل ہوا ہوں اور رب غفور سے دعا گو ہوں کہ مجھے اب ہمیشہ ہی اس اجتماع میں شامل ہونے کا موقع عطا فرماتا رہے...... ایسی ایمان افروز مجالس میں بار بار آنے کا موقع ملے۔ آمین۔ آج تک اس اجتماع کے اثرات دل و دماغ پر اسی طرح قائم ہیں جیسے اب بھی اجتماع میں بیٹھا ہوا ہوں۔ الحمدللہ۔ نیز مکرر درخواست ہے کہ تقاریر کے ٹیپ مجھے ضرور بھجوا دیں۔ میں نقل کر کے اپنے حلقہ احباب کو سناؤں گا۔ (الفضل 8 دسمبر 1981ء صفحہ 5)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1980ء کے اجتماع، جو 14ویں اور 15ویں صدی ہجری کے سنگم پر منعقد ہو رہا تھا، کے موقع پر تحریک فرمائی کہ خدام الاحمدیہ کے اجتماع میں انصار کے ہر ضلع کے نمائندے شامل ہوں۔ چنانچہ انصار نے اس پر والہانہ لبیک کہا۔ (الفضل جلسہ سالانہ نمبر 1980ء صفحہ 7)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1981ء کے سالانہ اجتماع کے موقع پر (جو خلافت ثالثہ کا آخری اجتماع تھا) یہ ہدایت فرمائی کہ ذیلی تنظیموں کے تمام اجتماعات میں ہر مجلس کے نمائندگان شریک ہوں۔ انصار کے لئے یہ صور اسرافیل تھا۔ چنانچہ 852 مجالس کے باقاعدہ 1316 نمائندے شریک ہوئے۔ جو ایک ریکارڈ تھا۔ اراکین مجلس کی تعداد 4600 رہی۔

3183 زائرین اور 8 بیرونی ممالک سے 11 انصار شامل ہوئے۔ (تاریخ انصاراللہ جلد 2 صفحہ 175)

حضور کے ایک ارشاد کے مطابق پہلی بار انصار کو سائیکلوں پر اجتماع میں آنے کی باضابطہ تحریک کی گئی۔ چنانچہ 25 مجالس کے 92 انصار سائیکلوں پر آئے۔ سب سے طویل فاصلہ تھرپارکر کے 12 انصار نے طے کیا۔ انہوں نے 800 میل کا سفر 6 روز میں طے کیا۔ ان میں سب سے زیادہ بزرگ ناصر کی عمر 66 سال تھی۔ (الفضل 4 رنومبر 1981ء)

بعض انصار کے سائیکل سفر کی دلچسپ روداد شائع بھی ہوئی۔ (الفضل 8 رمارچ 1983ء۔ انصاراللہ اپریل 1982ء)

اگلے سال 1982ء کے اجتماع میں 196 سائیکل سوار انصار آئے اور معمر ترین بزرگ شیخوپورہ سے آئے ان کی عمر 80 سال تھی۔ (تاریخ انصاراللہ جلد 3 صفحہ 46)

مرکزی دفتر کا قیام: حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ 1942ء کے موقع پر مجلس انصاراللہ مرکزیہ کو اپنا دفتر تعمیر کرنے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ پہلے پہل جنوری 1943ء میں محلہ دارالانوار قادیان کے گیسٹ ہاؤس میں دفتر قائم ہوا۔ قیام پاکستان کے بعد حضور نے 1956ء میں مرکزی دفتر ربوہ کا سنگ بنیاد رکھا۔ مالی تنگی کے اس زمانہ میں انصار نے بہت قربانی کی اور پنے امام کے حکم کو پورا کر کے دکھایا۔ یہ دفاتر اب ہر ملک اور ہر مناسب مقام پر قائم ہیں۔ اور امام وقت کی ہدایات کا مکمل ریکارڈ رکھتے ہیں۔ مرکز سلسلہ قادیان اور ربوہ میں یہ دفاتر اپنی ظاہری زیب و زینت کے لحاظ سے بھی عالیشان اور قابل دید عمارات میں شمار ہوتے ہیں۔

تعمیر گیسٹ ہاؤسز: تعمیر عمارات کے ضمن میں ہی یہ امر بھی قابل بیان ہے کہ 1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے انصار کو گیسٹ ہاؤس کی تحریک فرمائی صدر مجلس نے اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے پوری رقم کے جمع ہونے کا انتظار کئے بغیر کام شروع کروا دیا۔ پھر روپیہ آتا چلا گیا اور دیکھتے دیکھتے ایک خوبصورت عمارت جو تمام جدید سہولتوں سے آراستہ تھی معرض وجود میں آگئی اور اس طرح مجلس انصاراللہ کو حضور کے ارشاد کی سب سے پہلے تعمیل کرنے کی سعادت حاصل ہوگئی۔

(تاریخ انصاراللہ جلد اول صفحہ 289)

1981ء میں انصار کے چندوں سے اس گیسٹ ہاؤس میں توسیع ہوئی۔ (تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 159)

1982ء میں نیا بلاک تعمیر ہوا۔ (تاریخ انصاراللہ جلد 3 صفحہ 13)

دسمبر 1984ء میں بالائی منزل تعمیر ہوئی۔ (تاریخ انصاراللہ جلد 3 صفحہ 115)

تعلیم القرآن اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود: حضرت مسیح موعود نے فرمایا جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ قرآن کریم جماعت احمدیہ کی زندگی اور جان ہے۔ قرآنی تعلیم کی ترویج کے لئے قیادت تعلیم القرآن کا قیام عمل میں آیا۔ قرآن فہمی کے لئے سیدنا حضرت مسیح موعود نے احباب جماعت کو اپنی کتب پڑھنے کی بار بار تلقین فرمائی اور اس ضمن میں ایک امتحان کی تجویز بھی فرمائی۔ حضور نے فرمایا:

''یہ ایک بڑی عظیم الشان بات ہے اور چاہئے کہ لوگ اس واسطے خاص تیاری میں لگ جائیں'' (ذکر حبیب صفحہ 288)

سیدنا حضرت مصلح موعود نے انصاراللہ کے قیام کی اغراض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا مقصد جماعت کو تقویٰ پر قائم کرنا ہے۔ 27؍دسمبر 1941ء کو فرمایا۔

''مجلس انصاراللہ اور خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کا کام یہ ہے کہ جماعت میں تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کریں اور اس کے لئے پہلی ضروری چیز ایمان بالغیب ہی ہے......اور یہ ایمان قرآن کریم کے علم کے بغیر پیدا نہیں ہوسکتا......پس مجالس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ کا یہ فرض ہے اور ان کی ہر پالیسی ہونی چاہئے کہ وہ یہ باتیں قوم کے اندر پیدا کریں ممبروں کے ذریعہ، اسباق کے ذریعہ اور بار بار امتحان لے کر ان باتوں کو دلوں میں راسخ کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کو بار بار پڑھا جائے'' (الفضل 26؍اکتوبر 1960ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 4 فروری 1966ء کے خطبہ جمعہ میں بعض جماعتوں کے بچوں کو قرآن پڑھانے کا انتظام انصاراللہ کے سپرد فرمایا۔ مارچ 1980ء کو حضور نے تفسیر حضرت مسیح موعود کی خریداری کی تحریک فرمائی کہ ہر احمدی گھر میں حضرت مسیح موعود کی کتب کے سارے سیٹ آجائیں۔ (تاریخ انصاراللہ جلد 2 صفحہ 86)

7؍مارچ 1980ء کو حضور نے فرمایا:

''ہر احمدی گھرانے میں تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے'' (الفضل 15؍مئی 1980ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جولائی 1991ء میں انٹرنیشنل شوریٰ کے موقع پر قرآن کریم کی روزانہ تلاوت کی اہمیت پیدا کرنے کے لئے ایک اہم منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا اور اسے ذیلی تنظیموں کے ذریعہ نافذ فرمایا۔

(تاریخ انصاراللہ جلد 3 صفحہ 423)

پس آغاز ہی سے تعلیم القرآن اور کتب حضرت مسیح موعود کے مطالعہ کا کام انصاراللہ کے پروگرام کا بنیادی حصہ ہے۔ انصار کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ سکھانے، اس کے معارف سے آگاہ کرنے اور تلاوت کی تلقین کرنے کا عمل مسلسل جاری ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ یہ ہدایت بھی کی جاتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کو بھی اس معمول پر کاربند کریں۔

مجلس انصاراللہ میں دینی تعلیم کا جائزہ لینے کے لئے امتحانات کا سلسلہ جاری ہے جو کہ مختلف ادوار سے گزرتا رہا ہے۔ یہ سلسلہ سال میں 2 دفعہ، 3 دفعہ اور چار دفعہ بھی جاری رہا جس کے نصاب میں قرآن کریم کا کچھ حصہ اور کتب مسیح موعود میں سے انتخاب شامل تھا۔ اب تعلیم القرآن کا پرچہ سال میں دو دفعہ ہوتا ہے جس میں 6 پاروں کا امتحان ہوتا ہے اور کتب مسیح موعود کا پرچہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہوتا ہے جس میں کثرت سے انصار شامل ہوتے ہیں۔

مالی قربانی اور خدمت خلق: حضرت مصلح موعود نے آغاز میں ہی ہدایت دی تھی کہ انصار اپنے پروگراموں کے لئے روپیہ خود جمع کریں۔ (خطبہ جمعہ 22؍اکتوبر 1943ء)

چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصاراللہ کا ایک مستحکم مالی نظام قائم ہے جو صرف انصار کے چندوں سے تشکیل پاتا ہے۔اسی طرح تحریک جدید اور وقف جدید میں بھی خصوصی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔

تحریک جدید اشاعت دین حق کے لئے نہایت اہم تحریک ہے۔اس میں انصار نہایت جذبۂ قربانی سے شریک ہوتے ہیں۔نظام جماعت کی مدد کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 25/اکتوبر 1968ء کو دفتر دوم تحریک جدید کی ذمہ داری مجلس انصاراللہ پر ڈالی اور بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس میں تبدیلی کرتے ہوئے دفتر اول اور دفتر چہارم کی ذمہ داری میں انصار کو شریک کیا اس خدمت کے لئے باقاعدہ ایک قیادت قائم ہے۔اس ڈائمنڈ جوبلی سال میں بھی انصاراللہ ایک خطیر رقم امام وقت کے حضور تحفہ کے طور پر پیش کر رہی ہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 29/اکتوبر 1982ء کو بیوت الحمد سکیم کا اجراء کرتے ہوئے ذیلی تنظیموں کو بھی حصہ لینے کا ارشاد فرمایا۔چنانچہ انفرادی مالی قربانی کے ساتھ ساتھ مرکزی انجمن انصاراللہ نے ایک لاکھ تیس ہزار روپے پیش کئے۔ (تاریخ انصاراللہ جلد 3 صفحہ 57)

1984ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں مجلس مرکزیہ نے کارکنان کے لئے زمین خرید کر پلاٹوں کی شکل میں ایسے کارکنان کو مفت دی جن کا اپنا کوئی گھر نہیں تھا۔مکانات کی تعمیر کے لئے قرضہ کی سہولت بھی مہیا کی گئی۔ (تاریخ انصاراللہ جلد 3 صفحہ 115)

چند سال قبل احاطہ دفتر انصاراللہ پاکستان کے اندر تمام پرانے کوارٹرز گرا کر نئے اور دیدہ زیب کوارٹرز تعمیر کر کے کارکنان کو دیئے گئے ہیں۔

صد سالہ جوبلی 1989ء کی مناسبت سے شکرانہ کے طور پر مجلس انصاراللہ پاکستان کی مجلس شوریٰ نے 1986ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں یہ درخواست کی کہ مجلس شکرانہ کے طور پر تھرپارکر سندھ میں ایک چھوٹا سا ہسپتال بنا کر وقف جدید کے سپرد کرے گی اور اس غرض سے 10 لاکھ روپے کی رقم مجلس کے ممبران عطیہ دیں گے۔چنانچہ 17/مارچ 1995ء کو المہدی ہسپتال مٹھی تھرپارکر وقف جدید کے سپرد کر دیا گیا جس پر 35 لاکھ روپے خرچ آئے۔یہ ہسپتال سارے علاقہ میں خدمت خلق کا ایک نمایاں ذریعہ ہے۔

پیشہ وارانہ خدمات: سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 1970ء میں نصرت جہاں سکیم جاری فرمائی اور جماعت کے ڈاکٹرز اور ٹیچرز کو افریقہ میں خدمت کے لئے آواز دی۔اللہ کے فضل سے جماعت نے والہانہ لبیک کہا۔اپنی جوانیاں بھی گزار دیں اور بڑھاپا بھی تج دیا اور خلیفۃ المسیح کے مشن کو پورا کر کے دکھایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدی انجینئرز کی تنظیم کو افریقہ کے دکھی لوگوں کی مدد کے لئے پکارا تو اس تنظیم نے بھی خدمت کا خوب حق ادا کیا اور مسلسل مالی و جانی قربانیاں پیش کرتے ہوئے ان لوگوں کو سکھ پہنچانے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔

زلزلوں، طوفانوں، آسمانی آفات اور دیگر ہر ایسے موقع پر جب خلیفۃ المسیح اپنے خدام و انصار کو طلب فرمائیں۔ انصاراللہ ہمیشہ لبیک کہنے کی سعادت پاتے ہیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اپنے دفاتر کی تعمیر نو کر رہی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 16 رجنوری 1987ء کے خطبہ جمعہ میں تحریک فرمائی کہ ذیلی تنظیمیں بھی بطور تحفہ لجنہ کو کچھ پیش کریں۔ چنانچہ مجلس انصاراللہ کو 50 ہزار روپے کی رقم تحفہ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔　(خطبات طاہر جلد 6 صفحہ 41۔ تاریخ انصاراللہ جلد 3 صفحہ 175-176)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد پر مجلس انصاراللہ نے 16 رمارچ 1994ء کو 50 ہزار روپے ڈش انٹینا کے لئے ادائیگی کی اسی طرح خرید زمین جلسہ گاہ کے لئے 9 رمارچ 1994ء کو دس ہزار روپے ادا کئے۔

(تاریخ انصاراللہ جلد 3 صفحہ 550)

جرمنی میں یکصد بیوت کی تعمیر کے لئے مجلس انصاراللہ پاکستان نے 1997ء اور 1998ء میں 15 لاکھ روپے ادا کئے۔　(تاریخ انصاراللہ جلد 3 صفحہ 600)

تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ انصاراللہ کی ایک بہت اہم ذمہ داری ہے۔ چنانچہ اس کے لئے مرکزی طور پر لٹریچر کی تیاری، ترسیل، ریفریشر کورسز، مجالس سوال و جواب، دورہ جات، مقامی، ضلعی اور علاقائی سطح پر کمیٹیوں کی تشکیل، اور سرکلرز کا نظام قائم ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ترین ارشادات سے مطلع کیا جاتا ہے اور اسی کا نتیجہ ہے کہ سال 2014ء میں انصاراللہ پاکستان کے ذریعہ حاصل کردہ پھل دوسری تنظیموں کے مجموعہ سے بھی زیادہ ہیں۔

اسی طرح نومبائعین کی تربیت کے لئے بھی ایک مربوط نظام جاری ہے اور کوشش کر کے تمام نومبائعین کو نظام جماعت کا حصہ بنایا جاتا ہے۔

خلفائے سلسلہ کی ہدایات کی روشنی میں انصاراللہ کی صحت کے قیام کے لئے قیادت ذہانت و صحت جسمانی نیز قیادت صف دوم کے ذریعہ مسلسل جدوجہد کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے عمومی صفائی کے ساتھ ساتھ سیر، تفریح، پکنک اور مرکزی و مقامی سطح پر سپورٹس ریلی کا انعقاد شامل ہے۔

الغرض وہ روحانی مائدہ جو آسمان سے اترتا ہے اور خلافت احمدیہ کے ذریعہ سارے جہاں میں تقسیم ہوتا ہے۔ اس کی تقسیم کار میں انصاراللہ خلافت کی سلطان نصیر ہے اور ہر آسمانی آواز پر، خدا کی تحریک پر لبیک کہنے والوں میں صف اول میں شامل ہے۔ اس کے کارکنان پوری دلجمعی اور تن من دھن کی قربانی سے خلافت کا پیغام ہر فرد تک پہنچانے کی پوری کوشش کرتے ہیں اور خدا سے اس کی جزا پاتے ہیں۔

اللہ کے انصار ہیں

مکرم لئیق احمد عابد صاحب

اللہ کے انصار ہیں، اللہ کے انصار
ہم لوگ خلافت کے وفادار، وفادار

احسان ہے یہ فضلِ عمر آپ کا ہم پر
خدام کے ہیں ساتھ کھڑے کندھا ملا کر
ہم دین کی نصرت کو ہمہ وقت ہیں تیار
اللہ کے انصار ہیں، اللہ کے انصار

خدام جواں ،ہم بھی جوانوں کے جواں ہیں
ہم جیسے جواں سارے زمانے میں کہاں ہیں
ہمت بھی جواں ،عزم جواں ،صاحبِ کردار
اللہ کے انصار ہیں، اللہ کے انصار

اے مہدئ دوراں تیرے انصار ہیں ہم لوگ
اللہ نے ہے انعام پہ انعام اُتارا
صدشکر کہ راضی وہ رہا ہم سے شہریار
اللہ کے انصار ہیں، اللہ کے انصار

جاں اپنی ہتھیلی پہ لئے پھرتے ہیں ہم لوگ
ہم جیسے زمانے میں نظر آئیں گے کم لوگ
دشمن کے سروں پر ہیں، لٹکتی ہوئی تلوار
اللہ کے انصار ہیں، اللہ کے انصار

یہ پون صدی کا جو سفر ہم نے گزارا
اللہ نے ہے انعام پہ انعام اُتارا
صدشکر کہ راضی وہ رہا ہم سے شہریار
اللہ کے انصار ہیں، اللہ کے انصار

مسرور کے ہاتھوں پہ کریں جان کا سودا
بدلے میں ملے گا ہمیں ایمان کا سودا
مل جل کے کریں کفر کی افواج پہ یلغار
اللہ کے انصار ہیں، اللہ کے انصار

اطفال بھی، خدام بھی، انصار بھی تیرے
لجنہ بھی تیری چادر و دیوار بھی تیرے
اک تیرے اشارے پہ ہیں جاں دینے کو تیار
اللہ کے انصار ہیں، اللہ کے انصار

بد آنکھ جو اُٹھے تو اُسے پھوڑ کے رکھ دیں
دشمن کی ہر اک چال کو ہم توڑ کے رکھ دیں
ہم طلحہ و حمزہ کی طرح آہنی دیوار
اللہ کے انصار ہیں، اللہ کے انصار

لہرائیں گے اکناف میں دین کا پرچم
جاں دیں گے خلافت کی حفاظت کیلئے ہم
اولاد کو رکھیں گے خلافت کا وفادار
اللہ کے انصار ہیں، اللہ کے انصار

پہلے تین صدران مجلس انصاراللہ

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب

حضرت مولوی شیر علی صاحب۔ 1940ء تا 1947ء

حضرت مولوی شیر علی صاحب ایم اے 24 رنومبر 1875ء میں ادرحمہ ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ کو رفیق حضرت مسیح موعود ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپ نے قرآن کریم کا انگلش میں ترجمہ کیا جو شائع شدہ ہے۔

26 رجولائی 1940ء کو مجلس انصاراللہ کا قیام کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خطبہ جمعہ میں آپ کو پریذیڈنٹ مقرر فرمایا۔ اور حضرت مولوی عبدالرحیم درد صاحب ایم اے اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کو سیکرٹری مقرر فرمایا۔

آپ کے دورِ صدارت میں قیادتوں کا قیام، دستور اساسی کی تدوین، سالانہ اجتماعات کا اجراء، چندہ انصاراللہ کا حصول، ''عہد انصاراللہ'' (مجالس میں دہرایا جانے لگا) مرکزی دفتر کا قیام (جنوری 1943ء) شعبہ نشرواشاعت کا قیام اور اس کے لئے فنڈ کا حصول، 5 رکنی افراد پر مشتمل کمیٹی کے سپرد ہوا۔ زعیم اعلیٰ کا عہدہ، حسن کارکردگی کے لئے سرٹیفکیٹ کا اجراء، نائب قائدین کا تقرر اور مرکزی امتحانات کا اجراء ہوا۔ جو مقاصد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انصاراللہ کے قیام کے لئے ارشاد فرمائے تھے ان پر عمل درآمد یعنی جماعت میں بیداری، تربیتِ نفس، اور تربیتِ اولاد ہوا۔ آپ 1947ء تک صدر رہے۔ آپ کی عاملہ میں اعزازی رکن صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب اور چوہدری ابوالہاشم صاحب تھے۔ سید میر محمد اسحاق صاحب اور سید ولی اللہ شاہ صاحب قائد مال باری باری رہے۔ آپ کی وفات کے بعد حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب 1948ء میں صدر مجلس انصاراللہ مقرر ہوئے۔

حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب۔ 1948ء تا 1950ء

حضرت چوہدری فتح محمد سیال ولد حضرت چوہدری نظام الدین سیال صاحب موضع جوڑا تحصیل و ضلع قصور میں 1887ء میں پیدا ہوئے۔ 1899ء میں آپ اپنے والد محترم کے ساتھ قادیان آئے اور بیعت کی۔ آپ نے میٹرک تک قادیان میں تعلیم پائی۔ ایم اے لاہور میں کیا اور ابتدائی واقفین زندگی میں سے تھے۔ 1907ء میں وقف کی درخواست کی جو منظور ہوئی۔ چشمہ معرفت میں آپ کا ذکرِ خیر ملتا ہے۔ (چشمہ معرفت صفحہ 353 ایڈیشن اول صفحہ 338)

آپ پہلے مربی تھے جو بیرون قادیان دین کی اشاعت کے لئے لندن تشریف لے گئے۔ آپ 12 رستمبر 1947ء تا 8 راپریل 1948ء تک اسیر بھی رہے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب۔ 1950ء سے 1954ء

حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ابن حضرت مرزا سلطان احمد صاحب 3/اکتوبر 1890ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کی پیدائش کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا ''20/اکتوبر 1899ء کو خواب میں دکھایا گیا کہ ایک لڑکا ہے جس کا نام عزیز ہے اور اس کے باپ کے نام کے سر پر سلطان کا لفظ ہے۔ وہ لڑکا پکڑ کر میرے پاس لایا گیا اور میرے سامنے بٹھایا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ایک پتلا سا لڑکا گورے رنگ کا ہے'' (تذکرہ ایڈیشن چہارم 2004ء صفحہ 284)

آپ کو جماعتی خدمات کا بہت موقع ملا۔ 1949ء سے 1971ء تک ناظرِ اعلیٰ رہے۔ نومبر 1950ء میں آپ کو صدر مجلس انصاراللہ مقرر کیا گیا جبکہ آپ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ بھی تھے۔ 1952ء میں تحریک جدید میں انصاراللہ کی شمولیت لازمی قرار دی گئی۔ (تاریخ انصاراللہ جلد اول صفحہ 90)

آپ کے ساتھ اعزازی اراکین میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور چوہدری فتح محمد سیال صاحب کام کرتے رہے۔ قائد تربیت اور قائد تعلیم مولوی فرزند علی خان صاحب اور قائد مال سید ولی اللہ شاہ صاحب ممبران عاملہ رہے۔ (تاریخ انصاراللہ جلد اول صفحہ 312)

خصوصی پروگرام ضلع کراچی منعقدہ 22، 23/جولائی 2015ء

مجلس انصاراللہ کے 75 سال پورے ہونے پر مجلس انصاراللہ ضلع کراچی نے دوروزہ تقریبات منعقد کیں۔ جن میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ اور محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب کو شمولیت کی توفیق ملی۔ حسب پروگرام مؤرخہ 22/جولائی کو کراچی میں انصاراللہ نمائش کا افتتاح پونے سات بجے محترم نواب مودود احمد خان صاحب امیر ضلع کراچی نے کیا۔ اس موقعہ پر حاضرین کی تعداد 245 تھی۔ ناظم صاحب اعلیٰ اور ان کی ٹیم نے نہایت محنت سے بیت الرحمٰن کراچی کے بالائی ہال میں اس نمائش کا اہتمام کیا تھا جس میں کراچی کی تاریخ انصاراللہ کے حوالے سے چارٹس اور تصاویر آویزاں تھے۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد بیت الرحیم میں ڈائمنڈ جوبلی تربیتی سیمینار منعقد ہوا جس میں محترم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے انصاراللہ کی 75 سالہ مساعی کا جائزہ پیش کیا۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے خلافت سے محبت اور اطاعت کے حوالہ سے روشنی ڈالی اور حضور انور کا پیغام بحوالہ جوبلی پڑھ کر سنایا۔ اجلاس میں حاضری 275 رہی۔

23/جولائی کی شام بیت الرحمٰن کلفٹن میں خصوصی اجلاس میں کراچی کے زعماء، ضلعی اور علاقائی عاملہ کے علاوہ اندرون سندھ کے آٹھ اضلاع کے ناظمین اعلیٰ علاقہ نے بھی شرکت کی۔ محترم صدر مجلس اور محترم نائب صدر اوّل نے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ حاضری 67 عہدیداران رہی۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد بیت الرحمٰن میں ہی مشاعرہ کا انعقاد ہوا جس میں جناب صابر ظفر صاحب سمیت 8 شعراء نے اپنا کلام پیش کیا۔ اس پروگرام میں کل حاضری 126 رہی۔ مشاعرہ کے بعد احباب کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ تمام پروگرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہے۔

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا سنہری دور صدارت

نومبر 1954ء تا دسمبر 1958ء

مکرم مجید احمد بشیر صاحب۔ لاہور

تنظیمی تشکیل: کسی قوم کے زندہ اور فعال رہنے کے لئے ضروری ہے کہ اس کے ہر چھوٹے بڑے کو اپنے مقاصد سے گہری واقفیت ہو اور ان کے حصول کے لئے پوری تندہی اور محنت کے ساتھ عملی کوشش میں مصروف رہے۔ سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ روحانی بصیرت اور فہم و فراست عطا فرمائی تھی۔ جیسا کہ پیشگوئی مصلح موعود میں مذکور تھا کہ **''وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا''** حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اولوالعزم فرزند ارجمند نے اپنے باون سالہ دور خلافت میں بے شمار کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ صدر انجمن میں نظارتوں کے قیام اور مجلس مشاورت کے قیام کے ذریعے نظام جماعت کو مضبوط کرنے کے بعد آپ کی توجہ افراد جماعت کی تربیت کی طرف ہوئی۔ اس مقصد کے حصول کے لئے آپ نے ضروری سمجھا کہ پہلے افراد جماعت کو منظم کیا جائے۔

چنانچہ سب سے پہلے عورتوں کی تربیت اور ان سے خدمت دین کا کام لینے کیلئے 25 / دسمبر 1922ء کو لجنہ اماء اللہ قائم فرمائی۔ اور لجنہ اماء اللہ کے تحت بچیوں کی تربیت کے لئے ناصرات الاحمدیہ کی تنظیم شروع کی گئی۔ اس کے بعد آپ نے نوجوانوں کو منظم کرنے کے لئے 1938ء میں مجلس خدام الاحمدیہ کا آغاز فرمایا۔ جس میں 15 سے 40 سال تک کے احباب شامل تھے۔ اور اس مجلس کے تحت اطفال الاحمدیہ کی مجلس نے کام شروع کیا تا کہ 15 سال سے کم عمر بچوں کی تربیت بھی منظم طور پر ہو سکے۔ جب حضور کو اس امر کی تسلی ہوگئی کہ اب ان کی بنائی ہوئی یہ تنظیمیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہو چکی ہیں اور انتہائی خوش اسلوبی اور جوش و خروش سے اپنی تربیتی ذمہ داریاں ادا کر رہی ہیں اور ان کی وجہ سے جماعت میں خدمت دین کا ایک خاص ماحول پیدا ہو چکا ہے تو آپ کی توجہ جماعت کے ان مرد حضرات کی طرف مبذول ہوئی جن کی عمر 40 سال یا اس سے زائد تھی۔ اور وہ کسی بھی جماعتی تنظیم میں شامل نہ تھے۔ چنانچہ 26 / جولائی 1940ء کو حضور نے خطبہ جمعہ کے ذریعہ جماعت احمدیہ کے 40 سال اور اس سے زائد عمر کے احمدی افراد کی علیحدہ تنظیم مجلس انصار اللہ کے نام سے قائم فرمائی اور اس طرح آپ نے جماعت احمدیہ کی عمارت کی چاروں دیواریں مکمل کر دیں۔

جماعت احمدیہ کے مخالفین نے بھی جماعت میں اس تنظیمی تشکیل کو سراہا ہے۔ چنانچہ مجلس احرار کا ترجمان زمزم آپ کے اس قابل رشک کارنامے کا ذکر کرتے ہوئے انتہائی حسرت و یاس کے ساتھ لکھتا ہے کہ:

ایک ہم ہیں کہ ہماری کوئی بھی تنظیم نہیں اور ایک وہ ہیں کہ جنکی تنظیم در تنظیم کی تنظیمیں ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ آوارہ اور

منتشر اور پریشان ہیں۔ ایک وہ ہیں کہ حلقہ در حلقہ۔ محدود محصور اور مضبوط اور منظم ہیں۔ ایک حلقہ احمدیت ہے۔ اس میں چھوٹا بڑا۔ مرد و زن۔ بچہ بوڑھا۔ ہر احمدی مرکز نبوت پر مرکوز و مجتمع ہے۔ مگر تنظیم کی ضرورت اور برکات کا علم و احساس ملاحظہ ہو کہ اس جامع و مانع تنظیم پر بس نہیں۔ اس وسیع حلقہ کے اندر متعدد چھوٹے چھوٹے حلقے بنا کر ہر فرد کو اِس طرح جکڑ دیا گیا ہے کہ ہل نہ سکے۔ عورتوں کی مستقل جماعت لجنہ اماء اللہ ہے۔ اس کا مستقل نظام ہے۔ سالانہ جلسہ کے موقع پر اس کا جدا گانہ سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ نوجوانوں کا جدا نظام ہے۔ پندرہ سے چالیس سال کے ہر فرد جماعت کا خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا ضروری ہے چالیس سال سے اوپر والوں کا مستقل ایک اور حلقہ ہے۔ انصار اللہ جس میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان تک شامل ہیں۔ میں ان واقعات اور حالات میں مسلمانوں سے صرف اس قدر دریافت کرتا ہوں کہ کیا ابھی تمہارے جاگنے اور اٹھنے اور منظم ہونے کا وقت نہیں آیا؟ تم نے ان متعدد مورچوں کے مقابلہ میں کوئی ایک بھی مورچہ لگایا؟ حریف نے عورتوں تک کو میدان جہاد میں لا کھڑا کیا...... (زمزم لاہور 23 رجنوری 1945ء بحوالہ الفضل 18 را پریل 1945ء)

1945ء تک مجلس انصار اللہ کے تمام کام حضرت مولوی شیر علی صاحب کی صدارت میں بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام پا رہے تھے۔ اور مجلس انصار اللہ حضرت مصلح موعود کی رہنمائی میں ترقی کی منازل کی طرف گامزن تھی کہ ملکی حالات نے بڑی تیزی سے پلٹا کھایا یہاں تک کہ ملک دو حصوں میں تقسیم ہو گیا اور پاکستان ایک آزاد ملک کی حیثیت سے معرض وجود میں آیا۔ اس پُر آشوب دور میں مجلس انصار اللہ کی ترقی کا متاثر ہونا بھی ایک فطری امر تھا۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ انتہائی خطرناک حد تک جمود اور تعطل کا شکار ہو گئی۔ علاوہ ازیں حضرت مولوی شیر علی صاحب نومبر 1947ء میں انتقال فرما گئے تھے نیز مجلس انصار اللہ کے دو بزرگ چوہدری فتح محمد سیال صاحب اور سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو حکومت ہند نے گرفتار کر لیا تھا۔ انتہائی افراتفری اور بے کسی کا زمانہ تھا۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ذیلی تنظیموں کی افادیت اور اہمیت کو جانتے تھے۔ لہٰذا اس تنظیم کی تدریجی ترقی کے لئے آپ مسلسل اس کی نگرانی اور رہنمائی فرماتے رہے۔ لیکن پیش آمدہ حالات کی وجہ سے یہ تنظیم سست روی کا شکار رہی۔

مجلس انصار اللہ کا سنہری دور: اکتوبر 1954ء تک حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مجلس انصار اللہ کے صدر تھے۔ آپ نے چار برس تک یہ خدمات سرانجام دیں۔ نومبر 1954ء میں بعض مصالح کی بناء پر حضرت مصلح موعود نے مجلس انصار اللہ کی صدارت کی ذمہ داری خود سنبھال لی اور حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو خدام الاحمدیہ کی قیادت سے سبکدوش کر کے مجلس انصار اللہ کا نائب صدر مقرر فرمایا۔ چنانچہ مؤرخہ 7 رنومبر 1954ء کو خدام الاحمدیہ کے چودھویں سالانہ اجتماع کے موقع پر اس کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

مرزا ناصر احمد صاحب کی عمر زیادہ ہو چکی ہے اور وہ مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبر نہیں رہے اب انصار اللہ میں چلے گئے ہیں۔ ان کے متعلق میں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ آئندہ انصار اللہ کے صدر ہوں گے۔ (حضور نے یہاں صدر کا لفظ استعمال فرمایا۔ حضور کا اصل منشاء نائب صدر یا فعال قائد کہنے کا تھا کیونکہ مجلس انصار اللہ کے صدر اس زمانہ میں حضور خود تھے۔ ایڈیٹر)

نوٹ۔تاریخ انصار اللہ جلد اوّل صفحہ 91) گومیرا یہ حکم ڈکٹیٹر شپ کی طرز کا ہے۔لیکن اس ڈکٹیٹر شپ کی وجہ سے ہی تمہارا کام اس حد تک پہنچا ہے......

(اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ 7 نومبر 1954ء۔بحوالہ الفضل 9 فروری 1955ء از سبیل الرشاد جلد اول صفحہ 189 اور تاریخ انصار اللہ صفحہ 91)

پھر آپ نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی تنظیم نو کے لئے ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

پس ناصر احمد کو میں انصار اللہ کا صدر مقرر کرتا ہوں۔وہ فوراً انصار اللہ کا اجلاس طلب کریں اور عہدہ داروں کا انتخاب کر کے میرے سامنے پیش کریں ......اور پھر میرا مشورہ لے کر انہیں از سر نو منظم کریں۔پھر خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی طرح انصار اللہ کا بھی سالانہ جلسہ کیا کریں لیکن ان کا انتظام اور قسم کا ہوگا.انصار اللہ کے اجتماع میں درس القرآن کی طرف زیادہ توجہ دی جائے اور زیادہ وقت تعلیم و تدریس پر صرف کیا جائے۔ (سبیل الرشاد جلد اول صفحہ 190)

اس سے قبل بھی آپ کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ خلیفۂ وقت کی صدارت خدام الاحمدیہ میں براہ راست عرصہ چھ سال تک آپ کو نائب صدر کے طور پر کام کرنے کی سعادت حاصل رہی۔اور پھر انصار اللہ میں بھی یہ سعادت آپ ہی کے حصہ میں آئی اور دنیا نے دیکھا کہ کس طرح مقدس باپ اور اس کے بیٹے نے انصار اللہ تنظیم میں ایسی روح ڈالی اور اس کو ایسی ٹھوس بنیادوں پر استوار کیا کہ فی الواقع انصار اللہ جوان ہوگئی اور بڑی تیزی سے ترقی کی منازل طے کرتی چلی گئی۔حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اطاعت خلافت کے اس معیار پر کھڑے تھے جہاں خلیفۂ وقت کے منہ سے نکلی ہر بات کا پورا کرنا آپ کی زندگی کا نصب العین تھا۔حضرت مصلح موعود کو بھی آپ سے بے حد محبت تھی اور بے حد اعتماد بھی تھا۔ جماعتی کام تفویض کرنے میں آپ کو اولیت دیتے تھے۔حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ لکھتی ہیں:

حضرت مصلح موعود کو حضرت مرزا ناصر احمد سے بہت گہری محبت تھی۔جیسا کہ دستور ہے بڑے بیٹے سے ذرا تکلف ہوتا ہے میں نے کبھی دونوں کو بے تکلفی سے بات کرتے نہیں دیکھا لیکن جماعتی کام ہوتے تھے اس وقت سب سے پہلے ان کو ہی بلا کر کاموں کی ہدایت دینی، کام سپرد کرنے ، پورا اعتماد تھا ان پر۔

(ماہنامہ مصباح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نمبر دسمبر 1982ء جنوری 1983ء صفحہ 35،بحوالہ حیات ناصر جلد اول صفحہ 247)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو نائب صدر کی ذمہ داریاں تفویض کرتے ہوئے اپنے خطاب فرمودہ 7 نومبر 1954ء میں مجلس کے بارہ میں ہدایات دیں کہ آپ مجلس انصار اللہ کے عہدیداروں کا انتخاب کروائیں، مجلس کو از سر نو منظم کریں اور خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی طرز پر انصار اللہ کا اجتماع کروائیں اور کھیلوں کی بجائے درس قرآن اور تعلیم و تدریس پر توجہ دیں۔ چنانچہ خلیفۂ وقت کے دیئے ہوئے اس لائحہ عمل کو حضور ہی کی رہنمائی میں عملی جامہ پہناتے ہوئے آپ نے قیادت سنبھالتے ہی عاملہ کا انتخاب کروایا۔نومبر 1954ء میں جو پہلی عاملہ حضور نے منظور فرمائی درج ذیل تھی۔صدر: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔نائب صدر: حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب۔اعزازی ممبران: حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب، حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب۔قائد عمومی:

حضرت عبدالرحیم درد صاحب۔ قائد اصلاح وارشاد: مولانا ابوالعطاء صاحب۔ قائد تربیت و قائد تعلیم: حضرت فرزند علی خان صاحب۔ قائد مال: حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب۔

مجلس انصاراللہ کو یہ اعزاز حاصل رہا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے دسمبر 1958ء تک اس مجلس کی صدارت فرمائی۔ اس سنہری دور میں اس مجلس کے اندر زندگی کی زبردست روح پھونکی گئی اور اس کے اندر روحانی اور اخلاقی اعتبار سے ایک عظیم انقلاب کے آثار نمایاں ہوگئے۔ اس اہم دور کی بہت سی خصوصیات میں سے چند کا تذکرہ پیش خدمت ہے۔

1۔ انصاراللہ مرکزیہ کے روح پرور سالانہ اجتماعات کا آغاز ہوا جن سے نہ صرف انصاراللہ میں بلکہ جماعت کے دوسرے طبقات میں بھی تربیت، تزکیہ نفس اور نظام خلافت سے وابستگی کے لئے ایک مثالی ماحول میسر آیا۔ تقسیم ہند کے بعد مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا پہلا کامیاب سالانہ اجتماع 18-19 نومبر 1955ء کو تعلیم الاسلام کالج کے فضل عمر ہوسٹل میں منعقد ہوا جو حضور کی دعاؤں، خصوصی توجہ اور اپنے جواں ہمت نائب صدر کی شب و روز مساعی کا پہلا شیریں پھل تھا۔

2۔ مجلس کی تنظیم مضبوط اور فعال صورت اختیار کرگئی۔ انصاراللہ کا ضلع وار نظام قائم کیا گیا۔

3۔ مرکزی اجتماعات کے علاوہ بعد میں ضلع وار اور علاقائی اجتماعات کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا۔

4۔ تنظیم کے اس دور جدید میں تعلیم کے کام میں بھی باقاعدگی پیدا ہوئی۔ قرآن کریم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امتحانات کا بابرکت سلسلہ جاری ہوا۔

5۔ دستور اساسی کی ازسر نو تدوین ہوئی۔

6۔ مجلس کا مستقل دفتر تعمیر ہوا۔ جس کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے 20 فروری 1956ء یوم مصلح موعود کے مبارک موقع پر رکھا۔

7۔ مجالس میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے مستعد مجالس کو علم انعامی دینے کا طریق رائج ہوا۔ چنانچہ مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے تحت پہلی خوش قسمت مجلس ملتان شہر 1957ء میں علم انعامی کی حقدار قرار پائی۔

8۔ مجلس مرکزیہ نے قابل قدر لٹریچر شائع کیا۔

9۔ سالانہ اجتماع منعقدہ 27 اکتوبر 1956ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مجلس کیلئے جدید عہد تجویز فرمایا۔

10۔ 1955ء سے مجلس شوریٰ کا باقاعدہ انعقاد شروع ہوا۔

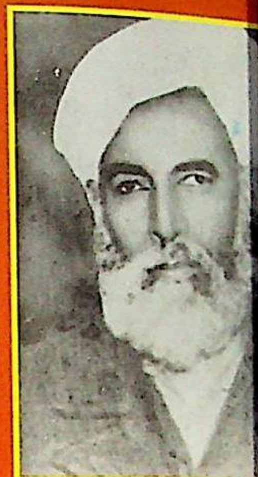
مگر اس عہد زریں کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انصاراللہ کی تنظیم جن بنیادوں پر رکھی تھی اس دور میں ٹھیک ٹھیک انہی بنیادوں پر یہ ازسر نو قائم اور مستحکم ہوئی۔

(تاریخ احمدیت جلد 8۔ صفحہ 99-100، تاریخ احمدیت جلد 18 صفحہ 147 اور تاریخ انصاراللہ جلد اوّل، صفحہ 91-145)

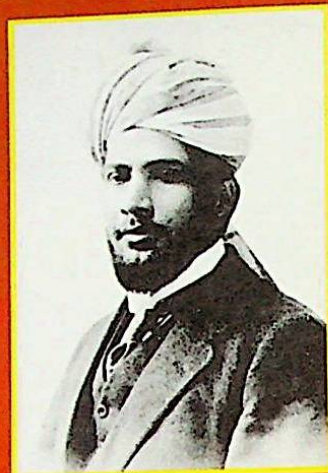
ع

ملت کے اس فدائی پہ رحمت خدا کرے (آمین)

صدران مجلس انصار اللہ



...مولوی شیر علی صاحب (1940ء تا 1947ء)

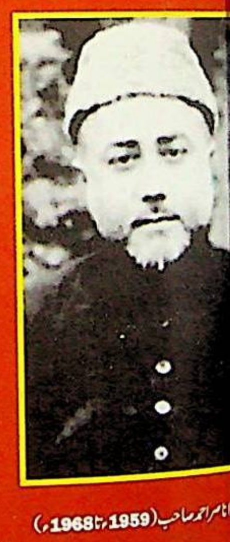


حضرت فتح محمد سیال صاحب (1948ء تا 1950ء)



حضرت مرزا عزیز احمد صاحب (1950ء تا 1954ء)

☆ 1954ء تا 1958ء حضرت مصلح موعود خود صدر مجلس رہے



...رزا ناصر احمد صاحب (1959ء تا 1968ء)



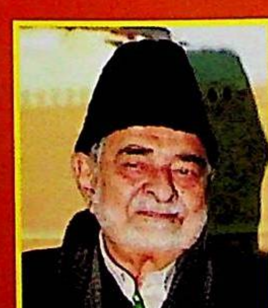
حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (1979ء تا 10/جون 1982ء)



حضرت مرزا مبارک احمد صاحب (1969ء تا 1978ء)



...ید اللہ صاحب (1982ء تا 1999ء)



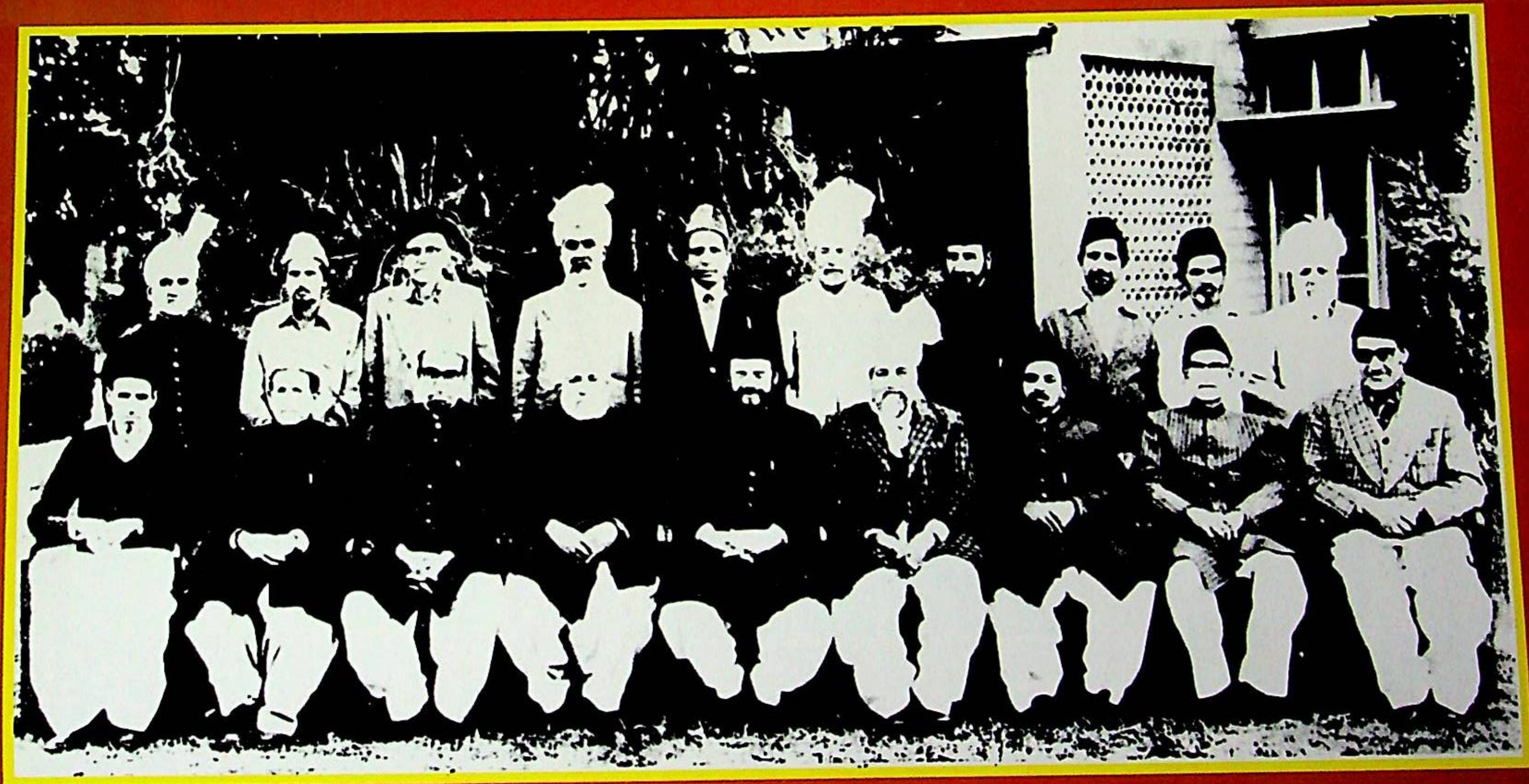
صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب (2000ء تا 2003ء)



صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب (2004ء تا 2009ء)



حافظ مظفر احمد صاحب (2010ء تا حال)



مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ سال 1978ء صدر مجلس صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے ساتھ

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بطور صدر مجلس

جنوری 1959ء تا دسمبر 1968ء

مکرم انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب

آپ ایک لمبا عرصہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر رہے۔ جب آپ صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے عہدے پر فائز کئے گئے تو آپ کے کسی بے تکلف دوست نے کہا کہ میاں صاحب اب بوڑھے ہو گئے ہیں۔ آپ نے جواباً فرمایا میں بوڑھا نہیں ہوا بلکہ انصاراللہ جوان ہو گئی ہے۔ (تاریخ انصاراللہ جلد اول صفحہ 92)

حقیقت یہ ہے کہ آپ کے دورِ صدارت میں انصاراللہ کا احیاءِ نو ہوا۔ آپ حضرت مصلح موعود کی رہنمائی اور سرپرستی میں مجلس انصاراللہ کو بہت آگے لے گئے۔ آپ نے خلیفۂ وقت کی خواہش پر ذیلی تنظیم کے دائرہ کار میں وہ تمام کام سرانجام دیئے جن کی ضرورت تھی۔ جس طرح اجرام فلکی اپنے اپنے مدار میں ایک دوسرے سے ٹکرائے بغیر گردش کر رہے ہیں اسی طرح مجلس انصاراللہ بحیثیت ذیلی تنظیم خلافت کے ہاتھوں میں ایک آلہ کی طرح کام کرنے لگی۔ اور جماعت کے اصل نظام کے ساتھ کبھی کوئی ٹکراؤ نہیں ہوا۔ آپ اطاعتِ خلافت کے ایسے مقام پر کھڑے تھے جہاں خلیفۂ وقت کے لبوں سے نکلی ہوئی ہر بات کو پورا کرنا آپ کی زندگی کا نصب العین تھا۔ چنانچہ اپنی سابقہ روایات کے عین مطابق آپ نے صدر مجلس کی حیثیت سے مجلس کو کچھ اس طرح منظم کیا اور جان ڈالی اور خلیفۂ وقت کے دیئے ہوئے لائحہ عمل کو اس انداز سے عملی جامہ پہنایا کہ انصاراللہ کا قدم آگے سے آگے بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ حضرت مصلح موعود کے وصال کے جلد بعد جب آپ خلافت ثالثہ کے عظیم منصب پر متمکن ہو چکے تھے اس وقت تک اس کی صدارت فرمائی جب تک آپ نے یہ محسوس نہ کر لیا کہ یہ اس مقام تک پہنچ گئی ہے۔ جس کی حضرت مصلح موعود نے آپ کو صدر بناتے ہوئے خواہش فرمائی تھی۔ چنانچہ آج دنیا بھر میں مجلس انصاراللہ کی جتنی سرگرمیاں نظر آتی ہیں ان کی بنیاد زیادہ تر آپ کے دورِ صدارت میں پڑی جن کا مختصر جائزہ پیش ہے۔

حضرت مصلح موعود کی ہدایات: حضرت مصلح موعود نے 7 نومبر 1954ء کے خطاب میں فرمایا:

''وہ فوراً انصاراللہ کا اجلاس طلب کریں اور عہدیداروں کا انتخاب کر کے میرے سامنے پیش کریں......اور پھر میرا مشورہ لے کر انہیں ازسرِ نو منظم کریں۔ پھر خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کی طرح انصاراللہ کا بھی سالانہ اجتماع کریں۔ لیکن ان کا انتظام اور قسم کا ہوگا۔ اس اجتماع میں کھیلوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے...... انصاراللہ کے اجتماع میں درس القرآن کی طرف زیادہ توجہ دی جائے اور زیادہ وقت تعلیم و تدریس پر صرف کیا جائے'' (تاریخ انصاراللہ جلد اول صفحہ 91 و 92)

انصاراللہ کی تنظیم نو: چنانچہ ان ہدایات کی روشنی میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس نے عہدیداروں کا انتخاب کروایا اور مجلس کو ازسرِ نو منظم کیا۔ جہاں ابھی تک مجالس قائم نہیں ہوئی تھیں وہاں قائم کیں اور مجلس کا ضلع وار نظام جاری کیا۔

دستوراساسی کی ازسرنو تدوین فرمائی اور سارے امور کی منظوری حضرت مصلح موعود سے حاصل کرتے رہے۔

تعمیر دفتر انصاراللہ: آپ کے عہد صدارت میں مجلس انصاراللہ کا اپنا مرکزی دفتر ربوہ میں تعمیر ہوا۔ حضرت مصلح موعود نے 20رفروری 1956ء کو سنگِ بنیاد رکھا۔ آپ نے فرمایا:

"میری آواز مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ کے جواب میں چاروں طرف سے نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہِ کا جواب آیا اور مخلصین نے سوسو روپے کے عطیہ جات بھجوا کر مرکز سلسلہ میں اپنے نشیمن کی تعمیر کے لئے سامان مہیا کر دیا اور چند مہینوں کے اندر انصاراللہ کے شایان شان عمارت کھڑی ہوگئی" (الفضل 23ردسمبر 1958ء)

ماہنامہ انصاراللہ کا اجراء: آپ کے عہد صدارت میں ماہنامہ انصاراللہ کا اجراء ہوا۔ اس رسالے میں کسی قسم کا اشتہار شامل نہیں کیا جاتا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک مرتبہ فرمایا:

"یہ رسالہ خدا کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا ہے......اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں" (تاریخ انصاراللہ جلد اول صفحہ 161)

امتحانوں کا سلسلہ: سہ ماہی امتحانوں کا سلسلہ آپ کے دور میں شروع ہوا۔ نصاب میں قرآن کریم کا ایک پارہ مع ترجمہ اور حضرت مسیح موعود کی ایک دو کتب شامل فرمائیں۔

انصاراللہ کا عہد: اس سے قبل ایک لمبا عہد ہوا کرتا تھا۔ آپ کے دور صدارت میں موجودہ عہد 27راکتوبر 1956ء کے موقع پر حضرت مصلح موعود نے عطا فرمایا۔

سالانہ اجتماع اور مجلس شوریٰ: خلیفۂ وقت کے ارشاد کے مطابق آپ کے دور صدارت میں پاکستان میں 1955ء سے ایک دفعہ پھر سالانہ اجتماع کا سلسلہ شروع ہوا۔ مرکزی اجتماع کے علاوہ آپ نے علاقائی سطح پر بھی اجتماعات کا سلسلہ جاری فرمایا۔ اسی طرح مجلس شوریٰ کا سلسلہ بھی آپ کے عہد میں 1955ء کے اجتماع سے شروع ہوا۔

ذکرِ حبیب اور رفقاء کی روایات: ابھی حضرت مسیح موعود کے مقدور بھر رفقاء زندہ تھے آپ نے سالانہ اجتماع پر ان سے روایات اور تصاویر اور ان کی آواز Tape کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ اس طرح ذکر حبیب کے عنوان سے رفقاء سے تقریریں کرواتے رہے۔ 1957ء سے 1964ء تک کی تفصیل تاریخ انصاراللہ میں آچکی ہے۔

علم انعامی: 1956ء کی شوریٰ پر تجویز ہو کر خلیفۂ وقت کی منظوری سے تیار ہوا۔

مالی نظام اور چندہ سالانہ اجتماع: آپ کے عہد میں مجلس کا مالی نظام اور چندہ مجلس کے علاوہ باقاعدہ چندہ سالانہ اجتماع جاری ہوا۔ 1954ء میں بجٹ 23000 روپے سے شروع ہو کر 1964ء میں 44500 روپے تک پہنچ گیا۔

تعلیم القرآن: تعلیم القرآن کو آپ نے خاص اہمیت دی اور 1966ء میں جب آپ نے ایک کشف کی بناء پر بطور خلیفہ تعلیم القرآن کا باقاعدہ منصوبہ جاری کیا ہنوز آپ صدر مجلس انصاراللہ بھی تھے اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نائب صدر تھے۔ ابتداء کے طور پر بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی ذمہ داری آپ نے مجلس انصاراللہ کراچی اور جھنگ کے سپرد کی کہ وہ اپنے اپنے بچوں کو قرآن پڑھائیں۔ (بحوالہ خطبہ جمعہ 4رفروری 1966ء)

دعوت الی اللہ: حضرت مصلح موعود کی ہدایت کے مطابق آپ نے دعوت الی اللہ کی طرف مجلس کی رہنمائی فرمائی۔ خلیفۂ وقت

کی منظوری سے ہر سہ ماہی پر دعوت الی اللہ کے لئے پمفلٹ شائع کرنا شروع کیا۔ (بحوالہ حیات ناصر جلد اول صفحہ 306)

سندھ میں آپ نے ضلع حیدر آباد کے سالانہ اجتماع 1963ء کے موقع پر ہندوؤں اور عیسائیوں میں دعوت الی اللہ کا ایک جامع منصوبہ پیش کیا اور فرمایا:

''ہم نے ایک خدا کی جماعت کی حیثیت سے ساری دنیا کو آنحضور ﷺ کی غلامی میں داخل کرنا ہے''

(تفصیل کے لئے دیکھیں تاریخ انصار اللہ جلد اول صفحہ 279 تا 280)

مجالس بیرون: آپ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے صدر تھے اور پاکستان سے باہر ہر ملک میں مجلس انصار اللہ قائم کرنے کا کام آپ کے عہد صدارت میں ہی شروع ہوا۔ مرکز میں باقاعدہ قیادت بیرون کا آغاز ہوا۔ اگلی صدارتوں میں اس میں وسعت پیدا ہوتی رہی یہاں تک کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1989ء میں ہر ملک کی مجلس کو براہ راست خلیفۂ وقت کے ماتحت کر لیا۔

اشاعت لٹریچر: اس کی طرف بھی آپ کی مسلسل توجہ رہی۔ اپنی خلافت کے دوران بھی آپ انصار اللہ کے لٹریچر کا ذکر فرماتے رہے۔ جب انصار اللہ کی تاریخ شائع ہوئی تو آپ نے 1978ء کے جلسہ سالانہ پر خواہش کا اظہار فرمایا کہ بچے اور جوان بھی اسے پڑھیں جو کل انصار اللہ بننے والے ہیں۔ (بحوالہ خطابات ناصر جلد دوم صفحہ 327)

پاکیزہ سیرت کی ایک جھلک: **(1) عجز و انکسار اور زہد و تقویٰ:**

محترم چوہدری شبیر احمد صاحب لکھتے ہیں ''خاکسار کو تقریباً 1960ء سے حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے ساتھ مجلس انصار اللہ کے دورہ جات میں گاہے گاہے رفاقت کا شرف حاصل رہا...... تقریر فرماتے تو سراسر عجز و انکسار کا اظہار ہوتا اور زیادہ تر اسی کی تلقین فرماتے۔ صدر مجلس ہونے کے باوجود نمازوں کی امامت دوسروں سے کرواتے۔ نمائش سے کوسوں دور رہتے۔ آپ کو جو بچہ بھی نظر آتا اس کو سلام کرتے خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو...... فرمایا کہ یہ نسل مستقبل میں احمدیت میں آنے والی ہے۔ تہجد کی ادائیگی فرماتے مگر کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے دیتے تھے۔ انتہائی تخلیہ میں یہ عبادت پسند فرماتے...... زہد و اتقاء کے اظہار کو ناپسند فرماتے''

(2) باغ و بہار طبیعت: پھر آپ لکھتے ہیں۔

''آپ کی صدارت میں آپ کی باغ و بہار طبیعت کے باعث مشکل سے مشکل کام بھی اور خشک سے خشک فرائض بھی ہم سب بطیب خاطر ادا کیا کرتے تھے۔ دوران اجلاس آپ کی مسکراہٹ، لطیف مزاج، اور ہر ایک سے مساویانہ شفقت ہمیں انصار اللہ کی تنظیم کا اس قدر دلدادہ بنا دیتی تھی کہ اس میں حصہ لیتے ہوئے طبیعت ایک سرور محسوس کرتی تھی''

(3) عظیم تنظیمی قابلیت:

کسی ادارہ کا کامیاب سربراہ ہونا...... عظیم تنظیمی قابلیت کا تقاضا کرتا ہے...... (اس میں دو پہلو نمایاں ہوتے ہیں)

اول: کام لینے کی صلاحیت دوم: کارکنوں کی خفیہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے، انہیں فروغ دینے کی قابلیت۔

چنانچہ ان دونوں پہلوؤں پر مشتمل تنظیمی قابلیت اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی ذات بابرکات میں دست قدرت نے خود ودیعت فرمائی تھی۔ (ماخوذ از حیاتِ ناصر جلد اول صفحہ 311 تا 314)

حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بطور صدر مجلس

(جنوری 1979ء تا جون 1982ء)

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

1978ء کی کاروائی انتخابِ صدر انصاراللہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی منظوری بطور صدر مجلس عطا فرمائی۔ اور 10رجون 1982ء کو مسندِ خلافت پر متمکن ہونے تک قریباً ساڑھے تین سال کا عرصہ آپ نے صدر انصاراللہ کے طور پر تاریخ ساز خدمات سرانجام دیں۔ تنظیم میں بیداری کے لحاظ سے حضرت مصلح موعود اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے دور صدارت کے بعد اسے ایک سنہری دور کہا جاسکتا ہے۔ اس وقت مجلس انصاراللہ تنظیمی لحاظ سے قریباً 40 سال پورے کر رہی تھی۔ جسے تنظیم کی پختگی کی ایک علامت بھی کہا جاسکتا ہے۔ ایسے میں انصاراللہ کو حضرت مرزا طاہر احمد صاحب جیسی تازہ دم، ولولہ انگیز اور بالغ نظر قیادت میسر آئی۔ آپ نے اپنی خداداد صلاحیتوں سے شاندار قوت فکر و عمل کا بہترین نمونہ دے کر مجلس انصاراللہ میں بیداری کی ایک نئی روح پھونک دی۔ آپ نے مرکزی سطح پر کام کو از سرِ نو منظم کیا اور ہر شعبہ میں مجالس کے لئے اہداف مقرر کیے۔ جس کے نتیجہ میں مجلس انصاراللہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کرنے لگی۔ انصاراللہ کے اسی چھٹے کامیاب دورِ صدارت کا کچھ تذکرہ یہاں مقصود ہے۔

خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت: تمام جماعتی تنظیمیں خلیفۂ وقت کی دست و بازو ہیں اور کسی بھی تنظیم کی غیر معمولی کامیابی اور ترقی کا تمام تر راز خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت، مسلسل جدوجہد اور دعا کے ذریعہ سلطان نصیر بننے میں ہے۔ اسی اصول کو بنیاد بنا کر حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے یکم جنوری 1979ء سے بطور صدر کام کا آغاز کرتے ہوئے انصار عہدیداران کے نام اپنے پہلے پیغام میں اس کا اظہار کیا۔ انصار کے سالانہ لائحہ عمل کے بارے میں رسالہ ہدایات میں مختلف شعبوں کی مثال دے کر جہاں آپ نے کام کا طریقہ کار سمجھایا وہاں انصار کے لئے نئے اہداف مقرر کر کے نیکیوں کی دوڑ میں آگے بڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے آپ نے تحریر فرمایا:

ہماری مسابقت کی دوڑ انفرادی بھی ہے اور اجتماعی بھی، اپنوں سے بھی اور غیروں سے بھی......اس عظیم دوڑ میں دعا، عزم، مسلسل جدوجہد اور توکل ہمارے لئے قوت کے سرچشمے ہیں۔ پس میرے انصار بھائیو! آگے بڑھو۔ اور اس مقدس

مقابلے میں کسی سے پیچھے نہ رہو۔اور اپنی اپنی ہمت اور اپنی اپنی توفیق کے مطابق ہر نیک کام میں مسابقت کی روح کے ساتھ حصہ لو جس کی طرف خدا اور اس کا خلیفہ تمہیں بلاتے ہیں۔ (ملخص از تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 3)

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے دورِ صدارت کی نمایاں خصوصیت خلیفہٴ وقت کی آواز پر فوری لبیک کہہ کر اوّلین سلطان نصیر بنناتھا۔جس کے چند نمونے پیش ہیں۔

1۔تربیت پر توجہ: حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 24راگست 1979ء کے خطبہ جمعہ میں انصار کا اصل کام تربیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس طرف پوری توجہ دینی چاہئے۔خلیفۃ المسیح کے اس ارشاد کی تعمیل میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے ایک منصوبہ بنا کر سب سے پہلے دور افتادہ کمزور جماعتوں کے تربیتی دوروں سے اس مشکل کام کا آغاز فرمایا۔آپ نے مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد رکن خصوصی انصاراللہ اور مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب (وکیل المال اول) قائد مال وتحریک جدید کو علاقہ سرحد، پشاور، نوشہرہ، مردان، کوہاٹ، ڈیرہ اسماعیل خان کے ساتھ راولپنڈی کے ایک ہفتہ کے کامیابی تربیتی دورہ پر بھجوایا۔علاوہ ازیں خود حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے مجالس کے انتھک دورے کئے اور تنظیمی وتربیتی وتبلیغی امور کے بارہ میں نہ صرف مجالس کی رہنمائی کی بلکہ عملی رنگ میں تربیتی اجتماعات اور دعوت الی اللہ کی بھرپور مجالس منعقد کر کے انصار میں ایک مستعدی اور حرکت پیدا فرمادی۔1979ء میں علاوہ دورہ سندھ کے آپ نے 22اضلاع کے دورہ جات، 1980ء میں پندرہ اضلاع اور 1981ء میں 13 اضلاع کے دورے کر کے 22 خطبات جمعہ کے ذریعہ انصار میں بیداری کی ایک لہر پیدا کر دی۔نیز 6راکتوبر سے 11راکتوبر تک تمام مجالس انصاراللہ میں قیادت تربیت اور اصلاح وارشاد کے تحت ہفتہ تربیت واصلاح وارشاد منایا گیا۔

2۔سالانہ اجتماع میں نمائندگی: حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت کے پہلے سال میں منعقد ہونے والے مجلس انصاراللہ کے سالانہ اجتماع کی تاریخیں 26 تا 28راکتوبر تھیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ انصاراللہ کی کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کا نمائندہ اپنے سالانہ اجتماع میں شامل نہ ہو۔(تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 20-21)

حضور کی اس آواز پر فوری لبیک کہتے ہوئے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب صدرِ مجلس نے مربیان کرام اور امراء اضلاع کے نام 22رستمبر کو ایک خط تحریر فرمایا جس میں مرکزی اجتماع انصاراللہ میں مجالس انصاراللہ کی سو فیصد نمائندگی کے بارہ میں حضور کے ارشاد کا حوالہ دیا اور ان سے استدعا کی کہ براہ کرم حضور کی آواز اپنے علاقے میں ہر فرد کے کان میں ڈال دیں اور ان سے تحریری وعدہ لے کر مجھے بھجوادیں کہ ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ تو بہر حال آئے گا۔

(ملخص از تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 29)

اس بھرپور مساعی کے نتیجہ میں یہ اجتماع اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔جس میں انصاراللہ کی کل

837 مجالس میں سے 672 مجالس نے شرکت کی جو گزشتہ اجتماع کے مقابل پر 185 مجالس زیادہ تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس اضافہ پر اظہارِ خوشنودی کرتے ہوئے الحمدللہ کہا۔ نیز فرمایا کہ سب جماعتوں کو نمائندے بھیج کر اجتماع میں شامل ہونا چاہئے۔ چنانچہ آئندہ سال 1980ء کے سالانہ اجتماع کے موقع پر صدرِ محترم کی طرف سے اجتماع میں شرکت کے لئے ماہنامہ انصاراللہ کے علاوہ روزنامہ الفضل میں متواتر اجتماع میں شرکت کی تحریک ہوتی رہی کہ خلافت کے پروانے اپنی شمع کے گرد اکٹھے ہو جائیں۔

3۔ تعلیمی منصوبہ: سالانہ اجتماع انصاراللہ 1979ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنی دوسری تقریر میں مجالس انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کو ایک تعلیمی منصوبہ عطا فرمایا تھا جس میں قرآنی تعلیم کے علاوہ ہر احمدی بچے کو کم از کم میٹرک پاس کرنے اور احباب جماعت کو (دینی) اخلاق کا پابند ہونے کی تلقین فرمائی تھی۔ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس نے اس منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے ناظمین اضلاع اور تمام زعماء اعلیٰ کو خطوط کے ذریعہ ان امور پر کاربند ہونے کے لئے خصوصیت سے توجہ دلائی کہ انصار اپنے گھروں کی سطح پر اس پروگرام کو رائج کرنے کی بھرپور سعی کریں۔ (تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 57)

4۔ تعلیم القرآن اور مجلس انصاراللہ: جماعتی مجلس مشاورت 1980ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ارشاد فرمایا کہ ہر احمدی گھرانے میں تفسیر صغیر کا ہونا ضروری ہے۔ دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآن بھی پڑھنی ضروری ہے نیز اس سلسلہ میں خدام الاحمدیہ، انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کو یہ ہدایت دی تھی کہ وہ ان کے خریدنے کیلئے اپنی اپنی کلب بنائیں۔ (تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 97)

آئندہ سال کے پروگرام میں صدرِ مجلس حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے خاص طور پر اس تحریک کو عملی رنگ میں رائج کرنے کا لائحہ عمل مجالس کو دیا 29 رمئی 1981ء کو آپ نے ضلع سیالکوٹ کی 30 مجالس کے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: اس علاقہ میں تو میں خود اس تحریک کا اعلان کرتا ہوں۔ ملک کے باقی حصوں میں ناظمین و زعماء اعلیٰ و نگران حلقہ جات میرے اس پیغام کو ہر جگہ پہنچا دیں اور اگر کسی جگہ کوئی ایسا گھرانہ ہو جو تفسیر خریدنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو، اس کے بارہ میں ہمیں اطلاع دیں۔ (تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 124)

5۔ چندہ تحریک جدید کا ٹارگٹ: 1980ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے چندہ تحریک جدید کا سالانہ ٹارگٹ 15 لاکھ روپے سے بڑھا کر 18 لاکھ روپے کر دیا۔ اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے صدرِ مجلس انصاراللہ نے اس موقع پر انصار کو تاکید فرمائی کہ مخلصین آگے بڑھیں اور اپنے اخلاص و ایمان کا پھر ثبوت دیں اور اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کیلئے بھرپور تعاون کریں۔

صدرِ مجلس کے ولولہ انگیز پیغامات اور انصاراللہ کی بیداری: حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے دور میں خلافت کی آواز پر بھرپور لبیک کہنے کی برکت سے مجلس انصاراللہ میں بیداری کی ایک نئی لہر پیدا ہوگئی۔ آپ نے اپنے دورِ صدارت کے

آغاز میں ہی عہدیداران انصاراللہ کے لیے ہر شعبہ کی معیّن اسکیم اور بلند اہداف سامنے رکھ کر ایک دوسرے سے سبقت لیتے ہوئے کام کرنے کی طرف توجہ دلائی تھی۔ انصار سے مضبوط رابطہ بحال کرنے اور انہیں بیدار کرنے کیلئے آپ نے ہر سال کے آغاز پر ولولہ انگیز پیغامات بھجوا کر زندگی کی ایک نئی لہر پیدا کر دی۔ 1979ء میں آپ نے صدر کی ذمہ داری سنبھالتے ہی انصار کے نام جو مفصل پیغام تحریر فرمایا اس میں ہر سطح کے عہدیدار کیلئے تنظیمی کام کا آغاز کرنے کیلئے اصولی اور تفصیلی رہنمائی موجود تھی۔ آپ نے انصاراللہ کے اہم شعبوں تعلیم، اصلاح وارشاد، تربیت، مال اور شعبہ عمومی کی مثالیں دے کر تحریر فرمایا کہ باقاعدہ ایک رجسٹر بنا کر پہلے جائزہ لیں اور اس مقام کی تعیین کرلیں جہاں اس وقت آپ کھڑے ہیں پھر دیکھیں کہ گزشتہ سال کس شعبہ میں کیا کام ہوا۔ یہ آپ کا مقام آغاز ہے۔ آئندہ سال اس شعبہ کی اس شق میں آپ کیا اضافہ کریں گے یہ آپ کی مجلس کا سالِ رواں کا نصب العین ہوگا۔ ہر ماہ خود اپنا محاسبہ کریں کہ اس نصب العین کو پورا کرنے کیلئے آپ نے کتنی کوشش کی ہے پھر اس کا جو بھی نیک نتیجہ نکلا ہو، اسے اعداد و شمار کی صورت میں اپنے رجسٹر میں درج کریں۔ (تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 4،3)

۞ سال 1980ء کے لیے لائحہ عمل دیتے ہوئے آپ نے اپنے پیغام میں انصاراللہ کی اصل ذمہ داری خلافت کی آواز پر لبیک کہنا بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ مجلس انصاراللہ کے قیام کا مقصد اور لائحہ عمل تمام تر قرآن کریم کی اس چھوٹی سی آیت نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ میں بیان ہو چکا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والے دین کی مدد کرنا اور مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر تجدید عہد کر کے اس عہد کو نبھانا ہے کہ ہم انصاراللہ ہیں، ہمارا کام ہے۔ پس ہر وہ نیک کام جس کی طرف وقت کا امام اللہ کے نام پر ہمیں بلائے، اس میں دل و جان سے اپنے امام کی مدد کرنا انصاراللہ کا کام ہے۔

پھر آپ نے عہدیداران کی مساعی کے حوالہ سے توجہ دلاتے ہوئے تحریر فرمایا کہ رپورٹیں مضمون نگاری کے رنگ میں نہیں بلکہ اعداد و شمار کی صورت میں مرتب کریں تاکہ نہ آپ کسی خوش فہمی میں مبتلا رہیں، نہ مرکز کسی غلط فہمی میں...... صدر مجلس نے خاص طور پر تربیت اور اصلاح وارشاد کے شعبوں کی طرف توجہ دلائی اور اصلاح وارشاد کے تحت ہر مجلس کو اس سال ایک نئی مجلس قائم کرنے کا ٹارگٹ دیا اور فرمایا: مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے، فرض شناسی اور مستقل مزاجی کے ساتھ مسلسل محنت کرتے ہوئے، حکمت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے، دردمندانہ دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اگر مجلس انصاراللہ کے عہدیداران کوشش کرتے چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کبھی ان کی محنت کو ضائع نہیں فرمائے گا۔

۞ 1981ء میں اپنی صدارت کے تیسرے سال حضرت صاحبزادہ صاحب نے جو روح پرور پیغامِ ہدف وعمل عطا فرمایا اس میں پہلے اس حقیقت کو تسلیم کیا کہ مرکزی لائحہ عمل کے تمام پہلوؤں پر کماحقہ عمل کرنا اور کروانا کوئی آسان کام نہیں۔ اسی رہنما اصول کی روشنی میں مجلس انصاراللہ لائحہ عمل تجویز کرتی ہے اور ہر مجلس سے اپنے اپنے مقام اور توفیق کے مطابق اس پر عمل پیرا ہونے کی توقع رکھتی ہے۔ کم سے کم معیار یہ سمجھنا چاہئے کہ کوئی بھی مجلس کسی بھی شعبہ میں گزشتہ سال کے معیار پر کھڑی

نہ رہ جائے۔ پیغام کے آخر میں دعاؤں کے ذریعہ بتدریج کامیابی کے سفر میں آگے بڑھنے کی تحریک کرتے ہوئے آپ نے فرمایا پس آگے بڑھیں اور ہر شعبہ میں آگے بڑھیں۔ سال تو دُور کی بات ہے۔ کوئی مہینہ ایسا نہ گزرے جو آپ کو اسی مقام پر کھڑا پائے جہاں گزرے ہوئے مہینہ میں آپ کو دیکھا تھا۔ کوئی ہفتہ ایسا نہ آئے جو آپ کو اسی حالت میں آ پکڑے جو گزشتہ ہفتہ میں آپ کی حالت تھی...... بلکہ کوئی سورج ایسا طلوع نہ ہو جو یہ گواہی نہ دے سکے کہ آپ گزری ہوئی صبح کے مقابل پر ایک بلند تر اور روشن تر مقام پر فائز نہیں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ (تاریخ انصار اللہ جلد دوم صفحہ 120 تا 121)

1982ء کے سالِ نو کے پیغام میں آپ نے تحریر فرمایا کہ سال رواں کے لیے جو لائحہ عمل تجویز کیا گیا ہے، وہ مجالس کی خدمت میں اس تلقین کے ساتھ پیش ہے کہ پُر خلوص دعاؤں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہیں اور اسی سے مدد مانگتے رہیں۔ ہمارے سارے منصوبے اور ساری کوششیں بے کار ہیں اگر اس کا فضل شامل حال نہ ہو۔ ہماری مساعی میں میٹھے پھل نہیں لگ سکتے اگر آسمان سے اس کی رحمت کا پانی نازل نہ ہو۔ پس اسی سے مدد مانگتے ہوئے، اُسی کے کرم پر نظر لگائے نئے سال کے پروگرام پر خلوص اور محنت اور لگن کے ساتھ گامزن ہوں۔ کان اللہ معکم (تاریخ انصار اللہ جلد دوم صفحہ 233)

مرکزی ٹیم کی تیاری: میدانِ عمل میں مجلس انصار اللہ کیلئے مقرر کردہ بلند اہداف کی چوٹیاں سر کرنے کیلئے ضروری تھا کہ مرکزی سطح پر ایک منظم اور مستعد ٹیم ساتھ ہو۔ اس مقصد کیلئے آپ مرکزی مجلس عاملہ کی بروقت اور مسلسل رہنمائی فرماتے رہے۔

۞ 25/مارچ 1979ء کے اجلاس عاملہ میں کسی مجبوری کے باعث شامل نہ ہو سکنے پر آپ نے پیغام بھجوایا۔ کہ تمام شعبوں سے متعلق میں یہ حتمی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ بفضلہ تعالیٰ مناسب رفتار سے ترقی ہو رہی ہے اور صورت حال اطمینان بخش ہے۔ جملہ قائدین اس پہلو سے اپنے کام کا اور شعبہ کا جائزہ خود لے لیں کہ کیا جو ذمہ داری ان کے سپرد ہے، وہ کما حقہ سرخروئی کے ساتھ اس سے عہدہ برآ ہو رہے ہیں یا نہیں۔ نیز قائدین کو اپنے اپنے شعبہ کیلئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کی درخواست کی۔

۞ 25/اپریل 1979ء کے اجلاس عاملہ میں آپ نے قائدین کی ٹیموں کے سپرد علاقے کر کے تعلیمی و تربیتی اور دعوت الی اللہ کے کام تیز کرنے کی تحریک فرمائی۔

۞ 24/جولائی 1979ء کے اجلاس عاملہ میں صدرِ مجلس نے یاد دہانی کے نظام کو مؤثر بنانے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ دفتر پیچھا کرے اور مجالس کو یاد دہانی کروائے۔ اسی طرح ناظمین کو بھی لکھا جائے۔ جو قائدین باہر دورہ کر کے آتے ہیں اور مجالس ان سے وعدہ کرتی ہیں کہ آئندہ رپورٹیں باقاعدہ بھجوائی جائیں گی، اس کی نگرانی کی جائے۔

۞ 27/اگست 1979ء کے اجلاس عاملہ میں صدر محترم نے بعض اصولی اور مستقل ہدایات ارشاد فرمائیں:

1۔ رپورٹس میں معین اعداد و شمار کا گزشتہ سال اور گزشتہ ماہ سے مقابلہ ہو۔

2۔ ہر قیادت کی رپورٹ دو حصوں پر مشتمل ہونی چاہئے۔

(ا) باہر کی مجالس کے کام کا خلاصہ (ب) قیادت متعلقہ نے دوران ماہ خود کیا کام کیا۔

3۔ ہر قیادت اپنا ٹارگٹ مقرر کر کے حاصل ہونے والی کامیابی اور آئندہ کوشش کی رپورٹ دے۔

4۔ مجالس کے دورہ سے پہلے اور بعد میں معیّن ترقی یا کمی کے جائزہ اور اصلاح کی رپورٹ۔

۞ 31رمئی 1981ء کے اجلاس میں صدر محترم نے مجالس کی ماہانہ رپورٹس کے بارہ میں فرمایا کہ باوجود اس کے کہ میرے پاس وقت کم ہوتا ہے لیکن پھر بھی مجالس کی ماہانہ رپورٹوں کا مطالعہ ضرور کرتا ہوں۔ اس سلسلہ میں میرا تاثر یہ ہے کہ قائدین یا تو رپورٹیں خود نہیں دیکھتے یا پھر ان کے مطالعہ کا ردّعمل اور نتیجہ سامنے نہیں آتا۔ یہ بات واضح ہے کہ قائدین اپنے شعبہ کے ذمہ دار ہیں اور اپنا خود ہی محاسبہ کریں۔ دیہاتی مجالس کی رپورٹیں خالی ہوتی ہیں اور شہری مجالس کی رپورٹس میں لفاظی زیادہ ہوتی ہے اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ (ملخص تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 243 تا 247)

ضلع و مجلس کی سطح پر عہدیداران کی بیداری: مرکزی عاملہ کے عہدیداران کو مستعد کرنے کے ساتھ ساتھ صدر مجلس نے ضلعی اور مجلسی عہدیداران کو بھی اپنی مساعی کے دائرے میں شامل کرنے کے لیے مختلف اسلوب اختیار فرمائے۔ اور مرکزی دورہ جات اور خط و کتابت کے علاوہ آپ نے ہر سال ناظمین علاقہ و ضلع اور زعماء اعلیٰ کے کم از کم تین اجلاس ربوہ میں منعقد کرنے کا اہم فیصلہ فرمایا۔ جس میں ناظمین اپنی مشکلات پیش کر کے اس کا حل چاہتے اور مرکز کو ان کی مشکلات کا علم ہوتا۔ ان اجلاسات کے نتیجہ میں مرکزی اور ضلعی عہدیداران کو تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ کے جذبہ کے ساتھ کام کو نئی جلا دینے کی توفیق ملی۔ ان اجلاسات میں ناظمین کو اپنے ضلع کی تمام مجالس کا دورہ ایک معیّن عرصہ میں مکمل کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اسی طرح ایک اور اجلاس میں عہدیداران کو لائحہ عمل کا مطالعہ کر کے اپنا محاسبہ کرنے اور بطور ٹیم کام کرنے کی تحریک کی اور فرمایا انصاراللہ کے لیے روزانہ کچھ نہ کچھ کام کرنے کی عادت ڈال کر اس میں متواتر اضافہ کیا جائے۔ ایک اور اجلاس میں آپ نے مجلس کے کام کو منظم کرنے کے لیے یہ تحریک فرمائی کہ ناظم ضلع کا دفتر ہونا چاہئے جس کے اوقات مقرر ہوں اور دفتری امور میں دلچسپی لینے والے شخص کو انچارج مقرر کر کے خط و کتابت کا کام سونپا جائے۔ ناظمین اضلاع کو ہر شعبہ کے خصوصاً منفی اعداد و شمار تیار کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی مثلاً نماز باجماعت میں سستی کرنے والوں کی تعداد، نماز باترجمہ نہ جاننے والوں کی تعداد، ناخواندہ ممبران کی تعداد وغیرہ۔ نیز آپ نے شعبہ مال کی طرح اصلاح وارشاد کا بجٹ بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ دیہاتی مجالس کے فارم پُر نہ ہونے کا ایک حل ان کے لیے سادہ ماہانہ رپورٹ فارم تیار کرنے کی صورت میں کیا گیا جہاں عہدیداران ان پڑھ ہوں وہاں رپورٹ بالکل مختصر یا صرف ایک کارڈ پر لکھ کر بھجوا دی جائے۔ اسی طرح دیگر مختلف شعبہ جات کے بارہ میں ان میٹنگز میں عہدیداران کی راہنمائی کی جاتی رہی۔ (تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 254 تا 264)

شعبہ عمومی: شعبہ عمومی کے مطابق 1979ء میں پاکستان میں مجالس انصاراللہ کی تعداد 843 تھی جو 1982ء میں بفضلہ تعالیٰ 940 ہوگئی۔شعبہ عمومی کے تحت حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے مرکز اور مجالس سے رابطے کے نظام کو مستعد اور منظم فرمایا۔مجلس عاملہ کے باقاعدہ ماہانہ اجلاسات، ناظمین اضلاع کی مرکز میں سہ ماہی میٹنگز اور مرکزی عہدیداران میں مختلف علاقہ جات تقسیم کر کے ان کے دورے کروانا، علماء سلسلہ کے دورے اور خود آپ کے دورے اس میں شامل ہیں۔چھبیس شہروں اور مقامات پر تربیتی اجتماعات منعقد ہوئے۔ان میں سے گیارہ مقامات پر صدر محترم بنفس نفیس شامل ہوئے جبکہ پندرہ اجتماعات میں قائدین مرکزیہ و علماء سلسلہ نے شرکت کی۔یہ اجتماعات اپنے نتائج و اثرات کے لحاظ سے نہایت کامیاب اور مفید رہے۔اسی طرح مجالس کو باقاعدہ ماہانہ رپورٹس بھجوانے کیلئے بھی تحریک کی گئی جس کے نتیجہ میں یہ تعداد 897 سے بڑھ کر 1262 ہوگئی۔تربیتی کلاسز اور اجتماعات کے انعقاد میں اضافہ ہوا اور مرکزی اجتماع میں مجالس اور انصار کی نمائندگی بڑھ گئی۔

شعبہ عمومی کے تحت ایک اور اہم کام مجلس انصاراللہ کے دستور پر نظر ثانی کا تھا۔اسی سال زعیم اعلیٰ ربوہ کی صدر مجلس کی طرف سے نامزدگی اور مجلس عاملہ کے رکن ہونے کا قاعدہ بھی منظور ہوا نیز انتخاب صدر اور ناظم ضلع کے قواعد میں تبدیلیاں تجویز ہوئیں اور دیگر بعض اہم تبدیلیاں بھی ہوئیں۔1981ء کی مجلس شوریٰ میں انصاراللہ کے دستور اساسی کی نظر ثانی کی تجویز پر ایک کمیٹی مقرر ہوئی۔جس کی رپورٹ کے مطابق انیس نئے قواعد تیار کئے گئے جو بعد نظر ثانی آپ کے دور خلافت میں یکم جنوری 1987ء سے نافذ ہوئے۔

مجالس بیرون: مکرم صدر مجلس نے مجالس بیرون کی کارکردگی کا جائزہ لے کر ان میں اضافہ کا ٹارگٹ مقرر فرمایا اور مجالس بیرون کی تنظیم نو ہوئی اور انہیں اپنی ماہانہ اور سالانہ رپورٹس مرکز بھجوانے کیلئے ہدایت کی گئی۔مجالس بیرون کی کارکردگی کو تیز کرنے کیلئے 1981ء میں صدر محترم کی درخواست پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر کو بیرونی ممالک کے دورہ جات کی اجازت مرحمت فرمائی۔مکرم چوہدری صاحب نے دو ماہ کے عرصہ میں نو ممالک کا دورہ کیا اور مجالس کی کارکردگی کو بہتر بنانے کی سعی کی۔

مجالس بیرون کے کام میں تیزی پیدا کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے اس قاعدہ کی منظوری حاصل کی گئی کہ پاکستان سے باہر ملک کا مربی انچارج اس ملک میں مجلس انصاراللہ کا نائب صدر ہوگا۔

تعمیر کمیٹی کا قیام: جماعتی وسعت کے پیش نظر گیسٹ ہاؤس میں توسیع کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی لہٰذا حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس کی تجویز پر 11 رجنوری 1981ء کو عاملہ میں گیسٹ ہاؤس کی توسیع اور دفتر انصاراللہ کی تشکیلِ نو کے لئے ایک تعمیر کمیٹی قائم کی گئی۔ (تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 158)

شعبہ مال: حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے دور صدارت کے پہلے سال میں ہی چند اراکین کی طرف سے یہ سوال اُٹھایا

گیا کہ کیا چندہ انصاراللہ لازمی ہے یا طوعی؟ اس سوال کے جواب میں صدر مجلس نے قرآن کریم کی آیات، حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے رہنما ارشادات پر مشتمل ایک پمفلٹ ''انفاق فی سبیل اللہ اور انصاراللہ'' کے نام سے تیار کروا کے قیادت مال کی طرف سے شائع کروایا۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشادات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ اگر کوئی شخص ایسا ہے جو چالیس سال سے اُوپر کی عمر رکھتا ہے مگر وہ انصاراللہ کی مجلس میں شامل نہیں ہوا تو اُس نے بھی ایک قومی جُرم کا اِرتکاب کیا ہے۔

اسی ارشاد کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی منظوری سے دستورِ اساسی مجلس انصاراللہ میں جماعت احمدیہ کے چالیس سال سے زائد عمر رکھنے والے افراد کو اِس مجلس کا لازمًا رُکن قرار دیا گیا تھا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی منظوری سے انصاراللہ کے ہر ممبر سے کم از کم ایک آنہ ماہوار کے حساب سے چندہ لینے کا فیصلہ ہوا تھا۔ (تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 3)

آپ نے تنظیم کے قیام کے وقت حضرت مصلح موعود کے اس ارشاد کی طرف بھی توجہ دلائی کہ انصاراللہ اپنی ترقی اور کام کی توسیع کے لئے روپیہ جمع کریں اور اُسے مناسب اور ضروری کاموں پر خرچ کریں۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 22/اکتوبر 1944ء)

پھر آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے اس ارشاد کا حوالہ دیا جس میں حضور نے انصاراللہ کے چندہ کی شرح نصف پیسہ سے بڑھا کر ایک پیسہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ آپ کے مال میں برکت دے گا۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 19/نومبر 1971ء)

ان حوالہ جات کی وضاحت کے ساتھ آپ نے تحریر فرمایا خاکسار اپنے تمام بھائیوں سے درخواست کرتا ہے کہ وہ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیك اللّٰھم لبیك کہتے ہوئے ہر مالی تحریک اور تنظیم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اپنے چندے اپنی آمدنی کے مطابق باشرح ادا فرمائیں۔ (تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 15)

چنانچہ آپ کی کوششوں سے بجٹ 1979ء تین لاکھ انیس ہزار کے مقابل پر 1982ء میں بڑھ کر 6 لاکھ 94 ہزار ہو گیا۔

شعبہ تربیت: شعبہ تربیت میں نماز باجماعت کا قیام بہت بنیادی حیثیت کا حامل ہے اس سلسلہ میں نمازوں میں ست احباب کے اعداد و شمار تیار کر کے انہیں مستعد ممبران کے سپرد کر کے انہیں نماز کا پابند بنانے اور جہاں نماز باجماعت کے لئے مرکز نماز موجود نہیں وہاں ایسے مراکز قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ (تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 259)

مختلف مجالس جیسے کراچی کے مختلف حلقوں میں ناظمین اضلاع اور عہدیداران حلقہ کی بیوت الذکر یا نماز سینٹرز میں نماز فجر کا جائزہ لیا اور جہاں حاضری میں کمی کے آثار نظر آئے وہاں توجہ دلائی جس کا بہت عمدہ اور نمایاں نتیجہ حاصل ہوا۔

شعبہ تربیت میں مجالس و اضلاع میں تربیتی اجتماعات کے انعقاد کے نتیجہ میں انصاراللہ میں غیر معمولی بیداری کی لہر دوڑ گئی۔ اجتماعات کی تعداد میں آپ کے دور میں ہر سال اضافہ ہوتا چلا گیا مجالس کے علاوہ اضلاع بھی اپنے اجتماعات منعقد کرنے لگے۔ 1982ء میں بھی سالانہ اجتماعات کا سلسلہ اسی طرح شدومد سے جاری رہا۔ جن میں پیدا ہونے والی بیداری کی

لہر کے عمدہ نتائج مرکزی اجتماعات میں مشاہدہ کیے گئے۔

مرکزی سالانہ اجتماعات: آپ کے دور صدارت میں تین سالانہ مرکزی اجتماعات ہوئے۔ ہر اجتماع انصار اللہ کی روشن ترقی کا آئینہ دار بن کر آیا۔

آپ کے دور کے پہلے اجتماع 1979ء کی ایک خاص بات یہ تھی کہ اس موقع پر قیادت ذہانت وصحت جسمانی کے تحت محترم صدر صاحب نے احمدی شعراء کے لئے نظمیں لکھنے کا ایک نیا میدان تجویز کیا اور فرمایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا یہ مبارک ارشاد ہے کہ انصار اللہ جوانوں کے جوان ہیں چنانچہ آپ نے مقابلہ نظم کے لئے پہلا مصرع یہی تجویز کیا کہ: جوانوں کے تم ہو جواں اللہ اللہ: اجتماع کی ایک اور خصوصیت سوال و جواب کی دلچسپ مجلس میں یہ جدّت تھی کہ علماء کے ایک بورڈ نے شاملین مقابلہ سے سوال کرنے اور جواب درست نہ ہونے کی صورت میں جوابات بھی دینے تھے۔ علماء کے بورڈ میں محترم صدرِ مجلس کے علاوہ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب، مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب شامل تھے۔ (تاریخ انصار اللہ جلد دوم صفحہ 34)

اجتماع میں ایک اور دلچسپ پروگرام سوال و جواب کا بھی تھا جس میں صدرِ مجلس کے علاوہ مذکورہ بالا تینوں بزرگان سلسلہ نے انصار کے سوالوں کے جواب دیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطابات کے بعد اجتماع میں دلچسپی کا مرکز صدر مجلس کے خطابات تھے۔ آپ نے اپنے خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح کے خطاب کو اجتماع کا مرکزی نکتہ قرار دیا اور آئندہ سال انصار اللہ کے پروگرام کو بہتر چلانے کے لیے اول تو دعا کی طرف توجہ دلائی۔ پھر تربیت کے لئے اپنے اندر نرمی و پیار پیدا کرنے اور دعوت الی اللہ کی مہم میں حصہ لے کر متلاشیان حق کو مرکز سلسلہ لانے کی تحریک فرمائی اور خلافت کی اطاعت کا عہد کرنے کی نصیحت کی۔

حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے دور صدارت میں ہر آنے والے سال میں ان پُر کیف تربیتی و روحانی اجتماعات کا سلسلہ پہلے سے بڑھ کر مؤثر اور کامیاب ثابت ہوتا رہا۔ اس جگہ اندیشہ طوالت کے باعث 1980ء اور 1981ء کے اجتماعات کی تفصیل میں جانا ممکن نہیں جن کے دلنشین نظارے ماضی کے دریچوں میں جھانکتے ہوئے تاریخ انصار اللہ سے کئے جاسکتے ہیں۔ تاہم 1981ء کے سالانہ اجتماع کی یادوں کا جستہ جستہ ذکر کئے بغیر رہا نہیں جاسکتا۔ یہ اجتماع پندرھویں صدی ہجری کا پہلا اجتماع تھا اور اس لحاظ سے خصوصیت کا حامل تھا کہ اس میں سال گزشتہ کی 852 مجالس کے مقابل پر 1316 مجالس کی نمائندگی نے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے۔ اجتماع میں انصار کی کثیر حاضری کے باعث رہائش اور خوراک کے انتظامات میں ہنگامی بنیادوں پر ردّ و بدل ضروری ہوگیا۔ اراکین انصار اللہ کی کل تعداد 4600 رہی اور یوں اجتماع میں انصار کی حاضری کا بھی نیا ریکارڈ قائم ہوا۔ زائرین کی تعداد 3183 اس کے علاوہ تھی۔ یوں انصار اللہ کے اجتماع نے کامیابی کی نئی بلندیوں کو چھو

لیا۔اس اجتماع کی ایک اور خصوصیت آٹھ بیرونی ممالک سے گیارہ انصار نمائندوں کی شرکت تھی۔ جو انگلستان، ایران، کینیڈا، جرمنی، سری لنکا، افغانستان، بنگلہ دیش اور بھارت سے تشریف لائے تھے۔ یہ اجتماع پہلی دفعہ احاطہ انصاراللہ سے باہر بیت اقصیٰ سے ملحق جلسہ سالانہ کے میدان میں منعقد ہوا۔ جو حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کے دورِ صدارت کا آخری اجتماع ثابت ہوا۔اس اجتماع کی ایک اور خصوصیت انصار سائیکل سواروں کی اس میں شرکت تھی۔ ایک باضابطہ تحریک کے تحت 25 مجالس کے 192 انصار سائیکلوں پر آکر اجتماع میں شامل ہوئے۔ ان قافلوں میں فیصل آباد، سرگودھا، شیخوپورہ، قصور، گجرات، گوجرانوالہ، بہاولپور اور علاقہ سندھ کے انصار شامل تھے۔ضلع تھرپارکر سے آنے والے انصار نے 800 میل کا سفر چھ روز میں طے کیا تھا۔

شعبہ اصلاح وارشاد: حضرت مرزا طاہر احمد صاحب نے اپنے دورِ صدارت کے آغاز سے ہی شعبہ اصلاح وارشاد کی طرف خاص طور پر توجہ دینے کی ہدایت فرمائی اور 13 ر مارچ 1979ء کی ناظمین اضلاع کی میٹنگ میں فرمایا کہ اس وقت لوگ ذہنی طور پر اس کے لئے تیار ہیں۔ دعوت الی اللہ کی طرف غیر معمولی توجہ کی ضرورت ہے۔اس وقت دعوت الی اللہ کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ مجالس کی طرف سے وفود کو ربوہ لایا جائے اور وفود سے ملاقات کروائی جائے۔ آپ نے اس سے پہلے ہر مجلس کو سال میں کم ازکم ایک وفد ربوہ لانے کا ٹارگٹ دیا تھا۔

اصلاح وارشاد کا کام منظم کرنے کے لئے آپ نے شعبہ مال کی طرح اس کا بجٹ بنانے کی ضرورت پر زور دیا کہ ہر فرد سال میں کتنے احمدی بنائے گا۔ پھر عہدیداران اس بجٹ کو پورا کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔اسی طرح ہر مجلس کے ساتھ دو یا تین دیہات معیّن کئے جائیں جہاں وہ احمدیت کا پودا لگانے کی ذمہ دار ہو۔اس سلسلہ میں آپ نے مجلس کی سطح پر تفصیلی اسکیم بنانے کی طرف راہنمائی کی جس میں مقامی طور پر چھوٹی سطح پر مجالس مذاکرہ اور مرکز سے لٹریچر حاصل کرکے منظم طور پر تقسیم کرنے اور بذریعہ ڈاک بھجوانے کا کام شامل تھے۔اس کام کو تیز کرنے کے لئے آپ نے پاکستان کے طول وعرض کے تفصیلی دورے کئے اور مجالس انصاراللہ کے تحت سوال و جواب کی مجالس منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ تاریخ انصاراللہ کے ریکارڈ کے مطابق 1979ء میں آپ نے 16 مجالس مذاکرہ وسوال و جواب منعقد کیں۔ 1980ء میں 13 مجالس مذاکرہ وسوال وجواب کا انعقاد ہوا۔ 1981ء میں کم ازکم 16 مجالس سوال وجواب منعقد ہوئیں۔ ہر جمعرات کو مرکز میں آنے والے وفود کے ساتھ مجالس مذاکرہ ان کے علاوہ تھیں۔

شعبہ اشاعت: مجلس کے ترجمان ماہنامہ انصاراللہ کے معیار کو بلند کرنے کیلئے آپ نے مسلسل کوشش کی اور ہمیشہ رسالہ کے لئے ایسا مدیر منتخب کرنے کی سعی فرماتے رہے۔ جو رسالہ کے لئے زیادہ وقت نکال کر آپ کی خواہشات اور توقعات کے مطابق ادبی، علمی اور تربیتی لحاظ سے اس کا بہترین معیار قائم کر دکھائے۔ خاکسار 1979ء سے قبل ماہنامہ خالد کا مدیر رہ چکا تھا

اس دوران آپ سے بھی مضامین کیلئے درخواست کی اور بعض دفعہ آپ نے خالد کے شماروں کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے اپنے قلم مبارک سے تبصرہ بھی بھجوایا تھا۔ غالباً 1980ء کی بات ہے ایک موقع پر اس عاجز کو فرمایا کہ تمہیں رسالہ انصاراللہ کا مدیر کیوں نہ بنا دیا جائے؟ میں نے عرض کیا کہ میں تو ابھی انصاراللہ میں نہیں آیا۔ فرمایا اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ بہر حال اس سے آپ کی رسالہ انصاراللہ کے لئے کاوشوں اور نیک تمناؤں کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ مدیر انصاراللہ کے انتخاب کے لئے مسلسل خوب سے خوب تر کی تلاش میں رہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے دور صدارت میں ہی 1980ء میں ماہنامہ انصاراللہ کا ڈاکٹر عبدالسلام نمبر منظر عام پر آیا جو صدر مجلس کے علاوہ بزرگان سلسلہ کے قابل قدر مضامین سے مزیّن تھا۔

1979ء میں رسالہ انصاراللہ کی اشاعت بہت کم تھی۔ آپ نے توسیع اشاعت کی مہم چلانے کی ہدایت فرمائی تاکہ اخراجات کا بار کم ہو نیز انتظامیہ میں مناسب تبدیلیاں کر کے اشاعت بڑھانے کا خاص پروگرام دفتر کو دیا۔ جس کے نتیجہ میں آپ کے تین سالہ دور میں انصاراللہ کی اشاعت 1800 سے بڑھ کر 3200 تک جا پہنچی۔ اس سلسلہ میں الفضل اور انصاراللہ میں اعلانات کے علاوہ عہدیداران کو خطوط لکھ کر بھی تحریک کی گئی اور مربیان کرام کو معیّن ٹارگٹ دے کر تعاون بھی حاصل کیا گیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے رسالہ انصاراللہ کے علاوہ مجلس انصاراللہ کی طرف سے دعوتی و تربیتی لٹریچر کی اشاعت کا خاطر خواہ کام بھی کیا اور متعدد کتب مجلس انصار اللہ کے شعبہ اشاعت کی طرف سے شائع ہوئیں۔ جس کی تفصیل شعبہ اشاعت کے ریکارڈ میں محفوظ ہے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کے دورِ صدارت کا ایک تاریخ ساز واقعہ پندرھویں صدی ہجری کا آغاز تھا۔ اس حوالہ سے برسبیل تذکرہ آپ سے ذکر ہوا کہ چودھویں صدی میں مسیح موعود و امام مہدی کے آنے کے حوالہ جات اور پیشگوئیوں کو جمع کر کے اصل حوالہ جات کے عکس کے ساتھ شائع کر دینا چاہئے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ بہت اچھا خیال ہے آپ جلد اسے تیار کریں مَیں شائع کروادوں گا۔ خاکسار نے یہ رسالہ تیار کیا۔ آپ نے اس کا نام "**چودھویں اور پندرھویں صدی کا سنگم**" تجویز کیا اور خود اس کا پیش لفظ دفتر وقف جدید میں خاکسا کو لکھوایا جو اس کتاب کی زینت ہے۔ پھر مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مینیجر انصاراللہ کے ساتھ لاہور بھجوایا کہ سالانہ اجتماع انصاراللہ سے پہلے یہ رسالہ تیار ہو کر آجائے۔ چنانچہ اجتماع انصاراللہ پر یہ رسالہ لاہور آرٹ پریس سے شائع ہو کر آ گیا۔ اور اس کی اتنی مانگ ہوئی کہ اسی سال تین بار پانچ ہزار کی تعداد میں اسے شائع کیا گیا۔

غرض حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے دورِ صدارت میں جس ذاتی توجہ، محنت، تندہی، لگن اور دور اندیشی سے مجلس انصار اللہ کے اہم فرائض سرانجام دیئے وہ آپ کا ہی خاصہ ہیں اور اس دور کی مجلس انصاراللہ کی ترقیات سے ظاہر و باہر ہیں۔ اس

عرصہ میں جو تجربات آپ کو حاصل ہوئے وہ آنیوالے وقت کے لئے سرمایہ ثابت ہوئے۔ 10 رجون 1982ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلافت کے بابرکت منصب پر فائز فرمایا۔ اس کے بعد بھی مجلس انصاراللہ آپ کی شفقتوں کی رہین منت رہی۔ آپ نے اپنے ولولہ انگیز خطابات کے ذریعہ انصار کو آگے سے آگے بڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ خلافت کی خلعت فاخرہ زیب تن کرنے کے بعد انصاراللہ کے نومبر 1982ء کے مرکزی سالانہ اجتماع کے افتتاحی خطاب میں فرمایا کہ:

ہماری اجتماعی زندگی کے بعض پہلو ایسے ہیں جن میں انصار کو بہر حال خدام پر فوقیت حاصل ہے۔ وہ عمر کے لحاظ سے جماعت کے ایسے طبقہ میں شامل ہیں جن کو عموماً عبادت کی زیادہ توفیق ملتی ہے...... پس انصاراللہ میں ایسے بھی بزرگ ہیں جو بہت بوڑھے ہیں بستر پر پڑے ہوئے ہلنے جلنے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ دوسرے لوگ سہارا دیتے ہیں تو حرکت کرتے ہیں لیکن ان کے دل زندہ اور ہمتیں جوان ہیں۔ ان کی دعاؤں میں اتنی طاقت ہے کہ وہ عرش کے پائے ہلا دیتی ہیں۔ غرض اس لحاظ سے انصاراللہ کا یہ کام ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور دعاؤں کی برکت سے بہت تیزی کے ساتھ آگے بڑھیں۔ بڑھاپے کی کمزوریاں ان کے کام میں جو کمی پیدا کر دیتی ہیں اس کمی کو دعاؤں کی برکت سے وہ پورا کر سکتے ہیں بلکہ پورا کرنے سے بھی زیادہ اپنے دامن کو برکتوں سے بھر سکتے ہیں۔ (ملخص از تاریخ انصاراللہ جلد سوم صفحہ 19، 20)

مینیجرز ماہنامہ انصاراللہ پاکستان

ماہنامہ انصاراللہ کی اشاعت کے انتظامی و دفتری امور چلانے کیلئے درج ذیل حضرات کو بطور مینیجر خدمات کی توفیق ملی۔

اسماء مینیجرز	عرصہ خدمت	اسماء مینیجرز	عرصہ خدمت
♦ مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب	1964ء	♦ مکرم مولانا نور محمد نسیم سیفی صاحب	1965ء تا 1967ء
♦ مکرم شیخ محبوب عالم خالد صاحب	1968ء تا 1969ء	♦ مکرم ملک محمد رفیق صاحب	1966ء
♦ مکرم چوہدری بشیر احمد سیال صاحب	1970ء	♦ مکرم مسعود احمد خان دہلوی صاحب	1971ء
♦ مکرم مولانا نور محمد نسیم سیفی صاحب	1972ء	♦ مکرم محمد صدیق گورداسپوری صاحب	1973ء
♦ مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب	1974ء تا 1975ء	♦ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب	1976ء تا 1997ء
♦ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب	1981ء	♦ مکرم حافظ عبدالسنان کوثر صاحب	1998ء تا حال

ادوار صدران انصاراللہ پر ایک طائرانہ نظر

مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب

اس مضمون میں مجلس انصاراللہ مرکزیہ اور مجلس انصاراللہ پاکستان کے پانچ ادوار کا ایک طائرانہ جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ جس سے ہرگز کوئی موازنہ مقصود نہیں بلکہ یہ دیکھنا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے نامساعد حالات اور مشکلات کے باوجود جماعت نے ترقی کی اور تنظیمی کام آگے سے آگے بڑھتا رہا۔ اور تمام صدران نے اپنے اراکین عاملہ کیساتھ ملکر اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے خلافت احمدیہ کی رہنمائی اور سرپرستی میں کماحقہٗ خدمت کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آنے والے وقتوں میں انشاء اللہ کاموں میں مزید وسعت پیدا ہوگی مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے ان بزرگوں کیلئے دُعا بھی کریں ان کی قربانیوں کو یاد رکھیں اور خلافتِ احمدیہ کے عاشق اور فدائی بن کر خدمت دین پر کمربستہ رہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق دے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ عہد صدارت۔ 1968 تا 1978ء

نومبر 1965ء میں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کو خلافت کے منصب جلیلہ پر سرفراز فرمایا تو ابتداء میں حضور مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے خود صدر رہے اور مجلس عاملہ کے دو اجلاس بھی دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں حضور کی صدارت میں منعقد ہوئے۔ لیکن بعدہٗ خلافت احمدیہ کی عظیم ذمہ داریوں کے پیش نظر حضور نے یہ کام حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کے سپرد فرمادیا اور آپ کو مجلس کا نائب صدر مقرر فرمایا اور پھر 1968ء میں حضور نے آپ کو مجلس انصاراللہ مرکزیہ کا صدر مقرر فرمادیا۔ مجلس انصاراللہ مرکزیہ کو حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صدارت 1978ء تک میسر رہی۔ آپ کے عہد صدارت میں ہونے والے بعض نمایاں کام درج ذیل ہیں۔

1۔ بڑی مجالس کی تنظیم نو: کراچی اور لاہور کی مجالس بڑی اور وسیع علاقہ پر پھیلی ہوئی تھیں۔ کام میں سہولت اور روحِ مسابقت کی خاطر لاہور میں 5 اور کراچی میں 4 زعماء اعلیٰ کا تقرر فرمایا۔ اس کے علاوہ ربوہ، فیصل آباد، سرگودھا، راولپنڈی، اسلام آباد، سیالکوٹ، پشاور، کوئٹہ، حیدرآباد، ملتان، منڈی بہاؤالدین کو بھی مختلف حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

2۔ سنڈے کلاسز: نئی نسل کی تربیت اور اصلاح کیلئے بڑی مجالس میں ہفتہ میں ایک دن بچوں کی کلاسز کا اہتمام فرمایا۔

3۔ شوریٰ ناظمین اضلاع: جماعتی شوریٰ کے موقع پر پہلے دن شام کے اجلاس کے بعد تمام زعماء اعلیٰ، ناظمین اضلاع کے ساتھ مرکزی قائدین انصاراللہ کا اجلاس منعقد کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا جس سے مرکزی قائدین سے زعماء اور ناظمین کے تعارف کے ساتھ کام میں بھی سہولت پیدا ہوئی۔

4۔تحریک خاص انصاراللہ: 1969ء میں آپ نے مجلس انصاراللہ کی مالی حالت بہتر کرنے کی خاطر انصار کو تحریک کی کہ وہ اپنی پوری آمد پر شرح کے مطابق مجلس کا چندہ ادا کریں۔ مخیّر اور ذی ثروت انصار کو کم از کم یکصد روپیہ بطور عطیہ ریزروفنڈ میں پیش کرنے کی خصوصی اپیل کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس تحریک میں برکت بخشی اور مجلس کی مالی پوزیشن اللہ تعالیٰ کے فضل سے مضبوط ہوگئی۔ اکتوبر 1971ء میں جب مجلس شوریٰ کی سفارش پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ارشاد فرمایا کہ انصاراللہ فوراً گاڑی خریدے تو اس مد سے ہی حضور کے ارشاد کی تعمیل ہوئی۔

5۔گیسٹ ہاؤس انصاراللہ (تعمیر سرائے ناصر نمبر 1): 1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے جلسہ ہائے سالانہ پر بیرونی ممالک سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کیلئے انجمنوں اور ذیلی تنظیموں کو گیسٹ ہاؤسز تعمیر کرنے کا ارشاد فرمایا تو اراکین انصاراللہ کے تعاون سے صدر مجلس نے 2/اکتوبر 1974ء کو سنگ بنیاد رکھ کر اس پر کام شروع فرما دیا اور جدید سہولتوں سے آراستہ ایک خوبصورت عمارت تعمیر ہوئی اور مجلس انصاراللہ کو حضور اقدس کے ارشاد کی تعمیل میں سب سے پہلے گیسٹ ہاؤس بنانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ

قیادت مجالس بیرون: بیرونی ممالک میں جماعتیں تیزی سے قائم ہو رہی تھیں۔ اس امر کی ضرورت محسوس ہوئی کہ وہاں بھی ذیلی تنظیموں کا نظام قائم کیا جائے۔ اس ضرورت کے پیش نظر ایک نئی قیادت مجالس بیرون قائم کر کے بیرونی مشنز کو مجلس کا لائحہ عمل اور دستور اساسی بھجوایا گیا اور ان سے درخواست کی گئی کہ جہاں جہاں ممکن ہو انصاراللہ کی تنظیمیں قائم کی جائیں۔ مربی انچارج کو اس ملک کا نائب صدر انصاراللہ مقرر کیا گیا۔ اس سلسلہ میں انگلستان میں چودہ مقامات پر مجالس کا قیام ہوا۔

1978ء میں جب بین الاقوامی کسر صلیب کانفرنس منعقد ہوئی۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ ذاتی خرچ پر کانفرنس میں شرکت کیلئے تشریف لے گئے۔ صدر مجلس نے آپ کو انگلستان کی مجالس کا دورہ کرنے کی ہدایت فرمائی جس سے مجالس میں بیداری پیدا ہوئی اور ان کا سالانہ بجٹ 675 پاؤنڈ ہو گیا اور ایک ریزروفنڈ قائم کر کے ہر سال ایک سو پاؤنڈ مالیت کے انعامات حسن کارکردگی جلسہ سالانہ انگلستان پر دیئے جانے کا پروگرام بنایا۔ انگلستان کے علاوہ امریکہ، جزائر فجی، سری لنکا، برما، کینیڈا، جرمنی، نائیجیریا، غانا، سیرالیون، آئیوری کوسٹ، کینیا، ماریشس، انڈونیشیا میں بھی مجالس قائم ہوئیں۔ 1973ء میں صدر مجلس نے سری لنکا کا دورہ بھی کیا۔

قیادت قلمی دوستی: بیرونی ممالک کے افراد جماعت سے تعلق بڑھانے کیلئے آپ کے عہد صدارت میں قلمی دوستی کی قیادت قائم کی گئی۔ اس قیادت کا کام بیرونی ممالک کے موزوں افراد سے پاکستانی انصار کا تعارف کروانا اور قلمی دوستی قائم کر کے ان کو رشتہ اخوت ومحبت میں منسلک کرنا تھا۔

یتامیٰ کی خبرگیری کی تحریک: صدر مجلس نے قیادت ایثار کو خصوصی طور پر یتامیٰ کے کوائف اکٹھے کرنے کی ہدایت فرمائی پھر ایک مرکزی کمیٹی مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر کی صدارت میں قائم کی جس نے یہ تجویز کیا کہ:

1۔ ہر جگہ یتامیٰ کی اخلاقی، دینی اور تعلیمی امور کی نگرانی کیلئے مناسب افراد بطور سرپرست مقرر کئے جائیں۔

2۔ الفضل، ماہنامہ انصاراللہ میں اس تحریک کی اہمیت کے بارہ میں مضامین شائع کئے جائیں۔
3۔ قائدین اور انسپکٹران اپنے دوروں میں بالخصوص اجتماعات کے موقعوں پر اس کی اہمیت کو واضح کریں اور جائزہ لیں کہ کیا کام کیا جارہا ہے اور یہ بھی دیکھیں کہ یتیم بچے اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ تنظیموں کے پروگراموں میں حصہ لے رہے ہیں یا نہیں۔

آپ نے سالانہ اجتماعات میں خالص دینی معاشرہ کے قیام، اجتماعی زندگی سے متعلق امور، مساوات اور دینی اخوت کے قیام اور استحکام کے قرآنی ذرائع پر مفید لیکچر دیئے۔ آپ نے اندرون ملک اور بیرون ملک دوروں کے دوران مجلس انصاراللہ کو منظم اور فعال کرنے کی سعی کی جس کے مفید نتائج نکلے اور مجلس انصاراللہ ترقی کی منازل طے کرتی رہی۔ فالحمدللہ

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب۔ عہد صدارت۔ 11 رجون 1982ء تا 31 ردسمبر 1999ء

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کا عہد صدارت 1982ء سے 1999ء تک محیط ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے منصب خلافت پر متمکن ہونے پر آپ کو صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ مقرر فرمایا۔ آپ کا دورِ صدارت دو ادوار پر منقسم ہے۔ اوّل جس میں آپ مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے صدر تھے۔ 11 رجون 1982ء تا 3 رنومبر 1989ء۔ دوم، جب آپ مجلس انصاراللہ پاکستان کے صدر رہے۔ یعنی 3 رنومبر 1989ء تا 31 ردسمبر 1999ء۔ اس سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے دورِ صدارت میں آپ نائب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ رہے۔ اس طرح آپ کا دورِ صدارت تقریباً ساڑھے سترہ سال پر محیط ہے۔ جو پُر آشوب دور تھا۔ جس میں ایک طرف دشمن نے جماعت کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات کی بارش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کماحقہٗ بے لوث، انتہائی سنجیدہ اور بھرپور توجہ کے ساتھ قابل ستائش خدمات دینیہ کی توفیق دی۔

نائب صدر مرکزیہ کی حیثیت سے آپ نے جرمنی، سوئٹزرلینڈ، سویڈن، ناروے، ہالینڈ، انگلینڈ، امریکہ اور کینیڈا کا دورہ کیا جو نہایت کامیاب رہا۔ چنانچہ اس وقت کے صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اس دورہ سے واپسی پر آپ کے اعزاز میں منعقد ہونے والی تقریب میں فرمایا۔

1۔ چوہدری صاحب نے ہماری توقعات سے کہیں بڑھ کر کام کیا اور کامیابی حاصل کی۔
2۔ چوہدری صاحب نے جب تک کام پوری طرح مکمل نہ کر لیا آرام نہ کیا۔
3۔ چوہدری صاحب نے دورے کے دوران ستاون 57 مجالس کا قیام کیا۔
4۔ آج بیرون پاکستان مجلس انصاراللہ پہلے سے کہیں زیادہ مستحکم اور مضبوط ہوگئی ہے۔

اس انتہائی قابل قدر حسن کارکردگی کے ساتھ محترم چوہدری صاحب نے صدارت انصاراللہ کے فرائض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کئے اور خلفائے سلسلہ کی خوشنودی حاصل کی۔ آپ کا دور تاریخی ہی نہیں بلکہ تاریخ ساز ہے۔ اس دوران 1984ء کا پُر آشوب زمانہ گزرا اور خلیفۂ وقت کی پاکستان سے ہجرت اور طویل عرصہ تک عدم موجودگی میں آپ نے اللہ تعالیٰ

کے فضل سے انصاراللہ کے عہد کے عین مطابق انصاراللہ پاکستان کو خلیفۂ وقت سے وابستگی اور امام وقت کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے حکمت، ہمت اور حوصلہ سے آگے بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

رابطہ کا نظام: آپ نے انصار سے رابطہ کا مؤثر نظام قائم فرمایا۔ باقاعدہ ایک دورہ کمیٹی بنائی جو ہر ماہ پاکستان کے مختلف اضلاع اور صوبہ جات میں اراکین عاملہ اور بزرگان سلسلہ کے وفود تشکیل دے کر بھجواتی۔ اس طرح ملک کے طول و عرض میں خود بھی دورے کئے اور علماء سلسلہ اور قائدین مجلس انصاراللہ کے دورہ جات کا ماہانہ مربوط پروگرام بنایا جس سے پاکستان بھر کی شہری اور دیہاتی مجالس سے رابطہ ہوتا اور وہاں تعلیمی اور تربیتی اجلاسات منعقد ہوتے اور دعوت الی اللہ کے مقاصد کے حصول کیلئے بھی ٹھوس کام ہوا۔ قیادت اصلاح و ارشاد کے تحت ان دورہ جات میں سوال و جواب کی مجالس، تبلیغی مساعی کا سلائیڈز کے ذریعہ تذکرہ اور انصار کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے کوششیں شامل ہیں۔

پہلا اجتماع: آپ کے عہد صدارت کا پہلا سالانہ اجتماع بہت کامیاب رہا۔ جس میں گزشتہ سال کے مقابل ایک سو دس مجالس، سات سو اراکین اور ایک ہزار ایک سو اڑتیس زائرین کا اضافہ ہوا، اسی طرح سائیکل پر آنے والے انصار 82 کے مقابلے میں 197 شریک ہوئے۔

المہدی ہسپتال: آپ کے عہد صدارت میں مجلس انصاراللہ کی طرف سے بطور اظہار تشکر بر موقع صد سالہ جوبلی نگر پارکر سندھ میں ایک شاندار ہسپتال تعمیر کیا گیا۔ خدمت انسانیت کا یہ ادارہ اب تھرپارکر میں ''المہدی ہسپتال'' کی صورت میں وقف جدید انجمن احمدیہ کے زیر انتظام دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف عمل ہے۔

توسیع گیسٹ ہاؤس: آپ کے عہد صدارت میں توسیع گیسٹ ہاؤس انصاراللہ کا کام بھی ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد مجلس انصاراللہ مرکزیہ سے پہلی ملاقات 14رجون 1982ء میں ارشاد فرمایا:

> ''مجلس مرکزیہ گیسٹ ہاؤس انصاراللہ میں مزید چار فیملی ٹائپ رہائشی کمرہ جات (مع غسل خانہ) جلسہ سالانہ سے قبل تیار کروائے''

اس ارشاد پر فوری طور پر کام شروع کیا گیا اور حسب ارشاد تکمیل کی گئی آپ کے دور میں ہی ان کمروں پر دوسری منزل تعمیر ہوگئی۔ مسقف رقبہ 1558 مربع فٹ تھا۔ اس کے بعد پہلی منزل میں ڈرائنگ، ڈائننگ، کچن، سٹور اور دو بیڈ روم مع باتھ روم تعمیر کروائے گئے۔ جن کا مسقف رقبہ 2756 مربع فٹ تھا اور اسی قدر مسقف رقبہ دوسری منزل پر تعمیر کروایا گیا۔ اس دور میں گیسٹ ہاؤس کا کل مسقف رقبہ (سات ہزار ستر) 7070 مربع فٹ تعمیر ہوا۔ تعمیر بڑی معیاری اور دیدہ زیب ہوئی اور سب کمروں کو اعلیٰ قسم کے فرنیچر اور جدید سہولیات سے مزین کیا گیا۔

اشاعت: احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں دنیا کی سو زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے کا جو پروگرام تشکیل پایا اس میں مجلس انصاراللہ کو گجراتی زبان میں قرآن کریم کے اخراجات برداشت کرنے کی توفیق ملی۔ ایم ٹی اے کے لئے ایک سٹوڈیو قائم کر کے مختلف پروگرام ریکارڈ کرنے کا انتظام کیا گیا۔ شعبہ جات میں رفتارِ کار کو بہتر بنانے کیلئے کمپیوٹر کا نظام قائم

2۔ الفضل، ماہنامہ انصار اللہ میں اس تحریک کی اہمیت کے بارہ میں مضامین شائع کئے جائیں۔

3۔ قائدین اور انسپکٹران اپنے دوروں میں بالخصوص اجتماعات کے موقعوں پر اس کی اہمیت کو واضح کریں اور جائزہ لیں کہ کیا کام کیا جا رہا ہے اور یہ بھی دیکھیں کہ یتیم بچے اپنی عمر کے لحاظ سے متعلقہ تنظیموں کے پروگراموں میں حصہ لے رہے ہیں یا نہیں۔

آپ نے سالانہ اجتماعات میں خالص دینی معاشرہ کے قیام، اجتماعی زندگی سے متعلق امور، مساوات اور دینی اخوت کے قیام اور استحکام کے قرآنی ذرائع پر مفید لیکچر دیئے۔ آپ نے اندرون ملک اور بیرون ملک دوروں کے دوران مجلس انصار اللہ کو منظم اور فعال کرنے کی سعی کی جس کے مفید نتائج نکلے اور مجلس انصار اللہ ترقی کی منازل طے کرتی رہی۔ فالحمدللہ

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب۔ عہد صدارت۔ 11/جون 1982ء تا 31/دسمبر 1999ء

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کا عہد صدارت 1982ء سے 1999ء تک محیط ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے منصب خلافت پر متمکن ہونے پر آپ کو صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ مقرر فرمایا۔ آپ کا دورِ صدارت دو ادوار پر منقسم ہے۔ اوّل جس میں آپ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے صدر تھے۔ 11/جون 1982ء تا 3/نومبر 1989ء۔ دوم، جب آپ مجلس انصار اللہ پاکستان کے صدر رہے۔ یعنی 3/نومبر 1989ء تا 31/دسمبر 1999ء۔ اس سے قبل حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے دورِ صدارت میں آپ نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ رہے۔ اس طرح آپ کا دورِ صدارت تقریباً ساڑھے سترہ سال پر محیط ہے۔ جو پُر آشوب دور تھا۔ جس میں ایک طرف دشمن نے جماعت کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا تو دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات کی بارش ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کماحقہٗ بے لوث، انتہائی سنجیدہ اور بھرپور توجہ کے ساتھ قابل ستائش خدمات دینیہ کی توفیق دی۔

نائب صدر مرکزیہ کی حیثیت سے آپ نے جرمنی، سوئٹزرلینڈ، سویڈن، ناروے، ہالینڈ، انگلینڈ، امریکہ اور کینیڈا کا دورہ کیا جو نہایت کامیاب رہا۔ چنانچہ اس وقت کے صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے اس دورہ سے واپسی پر آپ کے اعزاز میں منعقد ہونے والی تقریب میں فرمایا۔

1۔ چوہدری صاحب نے ہماری توقعات سے کہیں بڑھ کر کام کیا اور کامیابی حاصل کی۔

2۔ چوہدری صاحب نے جب تک کام پوری طرح مکمل نہ کر لیا آرام نہ کیا۔

3۔ چوہدری صاحب نے دورے کے دوران ستاون 57 مجالس کا قیام کیا۔

4۔ آج بیرون پاکستان مجلس انصار اللہ پہلے سے کہیں زیادہ مستحکم اور مضبوط ہوگئی ہے۔

اس انتہائی قابل قدر حسن کارکردگی کے ساتھ محترم چوہدری صاحب نے صدارت انصار اللہ کے فرائض نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا کئے اور خلفائے سلسلہ کی خوشنودی حاصل کی۔ آپ کا دور تاریخی ہی نہیں بلکہ تاریخ ساز ہے۔ اس دوران 1984ء کا پُر آشوب زمانہ گزرا اور خلیفۂ وقت کی پاکستان سے ہجرت اور طویل عرصہ تک عدم موجودگی میں آپ نے اللہ تعالیٰ

کے فضل سے انصاراللہ کے عہد کے عین مطابق انصاراللہ پاکستان کو خلیفۂ وقت سے وابستگی اور امام وقت کی ہر آواز پر لبیک کہتے ہوئے حکمت، ہمت اور حوصلہ سے آگے بڑھانے میں کردار ادا کیا۔

رابطہ کا نظام: آپ نے انصار سے رابطہ کا مؤثر نظام قائم فرمایا۔ باقاعدہ ایک دورہ کمیٹی بنائی جو ہر ماہ پاکستان کے مختلف اضلاع اور صوبہ جات میں اراکین عاملہ اور بزرگان سلسلہ کے وفود تشکیل دے کر بھجواتی۔ اس طرح ملک کے طول وعرض میں خود بھی دورے کئے اور علماء سلسلہ اور قائدین مجلس انصاراللہ کے دورہ جات کا ماہانہ مربوط پروگرام بنایا جس سے پاکستان بھر کی شہری اور دیہاتی مجالس سے رابطہ ہوتا اور وہاں تعلیمی اور تربیتی اجلاسات منعقد ہوتے اور دعوت الی اللہ کے مقاصد کے حصول کیلئے بھی ٹھوس کام ہوا۔ قیادت اصلاح وارشاد کے تحت ان دورہ جات میں سوال و جواب کی مجالس، تبلیغی مساعی کا سلائیڈز کے ذریعہ تذکرہ اور انصار کے تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لئے کوششیں شامل ہیں۔

پہلا اجتماع: آپ کے عہد صدارت کا پہلا سالانہ اجتماع بہت کامیاب رہا۔ جس میں گزشتہ سال کے مقابل ایک سو دس مجالس، سات سو اراکین اور ایک ہزار ایک سو اڑتیس زائرین کا اضافہ ہوا، اسی طرح سائیکل پر آنے والے انصار 82 کے مقابلے میں 197 شریک ہوئے۔

المہدی ہسپتال: آپ کے عہد صدارت میں مجلس انصاراللہ کی طرف سے بطور اظہار تشکر بر موقع صد سالہ جوبلی نگر پارکر سندھ میں ایک شاندار ہسپتال تعمیر کیا گیا۔ خدمت انسانیت کا یہ ادارہ اب تھرپارکر میں ''المہدی ہسپتال'' کی صورت میں وقف جدید انجمن احمدیہ کے زیر انتظام دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف عمل ہے۔

توسیع گیسٹ ہاؤس: آپ کے عہد صدارت میں توسیع گیسٹ ہاؤس انصاراللہ کا کام بھی ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد مجلس انصاراللہ مرکزیہ سے پہلی ملاقات 14/جون 1982ء میں ارشاد فرمایا:

''مجلس مرکزیہ گیسٹ ہاؤس انصاراللہ میں مزید چار فیملی ٹائپ رہائشی کمرہ جات (مع غسل خانہ) جلسہ سالانہ سے قبل تیار کروائے''

اس ارشاد پر فوری طور پر کام شروع کیا گیا اور حسب ارشاد تکمیل کی گئی آپ کے دور میں ہی ان کمروں پر دوسری منزل تعمیر ہوگئی۔ مسقف رقبہ 1558 مربع فٹ تھا۔ اس کے بعد پہلی منزل میں ڈرائنگ، ڈائننگ، کچن، سٹور اور دو بیڈروم مع باتھ روم تعمیر کروائے گئے۔ جن کا مسقف رقبہ 2756 مربع فٹ تھا اور اسی قدر مسقف رقبہ دوسری منزل پر تعمیر کروایا گیا۔ اس دور میں گیسٹ ہاؤس کا کل مسقف رقبہ (سات ہزار ستر) 7070 مربع فٹ تعمیر ہوا۔ تعمیر بڑی معیاری اور دیدہ زیب ہوئی اور سب کمروں کو اعلیٰ قسم کے فرنیچر اور جدید سہولیات سے مزین کیا گیا۔

اشاعت: احمدیہ صد سالہ جوبلی کے سلسلہ میں دنیا کی سو زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کرنے کا جو پروگرام تشکیل پایا اس میں مجلس انصاراللہ کو گجراتی زبان میں قرآن کریم کے اخراجات برداشت کرنے کی توفیق ملی۔ ایم ٹی اے کے لئے ایک سٹوڈیو قائم کر کے مختلف پروگرام ریکارڈ کرنے کا انتظام کیا گیا۔ شعبہ جات میں رفتارِ کار کو بہتر بنانے کیلئے کمپیوٹر کا نظام قائم

ہوا۔ انصار اللہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشادات پر مشتمل سبیل الرشاد کی پہلی جلد مرتب کر کے شائع کی گئی۔ نیز اس کی اگلی جلد اور اسی طرح تاریخ انصار اللہ کی دوسری جلد کے سلسلہ میں بھی گراں قدر کام ہوا۔ علاوہ ازیں تربیتی مضامین کی اشاعت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

آپ کے عہد صدارت میں رسالہ انصار اللہ کی سرکولیشن میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ ضیاء الحق کے آرڈیننس کے بعد مخالفین کی طرف سے جماعتی رسائل پر مقدمات قائم کرنے کا سلسلہ بھی شروع ہوا اور رسالہ انصار اللہ بھی اس کی زد میں آیا۔ چنانچہ 1985ء سے لے کر 2000ء تک ایڈیٹر، پبلشر اور پرنٹر پر 26 مقدمات درج ہوئے۔ ربوہ سے کراچی تک مقدمات کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ قدم قدم پر دشمن کی رکاوٹیں کھڑی ہونے کے باوجود مجلس انصار اللہ ترقی کی شاہراہ پر رواں دواں رہی۔ ابتلاء کے اس دور میں آپ نے انصار اللہ کی تحمل، ضبط، دانشمندی اور حکمت کے ساتھ قیادت کی توفیق پائی۔

آپ کے عہد صدارت میں نو مبائعین کی تربیت کیلئے 1996ء میں ایڈیشنل قیادت نو مبائعین قائم ہوئی اور 1997ء میں نو مبائعین کے اجتماعات کا انعقاد شروع ہوا۔ آپ کے عہد میں مرکزی امتحانات کا مفید سلسلہ جاری رہا اور اس میں شامل انصار کی شمولیت 3000 سے تجاوز کر گئی۔ امتحانات میں شامل ہونے والوں کو اسناد شرکت اور نمایاں کامیابی حاصل کرنے والوں کو انعامات دیئے جاتے رہے۔ شعبہ صحت جسمانی کے تحت صدر مجلس کی ہدایت پر بتاریخ 26، 27، 28 فروری 1999ء پہلا آل پاکستان بیڈمنٹن ٹورنامنٹ ایوان محمود ربوہ میں منعقد کیا گیا۔

تمام شعبہ جات میں ترقی: کسی تنظیم کی ترقی کا آئینہ دار اس کا بجٹ بھی ہوا کرتا ہے۔ محترم چوہدری صاحب کے عہد صدارت میں بجٹ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ کر بیس گنا ہو گیا اور مالی نظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے مستحکم ہوا۔ آپ کی شبانہ روز محنت، توجہ، لگن اور راہنمائی میں بجٹ کی طرح تمام شعبہ جات میں ترقی ہوئی۔ آپ پاکستان بھر سے آنے والی ماہانہ رپورٹس کو خود تفصیل سے ملاحظہ فرماتے۔ تمام شعبہ جات کی رپورٹس پر اپنے ہاتھ سے نوٹ تحریر فرماتے اور مجالس کو باقاعدہ تبصرہ جات بھجواتے اور مجالس اور اضلاع کو ان کے تمام شعبہ جات کیلئے آپ کی رہنمائی ملتی جس کے نتیجہ میں کاموں میں روز بروز بہتری اور حسن عمل پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بیش بہا خدمات دینیہ کی توفیق بخشی۔ آپ ہمیشہ عاجزی، انکساری کے ساتھ محنت اور جانفشانی سے کام کرتے اور خلافت احمدیہ کے سلطان نصیر بنے رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر و صحت میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب۔ عہد صدارت۔ یکم جنوری 2000ء تا دسمبر 2003ء

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب کی مجلس انصار اللہ میں خدمات کا سلسلہ طویل ہے آپ مجلس انصار اللہ مرکزیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے عہد صدارت میں آئے۔ ابتداء میں آپ قائد قلمی دوستی، قائد مجالس بیرون کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ بعدہٗ آپ مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کے عہد صدارت میں (1982 تا 1999) نائب صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ یکم جنوری 2000ء سے صدر مجلس انصار اللہ کی ذمہ داریاں آپ کے سپرد ہوئیں۔ آپ نے اس تمام عرصہ میں دعا، محنت اور لگن سے مثالی کام کرنے کی توفیق پائی اور آپ کے عہد صدارت میں خلیفہٴ وقت کی رہنمائی میں مجلس

انصاراللہ پاکستان ترقی کی منازل طے کرتی رہی اور تمام شعبہ جات میں کام آگے بڑھا۔

تنظیم کو باقاعدگی اور عمدگی سے چلانے کے لئے اور اجتماعی پروگراموں کے انعقاد کیلئے مجلس کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر آپ نے دفاتر انصاراللہ میں توسیع کروائی۔ دفاتر اور ہال کو ضرورت کے مطابق نیا فرنیچر مہیا کیا۔ بالائی منزل کا خوبصورت اور دیدہ زیب ہال معیاری نشستوں اور دیگر لوازمات کے ساتھ تیار کروایا جو آپ کے عہد صدارت کی یادگار ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے گیسٹ ہاؤسز اور احاطہ دفاتر انصاراللہ پاکستان کی تزئین و آرائش پر بھی خصوصی توجہ دی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے دور میں مجلس کو مالی وسائل بھی مہیا کیے۔ یکم جنوری 2000ء میں آپ کے آغاز صدارت کے بالمقابل 31/دسمبر 2003ء کو عہد صدارت مکمل ہونے پر مجلس انصاراللہ مالی لحاظ سے بہت آگے تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے انصاراللہ کے جو بنیادی مقاصد بیان فرمائے ان میں تعلیم و تربیت اور اشاعت دین کے کام بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔ آپ کے عہد صدارت میں مطبوعات کے سلسلہ میں غیر معمولی کام ہوا اور اس عرصہ میں 19 کتب 41000 کی تعداد میں شائع ہوئیں۔ جن سے اراکین انصاراللہ استفادہ کر رہے ہیں۔ ماہنامہ انصاراللہ کے دو خصوصی نمبر شائع کئے گئے۔ حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس انصاراللہ پاکستان کے اس کام کو سراہا۔ آپ کے عہد صدارت میں کل پاکستان سالانہ علمی مقابلہ جات (سالانہ علمی ریلی) کا آغاز ہوا جو تا حال کامیابی کے ساتھ جاری ہیں۔ سال 2003ء میں انصار کے مابین سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی کا آغاز کیا گیا اور اس پہلے سال میں 59 مقالہ جات اس مقابلہ میں شامل ہوئے اور گراں قدر علمی کاوش پیش کی گئی۔ آپ کے عہد صدارت میں تمام شعبہ جات میں ترقی ہوئی۔ کمپیوٹر سیکشن باقاعدہ قائم کیا گیا اور بعض شعبہ جات میں کمپیوٹر پروگرامنگ کا آغاز کیا گیا۔ شعبہ ایثار میں میڈیکل کیمپس کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی مجالس عرفان اور خطبات کی ریکارڈنگ باقاعدہ ضبط تحریر میں لاکر MTA کو بھجوائی جاتی رہیں۔ آپ نے اپنے عہد صدارت میں نماز باجماعت کے قیام کے لئے ہمہ وقت مسلسل کوشش کی۔ آپ اپنے افتتاحی خطاب سے لے کر اختتامی خطاب تک ہر میٹنگ میں پھر دورہ جات، خطوط اور تبصرہ جات میں، انفرادی رابطہ قائدین، ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ میں ہمیشہ نماز باجماعت کے قیام کیلئے مستعد رہنے کی تلقین فرماتے اور ہمیشہ اس امر کی طرف توجہ دلاتے کہ ہم کماحقہٗ اپنی ذمہ داریاں تب ادا کرنے والے بن سکتے ہیں جب ہم خود اور ہماری نسلیں نماز باجماعت پر قائم ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے مفید نتائج پیدا کئے تاہم یہ کام مسلسل توجہ اور محنت کا متقاضی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ جماعت کو عبادت کے حق ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ کی محبت اپنے دلوں میں جاگزیں کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب۔ عہد صدارت۔ 2004 تا 2009ء

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کا عہد صدارت 6 سال پر محیط ہے۔ آپ یکم جنوری 2004 تا 31 دسمبر 2009 مجلس انصاراللہ پاکستان کے صدر رہے۔ آپ نے دعا، محنت، لگن اور جذبۂ اخلاص سے مثالی کام کرنے کی توفیق پائی

اور آپ کے عہد صدارت میں مجلس کے تمام شعبہ جات میں کام آگے بڑھا۔ تنظیم کو باقاعدگی اور عمدگی سے چلانے، اجتماعی پروگراموں کے انعقاد اور مہمانوں کے قیام کیلئے مجلس انصاراللہ کے احاطہ میں نئے دفاتر، گیسٹ ہاؤسز اور کوارٹرز کارکنان آپ کی بے لوث مساعی کا شاہکار ہیں۔

توسیع عمارات: آپ نے وَسِّعْ مَکَانَکَ کے تحت اپنے عہد صدارت میں توسیع عمارات کا جامع منصوبہ تیار کیا جس میں احاطہ کے اندر مزید ایک گیسٹ ہاؤس سرائے ناصر 3 کی تعمیر، کارکنان مجلس انصاراللہ پاکستان کے پُرانے خستہ حال کوارٹرز کی ازسرنو تعمیر شامل تھی۔ اس مقصد کے حصول کے لئے آپ نے حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے ایک مد ''توسیع عمارات'' قائم فرمائی جس کے تحت پاکستان کے علاقہ جات اور اضلاع سے ایک خطیر رقم عطیہ جات کی صورت میں اکٹھی کی۔ اراکین انصاراللہ نے آپ کی تحریک پر اس مد میں دل کھول کر حصہ لیا۔

سرائے ناصر نمبر 3 کی تعمیر دسمبر 2004 میں شروع ہوئی۔ Basement کے ساتھ یہ تین منزلہ عمارت تعمیر کی گئی جس کے ڈیزائن اور نقشہ میں اس امر کو مدنظر رکھا گیا کہ زیادہ سے زیادہ مہمانوں کے ٹھہرنے کی گنجائش ہو۔ اس میں 12 بڑے کمرے تعمیر کئے گئے جن کے ساتھ ہر بلاک میں اچھے معیاری COMMON WASHROOM بنائے گئے۔ ان کمروں میں ایک صد سے زائد مہمانوں کی رہائش کا انتظام ہے۔ مہمانوں کی ضروریات کے مطابق ان کمروں کو آراستہ کیا گیا۔ دفاتر کا نیا بلاک تعمیر کیا گیا اس کو اس طرح پر ڈیزائن کیا گیا کہ پہلے سے قائم دفاتر کے کمرے اس نئے بلاک کا حصہ بن گئے اور اس آفس بلاک کی Basement سٹورز کیلئے مہیا کی گئی۔ پُرانے 6 دفاتر کے ساتھ 8 نئے دفاتر قائم ہو گئے۔ اس طرح 14 دفاتر پر مشتمل جدید آفس بلاک بن گیا۔ ان دفاتر کو شعبہ جات کی ضروریات کے مطابق Furnish کیا گیا۔ شعبہ جات کو کمپیوٹرز مہیا کئے گئے۔ دفاتر کی ائیر کنڈیشنگ اور Heating کا انتظام کیا گیا نیز برقی رَو کے تعطّل کی صورت میں جنریٹرز اور کنورٹرز کی سہولیات مہیا کی گئیں تا شعبہ جات سہولت کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے سکیں۔

احاطہ انصاراللہ میں پانچ کارکنان کے پُرانے کوارٹرز شکستہ اور خستہ حال تھے۔ آپ نے اس جگہ پر 9 نئے کوارٹرز کی تعمیر کروائی۔ ابتدائی طور پر 9 کوارٹرز تعمیر کرنے کا پروگرام تھا تاہم بعد میں مددگار کارکنان اور سیکیورٹی عملہ کی ضروریات مدنظر رکھتے ہوئے آپ نے سرائے ناصر نمبر 3 کے ساتھ موجود جگہ پر مزید تین منزلہ تین کوارٹرز بھی تعمیر کروائے۔

علاوہ ازیں احاطہ انصاراللہ میں Gates کے ساتھ سیکورٹی گارڈ کے رومز اور نئے کامن واش رومز، جنریٹر روم، احاطہ انصاراللہ کے اندر سڑکوں کو فرش اور ٹائلز کے ذریعہ پختہ کرنے کا کام بھی آپ کے عہد صدارت میں مکمل ہوا۔ ایوان ناصر (ہال انصاراللہ) کی بالائی منزل میں ائیر کنڈیشنگ کا انتظام کیا اور نیچے والے ہال کیلئے کرسیاں اور پروگرام کو بالائی منزل سے نیچے والے ہال میں دکھانے اور سنانے کیلئے ایک بڑی LED سکرین مہیا کی۔ آپ نے یہ تعمیراتی کام جس ذاتی توجہ، مسلسل محنت، لگن اور ذوق وشوق اور سرعت کے ساتھ کروایا وہ قابل رشک ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزاء دے۔

اشاعت کتب: آپ کے عہد صدارت میں انصاراللہ کی تعلیم کیلئے مطبوعات اور اشاعت کے سلسلہ میں غیر معمولی کام ہوا اور

شعبہ اشاعت میں 45 کتب 52665 کی تعداد میں شائع ہوئیں جن میں علمی وتربیتی مضامین پر مشتمل کتب، سیرت وسوانح کی متعدد کتب کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 313 رفقاء کی سیرت وسوانح پر مشتمل کتاب ''(رفقاء) صدق وصفا'' اور ''(رفقاء) احمد'' مؤلفہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان کی نایاب دس جلدیں آپ نے شائع کروائیں۔ آپ نے کتب کی اشاعت کا کام بھی مسلسل محنت سے جاری رکھا۔ آپ کتب کی تیاری، حوالہ جات کی چیکنگ، پروف ریڈنگ کا بیشتر کام اپنے دیگر کاموں کے ساتھ خود فرماتے۔

تاریخ انصار اللہ: 1972ء کی مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق تاریخ انصار اللہ کی تدوین کا آغاز ہوا تھا اور اس کی پہلی جلد 1978ء میں منظر عام پر آئی تھی۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کی خصوصی توجہ کا نتیجہ ہے کہ وہ کام جو کافی عرصہ سے تشنۂ تکمیل تھا خدا کے فضل سے تکمیل کو پہنچنے لگا اور نومبر 2006ء میں 28 سال کے وقفہ کے بعد تاریخ کی دوسری جلد منظر عام پر آئی جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے دورِ صدارت 1979 تا 1982ء کے حالات شامل تھے اور پھر مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کے دورِ صدارت 1982ء تا 1999ء پر مشتمل تاریخ انصار اللہ مرتب کر کے شائع کی گئی۔

رسالہ انصار اللہ: مجلس انصار اللہ کا ترجمان ماہنامہ انصار اللہ بھی آپ کی خصوصی توجہ کا مرکز رہا۔ خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر انصار اللہ کے سپرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول نمبر تھا۔ 444 صفحات پر مشتمل ایک ضخیم نمبر آپ نے ذاتی محنت اور توجہ اور رہنمائی سے مکمل کروایا۔ بعد ازاں بانیٔ تنظیم انصار اللہ سیدنا مصلح موعود کے بارہ میں ایک شایانِ شان نمبر 888 صفحات پر مشتمل مصلح موعود نمبر 13000 کی تعداد میں شائع کروایا۔

قیادت تعلیم: اراکین انصار اللہ کے علمی معیار کو بلند کرنے کیلئے مجلس انصار اللہ پاکستان میں مرکزی امتحانات کا مفید سلسلہ جاری ہے جس کے نصاب میں قرآن کریم، کتب حضرت مسیح موعودؑ، کتب خلفائے سلسلہ رکھی جاتی ہیں۔ شعبہ تعلیم کے تحت آپ کے عہد صدارت میں 31 کتب نظارت اشاعت اور فضل عمر فاؤنڈیشن سے شائع کروا کر شامل نصاب کی گئیں اور ہر کتاب 6 ہزار کی تعداد میں شائع کی گئی اور کتب کی کل تعداد 1,86,000 رہی اور یہ تعداد شعبہ اشاعت مجلس انصار اللہ کے تحت شائع ہونے والی کتب 52665 کے علاوہ تھی۔ آپ کے عہد صدارت میں مرکزی امتحانات میں شمولیت 417 مجالس کے 7500 انصار سے بڑھ کر 890 مجالس کے 13,300 انصار تک پہنچ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی مقابلہ مقالہ نویسی میں پانچوں ذیلی تنظیموں کے 518 اراکین نے شرکت کی۔ تین لاکھ روپے مالیت کے انعامات دیئے گئے اور آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے اظہار تشکر کے طور پر آئندہ بھی اس مقابلہ مقالہ نویسی کو جاری رکھنے کا اعلان فرمایا اور اس کیلئے بجٹ میں علیحدہ مد ''انصار سلطان القلم'' قائم کی۔ آپ نے علمی و ورزشی مقابلہ جات کیلئے انعامات میں ماڈل ''منارۃ المسیح'' اور ماڈل ''ستارہ احمدیت'' دینے کا طریق جاری کیا۔

شعبہ ایثار: شعبہ ایثار کے تحت مخلوق خدا کی طبی خدمت کیلئے آپ نے ایک HIACE ایمبولینس گاڑی خریدی جو قیادت ایثار کو فری میڈیکل کیمپس کے انعقاد کیلئے مہیا کی گئی۔ اس شعبہ کے تحت تقریباً ہر جمعہ کو اور بعض اوقات ہفتہ میں دوبار پاکستان

کے مختلف اضلاع میں قائد ایثار اوران کی ٹیم ڈاکٹرز/ پیرامیڈیکل سٹاف ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی ادویات کے ساتھ خدمت میں مصروف رہے اور یہ کیمپس انتہائی کامیاب رہے۔ خدمت خلق کے اس کام کے لئے لاکھوں روپے کی خطیر رقم مہیا کی گئی جس سے بلاشبہ ہزاروں مریضوں نے فائدہ اٹھایا۔ آپ کے عہد صدارت میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کا مبارک سال بھی آیا جس میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے علمی اور روحانی پروگراموں پر عمل درآمد کیا گیا۔ مرکزی کمیٹی کے تجویز کردہ لائحہ عمل کے مطابق جو کام بھی مجلس انصاراللہ پاکستان کے سپرد تھے وہ بطریقِ احسن سرانجام دیئے گئے جن میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی علمی ریلی، خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی سپورٹس ریلی، کل پاکستان مشاعرہ، سیمینارز، کل پاکستان مقابلہ مقالہ نویسی، خلافتِ احمدیہ کی حسین یادوں پر مشتمل پروگرام **"کچھ یادیں کچھ باتیں"** منعقد کئے گئے۔ اضلاع کی سطح پر ہونے والے ایسے ایمان افروز پروگراموں میں آپ بنفس نفیس شرکت کیلئے تشریف لے جاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے عہد صدارت میں تمام شعبہ جات میں کام آگے بڑھا۔ آپ نے مجلس انصاراللہ کے قیام کی غرض وغایت کو ہمیشہ سامنے رکھتے ہوئے انصار کو خلافت احمدیہ سے گہری وابستگی، کامل اطاعت، نماز باجماعت کے قیام، مالی قربانی اور دعاؤں کی طرف مسلسل اور باقاعدگی سے متوجہ رکھا۔ اپنے دورہ جات، ریفریشر کورسز، اپنے خطابات اور سہ ماہی میٹنگز میں ان امور کی طرف خصوصی توجہ دی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے صد سالہ جوبلی کے موقع پر وصایا کیلئے ٹارگٹ دیا تو اس کی تکمیل میں ہمہ تن مصروف ہوگئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے عہد صدارت میں موصیان کی تعداد میں سو فیصد سے بھی زائد اضافہ ہوا اور انصار موصیان کی تعداد پانچ ہزار سے بڑھ کر 11207 تک پہنچ گئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلیٰ ذَالِکَ

محترم حافظ مظفر احمد صاحب۔ عہد صدارت۔ یکم جنوری 2010ء تا حال

مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے عرصہ صدارت مکمل ہونے پر یکم جنوری 2010ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کا عہد صدارت شروع ہوا۔ مجلس انصاراللہ پاکستان کو جواں ہمت، حافظ قرآن، بلند پایہ خطیب ومصنّف، انتظامی کاموں کا وسیع تجربہ رکھنے والے صدر میسر آئے۔ آپ نے ابتداء سے ہی اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے مجلس انصاراللہ پاکستان کے کام کو مزید آگے بڑھایا۔ اور انصاراللہ پاکستان کا یہ قافلہ ترقیات کی کئی منزلیں طے کر گیا۔ اپنے اپنے وقت میں ہر صدر نے ہی خدمت کی توفیق پائی اور اپنے اپنے رنگ میں خدمات بجالائے۔

شعبہ تربیت وخطبات امام: محترم حافظ صاحب نے انصار کے خطبات امام سننے اور حضور کی ہر تحریک پر لبیک کہنے کی طرف خصوصی توجہ دی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے پاکستان بھر کے حالیہ جائزہ کے مطابق 18000 انصار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ باقاعدگی سے سنتے ہیں۔ آپ حضور اقدس کی طرف سے آنے والی ہر تحریک اور تلقین کو فوری طور پر عہدیداران انصاراللہ اور اراکین انصاراللہ تک پہنچانے کی سعی کرتے اور پھر اس کے مؤثر عملدرآمد کے لئے مسلسل عمل جاری رکھتے اور نگرانی فرماتے۔

شعبہ عمومی ورابطہ: محترم حافظ صاحب کے عہد صدارت کا ایک خصوصی کام رابطہ ہے آپ نے ہر سطح پر عہدیدران واراکین

انصار اللہ سے انفرادی، اجتماعی رابطوں کا مسلسل پروگرام جاری رکھا۔ جس میں آپ کے دورہ جات کو اہم حیثیت حاصل رہی۔ سفر سے نہ کبھی تھکے اور نہ گھبرائے۔ دن رات اراکین سے بذریعہ فون، Sms، خطوط، تبصرہ جات، دورہ جات رابطہ رکھا۔ تنظیمی دورہ جات کے علاوہ آپ عہدیداران اور اراکین کی خوشی، غمی میں بھی شامل ہوتے۔ ملکی حالات کے تناظر میں اجتماعات محدود سطح پر اور چھوٹے پیمانے پر منعقد ہوتے تاہم ملک کے طول وعرض میں ہونے والے ان اجتماعات میں آپ بنفس نفیس شامل ہوتے اور مفید نصائح سے نوازتے رہے۔

ناظمین اعلیٰ علاقہ / ناظمین اعلیٰ اضلاع / زعماء اعلیٰ مجالس پاکستان کی سہ ماہی میٹنگز و محدود شوریٰ باقاعدگی سے جاری رہیں۔ جو قبل ازیں ایک روزہ میٹنگز ہوتی تھیں آپ نے اس میٹنگ سے ایک روز قبل ناظمین علاقہ کی علیحدہ میٹنگ کا انعقاد شروع کیا۔ جس میں آپ اور بعض اراکین عاملہ علاقائی مساعی کا تفصیلی جائزہ تیار کروا کے ہدایات دیتے۔ اسی طرح یہ سہ ماہی میٹنگز آپ کے دور میں دو روزہ میٹنگز کی شکل اختیار کر گئیں۔ اسی طرح محدود شوریٰ کو بھی آپ نے دو روزہ کر دیا۔ اور جماعتی شوریٰ کی روایات کے مطابق اس کو جاری رکھا۔

☆ مجالس کی کارکردگی کا جائزہ لینے کیلئے تفصیل سے تبصرہ جات تیار کروانے کا عمل شروع کیا اور ہر ماہ تمام ناظمین اعلیٰ علاقہ، ناظمین اعلیٰ اضلاع اور زعماء اعلیٰ مجالس ہائے پاکستان کو آپ کی طرف سے باقاعدگی سے ان کی ماہانہ کارکردگی پر تبصرہ ہدایات بھجوائی جاتیں۔ لائحہ عمل انصار اللہ (کتابچہ ہدایات) میں خلفائے سلسلہ کے ارشادات اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس مختلف ممالک میں عہدیداران انصار اللہ کے ساتھ میٹنگز میں دی گئی ہدایات اور کام کرنے کے نئے نئے راستوں کی تلاش نشاندہی تفصیل کے ساتھ درج کی گئی تا کارکنان کی رہنمائی ہو اور حسن عمل پیدا ہو۔

آپ نے اپنے عہد صدارت میں مجلس انصار اللہ کی سالانہ ڈائری کا اجراء کیا۔ اور مجلس انصار اللہ کے عہدیداران کی سہولت کے لئے سال 2010ء سے ہر سال یہ ڈائری شائع ہو رہی ہے۔ جو معلوماتی بھی ہے اور تربیتی بھی، مجلس کے سارے سال کے پروگراموں کا اندراج اور مختلف تعلیمی و تربیتی موضوعات پر اختصار کے ساتھ مواد، عہدیداران کے ساتھ رابطہ کیلئے فون نمبرز کی سہولت اس ڈائری میں موجود ہے جو عہدیداران کی بہت سی ضروریات کو پورا کرتی ہے۔ کام کی وسعت کے پیش نظر آپ نے مرکزی عاملہ کے اراکین پر مشتمل مرکزی کمیٹیوں کی تعداد میں اضافہ کیا۔ سال 2015ء میں 11 کمیٹیاں کام کر رہی ہیں اور 4 مختلف شعبہ جات کے انچارج مقرر کئے گئے جن میں شعبہ سمعی و بصری، کمپیوٹر سیکشن، شعبہ تاریخ و میڈیسن بنک، باغبانی و تعمیر و مرمت و تزئین شامل ہیں۔

ریفریشر کورسز: علاقہ / اضلاع / مجالس کی سطح پر عہدیداران کے ریفریشر کورس منعقد کروانے پر خصوصی توجہ دی اور کوشش فرماتے کہ ہر علاقہ، ضلع اور زعامت علیاء اور مجلس میں باقاعدگی سے ریفریشر کورس منعقد ہوں۔ ان ریفریشر کورسز میں اپنے اراکین عاملہ کے وفد کے ساتھ خود تشریف لے جاتے ہیں اور جس کے مفید نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

وسعت عمارات: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام ''وَسِّعْ مَکَانَکَ'' کی عملی تعبیر کے نظارے تو عالم گیر جماعت

احمدیہ میں نظر آرہے ہیں۔ مجلس انصاراللہ مرکزیہ اور مجلس انصاراللہ پاکستان میں ہر دور میں اس پر کام ہوا جس کا ذکر اوپر آچکا ہے۔ اور اب احاطہ انصاراللہ ایک جامع کیمپس کی صورت میں نظر آتا ہے جس میں دفاتر، ہالز، گیسٹ ہاؤسز، رہائش گاہیں شامل ہیں۔ جن کی تزئین و آرائش کا کام آپ کی عہد صدارت میں بھی جاری رہا۔ آپ کے عہد صدارت میں جب اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی انعامات سے نوازا تو جہاں ایک خطیر رقم پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی گئی کہ حضور اقدس اپنی صوابدید پر اشاعت واحیائے دین کے جس کام پر مناسب سمجھیں خرچ فرمائیں وہاں مجلس انصاراللہ پاکستان کو احمد نگر میں سات ایکڑ اراضی خرید نے کی بھی سعادت ملی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِكَ

شعبہ ایثار: بنی نوع انسان سے سچی ہمدردی اور خدمت خلق جماعت احمدیہ کے بنیادی مقاصد میں شامل ہیں۔ مجلس انصاراللہ میں اس مقصد کیلئے باقاعدہ ایک قیادت ایثار قائم ہے اس قیادت کے تحت آپ کے عہد صدارت میں غیر معمولی کام کرنے کے توفیق ملی۔ سال 2013ء کو خدمت خلق کے سال کے طور پر منایا گیا۔ اس سال خصوصی طور پر مستحقین میں نئے کپڑوں کی فراہمی، پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے پاکستان کے دور دراز کے پسماندہ اضلاع میں نلکا جات لگوانے، بینائی سے محروم افراد کیلئے عطیہ چشم، فری میڈیکل کیمپس کے ذریعہ ہزار ہا مریضوں کو فری میڈیکل چیک اپ اور مفت ادویات کی فراہمی شامل ہیں۔ علاوہ ازیں ان کیمپس کا دائرہ وسیع کیا گیا۔ پنجاب اور سندھ کے علاوہ شمالی علاقہ جات گلگت بلتستان اور آزاد کشمیر کے دور افتادہ علاقوں میں بڑے اور ہفتہ، عشرہ کے طویل کیمپس کا انعقاد کیا گیا۔ ایک ایمبولینس گاڑی تو پہلے سے مہیا تھی۔ ایک بڑی جیپ ملک کے اس حصہ میں کیمپس لگانے کیلئے آپ کے عہد صدارت میں خرید کی گئی۔ اس شعبہ میں سال 2013ء میں 51 نادار قیدی یا اسیران کی رہائی کا انتظام بھی کیا گیا۔

میڈیسن بنک: آپ کے عہد صدارت میں خدمت خلق کے حوالہ سے ایک اہم کام میڈیسن بنک اور فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری کا قیام ہے۔ بہت سی ادویات جو گھروں میں پڑی رہتی ہیں ان کو اکٹھا کر کے غریب نادار مریضوں کو میڈیکل کیمپس کے ذریعہ فری مہیا کرنا بھی ایک ضرورت تھی جسے اس میڈیسن بنک کے ذریعہ پورا کیا گیا، بعض مخیر حضرات نے نئی ادویات خرید کر بھی اس میڈیسن بنک کو دیں۔ حضور اقدس نے اس کام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ احاطہ انصاراللہ میں قائم ہومیو پیتھک ڈسپنسری سے ہزار ہا مریض استفادہ کر رہے ہیں۔ جہاں انہیں فری چیک اپ اور فری ادویات کی سہولت مہیا ہے۔

سالانہ علمی و ورزشی ریلی کا انعقاد: ہر دور ریلیز کا انعقاد جو گزشتہ ادوار سے جاری تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے ہر سال منعقد ہو رہی ہیں۔ برکات خلافت کے حوالہ سے ہونے والے پروگرام "**کچھ یادیں کچھ باتیں**" بھی علمی و ورزشی ریلی کی زینت ہے جو باقاعدگی سے جاری رہا۔ اور سال 2010ء اور سال 2013ء میں سیرت النبیؐ کے حوالہ سے مشاعرہ بھی منعقد ہوا۔ جس میں پاکستان بھر سے احمدی شعراء نے حصہ لیا۔ شعبہ صحت جسمانی کے تحت سال 2010ء میں ناصر ہال کے شرقی جانب ایک کمرہ میں جم قائم کیا گیا جس میں Treadmil اور ورزش کے دیگر آلات رکھے گئے اور مرکزی طور پر احاطہ انصاراللہ میں بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس کے کھیل کا اجراء کیا گیا۔

شعبہ تجنید: سال 2013ء میں کمپیوٹرائزڈ تجنید سسٹم جاری کیا گیا۔ سال 2014ء میں تجنید کارڈ کے اجراء کے ساتھ شعبہ تجنید کیلئے الگ آفس قائم ہوا اور کمپیوٹرائزڈ تجنید کے ریکارڈ اور اجرائے کارڈ کے حوالہ سے جو ضروریات تھیں وہ مہیا کی گئیں۔ حضور انور کے ارشاد کی روشنی میں تجنید بڑھانے کیلئے ہفتہ تجنید کا آغاز سال 2014ء میں کیا گیا جو اس سال بھی جاری ہے اور اس کے مفید نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ دعوت الی اللہ کا کام بھی حکمت سے جاری رہا۔ اور اللہ تعالیٰ نے مجلس انصاراللہ کو سینکڑوں پھل عطا فرمائے۔ وقفِ عارضی کے حوالہ سے بھی مثالی کارکردگی سامنے آئی۔ شعبہ صف دوم میں بھی ہفتہ صف دوم منانے کا آغاز سال 2014ء سے کیا گیا۔ علاوہ ازیں حضور انور کی اجازت سے سائیکل کے علاوہ دیگر ذرائع سفر سے بھی رابطہ، خدمتِ خلق، پکنک کے لئے وفود بھجوانے کا کام شروع ہے۔

احیاء تعلیمی وظیفہ: مجلس انصاراللہ مرکزیہ نے 1956ء میں اطفال میں دینی معلومات کا شوق پیدا کرنے کے لئے انعامی وظائف کا اعلان کیا تھا۔ 1983ء تک سالانہ اجتماع کے موقع پر ہر سال مقابلہ ہوتا رہا۔ اس مقابلہ میں اول آنے والے طفل کو پورے سال کی سکول فیس اور دوم آنے والے کو نصف سال کی فیس بطور انعام دی جاتی رہی۔ بعد میں اجتماعات میں تعطل کے باعث یہ سکیم ختم ہو کر رہ گئی۔ حضور انور کی منظوری سے 2011ء میں دو انعامی وظائف کا دوبارہ اجراء کیا گیا اول کے لئے 12000 ہزار روپے اور دوم کے لئے 6000 ہزار روپے نقد انعام مقرر کیا گیا۔

شعبہ اشاعت: رسالہ انصاراللہ کی اشاعت میں اضافہ ہوا۔ جو 11500 سے بڑھ کر 13800 ہو گئی۔ جنوری 2010ء تا جون 2015ء پانچ خصوصی انصاراللہ نمبر شائع ہوئے جن میں پچاس سالہ ماہنامہ انصاراللہ پر خصوصی اشاعت، شہدائے احمدیت لاہور نمبر، سید عبدالحیٰ نمبر، مرزا عبدالحق نمبر، ناموس رسالت نمبر، اور اب چھٹا 75 سالہ خصوصی نمبر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ کتب کی اشاعت کا سلسلہ نہایت کامیابی اور سرعت سے جاری رہا۔ سال 2010ء تا 2015ء۔ 31 کتب 58070 کی تعداد میں شائع ہوئیں۔ جن میں نئی کتب اسوہ انسان کامل، مضامین بشیر حصہ دوم وسوم، اہل بیت رسول، براہین احمدیہ اور مولوی عبدالحق (بابائے اردو کا مقدمہ اعظم الکلام)، (رفقاء) احمد جلد 11، سبیل الرشاد جلد دوم (اضافہ جات کے ساتھ)، سبیل الرشاد جلد سوم، سبیل الرشاد جلد چہارم، ناموس رسالت پر حملوں کا دفاع، آنحضرت ﷺ پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات شامل ہیں۔ قیادت اشاعت نے ماہنامہ انصاراللہ اور مطبوعات کی مد میں بقایا جات کی وصولیوں اور ترسیل کتب میں نمایاں کام کیا۔ اس وقت بھی 5 کتب پر کام جاری ہے۔

شعبہ سمعی و بصری میں ایک غیر معمولی اور نمایاں کام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی آڈیو ریکارڈنگ ہے یہ کام اکتوبر 2010ء میں شروع کیا گیا اور جون 2015ء تک 62 کتب کی ریکارڈنگ مکمل ہو چکی ہے۔ اور چند کتب ریکارڈنگ کے مراحل میں ہیں۔ یہ کتب اب (سی ڈیز) CD's اور USB کی صورت میں اراکین کو مہیا کی جا رہی ہیں۔

سیرت النبی ﷺ: شوریٰ 2013 مجلس انصاراللہ پاکستان کی تجویز کے مطابق 2013ء سیرت النبی ﷺ کا سال منایا گیا۔ جس میں سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کرنے، اس پر عمل کرتے ہوئے اپنی عملی حالتوں کی اصلاح کرنے کی طرف خصوصی توجہ کی

گئی۔ دشمنانِ دین حق کے حملوں کا مؤثر جواب دینے کے ساتھ حضور نبی کریمؐ کی سیرت کے اہم پہلو اجاگر کیے گئے۔ اس مقصد کیلئے مرکز، علاقہ، ضلع اور مجالس کی سطح پر سیمینارز منعقد ہوئے۔ مرکزی سطح پر اکتوبر 2012ء میں سیمینارز کا سلسلہ شروع ہوا اور 14 ردسمبر 2013ء تک 20 سیمینارز منعقد ہوئے۔ ماہنامہ انصار اللہ نے ماہ اگست ستمبر 2014ء میں خصوصی سیرت النبی نمبر شائع کیا۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دیئے گئے لائحہ عمل کی روشنی میں دو کتابیں ''ناموس رسالت پر حملوں کا دفاع'' اور'' آنحضرت ﷺ پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات شائع کی گئیں۔

انصاراللہ کے 75 سال: آپ کے عہد صدارت میں یہ تاریخی سنگ میل بھی آیا کہ انصاراللہ کے قیام پر 26 رجولائی 2015ء کو 75 سال مکمل ہورہے ہیں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری اور اجازت سے سال 2015ء کو ڈائمنڈ جوبلی کے طور پر منایا جارہا ہے۔ جس کے لئے ایک باقاعدہ سکیم تیار کر کے حضرت اقدس کی منظوری سے اس پر کام نہایت خوش اسلوبی اور احسن طریق پر جاری ہے۔ اس لائحہ عمل میں دعاؤں، عبادات کا روحانی پروگرام مختلف شعبہ جات میں کام کے اہداف، تربیتی سیمینارز جس میں مجلس کے قیام کی غرض وغایت، خلافت سے وابستگی، تربیت اولاد اور انصار اللہ کے 75 سال پر ایک تاریخی جائزہ جیسے موضوعات شامل ہیں۔ انصار اللہ کے 75 سال پر ایک ڈاکومنٹری MTA پاکستان کے تعاون سے تیار کی گئی ہے۔ خصوصی نمبر کا آپ مطالعہ کررہے ہیں اور انصاراللہ کی 75 سال پر ایک نمائش سرائے ناصر نمبر 3 میں لگائی گئی ہے۔ جو مستقل طور پر سارا سال جاری رہے گی اور احباب وارا کین اس سے استفادہ کررہے ہیں۔ اور تاریخ انصاراللہ کے مختلف ادوار کی جھلکیاں ملاحظہ فرمارہے ہیں۔ انصاراللہ کے 75 سال پر ایک سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی ہورہا ہے جس میں گرانقدر انعامات دیئے جائیں گے، ہرسہ ماہی میں مقابلہ مضمون نویسی منعقد کیا جارہا ہے۔ حضور انور نے مجلس انصاراللہ کی درخواست پر ڈائمنڈ جوبلی کا LOGO بھی منظور فرمایا جو کہ مختلف سووینیرز کی صورت میں اشیاء پر تیار کروایا گیا جیسے کہ شیلڈز، میڈلز، وال کلاک، ٹیبل کلاک، مگ جن میں سادہ اور میجک مگ، پن، بال پوائنٹ، سٹیکرز وغیرہ شامل ہیں۔ ڈائمنڈ جوبلی کے حوالہ سے حضور انور کی اجازت سے 8 رمارچ 2015ء احاطہ انصاراللہ میں پرچم کشائی کی تقریب بھی منعقد کی گئی جو ڈاکومنٹری کا حصہ بنے گی۔

امر واقعہ یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کی ساری ترقیات خلافت سے ہی وابستہ ہیں۔ خلافت کی رہنمائی کے نتیجہ میں یہ مسلسل ترقی کرنے والی جماعت ہے۔ اس کی کسی بھی تنظیم میں کام کرنے والے تو محض شطرنج کے مہروں کی طرح ہوتے ہیں۔ جو حسب توفیق اطاعت خلافت کے نتیجہ میں برکات کے خود چشم دید گواہ بنتے رہے ہیں۔

انصاراللہ کے 75 سال پورے ہونے پر 75 لاکھ کی حقیر رقم اظہار تشکر کے طور پر حضور اقدس کی خدمت میں پیش کرنے کا عہد کیا گیا۔ مگر انصاراللہ نے اس سے دوگنا سے زیادہ مالی قربانی کی توفیق پائی۔ اس مرحلہ میں اللہ تعالیٰ نے انصار اللہ کے اموال میں غیر معمولی برکت ڈالی۔ انصاراللہ مالی لحاظ سے مستحکم ہوئی۔ انصار کی مالی قربانی میں تین گنا اضافہ ہوا، اور لاکھوں کی قربانی کروڑوں میں داخل ہوگئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

اے چھاؤں چھاؤں شخص تری عمر ہو دراز

مکرم نوید مبشر شاہد صاحب

"میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" اس جذبہ سے سرشار ایک 27 سالہ نوجوان نے 1977ء میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے ایگریکلچرل اکنامکس میں ایم ایس سی کرنے کے بعد خود کو (دین حق) اور احمدیت کی خدمت اور اس کی اشاعت کیلئے وقف کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے وقف قبول فرمایا اور ایک موقع پر اس واقف زندگی خادم کیلئے یہ فرمایا کہ "تمہیں اس کی ضرورت نہیں لیکن مجھے اس کی ضرورت ہے" (ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ، جنوری فروری 2012ء)

یہ تھے ہمارے پیارے امام سیدنا مسرور جن کو اللہ تعالیٰ نے خلعت خلافت سے نوازا۔

خدائی منشاء کے مطابق حضرت مرزا مسرور احمد صاحب انتظامی امور میں تربیت کا آغاز اور خدمت دین کا سلسلہ اس وقت سے شروع ہو گیا تھا جبکہ آپکی عمر ابھی 9 یا 10 سال تھی۔ اُس وقت آپ کو ایک حزب کا سائق بنا دیا گیا۔ پھر آپ منتظم اطفال کے سیکرٹری، پھر منتظم اطفال، پھر زعیم خدام الاحمدیہ، پھر مہتمم مقامی کی عاملہ میں ناظم عمومی مقرر ہوئے۔ 77-1976 میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مہتمم صحت جسمانی مقرر ہوئے۔ اس کے بعد آپ بطور واقفِ زندگی گھانا تشریف لے گئے۔ پھر گھانا سے واپسی پر مہتمم تجنید اور مہتمم بیرون اور نائب صدر خدام الاحمدیہ مقرر ہوئے۔ ان تمام رضا کارانہ خدمات کے ساتھ ساتھ آپ بحیثیت واقفِ زندگی بھی خدماتِ جلیلہ بجالاتے رہے۔ انصاراللہ میں شامل ہونے کے بعد مجلس انصاراللہ پاکستان کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ قائد وقفِ جدید، قائد تعلیم القرآن اور قائد ذہانت وصحت جسمانی کے طور پر انصار بھائیوں کی رہنمائی فرماتے رہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ آپ کی دعاؤں، بہترین انتظامی صلاحیتوں اور خدا تعالیٰ پر توکل کی وجہ سے کی ان قیادتوں نے پہلے سے زیادہ تیزی سے ترقی کی اور انصاراللہ میں ایک بیداری کی لہر پیدا ہوئی۔

بحیثیت ناظر اعلیٰ وامیر مقامی پروگرامز میں شمولیت: حضرت مسیح موعود کا الہام "اب تو ہماری جگہ بیٹھ اور ہم چلتے ہیں" ایک رنگ میں آپ کے وجود میں اس طرح پورا ہوا کہ اپنے والد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات کے بعد دسمبر 1997ء میں آپ ناظر اعلیٰ وامیر مقامی مقرر ہوئے اور تا انتخابِ خلافت آپ اسی منصب پر فائز رہے۔ خلافت کے منصب جلیلہ پر متمکن ہونے سے قبل بطور ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے مجلس انصاراللہ پاکستان ہمیشہ آپکی دعاؤں، رہنمائی اور برکتوں سے مستفیض ہوتی رہی۔ آپ اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود مجلس انصاراللہ کے پروگراموں، پکنکوں، علمی وورزشی مقابلہ جات اور دیگر تقاریب میں رونق افروز ہوتے اور اپنی دعاؤں اور نصائح سے نوازتے۔ چند ایک مثالیں پیش خدمت ہیں۔ 1998ء سے 2002ء تک سوائے ایک ناغہ کے آپ مجلس انصاراللہ پاکستان کی احمد نگر فارم میں ہر سال ہونے والی پکنک میں رونق افروز ہوتے رہے۔

آپ جب بھی کسی پکنک میں تشریف لاتے تو حاضرین وشاملین میں خوشی کی ایک لہر دوڑ جاتی ہر شخص سیدنا مسرور کی موجودگی میں مسرور نظر آتا۔ بڑے ہی بے تکلّف ماحول میں مشروبات وماکولات سے لطف اندوز ہوا جاتا اور آپ کی دلفریب مسکراہٹ، دعاؤں اور برکتوں سے ہر کوئی وافر حصہ پاتا۔

۞ 31؍دسمبر 1999ء بروز جمعۃ المبارک مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے اعزاز میں الوداعی تقریب اور پھر 31؍جنوری 2000ء کو مجلس انصار اللہ مقامی کی طرف سے محترم چوہدری حمید اللہ صاحب کے اعزاز میں الوداعی اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان کے استقبال میں ہونے والی تقریب میں نہ صرف شمولیت فرمائی بلکہ آپ کے زیر صدارت دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جنوری واپریل 2000ء)

۞ 28؍اکتوبر 2000ء بروز ہفتہ آل ربوہ انصار اللہ، خدام الاحمدیہ ورزشی مقابلہ جات کی اختتامی تقریب میں آپ بطور مہمانِ خصوصی تشریف لائے۔ آپ نے انعامات تقسیم فرمائے اور اپنے اختتامی خطاب میں خدام اور انصار دونوں کو باقاعدگی سے ورزش کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے خدام اور انصار کے مابین ان مقابلہ جات کو پسند فرماتے ہوئے اس خواہش اور دعا کا اظہار فرمایا کہ ان مقابلوں کے نتیجہ میں دونوں تنظیموں کے درمیان باہمی رابطہ اور تعاون کی روح مزید ترقی کرے۔

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ، دسمبر 2000ء صفحہ 20)

۞ 29-30؍دسمبر 2001ء کو پہلی سالانہ علمی ریلی مجلس انصار اللہ پاکستان کی اختتامی تقریب میں آپ نے تقسیم انعامات کے بعد دعا کروائی۔ (ماہنامہ انصار اللہ ربوہ، جنوری 2002ء صفحہ 33)

۞ 7 تا 9؍مارچ 2002ء کو منعقد ہونے والی مجلس انصار اللہ پاکستان کی سالانہ سپورٹس ریلی کی اختتامی تقریب کی آپ نے صدارت فرمائی انعامات تقسیم فرمائے اور مختصر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ الحمد للہ یہ ریلی کامیاب رہی اور فرمایا: اس میں دیہاتی مجالس کی شرکت کی حوصلہ افزائی کیلئے رسہ کشی، کلائی پکڑنے اور پیدل چلنے کے مقابلے بھی شامل کئے جائیں تو مناسب ہوگا پیدل چلنے کے مقابلے میں بڑی عمر کے انصار بھی حصہ لے سکیں گے۔ (ماہنامہ انصار اللہ ربوہ، اپریل 2002ء صفحہ 40)

۞ 28؍فروری تا 2؍مارچ 2003ء کو منعقد ہونے والی پانچویں سالانہ سپورٹس ریلی مجلس انصار اللہ پاکستان کی اختتامی تقریب کے آپ مہمانِ خصوصی تھے۔ تقسیم انعامات کے بعد آپ نے دعا بھی کروائی۔

(ماہنامہ انصار اللہ ربوہ، اپریل 2003ء صفحہ 39)

بحیثیت خلیفۃ المسیح پیغامات وارشادات میں رہنمائی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی وفات کے بعد 22؍اپریل 2003ء کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسندِ خلافت پر متمکن فرمایا۔ خلیفۃ المسیح بننے کے بعد آپ کی شفقتیں اور عنایات انصار اللہ پاکستان کے ساتھ ہر دم اور ہر لحظہ رہیں۔ ہر موقع پر آپ نے دعاؤں اور رہنمائی سے نوازا۔ وہ مجلس انصار اللہ مقامی کی کوئی تقریب، پروگرام یا علمی ورزشی مقابلہ جات ہوں یا مجلس

انصاراللہ پاکستان کے، وہ کتب ورسائل کی اشاعت ہو یا دفاتر وکواٹرز کی تعمیر ہر ہر قدم پر حضور انور کی دعائیں، رہنمائی اور ہدایات شاملِ حال رہیں۔

۞ 18؍نومبر 2006ء کے ایک مکتوب میں انصاراللہ کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خطابات سبیل الرشاد جلد 2 موصول ہونے پر آپ ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ کو تحریر فرمایا کہ:

''......الحمدللہ کہ یہ اہم کام بڑی خوش اسلوبی سے ہو رہا ہے......میری طرف سے ''سبیل الرشاد'' کی تیاری وتدوین میں کام کرنے والوں کو سلام کہیں۔ فی امان اللہ''

حضور ہر ایک موقع پر انصاراللہ کی رہنمائی فرماتے رہیں۔

محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے 15؍جولائی 2010ء کو حضور انور کی خدمت میں شہدائے لاہور کے بارے میں ماہنامہ انصاراللہ کا ایک خصوصی نمبر شائع کرنے کی درخواست کی تو اس پر حضور انور نے تحریر فرمایا:

''شائع کردیں لیکن پہلے یہاں بھیج کر منظوری'' (15-07-2010)

پھر حضور نے ازراہ شفقت شہدائے لاہور نمبر کا سارا مسودہ خود ملاحظہ فرما کر اس کی منظوری عطا فرمائی اور اسکے لئے اپنا قیمتی تاریخی پیغام بھی عطا فرمایا۔

محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان جب 2012ء میں بطور نمائندہ انصاراللہ جلسہ برطانیہ میں شریک ہوئے تو ایک ملاقات کے دوران حضور انور ایدہ اللہ نے ''دعا اور خطبات امام'' سے مربوط ہونے کا پیغام عطا فرمایا: اسی طرح 2014ء کے جلسہ برطانیہ سے واپسی پر صدر صاحب مجلس انصاراللہ کی درخواست پر انصاراللہ کے لئے پیغام دیتے ہوئے ''احتیاط، دعا، ذاتی نمونہ، حُسنِ خُلق، نرمی'' کی طرف توجہ دلائی۔

انتظامی اُمور میں ہدایات وارشادات اور رہنمائی کے ساتھ ساتھ حضورِ انور نے انصاراللہ کی تربیت اور نیکیوں میں قدم آگے سے آگے بڑھاتے چلے جانے کیلئے اپنے خطبات، خطابات اجتماعات وغیرہ کیلئے پیغامات میں بڑی واضح اور بیّن رہنمائی فرمائی۔ جن اجتماعات انصاراللہ میں حضورِ انور بنفسِ نفیس شامل ہوئے یا براہِ راست نشریات کے ذریعہ شمولیت فرمائی یا ان اجتماعات کیلئے پیغامات بھجوائے ہر ایک موقع کیلئے یہ وضاحت فرمادی کہ:

جب میں ایک بات کسی مجلس انصاراللہ کو کہتا ہوں تو وہ سب کے لئے ہوتی ہے اچھی مجالس اخبارات کی رپورٹس سے ہدایات لیتی اور ان پر عمل کرتی ہیں۔ (سبیل الرشاد جلد چہارم۔ صفحہ 253)

۞ ''پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہئے۔ پھر ترجمہ پڑھنے کی کوشش بھی کریں۔ اور سب ذیلی تنظیموں کو اس سلسلے میں کوشش کرنی چاہئے، خاص طور پر انصاراللہ کو......اگر انصار پوری توجہ دیں تو ہر گھر میں باقاعدہ قرآن کریم پڑھنے اور اس کو سمجھنے کی کلاسیں لگ سکتی ہیں''

(سبیل الرشاد جلد چہارم صفحہ 42)

''پس جب انصار اللہ کا نام اپنے ساتھ لگایا ہے تو سب سے پہلا اور بڑا اور اہم تقاضا انصار اللہ بننے کا یہی ہے کہ اس کی عبادت کے معیار قائم کئے جائیں'' (سبیل الرشاد جلد چہارم صفحہ 246)

''آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے صدقے نظام خلافت سے وابستگی کی توفیق عطا ہوئی ہے جو خدا کے فضل سے دائمی ہے۔ جس قدر آپ کا خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق ہوگا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائیں گے۔ آپ کے آپس کے تعلقات میں بہتری آئے گی۔ معاشرے میں بھی امن کی فضا قائم ہوگی اس لئے عافیت کے اس حصار سے فیض پانے کے لئے آپ سب کو خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہوگا۔ غلبہ (دین حق) اور امن عالم کے لئے دعائیں کرنا ہوں گی اپنے اطاعت کے معیار کو بلند کرنا ہوگا۔ اور اپنے عہدیداروں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے خلافت کے دست و بازو اور خلیفۂ وقت کے لئے سلطان نصیر بننا ہوگا''

(سبیل الرشاد جلد چہارم صفحہ 163)

''اس بات کی کوشش کریں کہ ہر ناصر پانچ نمازیں ادا کرے، نماز باجماعت ادا کرے، نماز جمعہ میں باقاعدہ شامل ہو۔ خلیفۃ المسیح کے خطبات کو باقاعدہ سنیں۔ جو ناظرہ قرآن کریم پڑھ سکتے ہیں وہ تلاوت قرآن کریم روزانہ باقاعدہ کریں۔ کم از کم دو رکوع کی تلاوت کریں۔ جو قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہیں جانتے ان کے لئے سپیشل درس کا پروگرام ہو۔ ان کے لئے جو اچھی آواز میں پڑھنے والا ہے دو رکوع کی تلاوت کر دے'' (سبیل الرشاد جلد چہارم صفحہ 77)

''وہ انصار جو اپنے دلوں میں ایمان اور اخلاص تو رکھتے ہیں مگر وصیّت کے بارہ میں سستی دکھلا رہے ہیں میری ان کو یہ نصیحت ہے کہ وہ اشاعتِ اسلام کی خاطر اور اپنے نفوس میں نیک اور پاک تبدیلیوں کے لئے وصیّت کی طرف جلدی بڑھیں''

(سبیل الرشاد جلد چہارم صفحہ 80)

''میں نے (اجتماع) مجلس انصار اللہ یو۔کے پر اپنے خطاب میں انصار اللہ کو اس طرف توجہ دلائی تھی کہ وقف عارضی میں حصہ لیں اور باقاعدہ پروگرام بنا کر، سکیم بنا کر وقف عارضی کریں'' (سبیل الرشاد جلد چہارم صفحہ 254)

''یاد رکھیں کہ انصار اللہ کی سب سے اہم ذمہ داری نئی نسل کی تربیت ہے۔ اگر انصار اپنے بچوں کی اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو وہ ایک اہم مقصد کو حاصل کرنے والے ٹھہریں گے۔ اس کیلئے آپ کو نیک نمونہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے...... ہمارا عملی نمونہ ہی ہے جو ہمارے بچوں کے دلوں پر اثر انداز ہو سکتا ہے۔ عملی حالت کا عمدہ ہونا بہت ضروری ہے۔

(سبیل الرشاد جلد چہارم صفحہ 155)

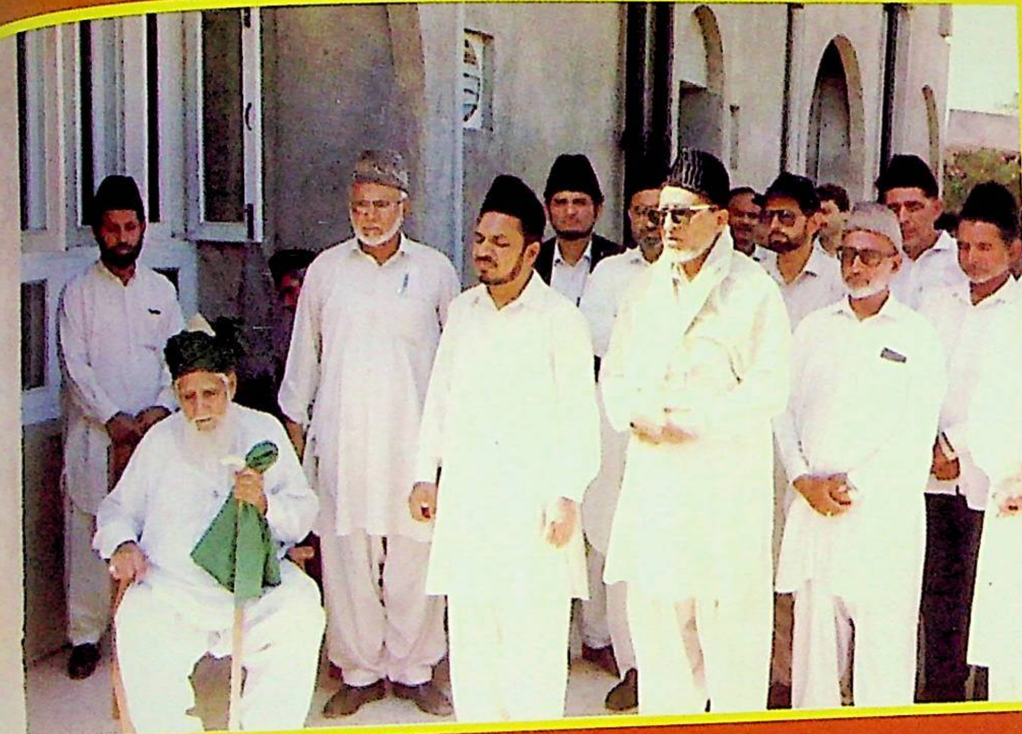
اللہ تعالیٰ ہر ایک احمدی کو خلیفۂ وقت کے ساتھ ذاتی تعلق پیدا کرتے ہوئے حضور انور کی تمام ہدایات کو حرزِ جان بنانے کی توفیق عطا فرمائے تا احمدیت کا یہ قافلہ ترقی کی شاہراہوں پر تیزی سے گامزن رہے۔ آمین یا ربّ العالمین



حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب بطور ناظر اعلیٰ۔ علمی ریلی 2001ء کے موقع پر



حضرت صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب بطور ناظر اعلیٰ۔ سپورٹس ریلی 2003ء کے موقع پر



حضرت مولوی محمد حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود،
مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس اراکین عاملہ کے ہمراہ



عہدیداران حضرت مولوی محمد حسین صاحب اور صدر مجلس کے ہمراہ

انکار کا لفظ ان کی لُغت میں ہی نہیں ہے

مکرم عبدالکریم خالد صاحب

لاریب خدا خود ہے نگہ دار خلافت
اللہ کے انصار ہیں انصار خلافت

اُٹھتی ہیں نگاہیں تو اُسی ایک ہی جانب
مرکز ہے وہی ایک چمن زار خلافت

ہر عمر کے افراد کی تنظیم الگ ہے
دستور، اطاعت درِ دربار خلافت

اِک سوزنِ طاعت ہی پروتی ہے دلوں کو
سو رنگ ہیں در سلکِ گہر بار خلافت

انصار جماعت بھی تو ایسے ہی گہر ہیں
ہیں قلب میں لشکر کے علم دار خلافت

روشن ہیں نگاہیں تو جبینوں پہ ضیاء ہے
دامن میں سمیٹے ہوئے انوار خلافت

انکار کا لفظ ان کی لُغت میں ہی نہیں ہے
کرتے ہیں دل و جاں سے یہ اقرار خلافت

مالک پہ بھروسہ ہے دعاؤں پہ یقیں ہے
اک نعمت عظمٰی ہیں یہ اثمار خلافت

توحید کا پرچم لئے ہاتھوں میں رواں ہیں
ذی شان جری قافلہ سالار خلافت

انصار کی تنظیم کا مقصد ہی یہی ہے
بس دیں کی اشاعت میں مدد گار خلافت

آغاز سے تا حال ہوئے سال پچھتر
تھامے نہ تھمی وقت سے رفتار خلافت

ہے راز ترقی کا خلافت سے محبت
ہر فرد جماعت ہے وفادار خلافت

اس عہد کی دانش ہو بصیرت ہو کہ سیرت
سب ہیچ بدوں صاحب اسرار خلافت

خوشنودی مسرور ہے مطلوب ہمیں تو
ٹوٹے نہ بھرم اپنا اے پندار خلافت

مانوس سی خوشبو ہے وہی آپ کی خوشبو
لائی ہے صبا دور سے مہکار خلافت

بُرتر ہے زمانے میں وہ سردار ہمارا
زیبا ہے اُسی سر کو یہ دستار خلافت

خالدؔ یہ دعا ہے کہ رہے قائم و دائم
تا حشر مہکتا ہوا گلزار خلافت

مجلس انصار اللہ کے زیر اہتمام

اشاعت کی 75 سالہ تاریخ

مکرم حنیف احمد محمود صاحب

اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ کی علامات جو قرآن کریم میں بیان فرمائیں ان میں سے ایک وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (التکویر:11) کے الفاظ میں بیان ہوئی ہے کہ جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی یعنی پریس کثرت سے ہوں گے۔ احادیث میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق يُفِيضُ الْمَالَ (بخاری کتاب الانبیاء باب نزول عیسی بن مریم) یعنی وہ مال بھی لٹائیں گے کے الفاظ آتے ہیں۔ علماء نے اَلْمَالَ سے مراد علم لیا ہے جو لوگ قبول نہیں کریں گے۔ اس کے متبعین میں سے ایک جماعت اس علم کو قبول کرلے گی جس سے (دین حق) کو تمکنت اور تقویت ملے گی۔

چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو آپ نے مخالفین دین کی قوت کا طلسم توڑنے اور ان کے عقائد کو پاش پاش کرنے کے لئے 1890ء کے آخر میں ایک کتاب فتح (۔) لکھی جس میں آپ نے اشاعت (دین حق) اور اصلاح کے لئے سلسلہ احمدیہ کی پانچ شاخوں کا اعلان فرمایا جن میں سے پہلی دو اور چوتھی شاخ کا تعلق بالترتیب تالیف و تصنیف، اشتہارات اور مکتوبات سے ہے۔ گویا اشاعت و اصلاح کے لئے پانچ میں سے تین شاخوں کا تالیف و تصنیف اور اشاعت سے متعلق ہونا اس کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔

چنانچہ سلطان القلم حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 80 سے زائد کتب تحریر فرمائیں۔ فتح (۔) کی تالیف تک بیس ہزار سے زائد اشتہارات، نوے ہزار سے زیادہ مکتوبات تحریر فرمائے۔ (فتح (۔)...... جلد 3 صفحہ 13-23) اور ان کی خوب اشاعت کی۔ صدر انجمن احمدیہ کے قیام کے بعد ایک شعبہ نشر و اشاعت کا قائم ہوا۔ اس کے ذیل میں بعض اور ادارے بھی کتب، ٹریکٹس کی اشاعت کرتے رہے۔ ذیلی تنظیموں کے قیام پر بھی ہر تنظیم میں شعبہ اشاعت معرض وجود میں آیا۔ 26/ جولائی 1940ء کو مجلس انصار اللہ کے قیام کے بعد گو ابتداء میں جب چند قیادتیں بنیں تو ان میں قیادت اشاعت نہ تھی۔ تاہم 2/ دسمبر 1944ء کے اجلاس میں ایک شعبہ نشر و اشاعت کی منظوری دی گئی جس کا کام اغراض دعوت الی اللہ کے لئے اشتہارات اور ٹریکٹس تیار کر کے ان کی اشاعت تھی۔ اس کے لئے رقم کی فراہمی کا کام مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کے سپرد ہوا۔ موصوف نے 1944ء کے سالانہ اجتماع کے موقع پر نشر و اشاعت کا فنڈ قائم کرنے کی تحریک کی۔ نشر و اشاعت کے کام کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر ہوئی۔ جس کے ممبر حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب اور حضرت سید ولی اللہ

شاہ صاحب مقرر ہوئے۔ (تاریخ انصار اللہ جلد اول صفحہ 50) اشاعت کے کام کو چلانے کے لئے 1945ء کے بجٹ میں (پہلی بار) 6 سو روپے کی منظوری دی گئی۔ (تاریخ انصار اللہ جلد اول صفحہ 133)

اس شعبہ کے تحت چھوٹے چھوٹے اشتہارات شائع ہوتے رہے۔ لیکن بوجہ ملکی حالات یہ پروگرام جاری نہ رکھا جا سکا۔ تقسیم ملک کے بعد حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الثالثؒ) کے دور صدارت کے ابتدائی دور میں اس شعبہ کو استحکام ملا۔ جب 1955ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ہر سہ ماہی میں چار صفحات کا ایک خوبصورت ٹریکٹ آٹھ ہزار کی تعداد میں شائع کیا جائے۔ ٹریکٹس کی تیاری کے لئے یہ بھی تجویز ہوئی کہ ایک بورڈ بنایا جائے جس میں مرکزی عاملہ کے ممبران کے علاوہ تین علماء باہر سے ہوں۔ اگلے سال اشاعت کے لئے 5 ہزار کی رقم مشروط بآمد رکھی گئی اور 1957ء میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رسالہ "**ایک غلطی کا ازالہ**" انصار اللہ کی طرف سے طبع کروا کر اس نوٹ کے ساتھ غیر مبائعین میں تقسیم کیا جائے کہ مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں ہمارا وہی مؤقف ہے جو اس رسالہ میں حضورؑ نے بیان فرمایا اور حضورؑ کی نبوت کی اس تشریح میں سرمو انحراف کو ہم ناجائز اور باطل سمجھتے ہیں۔ کیا غیر مبائعین کو اس سے اتفاق ہے؟ یہ رسالہ چار ہزار کی تعداد میں مجالس انصار اللہ کی طرف سے مفت تقسیم کیا جائے اور غیر مبائعین کو پہنچایا جائے۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ درثمین فارسی سے ایک انتخاب جو 16 صفحات پر مشتمل ہو عمدہ طباعت کے ساتھ شائع کیا جائے۔ جو مجالس کو مطلوبہ تعداد میں قیمتاً مہیا کیا جائے۔ (تاریخ انصار اللہ جلد اول صفحہ 133-134)

اشاعت لٹریچر کا کام چونکہ رقم چاہتا ہے اس کے لئے ایک مستقل فنڈ کے قیام کی ضرورت شدت سے محسوس ہو رہی تھی۔ 1959ء کی شوریٰ میں ہر رکن سے ایک روپیہ سالانہ کی شرح پر چندہ وصول کرنے کا فیصلہ ہوا۔

(تاریخ انصار اللہ جلد اول صفحہ 134)

1981ء کی شوریٰ میں اس کو بڑھا کر دو روپے کر دیا گیا۔ (تاریخ انصار اللہ جلد دوم صفحہ 196)

گو چھوٹے چھوٹے پمفلٹس، بروشر اور ٹریکٹس کی اشاعت کا آغاز تو تقسیم ہند کے بعد 1955ء کے قریب ہو چکا تھا۔ تاہم اس میں تیزی 1989ء میں اس وقت آئی جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے دنیا بھر کی مجالس انصار اللہ کو آزاد کر کے براہ راست خلافت کی رہنمائی میں لے لیا۔ اگر مجلس انصار اللہ مرکزیہ اور مجلس انصار اللہ پاکستان کے الگ الگ دور میں شائع ہونے والی کتب کا جائزہ لیا جائے تو مرکزیہ کے دور میں 23 کتب اور پاکستان کے دور میں 55 کتب شائع ہوئیں یہ کل 78 کتب ہیں۔ جن میں سے بعض متعدد بار طبع ہوئیں۔

مجلس انصار اللہ نے بعض کتب تو زمانہ اور وقت کی ضرورت کے مطابق تیار کروائیں اور بعض ایسی کتب جو مرور زمانہ کی وجہ سے نایاب ہو چکی تھیں۔ وقت کی ضرورت اور اہمیت کے پیش نظر ان کی بھی طباعت کروائی، ذیل میں دی گئی فہرست میں ایسی کتب کے آگے * کا نشان ہے۔

فہرست مطبوعات قیادت اشاعت مجلس انصاراللہ

نمبر شمار	نام کتاب	صفحات	طبع
1	ختم نبوت کی حقیقت کا مہتم بالشان اظہار از مسعود احمد خاں صاحب قائد اشاعت	88	28 اکتوبر 1963ء
2	جماعتی تربیت اور اس کے اصول از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب	64	نومبر 1965ء
3	ایک غلطی کا ازالہ۔ تصنیف حضرت مسیح موعودؑ	18	اکتوبر 1985ء
4	انتخاب از درثمین فارسی۔ منظوم کلام	16	اکتوبر 1960ء
5	راہ ہدیٰ۔ بر مشتمل ہدایات	35	اکتوبر 1961ء
6	حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الہامی دعائیں مرتبہ: چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ	32	دسمبر 1960ء
7	خلافت۔ پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر	24	اکتوبر 1961ء
8	تربیت۔ مولانا جلال الدین صاحب شمس	96	24/اکتوبر 1962ء
9	غلبہ (دین) کی آسمانی سکیم از مسعود احمد خاں صاحب	22	28 اکتوبر 1963ء
10	باہمی محبت و اخوت، ارشادات حضرت مسیح موعودؑ		اکتوبر 63۔ دسمبر 63
11	اطاعت اور اس کی اہمیت	34	اول۔ اکتوبر 1966ء　دوم۔ 30 دسمبر 1981ء
12	The Promised Victory and our duty از صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سالانہ اجتماع 1970ء کی تقریر کا انگریزی ترجمہ	16	
13	بنیادی نصاب۔ از پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب	309	اول۔ 17 نومبر 1983ء بعد ازاں 8 دفعہ شائع ہوئی
14	مقام خلافت اور اسکی عظمت و اہمیت	16	اپریل 1972ء
15	تربیت اولاد۔ از صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	32	جون 1973ء
16	(دینی) معاشرہ	128	1978ء
17	انفاق فی سبیل اللہ اور انصاراللہ از حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب	-	یکم اگست 1979ء

18	چودھویں اور پندرھویں صدی کا سنگم * از حافظ مظفر احمد صاحب	64	اول۔1980ء دوم۔1981ء
19	جماعت سے خطاب از حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ *	15	اول۔جولائی 1980ء دوم۔11 نومبر 1982ء
20	آیت خاتم النبیین اور جماعت احمدیہ کا مسلک *	56	7 جولائی 1981ء
21	وصال ابن مریم۔ از حضرت مرزا طاہر احمد صاحب *	84	7 فروری 1981ء
22	ذکر حبیب از حضرت مفتی محمد صادق صاحب *	384	اول۔7 اکتوبر 1987ء۔بعدازاں پانچ دفعہ شائع ہوئی
23	ظہور امام مہدی اور چودھویں صدی۔ * از محمد اعظم اکسیر صاحب	112	اول۔31 مارچ 1989ء بعدازاں چار دفعہ شائع ہوئی
24	حیات قدسی * از حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب	688	اول۔22 اپریل 1991ء بعدازاں 6 دفعہ شائع ہوئی
25	پیارے رسول کی پیاری باتیں۔ * از حضرت میر محمد اسحاق صاحب	174	اول۔11 جولائی 1994ء دوم۔4 جنوری 1998ء
26	سیرت حضرت حافظ روشن علی صاحب۔ * از سلطان احمد پیر کوٹی صاحب	103	اول۔12 ستمبر 1995ء بعدازاں تین دفعہ شائع ہوئی
27	سیرت حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی *	-	1997ء
28	رسالہ نور احمد از نور احمد صاحب احمدی *	47	15 فروری 1998ء
29	تائید حق *	134	یکم جون 1999ء
30	ایک نیک بی بی کی یاد میں، از مولانا منور احمد صاحب *	22	2 جنوری 2001ء
31	نماز اور اس کے آداب *	104	اول۔2 جولائی 2001ء۔بعدازاں چار دفعہ شائع ہوئی
32	لاہور تاریخ احمدیت۔ * از شیخ عبدالقادر صاحب (سابق سوداگرمل)	636	اول۔22 ستمبر 2001ء۔دوم۔5 دسمبر 2007ء
33	دینیات کا پہلا رسالہ *	36	اول۔17 جنوری 2002ء، بعدازاں چار دفعہ شائع ہوا
34	حیات نور۔ از شیخ عبدالقادر صاحب * (سابق سوداگرمل)	856	اول۔13 مارچ 2002ء بعدازاں پانچ دفعہ شائع ہوئی

35	حیات بشیر از شیخ عبدالقادر صاحب۔* (سابق سوداگرمل)	588	اول۔12 جولائی 2003ء۔دوم۔25 نومبر 2007ء
36	شہداء الحق۔از قاضی محمد یوسف صاحب*	171	اول۔17 جولائی 2003ء۔دوم۔6 مئی 2006ء
37	شیخ عجم اور آپ کے شاگرد۔از سید میر مسعود احمد صاحب*	404	اول۔22 نومبر 2003ء۔بعدازاں دو دفعہ شائع ہوئی
38	سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ* از شیخ محمود احمد عرفانی و حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی	720	اول۔16 دسمبر 2003ء۔ بعدازاں تین دفعہ شائع ہوئی
39	سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام* از حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب	639	6 مئی 2005ء
40	سیرت حضرت اماں جان۔از احمد طاہر مرزا صاحب*	326	9 جنوری 2006ء
41	بیسویں صدی کا علمی شاہکار۔* از مولانا دوست محمد شاہد صاحب	84	19 فروری 2006ء
42	سبیل الرشاد جلد اول۔ خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی	228	اول۔11 جون 1996ء۔دوم۔22 فروری 2009ء
43	سبیل الرشاد جلد دوم خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ	490	28 اگست 2006ء دوم 23 مارچ 2015ء (اضافہ جات کے ساتھ)
44	تاریخ انصار اللہ جلد اول۔ مرتبہ پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب	323	12 اگست 1978ء
45	تاریخ انصار اللہ جلد دوم۔ مرتبہ ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب	496	4 نومبر 2006ء
46	تاریخ انصار اللہ جلد سوم۔ مرتبہ ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب	1120	9 مئی 2010ء
47	اشکوں کے چراغ۔از چوہدری محمد علی صاحب	580	اول۔15 نومبر 2006ء۔بعدازاں تین دفعہ شائع ہوئی
48	مضامین بشیر جلد اول (مضامین حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب)	671	4 جنوری 2007ء

49	مضامین بشیر جلد دوم (مضامین حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب)	1098	25 ستمبر 2011ء
50	مضامین بشیر جلد سوم (مضامین حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب)		زیر طبع
51 تا 62	(رفقاء) احمد جلد 1 تا جلد 12 * از ملک صلاح الدین صاحب	294	15 مئی 2005ء تا مارچ 2015ء تک اس کی 12 جلدیں طبع ہوئیں جن میں سے بعض کو Reprint کروایا گیا۔
63	313 (رفقاء) صدق وصفا۔ از نصر اللہ خان ناصر صاحب و عاصم جمالی صاحب	356	اول۔13 مئی 2007ء۔دوم۔9 دسمبر 2012ء
64	حیات ناصر۔ از حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب *	104	16 جولائی 2008ء
65	سفر یورپ۔ (ڈائری حضرت عبدالرحمٰن صاحب قادیانی)	528	20 دسمبر 2008ء
66	خلافت احمدیہ۔ از مجیب الرحمٰن ایڈووکیٹ صاحب	187	22 نومبر 2008ء
67	اسوۂ انسان کامل۔ از حافظ مظفر احمد صاحب *	690	اول۔13 فروری 2011ء۔دوم۔17 مئی 2014ء
68	واقعات صحیحہ از حضرت مفتی محمد صادق صاحب *	130	6 جولائی 2011ء
69	مسیح اور مہدی۔ از حافظ مظفر احمد صاحب	120	6 ستمبر 2011ء
70	منتخب مسنون دعائیں۔ از حافظ مظفر احمد صاحب	40	اول۔2 فروری 2013ء۔دوم۔17 مارچ 2013ء
71	اہل بیت رسول اللہ ﷺ۔ از حافظ مظفر احمد صاحب	320	7 جولائی 2013ء
72	براہین احمدیہ اور مولوی عبدالحق۔ از عبدالمالک صاحب	212	25 جون 2013ء
73	یادوں کے دریچے۔ از صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	104	27 مئی 2014ء
74	مسیح کشمیر میں۔ از اسد اللہ کاشمیری صاحب *	116	20/ جولائی 2014ء
75	سبیل الرشاد جلد سوم۔ فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ	506	15/ نومبر 2014ء
76	سبیل الرشاد جلد چہارم۔ فرمودات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	448	15/ نومبر 2014ء

77 ناموس رسالتؐ پر حملوں کا دفاع۔ 510 21/اکتوبر 2014ء
از حنیف احمد محمود
78 آنحضرتؐ پر ہونے والے اعتراضات اوران کے 520 21/اکتوبر 2014ء
جوابات۔ از محمد محمود طاہر صاحب

فہرست ٹریکٹس/ بروشرز قیادت اشاعت مجلس انصار اللہ: (ان کے علاوہ 23 کی تعداد میں پمفلٹس شائع ہوئے)

نمبر شمار	نام بروشر	صفحات	طبع
1	پاکیزہ تعلیم	4	اول۔ اکتوبر 1956ء۔ دوم۔ اکتوبر 1978ء سوم۔ 11 جولائی 1982ء
2	بھارت اور چین کا سرحدی تنازعہ	4	20 نومبر 1962ء
3	تزکیہ نفوس اور ہماری ذمہ داری	4	مارچ 1970ء
4	تربیت اولاد کا طریق	4	اکتوبر 1970ء
5	میری بعثت کا مقصد (طبع دوم از قیادت تربیت)	4	1971ء
6	نوع انسان کی ہمدردی وخیر خواہی کے متعلق (دینی) تعلیم	4	مارچ 1971ء
7	نماز باجماعت کے بارے میں (دینی) تعلیم	4	اول۔ مئی 1974ء۔ دوم۔ اپریل 1975ء
8	دعا کے متعلق (دینی) تعلیم	4	اکتوبر 1975ء
9	صلح و باہمی محبت	4	اکتوبر 1975ء
10	آداب گفتگو	4	مارچ 1976ء
11	اخلاق فاضلہ کے متعلق قرآنی تعلیم	4	اکتوبر 1976ء
12	صحبت صالحین	4	اکتوبر 1977ء
13	بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار	4	اکتوبر 1977ء
14	یتیم کی خبر گیری	4	اول۔ اکتوبر 1977ء۔ دوم۔ 1978ء
15	تکبیر	4	اکتوبر 1977ء
16	برکات خلافت	4	1978ء
17	لین دین سے متعلق اسلامی تعلیم	4	1978ء
18	ہمسایہ کے حقوق	2	1979ء

19 بڑوں کے آداب	2	1979ء
20 زندہ رسول	2	14 جنوری 1982ء
21 زندہ کتاب	2	14 جنوری 1982ء
22 ہمارا مذہب	2	اول ۔14 جنوری 1982ء ۔دوم ۔23 نومبر 1983ء
23 صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام	2	اول ۔8 اگست 1982ء ۔دوم ۔11 جون 1983ء

دیگر ادارہ جات کی کتب کی اشاعت: مجلس انصاراللہ نے انصار کی تعلیمی و تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وقت کی ضرورت کے مطابق دیگر ادارہ جات سے کتب خرید کران کی اشاعت کی جس کی تفصیل تاریخ انصاراللہ جلد 3 کے صفحہ نمبر 640-639 میں درج ہے۔

دیگر قیادتوں کی طرف سے پمفلٹس کی اشاعت: تاریخ انصاراللہ کے مطالعہ سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ قیادت اشاعت کے علاوہ قیادت تربیت اور قیادت اصلاح وارشاد نے بھی موقع ومحل اور اپنی ضرورت کے مطابق مختلف بروشرز، پمفلٹس تیار کئے۔ جیسے قیادت تربیت نے درج ذیل پمفلٹس شائع کئے۔

- میری بعثت کا مقصد ۔اکتوبر 1967ء ۔4ورقہ
- میری تعلیم ۔جون 1968ء ۔4ورقہ
- غلبہ (دین حق) کی پیشگوئی ۔نومبر 1968ء ۔4ورقہ
- اتباع قرآن کی برکات ۔اکتوبر 1969ء ۔4ورقہ
- سورۃ البقرہ کی ابتدائی سترہ آیات معہ ترجمہ ۔اکتوبر 1969ء ۔4ورقہ۔ (تاریخ انصاراللہ جلد اول صفحہ 135-136)
- نماز باجماعت اور انصاراللہ ۔جنوری 1984ء
- رمضان کے فضائل ومناقب ۔یکم جون 1984ء
- باہمی رنجش ۔20/ اکتوبر 1984ء
- حقیقی انصاراللہ ۔20/ اکتوبر 1984ء
- تربیت اولاد اور انصاراللہ ۔27/ جولائی 1987ء
- نماز تمام عبادتوں کی روح ہے ۔8/ جنوری 1989ء
- پانچ بنیادی اخلاق ۔8/ جنوری 1989ء
- جوبلی کی دعائیں فروری 2015ء

(تاریخ انصاراللہ جلد سوم صفحہ 636-640)

۞ 1985ء میں مجلس کو تربیتی مضامین کے نام سے ایک کتابچہ شائع کرنے کی توفیق ملی۔ جو درج ذیل عناوین پر مشتمل تھا۔

- قرآنی معاشرہ کے بنیادی اصول　　از مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب
- آنحضرتؐ اور آپؐ کے صحابہ کی معیشت　　از مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب
- جب عمرؓ اسلام لائے　　از مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب
- سیرۃ النبیؐ خدا کی خشیت اور عظمت سے لبریز　　از مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب

(تاریخ انصاراللہ جلد سوم صفحہ 153-154)

قیادت اصلاح وارشاد:

- الداعی الی اللہ (دوورقہ) 7رفروری 1984ء
- ختم نبوت (دوورقہ) 27رمارچ 1984ء
- پاک محمد مصطفیٰ ﷺ نبیوں کا سردار (دوورقہ) 7راکتوبر 1987ء
- شرائط بیعت 2راپریل 1988ء
- اطاعت اور اس کی اہمیت 8ردسمبر 1988ء
- حضرت محمد مصطفیٰؐ کا عالی مقام (1 تا 4)
- دعوت الی اللہ سیرۃ النبی کی روشنی میں (1 تا 4) (بروشر)
- (بانی جماعت احمدیہ کی نظر میں) (بروشر)
- فتنہ دجال احادیث نبویہؐ کی روشنی میں (بروشر)
- سماجی تعلقات سیرۃ النبیؐ کی روشنی میں (بروشر)

نیز دعوت الی اللہ گائیڈ اور خطبات حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ بابت دعوت الی اللہ بھی شائع کئے۔

(تاریخ انصاراللہ جلد سوم صفحہ 643)

خطبات خلفاء: تاریخ انصاراللہ کے مطابق خلفائے کرام کے خطبات، جو وقت کی ضرورت ہیں، کو شائع کرنے کی بھی مجلس کو سعادت ملی۔ جیسے 17 اور 24 راکتوبر 1997ء کے خطبات 15-15 ہزار کی تعداد میں شائع ہوئے۔

(تاریخ انصاراللہ جلد سوم صفحہ 639)

آڈیو کیسٹ کے ذریعہ بھی ان خطبات کی کثرت سے اشاعت ہوئی۔ (تاریخ انصاراللہ جلد سوم صفحہ 141)

اضلاع اور مجالس کی طرف سے طباعت: 75 سالہ تاریخ انصاراللہ میں وقتاً فوقتاً بعض اضلاع و مجالس کے شعبہ اشاعت نے وقت اور ضرورت کے مطابق بروشرز شائع کئے جیسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبہ بابت اقامتِ نماز و تربیت کے چند اہم پوائنٹس (دوورقہ) ضلع کراچی نے شائع کیا۔ جس کے بارہ میں حضور نے فرمایا:

”بہت پسند آیا ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء“ (تاریخ انصاراللہ جلد 3 صفحہ 813)

تاریخ انصاراللہ کی تیاری: 1972ء کی مجلس شوریٰ میں مجلس چک نمبر 121 ج ب حسن پور ضلع لائلپور (حال فیصل آباد) نے تجویز دی کہ مرکز، مجلس انصاراللہ کی تاریخ مرتب کرے۔ جسے شوریٰ نے کثرت رائے سے منظور کرنے کی سفارش کی اور ایک کمیٹی درج ذیل انصار پر تجویز کی۔

- مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب۔ قائد اشاعت
- مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب۔ قائد تعلیم
- مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب۔ مؤرخ احمدیت (تاریخ انصاراللہ جلد اول صفحہ 193)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی منظوری کے بعد اس پر کام شروع ہوا۔ گو شروع میں اس کمیٹی کے اجلاسات میں کچھ مواد اکٹھا ہوا مگر 1974ء میں کلیۃً یہ کام مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب قائد تعلیم کے سپرد ہوا۔ اور انہی کی مرتب کردہ پہلی جلد 1978ء میں منظر عام پر آئی۔ اس کے بعد تاریخ انصاراللہ مرتب کرنے کی سعادت مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کے حصہ میں آئی۔ جلد دوم 1979ء تا جون 1982ء اور جلد سوم جولائی 1982ء تا 1999ء شائع ہو چکی ہیں۔ جبکہ 2000ء تا حال زیر ترتیب ہے۔ امید ہے ڈائمنڈ جوبلی سال میں اس کی اشاعت ہو جائے گی۔ انشاء اللہ

دیگر زبانوں میں اشاعت: حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 1988ء میں ہدایت جاری فرمائی کہ انصار اللہ اپنی بین الاقوامی ذمہ داریاں ادا کرے اور اپنے مواد کا انگریزی اور دوسری زبانوں میں ترجمہ کر کے باہر بھجوائے۔ چنانچہ سب سے پہلے تربیت اولاد اور ہماری ذمہ داریاں کا ترجمہ مکرم چوہدری منیر احمد صاحب ریٹائرڈ سکوارڈن لیڈر نے انگریزی میں کیا۔ جسے بعد ترجمہ بیرون ملک بھجوایا گیا۔ (تاریخ انصار اللہ جلد سوم صفحہ 241)

گجراتی زبان میں ترجمہ قرآن کی اشاعت: 1989ء میں احمدیہ صد سالہ جوبلی کے مبارک یادگار اور پُرمسرت موقع پر مجلس انصار اللہ نے گجراتی زبان میں ترجمہ قرآن کی اشاعت کی سعادت پائی۔ جس کی تفصیل دوسرے موقع پر موجود ہے۔

خلفاء کی طرف سے اظہار خوشنودی: کتب کی اشاعت اور ماہنامہ انصار اللہ کی توسیع اشاعت پر خلفاء کی طرف سے خوشنودی کے خطوط مجلس کو ملتے رہے۔ جیسے سبیل الرشاد پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا: جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَحْسَنَ الْجَزَاءَ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے ساتھیوں کو احسن رنگ میں خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور بے شمار فضلوں سے نوازے۔ سب کو سلام۔ (تاریخ انصار اللہ جلد سوم صفحہ 641)

ماہنامہ انصار اللہ: 1959ء میں شوریٰ میں ماہوار رسالہ جاری کرنے کا فیصلہ ہوا کہ جس میں مجالس انصار اللہ سے متعلق پروگرامز، کارکردگی کی رپورٹس اور ضروری ہدایات انصار اللہ شائع ہوں۔ اس رسالہ میں انتظامی اور تربیتی امور کے علاوہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات نیز حضورؑ کی عربی تحریروں کے تراجم بھی شائع کئے جائیں اور ہر مجلس کے لئے اس کی خریداری لازمی قرار دی گئی۔ چنانچہ نومبر 1960ء میں ایک ماہانہ رسالہ کی اشاعت شروع ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تجویز پر اس کا نام "انصار اللہ" رکھا گیا اس کی ادارت کے فرائض مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی کے سپرد ہوئے۔ طابع و ناشر مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب انچارج دفتر ماہنامہ انصار اللہ تھے۔ یہ رسالہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپا اور اس کی سالانہ قیمت 5 روپے مقرر ہوئی۔

اس ماہنامہ کے اغراض و مقاصد کا ذکر کسی قدر تفصیل سے پہلے شمارہ کے ایڈیٹوریل میں کیا گیا۔ اس کا ایک اقتباس اس جگہ درج کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

"...... یہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہوگا، اس میں انشاء اللہ ہم التزام کے ساتھ امام الزماں سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایسے روح پرور ملفوظات اور پُر معارف تحریرات (نظم و نثر عربی، فارسی و اُردو) شائع کرنے کا اہتمام کریں گے کہ جو جذب و تاثیر کے شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں، جن کے بار بار کے مطالعہ سے دلوں کے زنگ دھل کر سب کثافتیں دُور ہو جاتی ہیں اور قلوب و اذہان کی ایسی تطہیر ہوتی ہے کہ انسانوں کے سینے اور دماغ آسمانی نور سے منور ہو جاتے ہیں اور وہ دنیا میں زندگی بسر کرتے ہوئے عالم بالا کی مخلوق نظر آنے لگتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ کے (رفقاء) کے حالات، ان کے قبول حق کے واقعات، قربانی و ایثار اور فدائیت کے نمونے اور ان کی ایمان افروز روایات بھی التزام کے ساتھ ہدیۂ ناظرین کی جائیں گی، تا ہمیں احساس ہو کہ ہم کیسے عظیم الشان اسلاف کی اولاد ہیں، ہمارا اصل ورثہ کیا ہے اور اسے بحفاظت تمام

نسلوں کے اندر منتقل کرنے کے ضمن میں ہم پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ پھر تاریخ (دین حق) اور تاریخ احمدیت کے چیدہ چیدہ واقعات بھی قارئین کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے، تا ایمان و یقین اور خدمت (دین حق) کے عزم صمیم کو ایک نئی پختگی اور نیا استحکام حاصل ہو، اسی طرح اہلِ علم اور اہلِ قلم اصحاب کے بلند پایہ علمی و تربیتی مضامین سے ہر شمارہ کو مزین کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ الغرض ہماری پوری کوشش ہو گی کہ ماہنامہ ''انصار اللہ'' کا ہر شمارہ روحانی نعمتوں کا ایک خوان یغما ثابت ہو'' (تاریخ انصار اللہ جلد اول صفحہ 138-139)

اس رسالہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے تحریر فرمایا:

''اس رسالے کے ایڈیٹروں کو چاہئے کہ خود بھی انصار اللہ یعنی خدا کے مددگار بنیں اور رسالہ کے نامہ نگاروں کو بھی تلقین کریں کہ وہ اپنے تمام مضامین کو اس مرکزی محور کے اردگرد چکر دیں اس وقت دنیا نے موجودہ زمانہ کی مادی تہذیب و تمدن کے اثر کے ماتحت خدا کو گویا اکیلا چھوڑا ہوا ہے۔ انصار اللہ کو چاہئے کہ سب سے پہلے قرآن و حدیث کا مطالعہ کر کے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لٹریچر کو گہری نظر سے دیکھ کر خدا کا منشا معلوم کریں کہ وہ اس زمانہ میں کیا چاہتا ہے یعنی وہ کن خرابیوں کو مٹانا چاہتا ہے اور کن خوبیوں کو قائم کرنا چاہتا ہے اور پھر اس مطالعہ کے بعد اپنی تمام قوتوں اور تمام ذرائع کے ساتھ خدا کی خدمت میں لگ جائیں اس کے بغیر نہ تو مجلس انصار اللہ حقیقی معنوں میں انصار اللہ کہلا سکتی ہے اور نہ یہ رسالہ صحیح طور پر خدا تعالیٰ کا ناصر و مددگار سمجھا جا سکتا ہے۔

رسالہ انصار اللہ کے مضامین اعلیٰ درجہ کے علمی اور تحقیقی ہونے چاہئیں اور اس رسالہ کو اپنے بلند معیار سے ثابت کر دینا چاہئے کہ حقیقتاً مذہب و سائنس میں کوئی ٹکراؤ اور تضاد نہیں کیونکہ وہ دونوں ایک ہی درخت کی دو شاخیں ہیں۔ سچا مذہب خدا کا قول ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ دنیا پر نازل ہوا اور پھر آپؐ کے خادم اور (۔) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس نے اس زمانہ میں نئی روشنی پائی اور سچی سائنس خدا کا فعل ہے جو خدا کی پیدا کی ہوئی نیچرز کے پردوں میں مستور رہ کر زمانہ کی ضرورت کے مطابق ظاہر ہوتی رہتی ہے...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ خلفاء اور آپ سے تربیت یافتہ (......) نے اس نام نہاد تضاد کو بیشتر صورتوں میں صاف کر دیا ہے اور اگر کوئی ظاہری تضاد باقی ہے تو وہ بھی انشاء اللہ جلد صاف ہو جائے گا۔ رسالہ انصار اللہ کو اس کام میں خاص حصہ لینا چاہئے'' (تاریخ انصار اللہ جلد اول صفحہ 139-140)

یہ رسالہ تسلسل اور کامیابی کے ساتھ اپنی 54 بہاریں دیکھ کر 55ویں سال میں ایسے تاریخ ساز وقت میں داخل ہوا ہے جب مجلس انصار اللہ اپنی پچھترویں سالگرہ (ڈائمنڈ جوبلی) منانے جا رہی ہے۔ اس تاریخی موقع پر خاکسار (قائد اشاعت) کے ساتھ مکرم محمود احمد اشرف صاحب (ایڈیٹر) مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب، مکرم نوید مبشر صاحب، مکرم احمد مستنصر قمر صاحب اور مکرم رانا ارسال احمد صاحب (اراکین مجلس ادارت) مکرم حافظ عبد المنان کوثر صاحب (مینیجر و پبلشر) مکرم فرحان احمد ذکاء صاحب (کمپوزر) اور مکرم راشد حسین ارشد صاحب (واقف عارضی) اور مکرم مظفر احمد ڈوگر صاحب (کارکن) اس رسالہ کو بہتر سے بہتر بنانے اور اس کی ترویج و ترسیل انصار اللہ میں بھرپور تعاون فرما رہے ہیں۔ مکرم فخر احمد فرخ

صاحب نے بطور معاون خدمات ادا کیں۔

توسیع اشاعت و وصولی چندہ ماہنامہ کے لئے پہلا ریفریشر کورس اور میٹنگز: انصاراللہ کی 75 سالہ تاریخ میں گزشتہ سال 2014ء میں پہلی بار 2 تا 9 رمئی عشرہ وصولی و توسیع اشاعت ماہنامہ انصاراللہ منایا گیا۔ نیز 27 رمئی 2014ء کو نائب ناظمین اشاعت ضلع کا ریفریشر کورس ایوان ناصر میں منعقد ہوا۔ جس میں سندھ کے علاوہ تینوں صوبوں کے 44 نمائندگان نے شرکت کی۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے افتتاح فرمایا۔ اس کا ایک بڑا مقصد ناظمین اشاعت کو ان کے کاموں سے اور ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا تھا اور اس کا خوشکن یہ نتیجہ نکلا کہ رسالہ کی تعداد 11500 سے بڑھ کر 14000 تک جا پہنچی اور 15 اضلاع اور 62 مجالس نے 100% ادائیگی کی۔ علاقہ لاہور نے 100% خریداری اور ادائیگی کی۔ جزاهم الله تعالىٰ احسن الجزاء

نیز 29 رمئی 2014ء کو زعمائے انصاراللہ ربوہ اور نائب منتظمین اشاعت کی میٹنگ ہوئی جس میں 57 نمائندگان نے شرکت کی۔ اسکے علاوہ 25 رمئی کو منتظمین اشاعت لاہور اور 3 رجون کو سندھ کے ایک دورہ کے دوران اس حوالہ سے مختلف میٹنگز کا انعقاد ہوا۔

خلفائے سلسلہ کی خوشنودی: حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 27 ردسمبر 1977ء میں فرمایا:

”ماہنامہ انصاراللہ، انصاراللہ کے لئے ہے اور ان کے لئے بھی ہے جو انصاراللہ نہیں کیونکہ کام کی باتیں، یہ تو نہیں کہ ماہنامہ انصاراللہ میں کام کی بات چھپ گئی، یا خالد، خدام الاحمدیہ کا جو رسالہ ہے اس میں کام کی بات چھپ گئی تو دوسروں نے فائدہ نہیں اٹھانا۔ اب بچوں کا ہے رسالہ تشحیذ الاذہان اگر اس میں کام کی بات چھپتی ہے تو بوڑھوں کو بھی پڑھنی چاہئے ضرور۔ اور اگر ماہنامہ انصاراللہ میں کوئی کام کی بات ہے تو بچوں کے علم میں بھی وہ بات لانی چاہئے“ (خطابات ناصر جلد دوم صفحہ 249)

ماہنامہ انصاراللہ کی سرکولیشن بڑھانے پر سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے خطاب برموقع جلسہ سالانہ 27 ردسمبر 1982ء میں ماہنامہ انصاراللہ کے متعلق ارشاد فرمایا:

”ماہنامہ ”انصاراللہ“ کی اشاعت میں چند سال سے نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ چند سال پہلے اس کی اشاعت ایک ہزار آٹھ سو تھی اور امسال اس کی اشاعت چار ہزار ہے یعنی ”الفضل“ کے برابر“ یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضور نے جب یہ ارشاد فرمایا، تو اُس وقت دراصل ماہنامہ کی تعداد اشاعت تین ہزار دو سو تھی۔ خدا تعالیٰ نے اپنے خلیفہ برحق کی زبانِ مبارک سے نکلا ہوا بابرکت جملہ اس طرح پورا فرمایا کہ ماہ اپریل 1983ء میں جو رسالہ چھپا اسکی تعداد چار ہزار چار سو تھی۔ صدر محترم نے جب اس خوشکن امر کی اطلاع حضورؒ کی خدمت میں دی تو حضور نے مورخہ 12 راپریل 1983ء کو اپنی قلم مبارک سے تحریر فرمایا: ”الحمدللہ۔ اللّٰهم زد فزد“

”خدا کرے اتنا معیاری ہو کہ جو ایک دفعہ خریدار بن جائے پھر زندگی بھر چمٹا رہے۔ اس لحاظ سے ابھی کافی گنجائش ہے“

(تاریخ انصاراللہ جلد سوم صفحہ 777)

ماہنامہ انصاراللہ پر ایک طائرانہ نظر

مکرم احمد طاہر مرزا صاحب

ماہنامہ انصاراللہ نومبر 1960ء میں سیدنا حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہ کے مبارک عہد میں شروع ہوا۔ آج 2015ء میں اپنی عمر کی 55 بہاریں دیکھ چکا ہے۔ احباب جماعت کی دینی، تربیتی، علمی اور تحقیقی ضروریات کے تحت 1959ء کی مجلس شوریٰ میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ مجلس انصاراللہ مرکزیہ ایک ماہوار رسالہ شائع کرے جس میں مجالس انصاراللہ کے پروگرام، اخبار مجالس، ضروری ہدایات اور دینی و تربیتی مضامین شائع کئے جائیں اور فیصلہ ہوا کہ ہر مجلس کے لئے اس کی خریداری لازمی قرار دی جائے۔ اس فیصلہ کے مطابق نومبر 1960ء میں ایک ماہوار رسالہ کی اشاعت شروع ہوگئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیراحمد صاحب کی تجویز کے مطابق اس رسالہ کا نام ''انصاراللہ'' رکھا گیا۔

چنانچہ ماہنامہ انصاراللہ کا اجراء حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے عہد صدارت میں ہوگیا۔ آپ اس رسالہ میں خصوصی دلچسپی لیتے تھے۔ جب سیدنا حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مسند خلافت پر متمکن ہوئے تو اس کے بعد بھی ایک عرصہ تک آپ رسالہ انصاراللہ کا مسودہ ملاحظہ فرمایا کرتے تھے۔ اس بات کا اظہار مکرم مسعود احمد دہلوی صاحب نے اپنی خودنوشت میں بھی کیا ہے۔

ابتداء سے ہی اس رسالہ کے دینی، تربیتی اور ٹھوس علمی مقاصد تھے جنھیں اب تک یہ پوری ذمہ داری کے ساتھ ادا کر رہا ہے۔ مدیر اول مکرم مسعود احمد دہلوی صاحب تھے۔ آپ کا دور 13 سال (نومبر 1960ء تا دسمبر 1973ء) تک محیط رہا۔ آپ ایک بلند پایہ صحافی، ادیب اور مترجم تھے۔ علمی و تحقیقی مضامین کے لحاظ سے اور جدت اور تنوع کے لحاظ سے یہ ایک یادگار دور تھا۔ خاکسار نے ایک دفعہ ان سے ماہنامہ انصاراللہ کے حوالہ سے پوچھا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ کے اداریے بہت طویل ہوتے تھے اور ہر اداریہ 5 سے 10 صفحات پر مشتمل ہوتا تھا۔ تو آپ نے بتایا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ؒ نے مجھے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ ایک موضوع کا انتخاب کرو پھر اس کا خوب حق ادا کرو اس بات کی فکر نہ کرو کہ مضمون لمبا ہو جائے گا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور بیسیوں اداریہ جات چھ سے آٹھ صفحات پر مشتمل ہیں۔ اداریہ جات کے ان موضوعات میں زیادہ تر اشاعت و غلبۂ دین، صداقت حضرت مسیح موعود، 23 رمارچ 1889ء، پیشگوئی مصلح موعود، علامات پیشگوئی مصلح موعود، اشاعت قرآن، کسر صلیب، جلسہ سالانہ، اجتماعات انصاراللہ، دینی و تربیتی مضامین، اور خلفاء سلسلہ کے بیرون ممالک کے اسفار اور ان کے ثمرات وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح بعض نابغہ روزگار شخصیات کے وصال کے بعد ان کے سوانح پر بھی ادارتی نوٹ تحریر کئے جاتے۔ اس کہنہ مشق صحافی کی ایک یہ بھی خوبی رہی کہ ٹھوس علمی اداریہ جات کے ساتھ ساتھ علمی مضامین بھی تحریر

کئے اور ہر دوسرے تیسرے شمارہ میں آپ کا ایک تحقیقی مضمون شامل ہوتا۔

اس دور میں آپ کو جو قلمکار ملے ان میں رفقائے کرام، جید علماء سلسلہ، دیگر سرکردہ علمی شخصیات شامل تھیں۔ جیسے حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب، حضرت شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی، مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب، مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب، مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب، اسی طرح بعض متبرک شخصیات کے علمی مضامین بھی ماہنامہ انصاراللہ کی زینت بنے جیسے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب۔ دیگر اہم شخصیات میں مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور، مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب، مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب، اور حضرت مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب۔ مکرم مسعود دہلوی صاحب کے عرصہ ادارت میں متعدد رفقاء کرام کے مکتوبات اور ان کے حالات زندگی بھی ماہنامہ انصاراللہ کی زینت بنے۔

مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب دو مرتبہ جنوری 1974ء تا مارچ 1977ء اور اگست 1980ء تا نومبر 1985ء تک رسالہ کے مدیر رہے۔ آپ کے دور ادارت میں شائع ہونے والے دینی وعلمی مضامین کو خاصا پسند کیا گیا۔ آپ کے تحریر کردہ اداریہ جات نے بھی قبول عام کی سند حاصل کی۔ ٹھوس علمی عناوین پر آپ طویل اداریہ جات تحریر کرتے رہے۔ آپ کے عرصۂ خدمت میں سیرت النبیؐ اور سیرت صحابہ آپ کا خاص موضوع رہا۔ آپ نے ایک سلسلہ "ناقابل فراموش" شروع کیا جس میں آپ بیتی کے علاوہ کئی دیگر ایمان افروز اور ناقابل فراموش واقعات تحریر کئے جن میں قبولیت دعا کے واقعات بھی شامل تھے۔ جو قارئین کی دلچسپی کا باعث بنے۔ آپ کے عرصۂ ادارت میں انصاراللہ کی مساعی کی روئیدادوں کے ساتھ ساتھ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بیرونی اسفار کی بھی خوب عکاسی کی گئی۔

آپ کے دور میں مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم مفتی سلسلہ کے فقہ وفتاویٰ پر مشتمل مضامین خوب مقبول ہوئے۔ علاوہ ازیں مکرم شیخ عبدالقادر صاحب محقق لاہور کے قابل قدر تحقیقی مضامین بھی آپ کے رسالے کی زینت بنتے رہے۔ اسی طرح مکرم اخوند فیاض احمد صاحب، مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور، مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب اور نئے اہل قلم میں سے مکرم نصیر احمد قمر صاحب اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے مضامین بھی رسالے میں شائع ہوتے رہے۔

مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب (مرحوم) دو دفعہ مدیر رہے۔ آپ کا عرصۂ ادارت اپریل 1977ء تا 1979ء اور نومبر 1985ء تا جنوری 1986ء ہے۔ آپ کے دور میں رسالہ نے کافی ترقی کی۔

مکرم سید کمال یوسف صاحب کا عرصۂ ادارت دسمبر 1979ء و مئی 1980ء ہے۔ مکرم ڈاکٹر ناصر احمد پرویز پروازی صاحب کا عرصۂ ادارت جنوری 1980ء تا اپریل 1980ء ہے۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کا عرصۂ ادارت جون و جولائی 1980ء ہے۔ گو یہ عرصۂ ادارت بہت مختصر ہے لیکن آپ کے اس دور میں رسالہ کو کافی ترقی ملی۔

مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب دورادارت فروری 1986ء تا 1993ء ہے۔ یہ وہ تھا جب آمرانہ آرڈیننس کی آڑ میں احباب جماعت پر بکثرت مقدمات بنائے جارہے تھے۔ ان حالات میں رسالہ نکالنا بہت دشوار کام تھا۔ یہ وہ دور تھا جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ احمدیوں سے براہ راست مخاطب نہیں ہوسکتے تھے کیونکہ جدید ذرائع مواصلات ابھی عام نہیں تھے۔ اس دور میں مکرم مدیر صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے خطبات اور خلاصہ خطبات کا کام نہایت باقاعدگی اور جوانمردی سے سرانجام دیا۔ محترم ناز صاحب کے اداریہ جات نہایت علمی اور منجھی ہوئی اردو پر مشتمل ہوتے۔ آپ نے قرآن کریم پر مشتمل ایک خصوصی نمبر نکالا جسے علمی و دینی حلقوں میں خوب سراہا گیا۔ اس نمبر پر مقدمہ بھی بنا جو قریباً دس سال سندھ کی عدالتوں میں چلتا رہا۔

مکرم مولانا نصر اللہ خان صاحب ناصر مرحوم نے اپنے دورادارت جنوری 1994ء تا 2004ء میں سیرت وسوانح آنحضرت ﷺ، صحابہ کرامؓ، حضرت مسیح موعود، اور رفقاء حضرت اقدس پر مشتمل مضامین کے کئی سلسلے شروع کئے۔ جو بہت مقبول ہوئے۔ آپ نے 1997ء، 1998ء میں براہین احمدیہ نمبر نکالے جو مفید علمی مضامین پر مشتمل تھے اور آج بھی بطور ریفرنس استعمال کئے جاتے ہیں۔ رفقاء حضرت اقدس کے حالات زندگی بالخصوص تین صد تیرہ (رفقاء) صدق وصفا پر آپ نے دیگر احباب کی معاونت سے خوب محنت کی جن میں سے بعض رسالہ انصاراللہ میں بھی شائع ہوئے اور بعدازاں ایک کتابی شکل میں مجلس انصاراللہ پاکستان کو شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب کو اپنے مختصر دورادارت 2005ء تا جنوری 2006ء میں انصاراللہ کو وصیت نمبر پر مشتمل ضخیم شمارہ نکالنے کی توفیق ملی۔ جو بہت محنت سے تیار کیا گیا تھا اور بہت سے اہم ریکارڈ اس میں محفوظ کئے گئے۔ اس دور میں بعض اہم علمی موضوعات پر مشتمل مقالات بھی شائع کئے گئے۔

مکرم نصیر احمد انجم صاحب (مرحوم) کو فروری 2006ء سے دسمبر 2009ء تک بطور مدیر خدمات کی توفیق ملی۔ آپ کے دور میں مکرم مظفر احمد چوہدری صاحب ماہر آثار قدیمہ کے قلم سے حضرت عیسیٰ کے اسفار کے حوالہ سے بارہ اقساط پر مشتمل تحقیقی مضامین کا سلسلہ جو مکرم مولانا نصر اللہ خان ناصر صاحب کے دورادارت میں شروع ہوا پایۂ تکمیل کو پہنچا۔

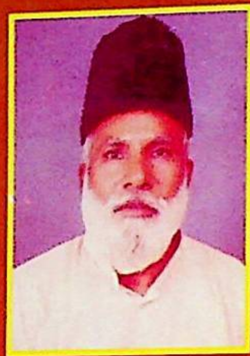
مکرم محمد محمود طاہر صاحب کا عرصۂ ادارت جنوری 2010ء تا جنوری 2012ء ہے۔ آپ کے دور میں بعض خصوصی نمبر زجاری ہوئے۔ جن میں انصاراللہ ماہنامہ کا پچاس سالہ نمبر اور شہدائے لاہور نمبر شامل ہیں۔

خاکسار کا عرصۂ ادارت فروری 2012ء تا دسمبر 2014ء ہے اور اب موجودہ مدیر مکرم محمود احمد اشرف صاحب نے رسالہ ہذا میں ماشاءاللہ بعض نئے سلسلے شروع کئے ہیں۔ نئے مضمون نگاروں کی بھی حوصلہ افزائی فرمارہے ہیں۔ انصاراللہ کا یہ خصوصی نمبر آپ کی ادارت میں شائع ہورہا ہے۔

ماہنامہ انصار اللہ کی 55 سالہ تاریخ میں خدمت بجالانے والے مدیران



مکرم مسعود احمد خان دہلوی صاحب



مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب



مکرم سید عبدالحیٔ شاہ صاحب



مکرم پروفیسر ناصر احمد پروازی صاحب



مکرم سید کمال یوسف صاحب



مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب



مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب



مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب



مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب



مکرم نصیر احمد انجم صاحب



مکرم محمد محمود طاہر صاحب



مکرم احمد طاہر مرزا صاحب



مکرم محمود احمد اشرف صاحب



قیادت اشاعت 75 سالہ خصوصی نمبر کی تیاری میں مصروف



مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر اہتمام طبع ہونے والی بعض کتب



ماہنامہ انصاراللہ کے بعض خصوصی شمارے



مجلس ادارت ماہنامہ انصاراللہ 2015ء صدر مجلس کے ہمراہ

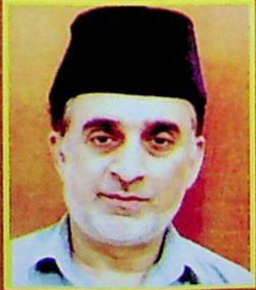


قیادت اشاعت کے تحت ہونے والا پہلا ریفریشر کورس منعقدہ 27؍اپریل 2014ء



ریفریشر کورس اصلاح وارشاد 2014ء

مدیر انصار اللہ اور کارکنان دفتر قیادت اشاعت



محمود احمد اشرف صاحب (مدیر ماہنامہ)



حافظ عبد المنان کوثر صاحب (مینیجر و پبلیشر)



فرحان احمد ذکاء صاحب (کمپیوٹر انچارج)



مظفر احمد ڈوگر صاحب (کارکن)



حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ دورہ کراچی 15/ستمبر 1978 کے موقع پر



مجلس انصار اللہ مقامی کے زیر اہتمام خلافت سیمینار مورخہ 14/جون 2015ء

ماہنامہ انصاراللہ کے خصوصی نمبرز

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

- **ڈاکٹر عبدالسلام نمبر۔ جنوری، فروری 1980ء:** یہ نمبر مکرم پروفیسر ناصر احمد پروازی صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔ اس کے کل صفحات 68 ہیں۔ نوبل انعام حاصل کرنے کے حوالے سے یہ شمارہ شائع ہوا جس کے 12 صفحات تصاویر پر مشتمل ہیں۔
- **اجتماع نمبر۔ ستمبر، اکتوبر 1981ء:** یہ نمبر محترم مولانا غلام باری سیف صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔ اس کے کل صفحات 80 ہیں اور اس میں 16 صفحات کا ضمیمہ بھی ہے۔
- **حضرت سر محمد ظفر اللہ خاں نمبر۔ نومبر، دسمبر 1985ء:** مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب کی زیرِ ادارت یہ نمبر شائع ہوا۔ یہ 172 صفحات پر مشتمل ہے اور 69 تصاویر پر مشتمل، تصاویر کے 33 صفحات بھی شامل ہیں۔
- **صد سالہ جشن تشکر نمبر (1)۔ مارچ، اپریل 1989ء:** مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب کی زیرِ ادارت یہ نمبر شائع ہوا۔ اس نمبر کے 162 اُردو اور پانچ انگریزی صفحات ہیں۔ اس میں 1940ء سے لے کر 1989ء تک کے صدران مجلس انصاراللہ کے نام مع تصاویر شائع شدہ ہیں۔
- **صد سالہ جشن تشکر نمبر (2)۔ مارچ 1990ء:** یہ نمبر بھی محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔ اس میں اردو کے 142 اور انگریزی کے 10 صفحات ہیں۔ اس میں حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاءِ احمدیت کی تحریرات کے عکس بھی دیئے گئے ہیں نیز تصاویر کے 9 صفحات ہیں۔
- **قرآن نمبر۔ جولائی 1993ء:** یہ نمبر بھی محترم محمد الدین ناز صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔ اس کے کل 80 صفحات ہیں۔ اس کے صفحہ 80 پر کاتبین وحی کے نام بھی دیئے گئے ہیں۔
- **کسوف وخسوف نمبر۔ مئی 1994ء:** مکرم مولانا نصر اللہ خاں ناصر صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔ اس کے 122 اردو اور 14 انگریزی صفحات ہیں۔
- **شیخ محمد احمد مظہر نمبر۔ اپریل 1995ء:** مکرم مولانا نصر اللہ خاں ناصر صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔ اس کے 128 صفحات ہیں اس میں 15 تصاویر بھی ہیں۔
- **خصوصی اشاعت بابت اسلامی اصول کی فلاسفی۔ جون 1996ء:** یہ نمبر بھی مکرم مولانا نصر اللہ خاں ناصر صاحب کی

زیرِ ادارت شائع ہوا۔اس کے 116 اردو اور 4 انگریزی صفحات ہیں۔اس میں ''جلسہ اعظم مذاہب لاہور'' کی مکمل روداد شامل ہے۔

- **براہین احمدیہ نمبر (1)۔دسمبر 1997ء:** یہ نمبر بھی مکرم مولانا نصر اللہ خاں ناصر صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔یہ شمارہ 128 صفحات پر مشتمل ہے۔
- **براہین احمدیہ نمبر (2)۔فروری 1998ء:** یہ شمارہ بھی مکرم مولانا نصر اللہ خاں ناصر صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔یہ شمارہ بھی 128 صفحات پر مشتمل ہے۔
- **خصوصی اشاعت بابت حضرت مرزا منصور احمد صاحب۔مارچ 2000ء:** یہ شمارہ بھی مکرم مولانا نصر اللہ خاں ناصر صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔یہ 112 صفحات پر مشتمل ہے اس میں 16 صفحات کی تصاویر بھی شامل ہیں۔
- **خصوصی اشاعت بابت کاسرِ صلیب۔ستمبر 2001ء:** یہ نمبر بھی مکرم مولانا نصر اللہ خاں ناصر صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔اس شمارہ کے 106 صفحات اردو کے ہیں اور 8 صفحات تصاویر کے ہیں۔تصاویر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک نسل کا ایک گروپ فوٹو ہے اور ڈاکٹر جان الیگزنڈر ڈوئی اور اس کے خاندان کا بھی گروپ فوٹو شامل ہے۔
- **خصوصی اشاعت بابت سفرِ سیالکوٹ 1904ء۔نومبر 2004ء:** یہ محترم مولانا نصر اللہ خاں ناصر صاحب کی زیرادارت چھپنے والا آخری نمبر ہے۔اس کے کل 88 صفحات ہیں۔نیز اس میں سیالکوٹ شہر کی بعض تاریخی تصاویر بھی شامل ہیں۔
- **وصیت نمبر۔جون 2005ء:** یہ نمبر مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔اس کے کل 96 صفحات ہیں۔شمارہ میں مجلس کارپرداز 2005ء کا گروپ فوٹو بھی دیا گیا ہے۔
- **سیدنا نورالدین نمبر۔مئی، جون 2008ء:** یہ نمبر مکرم نصیر احمد انجم صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔بعض اہم تصاویر کے علاوہ اس کے کل 444 صفحات ہیں۔
- **حضرت مصلح موعود نمبر۔مئی، جون، جولائی 2009ء:** یہ ایک ضخیم نمبر ہے جو کہ مکرم نصیر احمد انجم صاحب کی زیر ادارت شائع ہوا۔اس کے کل 888 صفحات ہیں اور 28 صفحات پر مشتمل تصاویر ہیں۔
- **اشاعت خصوصی بابت سانحہ لاہور ماہ جولائی 2010ء:** یہ خصوصی شمارہ بابت سانحہ لاہور 28 مئی 2010ء مکرم محمد محمود طاہر صاحب کے زیرادارت شائع ہوا۔
- **اشاعت خصوصی (1960ء۔2010ء)۔اکتوبر 2010ء:** ماہنامہ کی اشاعت کے پچاس سال پورے ہونے پر زیرِ ادارت مکرم محمد محمود طاہر صاحب اشاعت خصوصی کا اہتمام کیا گیا۔اس شمارہ کے کل 56 صفحات ہیں۔اس

میں حضور انور کے پیغام کے علاوہ 1960ء تا 2010ء کے مدیران کی تصاویر اور عرصہ ادارت کا بھی ذکر موجود ہے۔

- **شہدائے لاہور نمبر۔ نومبر، دسمبر 2010ء:** یہ نمبر مکرم محمد محمود طاہر صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔ اس کے کل 236 صفحات ہیں۔ تصاویر کے صفحات اس کے علاوہ ہیں۔ اس میں سانحہ لاہور 28 رمئی 2010ء کی مکمل تفصیل مع تصاویر دی گئی ہے۔
- **سید عبدالحیٔ نمبر۔ ستمبر، اکتوبر 2012ء:** یہ نمبر مکرم احمد طاہر مرزا صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔ اس کے کل صفحات 90 ہیں۔ اور 20 صفحات پر مشتمل تصاویر اس کے علاوہ ہیں۔
- **سیرۃ النبیؐ نمبر، نومبر 2012ء:** یہ خصوصی نمبر نومبر 2012ء میں مکرم احمد طاہر مرزا صاحب کی زیر ادارت طبع ہوا۔
- **مرزا عبدالحق نمبر۔ دسمبر 2013ء:** یہ نمبر بھی مکرم احمد طاہر مرزا صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔ اس کے کل صفحات 90 ہیں۔ اور تصاویر کے 18 صفحات اس کے علاوہ ہیں۔
- **ناموس رسالت نمبر۔ اگست، ستمبر 2014ء:** یہ نمبر بھی مکرم احمد طاہر مرزا صاحب کی زیرِ ادارت شائع ہوا۔ اس کے کل صفحات 122 ہیں۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء احمدیت کے آنحضرت ﷺ کی عظمت شان سے متعلق ارشادات موجود ہیں۔
- **75 سالہ خصوصی نمبر۔ جولائی، اگست 2015ء:** اس تاریخی نمبر کی سعادت مکرم محمود احمد اشرف صاحب مدیر کے حصہ میں آرہی ہے۔ جو اس وقت ترتیب و تکمیل کے مراحل میں ہے۔ یہ مجلس انصاراللہ کے 75 سال پورا ہونے پر احباب کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

خصوصی نمبر کے لئے حضور ایدہ اللہ کی دُعا!

حضور نے مکرم صدر صاحب مجلس کے ایک خط کے جواب میں تحریر فرمایا:

”آپ کا خط ملا جس میں آپ نے لکھا ہے کہ مجلس انصاراللہ کی طرف سے ڈائمنڈ جوبلی کی مناسبت سے ماہنامہ انصاراللہ کا خصوصی نمبر شائع کیا جارہا ہے۔ الحمدللہ۔ اللہ اس کی اشاعت ہر لحاظ سے مبارک کرے اور پڑھنے والوں کو اس سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کی توفیق دے۔ آمین“

اشاعت ماہنامہ انصاراللہ کی تدریجی ترقی

مکرم حافظ عبدالمنان کوثر صاحب

نومبر 1960ء میں جب ماہنامہ انصاراللہ جاری ہوا تو اجتماع کے موقع پر نمائندگان مجالس نے ایک قرارداد پاس کی جس میں اس کی اشاعت 2 ہزار تک پہنچانے کا عزم کیا۔ جب کہ اس کی قیمت 5 روپے سالانہ جو 1962ء میں بڑھا کر 6 روپے اور 1971ء میں 8 روپے اور 1976ء میں دس روپے کر دی گئی۔ اس کے بعد تدریجی ترقی کا ذکر نہیں ملتا تاہم 1981ء کے بعد کا جائزہ درج ذیل ہے۔ (تاریخ انصاراللہ جلد اول صفحہ 138 تا 142)

نمبر شمار	سال	تعداد	سالانہ چندہ	صفحات	نمبر شمار	سال	تعداد	سالانہ چندہ	صفحات
1	1981ء	1900	15	40	19	1999ء	8400	60	40
2	1982ء	3200	15	40	20	2000ء	8750	70	40
3	1983ء	5200	20	40	21	2001ء	8500	100	40
4	1984ء	5100	20	40	22	2002ء	8500	100	40
5	1985ء	5000	20	40	23	2003ء	8500	100	40
6	1986ء	4000	20	40	24	2004ء	9050	100	40
7	1987ء	5250	20	40	25	2005ء	9050	100	40
8	1988ء	5460	20	40	26	2006ء	9900	100	40
9	1989ء	5400	30	40	27	2007ء	10400	100	40
10	1990ء	5450	30	40	28	2008ء	11250	100	40
11	1991ء	5800	30	40	29	2009ء	11500	150	40
12	1992ء	6100	30	40	30	2010ء	11800	150	40
13	1993ء	7150	30	40	31	2011ء	11800	200	40
14	1994ء	7150	30	40	32	2012ء	12000	200	40
15	1995ء	7050	30	40	33	2013ء	12000	200	40
16	1996ء	7200	60	40	34	2014ء	13800	300	40
17	1997ء	7400	60	40	35	2015ء	13800	300	40
18	1998ء	8100	60	40	36				

ماہنامہ ''انصاراللہ'' ربوہ کے خلاف مقدمات کی مختصر روداد

(1985ء تا 2015ء)

مکرم حبیب الرحمن زیروی صاحب

حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے ساتھ ہی آپ کی مخالفت کا آغاز ہوا۔ بعدازاں انفرادی مخالفت نے قومی مخالفت کا روپ دھار لیا۔ 1974ء میں جماعت احمدیہ کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے آئین اور قانون کی اغراض سے غیر مسلم قرار دے دیا۔ 1984ء میں پاکستان کے ایک ڈکٹیٹر نے جماعت احمدیہ کے خلاف آرڈیننس جاری کر دیا جس کی رُو سے جماعت احمدیہ کے بنیادی حقوق سلب کر دیئے گئے۔ اس آرڈیننس کی رُو سے جماعت احمدیہ کے ذمہ دار افراد کے خلاف عدالتوں کا سہارا لینے کی کوشش کی گئی اور بے شمار احمدیوں کو جھوٹے مقدمات میں ملوّث کیا گیا اور جماعت احمدیہ کا میڈیا، پریس، اخبارات اور رسائل خاص طور پر ان کا نشانہ بنے۔ ایڈیٹرز، پبلشرز، پرنٹر اور مضمون نگار بالخصوص مقدمات میں اُلجھائے گئے اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ خاکسار کو اس وقت ماہنامہ انصاراللہ اور شعبہ اشاعت مجلس انصاراللہ کے حوالہ سے مقدمات کی مختصر تفصیل بیان کرنی ہے۔ جماعتی ریکارڈ کے مطابق 1985ء سے 2015ء تک ماہنامہ انصاراللہ کے عملہ کے خلاف 30 کے قریب مقدمات درج ہوئے۔ مختلف اوقات میں اُن کی نوعیت مختلف ہوتی رہی مگر ہر مقدمہ میں الزامات قریباً ایک ہی طرح کے تھے۔

1۔ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔
2۔ قادیانیت (احمدیت) کی (دعوت الی اللہ) کرتے ہیں۔
3۔ نماز، کلمہ، قرآن کریم کی آیات لکھنے سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔

ان میں سے چند ایک مقدمات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۞ مورخہ 21 اگست 1985ء کو مولوی اللہ یار ارشد نے ماہنامہ انصاراللہ کے درج ذیل کارکنان کے خلاف 298/C کے تحت شمارہ اگست 1985ء میں شائع ہونے والے مواد پر مقدمہ درج کروایا کہ ان الفاظ سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ ان احمدیوں نے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا ہے۔

1۔ مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب (ایڈیٹر) 2۔ مکرم سید عبدالحیٔ صاحب (پبلشر) 3۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب (کارکن)
(ایف آئی آر صفحہ 14)

۞ 14/اپریل 1987ء مولوی محمد اکرم طوفانی نے مجلس انصاراللہ کے درج ذیل کارکنان کے خلاف 298/C-B کے تحت مجلس انصاراللہ کی طرف سے شائع ہونے والے ایک کتابچہ ختم نبوت اور بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام میں مرزا غلام احمد کے ساتھ علیہ السلام کی اصطلاح لکھنے پر مقدمہ درج کروایا۔

1۔ صدر مجلس انصاراللہ 2۔ سیکرٹری 3۔ مالک ضیاءالاسلام پریس (ایف آئی آر صفحہ 123)

۞ مورخہ 31/جولائی 1988ء کو مولوی اللہ یار ارشد نے ماہنامہ انصاراللہ کے درج ذیل کارکنان پر 298/C، 298/B کے تحت مقدمہ کروایا کہ اقصیٰ چوک پر یہ لوگ ماہنامہ انصاراللہ جولائی 1988ء کا شمارہ لوگوں میں مفت تقسیم کر رہے تھے۔

1۔ قاضی منیر احمد صاحب (پرنٹر) 2۔ چوہدری محمد ابراہیم صاحب (پبلشر)
3۔ مرزا محمد الدین ناز صاحب (ایڈیٹر) 4۔ حمیدالدین صاحب (کاتب)

(ایف آئی آر صفحہ 77)

۞ 23/اپریل 1989ء کو گورنمنٹ پنجاب نے ماہنامہ انصاراللہ نومبر 1988ء میں شائع ہونے والے مواد سے یہ اخذ کرکے کہ یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ 298/C کی دفعات کے تحت ماہنامہ انصاراللہ کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔

۞ 22/مئی 1989ء کو رسالہ ماہنامہ انصاراللہ جولائی، اگست، ستمبر، اکتوبر 1988ء میں شائع ہونے والے مواد سے یہ اخذ کرکے کہ یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ 298/C کی دفعات کے تحت ماہنامہ انصاراللہ کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔

۞ 22/فروری 1990ء کو رسالہ ماہنامہ انصاراللہ نومبر 1989ء میں شائع ہونے والے مواد سے یہ اخذ کرکے کہ یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ 298/C کی دفعات کے تحت ماہنامہ انصاراللہ کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔

1۔ قاضی منیر احمد صاحب (پرنٹر) 2۔ چوہدری محمد ابراہیم صاحب (پبلشر)
3۔ مرزا محمد الدین ناز صاحب (ایڈیٹر) 4۔ حمیدالدین صاحب (کاتب)

۞ 17/اگست 1990ء کو شمارہ اپریل 1990ء کے صفحہ 30 پر شہدائے احمدیت کے الفاظ شائع ہونے والے مواد پر ایڈیٹر کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔ (ایف آئی آر صفحہ 195)

۞ 23/ستمبر 1990ء کو شمارہ ماہ مئی 1990ء میں شائع ہونے والے مواد سے یہ اخذ کرکے کہ یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ ایڈیٹر کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔ (ایف آئی آر صفحہ 197)

۞ 12/اکتوبر 1990ء کو شمارہ ستمبر 1990ء میں شائع ہونے والے مواد سے یہ اخذ کر کے کہ یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ مولوی خدا بخش جامع مسجد محمدیہ ریلوے اسٹیشن ربوہ کی طرف سے 298/C کی دفعات کے تحت ماہنامہ انصاراللہ کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔

1۔ انتظامیہ انصاراللہ 2۔ مکرم مرزا انس احمد صاحب (ایف آئی آر صفحہ 198)

۞ 29/مئی 1992ء کو گورنمنٹ پنجاب نے ماہنامہ انصاراللہ شمارہ اگست 1991ء میں شائع ہونے والے مواد سے یہ اخذ کر کے کہ یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ 298/C کی دفعات کے تحت ماہنامہ انصاراللہ کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔ (ایف آئی آر صفحہ 213)

۞ 29/مئی 1992ء کو گورنمنٹ پنجاب نے ماہنامہ انصاراللہ شمارہ نومبر 1991ء اور جون 1992ء میں شائع ہونے والے مواد سے یہ اخذ کر کے یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ 298/C کی دفعات کے تحت ماہنامہ انصاراللہ کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ (ایف آئی آر صفحہ 215)

۞ 23/جولائی 1992ء کو گورنمنٹ پنجاب نے ماہنامہ انصاراللہ شمارہ فروری، مارچ، اپریل 1992ء میں شائع ہونے والے مواد سے یہ اخذ کر کے یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ 298/C کی دفعات کے تحت ماہنامہ انصاراللہ کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ (ایف آئی آر صفحہ 222)

۞ 7/مارچ 1993ء کو گورنمنٹ پنجاب نے ماہنامہ انصاراللہ شمارہ اکتوبر 1992ء میں شائع ہونے والے مواد سے یہ اخذ کر کے یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ 298/C کی دفعات کے تحت ماہنامہ انصاراللہ کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ (ایف آئی آر صفحہ 238)

۞ 17/اپریل 1993ء کو گورنمنٹ پنجاب نے ماہنامہ انصاراللہ شمارہ دسمبر 1992ء میں شائع ہونے والے مواد سے یہ اخذ کر کے یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ 298/C کی دفعات کے تحت ماہنامہ انصاراللہ کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ (ایف آئی آر صفحہ 238)

۞ 16/نومبر 1993ء کو گورنمنٹ پنجاب نے ماہنامہ انصاراللہ شمارہ مئی 1993ء میں شائع ہونے والے مواد سے یہ اخذ کر کے یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ 298/C کی دفعات کے تحت ماہنامہ انصاراللہ کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔ (ایف آئی آر صفحہ 242)

۞ 15/جنوری 1994ء کو گورنمنٹ پنجاب نے ماہنامہ انصاراللہ شمارہ جون 1993ء میں شائع ہونے والے مواد سے یہ اخذ کر کے یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ 298/C کی دفعات کے تحت ماہنامہ انصاراللہ کے خلاف

مقدمہ درج کرایا۔ (ایف آئی آر صفحہ 247)

۞ 11ر ستمبر 1990ء علامہ احمد میاں حمادی خطیب جامع مسجد ختم نبوت نے مینیجر ماہنامہ انصار اللہ کے خلاف 295/C،298/C کے تحت مقدمہ درج کروایا کہ ''مجھے ایک لفافہ ملا۔ جس کے اندر کارڈ پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ اور نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم درج ہے۔ رسولہ الکریم سے یہ حضرت مرزا غلام احمد کو مراد لیتے ہیں۔ جو گستاخی کے زمرے میں آتا ہے۔ 1۔ مینیجر 2۔ ایڈیٹر 3۔ پرنٹر 4۔ پبلشر

(ایف آئی آر صفحہ 819)

۞ یکم نومبر 1993ء کو احمد میاں حمادی نے ماہنامہ انصاراللہ شمارہ جولائی 1993ء میں شائع ہونے والے مواد سے یہ اخذ کر کے یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ ماہنامہ انصاراللہ کے درج ذیل کارکنان کے خلاف مقدمہ درج کرایا۔

1۔ مرزا محمد الدین ناز صاحب (ایڈیٹر) 2۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب (پبلشر) 3۔ مکرم قاضی منیر احمد صاحب (پرنٹر)

(ایف آئی آر صفحہ 822)

۞ 11ر مارچ 2001ء احمد میاں حمادی ٹنڈو آدم ماہنامہ انصار اللہ شمارہ جنوری 2001ء میں شائع ہونے والے مواد سے یہ اخذ کر کے کہ یہ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ 298/C ، 295/C ، 295/B ، 34 پی پی سی کے تحت مقدمہ درج کروایا۔ (ایف آئی آر صفحہ 827)

1۔ مکرم نصر اللہ خان ناصر صاحب (ایڈیٹر) 2۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب (پبلشر)

3۔ مکرم قاضی منیر احمد صاحب (پرنٹر) 4۔ مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب (مضمون نگار)

۞ 5ر اگست 2005ء کو ضیاء الاسلام پریس کے اندر جماعت احمدیہ طبع شدہ مواد پر روزنامہ الفضل اور دیگر جرائد بشمول ماہنامہ انصاراللہ کے درج ذیل کارکنان کے خلاف ایف آئی آر کاٹی گئی۔ الزام مسلمانوں کے جذبات مجروح ہونے کا لگایا گیا اور 298/B.C دفعات کے تحت چالان کاٹا گیا۔

1۔ مکرم سید مبشر احمد ایاز صاحب (ایڈیٹر) 2۔ مکرم عبدالمنان کوثر صاحب (پبلشر)

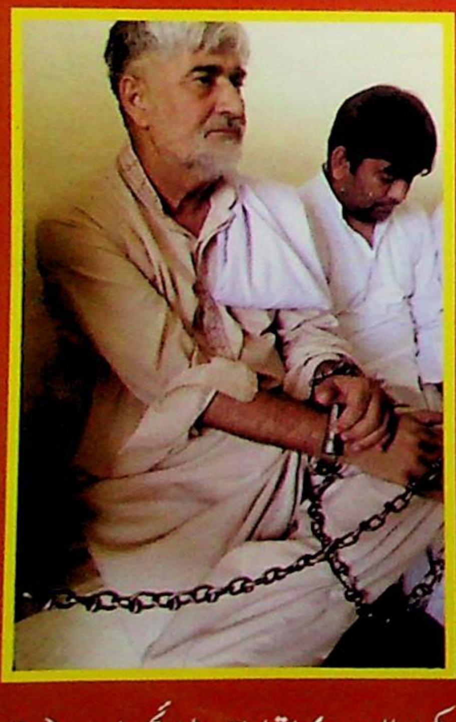
3۔ مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب (پرنٹر)

۞ 16ر اپریل 2014ء کو حافظ محمد ناصر نے سمن آباد میں ایک احمدی کی دکان سے برگر خریدتے وقت دو احمدی نوجوانوں پر یہ الزام عائد کیا کہ انہوں نے برگر کے ساتھ کشتی نوح اور ماہنامہ انصار اللہ بھی شاپر میں ڈال دیا اور کہا کہ اس کو پڑھو گے تو بہت سکون ملے گا۔ اس پر حافظ محمد ناصر نے درج ذیل کارکنان کے خلاف 295/A اور 298/C کے تحت مقدمہ درج کرایا۔

ماہنامہ انصاراللہ پر بننے والے مقدمات کے اسیران راہ مولیٰ



مکرم آغا سیف اللہ صاحب، مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب، مکرم قاضی منیر احمد صاحب،
مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب اور مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب



مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب (پرنٹر)



مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب (پرنٹر)



چند عہدیداران انصار اللہ حضرت مولوی محمد حسین صاحب کے ساتھ انصار اللہ کی ایک تقریب پر



المہدی ہسپتال مٹھی تھر پارکر

جو انصار اللہ کی مالی معاونت سے تعمیر ہوا

1۔ مکرم احمد طاہر مرزا صاحب ایڈیٹر 2۔ مکرم فرحان احمد ذکاء صاحب کمپوزر
3۔ مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب پرنٹر 4۔ مکرم عبدالسنان کوثر صاحب پبلشر

انتباہ: حکومت پنجاب نے بالآخر ماہنامہ انصاراللہ پر مورخہ 9 رمئی 2015ء کو ایک انتباہ کے ذریعہ پابندی لگادی۔
(روزنامہ جنگ 9 رمئی 2015ء صفحہ 8)

ان مقدمات میں بعضوں کی ضمانتیں ہوئیں۔ بعضوں نے مقدمات کی پیروی کی اور جیل کی صعوبتیں برداشت کیں جن میں:
1۔ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیٹر 2۔ مکرم سید عبدالحیٔ شاہ صاحب پبلشرز 3۔ مکرم محمد ابراہیم صاحب
4۔ قاضی منیر احمد صاحب 5۔ مکرم سلطان احمد ڈوگر صاحب
6۔ مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب (24 رمئی 2015ء تاحال اسیر ہیں) شامل ہیں۔
مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب اپنی اسیری کے دوران ایک عہد کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں:

جیل میں تجدید عہد: ہم 8 رفروری کو چنیوٹ جیل گئے۔ جاتے ہی باہمی مشورہ سے طے پایا کہ لندن حضور کی خدمت میں بذریعہ فیکس اپنے عہد کی تجدید کی جائے۔ چنانچہ حضور کی خدمت میں فیکس بھجوائی گئی جس میں لکھا گیا کہ خواہ حالات کیسے بھی پُر آشوب ہو جائیں خواہ ہمیں جیل میں کیسے بھی حالات کا مقابلہ کرنا پڑے ہم انشاء اللہ احمدیت اور حضور کے ساتھ عہد وفا نبھائیں گے۔ اس کا پس منظر یہ تھا کہ جیل میں ہم احمدیت کی نمائندگی میں آئے ہیں۔ یہ محض خدا کا فضل اور احسان ہے کہ یہ قرعہ ہمارے نام نکلا ہے ورنہ کوئی اور بھی ہوسکتا تھا، ہماری ذمہ داری ہے کہ اس نمائندگی کو بشاشت قلب اور خوشی کے ساتھ ادا کریں اور اپنے عمل سے یہ ثابت کریں کہ ہم خدا تعالیٰ اور احمدیت کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295 سی (جس کی سزا موت ہے) از خود عدالت کی طرف سے ہم پر لگائی گئی تھی ہمیں نہیں معلوم تھا کہ اس کی پاداش میں ہم نے کتنی مدّت جیل میں رہنا ہے۔ ہمارے لئے دو ہی راستے تھے ایک یہ کہ ہم جیل کی صعوبتوں کا پژمردہ چہروں سے اظہار کرتے رہیں اور اُترے ہوئے چہروں کے ساتھ آنے والوں کا استقبال کریں۔ دوسرا یہ کہ ہم صبر اور حوصلہ کے ساتھ تمام مشکلات جھیلیں، غم کھائیں مگر اس کا اظہار نہ ہونے دیں، ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ آنے والوں کا استقبال کریں اور اُن پر ہرگز یہ ظاہر نہ ہونے دیں کہ ہم کسی بہت بڑی تکلیف میں ہیں۔ الحمدللہ ہم نے دوسرا راستہ اختیار کیا اور خوشی خوشی اس وقت کو گزار دیا۔ خلیفۂ وقت اور جماعت کی دعائیں ہمارے ساتھ تھیں اس لئے خدا نے صرف ایک ماہ ہمارا امتحان لے کر ہماری رہائی کا انتظام کردیا۔

حضور نے MTA پر ہماری اس فیکس کا تذکرہ فرمایا اور ہمارے لئے ساری جماعت کو دعاؤں کی تحریک فرمائی اور وقتاً فوقتاً اس کی یاددہانی کرواتے رہے۔ ایم۔ٹی۔اے پر بھی اور جیل میں خطوط بھجوا کر بھی ہماری حوصلہ افزائی فرماتے رہے۔

اللہ تعالیٰ اسیران راہ مولیٰ کے لئے آسانیاں پیدا کرے اور ان کی رہائی کے سامان جلد فرمائے۔ آمین

مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

﴿انصار اللہ کے 75 سال کے موقع پر محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کا منظوم کلام﴾

ہماری خوش نصیبی ہے کہ انصارِ الٰہی ہیں
ہمیں تو گلشنِ مہدیؑ کے اثمارِ الٰہی ہیں
سَمِعْنَا اور اَطَعْنَا سے یہ دل معمور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

ہمیں یہ مال و جاں اور وقت سب قربان کرنا ہے
نئی نسلوں کے دل میں بھی یہی ارمان بھرنا ہے
چلن پر عجز و قربانی کے دل مغرور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

خدا کے آستاں تک کُل جہاں کو ہم نے لانا ہے
اِسی جا خود بھی جھکنا ہے، زمانے کو جھکانا ہے
یہی ہے وادیٔ سینا، یہی دل طور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

صنم خانے جو دل میں تھے گرا کر ہم چلے آئے
گھنیرے ہیں مسیحِ وقت کی برکات کے سائے
اسی در کے ہیں ہم چاکر یہی مقدور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

رضا اللہ کی پائی ہے، اس کا قرب پایا ہے
کیا جب نفس کو قربان تو مولا کمایا ہے
اب اس کے عشق میں بے سدھ دلِ مخمور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

چکھایا ذائقہ وحدت کا ہم سب کو خلافت نے
نئے در ہم پہ کھولے ہیں خلیفہ کی اطاعت نے
رضائے حق میں ہم راضی ہیں، دل مسرور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

خدا کے ہوگئے جب ہم تو پھر یہ مال کیا شئے ہے
یہ دنیا کے جھمیلے نفس کا جنجال کیا شئے ہے

کہ دل توحید کی خاطر بہت غیور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

دلائل کی ہمارے ہاتھ میں تلوار ہے لوگو
یہاں ہر ضد، تعصب، خود سری، بیکار ہے لوگو

محبت بانٹنا اس دور میں دستور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

پچھتر سال کی تنظیم اپنی ہو گئی ہے اب
ہماری کوششیں ادنیٰ خدا کا فضل ہے غالب

عطائے فضلِ باری پر یہ دل مسرور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

مسیح کے ساتھ اک ہو گی جماعت دل فگاروں کی
محمدؐ مصطفیٰ کے عاشقوں کی جانثاروں کی

صحیفوں میں پُرانے، حال سب مذکور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

دل اپنے آہن و تانبے کی اک دیوار ہیں پیارے
جہاں یاجوج اور ماجوج چڑھ پائے نہ بے چارے

قرآنِ پاک میں قصہ یہی مذکور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

نمک کے بھی برابر گو نہیں آٹے میں ہم پیارو
خدا کی شان ہے پھر بھی نہیں گھاٹے میں ہم پیارو

اندھیروں سے بھری دنیا میں دل پُر نور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

ہم اصحابِ رقیم و کہف ہیں غاروں میں رہتے ہیں
نہ بی بی سی کی رونق ہیں نہ اخباروں میں رہتے ہیں

کچھ عرصہ حال قدرت کو یہی منظور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

بنا دی فضلِ رب سے آہنی دیوار مہدی نے
دلائل کی تھما دی ہے ہمیں تلوار مہدی نے

یہ ذوالقرنین دنیا سے ابھی مستور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

ہر اک چینل کی کل ہم سرخیاں ہوں گے یہ لکھ رکھو
ہمیں شرق و غرب کے حکمراں ہوں گے یہ لکھ رکھو

یقیں عرشیؔ خدا کے فضل پر بھر پور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ، یہ منشور ہے اپنا

مجلس انصاراللہ خدمت خلق میں سابق بالخیرات

مکرم محمود احمد اشرف صاحب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی اس وقت نازل ہوئی جب آپ کی عمر مبارک چالیس سال ہو چکی تھی۔ آپؐ رسالت کی عظیم ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے بہت گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے۔ اس موقع پر حضرت خدیجہؓ نے آپ کو تسلی دیتے ہوئے عرض کی کہ خدا تعالیٰ آپؐ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت خدیجہؓ نے آپ ﷺ کی جو سات خوبیاں بیان فرمائیں ان سب کا تعلق بنی نوع انسان کے حقوق کی ادائیگی سے ہے۔ بلا شبہ آپ ﷺ بنی نوع انسان کے لیے ایک گداز دل رکھتے تھے۔ اور یہی دل تھا جو خدا تعالیٰ کی محبت سے بھی سرشار تھا۔

خدمت خلق کی اہمیت اور اس کا وسیع تر مفہوم: بنی نوع انسان سے محبت کے اظہار کا سب سے اہم اور عظیم پہلو یہ ہے کہ انہیں اپنے پیدا کرنے والے خدا سے ملا دیا جائے۔ یہ وہ وصال ہے جس کے بعد نہ کسی زوال کا خدشہ ہے نہ کسی نقصان کا اندیشہ ہے۔ انسان کو اپنے خالق و مالک خدا کی معرفت و محبت عطا کر دینا بے شک اہم ترین خدمت ہے کیونکہ اس سے اسکی دائمی نجات وابستہ ہے۔ مگر یہ بھی ممکن نہیں کہ وہ دل جو انسانوں کی سچی محبت سے بھرا ہوا ہو وہ ان کی کوئی دنیوی تکلیف بھی گوارا کر سکے۔ اس لئے انبیاء بڑی بے تابی سے انسانوں کی ہر قسم کی ہمدردی میں مشغول ہوتے ہیں۔ بنی نوع انسان سے محبت اور ہمدردی کا یہی وہ مضمون ہے جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس فارسی شعر میں بیان فرمایا ہے کہ

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

چنانچہ آپ نے جو دس شرائط بیعت مقرر فرمائیں ان میں سے نویں شرط کا تعلق خدمت خلق سے ہے۔ فرمایا:

”یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچائے گا“

خدمت خلق کی اسی اہمیت کو بیان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”انصار سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ تمام مخلوق خدا سے بلا لحاظ عقیدہ اور بلا تمیز رنگ و نسل دلی ہمدردی رکھیں اور محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے ذاتی آرام آسائش اور اموال و اوقات کی قربانی دے کر جس رنگ میں بھی ان کے لئے ممکن ہو خلق خدا کو نفع پہنچانے کی بھرپور کوشش کرتے رہیں“

خدمت خلق کا یہ وہ وسیع تصور ہے جو جماعت احمدیہ اور اسکی ذیلی تنظیموں کے لائحہ عمل کی بنیاد ہے۔ بے شک انتظامی

ضرورتوں کے پیش نظر کاموں کو مختلف شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے اور شعبہ ایثار و خدمت خلق کو بعض خاص قسم کے کاموں کے ساتھ مختص کر دیا گیا ہے مگر در حقیقت ان کا دائرہ بے حد وسیع ہے۔ مجلس انصاراللہ کے تمام شعبہ جات مثلاً تربیت، تعلیم، اصلاح وارشاد وغیرہ سب کا بنیادی مقصد خدمت خلق ہے۔ مثال کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جماعت کی صد سالہ جوبلی کے موقع پر قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت کا خرچ اٹھانے کی تحریک فرمائی تو مجلس انصاراللہ نے گجراتی زبان میں ترجمہ کی اشاعت کا خرچ برداشت کرنے کی سعادت حاصل کی۔ قرآن کریم انسان کے لیے وصال الٰہی کا وسیلہ ہے۔ پس قرآن کریم کی اشاعت وترویج سے بڑھ کر کیا خدمت خلق ہو سکتی ہے۔ لہٰذا یہ اور اس نوعیت کے دیگر بے شمار کام در حقیقت خدمت خلق ہی کے کام ہیں جو دائمی نوعیت کے حامل ہیں۔ تاہم زیر نظر مضمون میں شعبہ ایثار و خدمت خلق کی ذیل میں آنے والے کاموں کا کسی قدر تذکرہ مقصود ہے۔

شعبہ ایثار و خدمت خلق کے سپرد کاموں کا تعارف: خدمت خلق کے کاموں اور ان میں مجلس انصاراللہ کی کارکردگی کو سمجھنے کے لئے اس کے انتظامی ڈھانچے کا کسی قدر تعارف ضروری ہے۔ ہر احمدی مرد جس کی عمر چالیس سال ہو چکی ہے وہ مجلس انصاراللہ کا رکن ہوتا ہے۔ انصاراللہ کی تنظیم کا چھوٹا یونٹ مجلس کہلاتا ہے جس کا انچارج زعیم کہلاتا ہے اور اس کی عاملہ منتظمین پر مشتمل ہوتی ہے۔ ہر منتظم کسی شعبے کا انچارج ہوتا ہے جن میں ایک شعبہ ایثار و خدمت خلق ہے۔ اور ضلعی سطح پر شعبہ ایثار و خدمت خلق کا انچارج ناظم کہلاتا ہے۔

مجلس انصاراللہ کے دستور اساسی 15-2014ء کے مطابق اس شعبہ کے تحت کاموں کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہ تین حصے خدمت خلق، وقار عمل اور انسداد بیکاری ہیں۔ خدمت خلق کے کاموں میں مستحق غرباء اور مصیبت زدگان کی مناسب امداد، بھوکوں کو کھانا کھلانا، بیماروں کی تیمارداری کرنا اور علاج کے لئے معالج، رقم، ادویات، غذا وغیرہ کا انتظام کرنا، یتامیٰ اور بیوگان کی اعانت، خون کا عطیہ، فرسٹ ایڈ کی تربیت دینا، میڈیکل کیمپس لگانا، ضرورت مند طلباء کی مدد کرنا، پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا جیسے کام شامل ہیں۔ وقار عمل میں بیوت الذکر کی صفائی، گھروں اور ان کے ماحول کی صفائی کے لئے انفرادی اور اجتماعی وقار عمل کرنا، انسداد بیکاری میں بے روزگار احمدی نوجوانوں کے لیے صاحب حیثیت افراد سے رابطہ کر کے ملازمت کا انتظام کرنا، محدود رقم سے ایسے نوجوانوں کو تجارت اور کاروبار کی طرف راغب کرنا نیز اس کے لئے تربیت اور ابتدائی مالی مدد فراہم کرنا۔ مجالس کو یہ ہدایت دی جاتی ہے کہ وہ سال کے آغاز میں ہی ان خطوط پر معیّن پروگرام بنا کر کام کا آغاز کریں۔ اور اس کی باقاعدہ ماہانہ رپورٹس بھجوائیں۔

جماعت احمدیہ میں خدمت خلق کی امتیازی خصوصیات: بنی نوع انسان کی خدمت اور رفاہی کام کرنے والے افراد اور ادارے ہر دور میں موجود رہے ہیں جو اپنے اپنے وسائل اور ترجیحات کے مطابق یہ خدمت بجا لاتے ہیں۔ مجلس انصاراللہ بھی اپنے بہت محدود وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اس میدان میں سرگرم عمل ہے۔ تاہم جماعت احمدیہ اور مجلس انصاراللہ جو خدمت خلق سرانجام دیتی ہے اس کے بعض امتیازی پہلو بھی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ خدمت خلق کے کاموں کو

سرانجام دینے کے لئے مالی وسائل بڑے بڑے امراء یا کاروباری ادارے فراہم نہیں کرتے بلکہ یہ فنڈز مجلس انصاراللہ کے اراکین کی انفرادی مالی قربانیوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ان اراکین کی بھاری اکثریت اپنی مالی حیثیت کے اعتبار سے لوئر مڈل کلاس سے تعلق رکھتی ہے جو محض للہ یہ خرچ کرتے ہیں۔ ہر ناصر کے لئے مجلس کا چندہ دینا ضروری ہے جس کی شرح اپنی ماہانہ آمد کا ایک فیصد ہے۔ یہ چندہ گھر گھر جا کر اکٹھا کیا جاتا ہے۔اور خدا تعالی کے فضل سے 75 سال سے اکٹھا کیا جارہا ہے۔

جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے اعمال صالحہ پر قائم ہے۔اس پر خدا تعالی کا سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ اس میں نظام خلافت قائم ہے۔خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کے نتیجے میں ہم میں وہ مرکزیت، اجتماعیت پیدا ہوتی ہے جس سے دوسرے محروم ہیں۔نیک اعمال بے شمار ہیں۔نیک لوگ بھی بے شمار ہو سکتے ہیں۔لیکن ان کی کوششیں انفرادی ہیں۔وہ کسی بابرکت اجتماعی تبدیلی اور ترقی کا پیش خیمہ ثابت نہیں ہوتیں۔ہم اگرچہ تعداد میں بہت قلیل ہیں اور ہمارے وسائل بے حد محدود ہیں مگر خدا تعالی کے فضل سے ہماری کوششوں میں یہ مرکزیت عظیم الشان قوت پیدا کرتی ہے۔خلیفۂ وقت کی طرف سے ایسی تحریکات کی جاتی ہیں جو وقت کی اہم ضرورت ہوتی ہیں۔خلفاء کرام کی طرف سے خدمت خلق کے جو عظیم منصوبے بنائے گئے ان کی تکمیل کے لئے مجلس انصاراللہ نے ہر قسم کی قربانیاں پیش کی ہیں جنہیں اعداد وشمار کے احاطہ میں لانا ممکن ہی نہیں ہے۔مجلس انصاراللہ اور جماعت کی ترقیات اس امر کی غماز ہیں کہ اللہ تعالی نے ضرور ان نیکیوں کو پیار کی نظر سے دیکھا ہے اور انہیں قبول فرمایا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے بیت بشارت سپین کی تعمیر پر خدا تعالی کی حمد کے عملی اظہار کے لئے غرباء کے لیے مکانات بنانے کی سکیم کا اعلان فرمایا۔ بیوت الحمد کی اس سکیم کے لیے آپ نے مالی تحریک فرمائی۔ ذیلی تنظیموں کی بابت آپ نے فرمایا ''تحریک جدید اور وقف جدید اور خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ اور لجنہ اماء اللہ کے مالی حالات اس وقت میرے سامنے نہیں ہیں لیکن ان کو بھی میں تحریک کرتا ہوں کہ یہ انجمنیں اور تنظیمیں اپنی توفیق کے مطابق کچھ نہ کچھ ضرور اس مد میں وقف کریں'' حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مجلس انصاراللہ مرکزیہ کو 1987ء تک ایک لاکھ بیس ہزار روپے پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ (تاریخ انصاراللہ جلد سوم صفحہ 57)

خدمت خلق کے متعلق ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالی بنصرہ العزیز نے تفصیلی ہدایات دی ہیں۔ایک اہم ہدایت دیتے ہوئے آپ نے فرمایا:

مریضوں کی عیادت کرنا بھی خدا تعالی کے قرب کو پانے کا ہی ایک ذریعہ ہے۔ہمیں اس کی طرف توجہ دینی چاہئے۔خاص طور پر ذیلی تنظیمیں ہیں۔ان کو میں ہمیشہ کہتا ہوں۔خدمت خلق کے جوان کے شعبے ہیں لجنہ کے خدام کے انصار کے۔ایسے پروگرام بنایا کریں کہ مریضوں کی عیادت کیا کریں۔ہسپتالوں میں جایا کریں۔اپنوں اور غیروں سب کی عیادت کرنی چاہئے۔ (الفضل انٹرنیشنل 29 اپریل تا 5 مئی 2005ء)

مجلس انصاراللہ کے شعبہ ایثار وخدمت خلق کی رپورٹس کا جائزہ لیا جائے تو نظر آتا ہے کہ اس ہدایت پر بطور خاص

عمل کرنے کی توفیق ملی ہے۔ 2008ء کا سال خلافت جوبلی کے جشن کے طور پر منایا گیا۔ یہ جشن کیا تھا؟ اس خوشی کا اظہار کیسے کیا گیا؟ اگر اس سال کی تمام رپورٹس کو یکجا کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ خدا تعالیٰ کے شکر کے ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائے گئے۔ اگرچہ ان اعمال صالحہ کو ظاہری اعداد و شمار کے ذریعے جانچا نہیں جا سکتا نہ ہی ان کی حقیقی کیفیت و کمیت کو ان چند صفحات میں سمیٹا جا سکتا ہے۔ تاہم اس سال کی مجلس انصار اللہ کی بعض رپورٹس کا جائزہ لیتے ہوئے بغیر کسی خاص ترتیب کے فیصل آباد کی صرف چار مجالس کریم نگر، دار النور، دار الذکر اور دار الحمد کی خدمت خلق کی رپورٹس کا جائزہ لیا گیا۔ ان چار مجالس نے 2008ء کے ماہ رمضان المبارک میں 788 مریضوں کی عیادت کی اور 113900 روپے کی مالی مدد ضرورت مندوں کی کی گئی جب کہ خدمت خلق کے دیگر کام اس کے علاوہ ہیں۔

جسمانی امراض کی مسیحائی: روحانی امراض کی شفاء کے ساتھ ساتھ جسمانی مریضوں کی مسیحائی بھی ہمیشہ جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز رہی ہے۔ صد سالہ جشن تشکر کی مناسبت سے خدا تعالیٰ کے حضور شکرانے کے اظہار کے لئے مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اپنی مجلس شوریٰ میں 1986ء میں یہ تجویز حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں پیش کی کہ مجلس، صد سالہ جوبلی کے موقع پر بطور شکرانہ تھرپارکر سندھ میں ایک چھوٹا ہسپتال بنا کر انجمن احمدیہ وقف جدید کے سپرد کرے گی۔ اور اس غرض کے لئے اراکین انصار اللہ دس لاکھ روپے کی رقم کے عطیات دیں گے۔ اس سفارش کو حضور نے منظور فرمایا۔ چنانچہ 12 بستروں پر مشتمل یہ ''المہدی ہسپتال'' مٹھی ضلع تھرپارکر میں تعمیر ہوا۔ جس کا کل رقبہ اکیس ایکڑ ہے۔

پسماندہ اور دور دراز علاقوں میں میڈیکل کیمپس کا انعقاد: پاکستان میں آج بھی ایسے بے شمار علاقے ہیں جہاں علاج معالجے کی سہولیات میسر نہیں ہیں۔ چنانچہ ایک طویل عرصے سے مجلس انصار اللہ ایسے علاقوں میں فری میڈیکل کیمپس لگا کر خدمت خلق کا فریضہ انجام دی رہی ہے۔ ان میڈیکل کیمپس میں مستند ڈاکٹرز نہ صرف مریضوں کا معائنہ کرتے ہیں بلکہ ان کو مفت ادویات بھی فراہم کی جاتی ہیں۔ یہاں بہت اختصار سے کام لیتے ہوئے ایک عشرہ (2004ء تا 2014ء) کے بعض اعداد و شمار جن کا تعلق ان کیمپس سے ہے پیش کیے جا رہے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ خلافت خامسہ کے بابرکت دور کے پہلے دس سال ہیں۔ اس ایک عشرے میں 14289 فری میڈیکل کیمپس مجلس کی طرف سے لگائے گئے۔ ان کیمپس میں جن مریضان کا مفت علاج کیا گیا ان کی تعداد 808489 ہے۔

ہومیو پیتھک طریق علاج کے ذریعہ خدمت: مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر انتظام ایک فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری کے ذریعہ بنی نوع انسان کی خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔ جون 2014ء کی ایک رپورٹ جو صدر صاحب مجلس کی طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھجوائی گئی، کے مطابق اس میں اوسطاً 80 مریض روزانہ استفادہ کرتے ہیں۔

اور خدا تعالیٰ کے فضل سے شفا کے حیرت انگیز واقعات دیکھنے کو ملتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال موضع کھڑکن کی ایک مریضہ کا نچلا حصہ کسی غلط انجیکشن کے لگنے کے باعث مفلوج اور بظاہر بے جان ہو گیا تھا۔ فیصل آباد لاہور وغیرہ سے علاج بے سود ثابت ہوا تھا۔ یہاں تک کہ ڈاکٹرز نے اسے لاعلاج قرار دے دیا تھا۔ چار سال سے بستر پر ہونے کی وجہ سے گہرے

بیڈسور ہو گئے تھے جو سخت بدبودار تھے۔ مجلس انصاراللہ کی ڈسپنسری میں ہومیو پیتھک ڈاکٹر ظہیر الدین بابر صاحب نے اس کا علاج شروع کیا اور چند ماہ علاج کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کے بے جان حصے میں حرکت شروع ہو گئی۔ زخم بھر گئے۔ اور یہ خاتون خود رکشے پر بیٹھ کر آنے لگی۔ الحمد لله علی ذالك۔

قیدیوں سے حسن سلوک اور اسیروں کی رستگاری: 1984ء کے بدنام زمانہ آرڈیننس کے بعد پاکستان میں احمدیوں کو طرح طرح سے تکالیف اور مصائب کا نشانہ بنایا گیا۔ متعدد احمدی گرفتار کر کے جیلوں میں ڈال دیئے گئے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ایک طرف خدا تعالیٰ کی مدد کے لئے راتوں کو گریہ وزاری میں مصروف تھے تو دوسری طرف ان حالات میں ایک حسین ردعمل یہ پیش کیا کہ اپنی پیاری جماعت کو حکم دیا کہ پاکستان کی جیلوں میں قیدیوں کی تکالیف کو کم کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ خلیفۂ وقت کی اس آواز پر مجلس انصاراللہ نے بھی لبیک کہا۔ اس کی ایک مثال یہ ہے کہ اسیران کے لئے 7 مئی 1994ء کو دس ہزار روپے کے خرچ سے پنکھے لگوا کر دیئے گئے۔ (تاریخ انصاراللہ جلد سوم صفحہ 550)

اسیروں کی خدمت کا یہ سلسلہ خلافت خامسہ میں بھی جاری ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک نئی جہت سے اس یدان میں ایک کام کا آغاز ہوا کہ پاکستان کی جیلوں میں متعدد قیدی ایسے تھے جو معمولی جرمانہ کی رقم ادا نہ کر سکنے کی وجہ سے قید تھے۔ چنانچہ 2014ء میں 31 قیدیوں کا جرمانہ مجلس انصاراللہ نے ادا کر کے ان کی رہائی کو ممکن بنایا۔ ان کے لئے مجلس انصاراللہ کو جو رقم مجموعی طور پر ادا کرنا پڑی وہ صرف 292500 روپے تھی۔

خدمت انسانیت کا سال: حسب فیصلہ شوریٰ مجلس انصاراللہ 2013ء کو خدمت انسانیت کے سال کے طور پر منایا گیا۔ اس سال میں خدمت خلق کے معمول کے کاموں کا گوشوارہ مضمون کے آخر میں دیا گیا ہے۔ تاہم ان کاموں کے علاوہ اس سال بہت سے دیگر کام بھی خصوصی طور پر انجام دیئے گئے۔ مثال کے طور پر سندھ اور پنجاب کے بعض ایسے علاقوں میں جہاں پینے کا صاف پانی ہی میسر نہیں ہے وہاں پانی کے نلکے لگوا کر دیئے گئے۔ اس ایک سال میں مجموعی طور پر ایک سو نلکے لگوائے گئے۔ اور یہ سلسلہ اس ایک سال تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ اس کے بعد اب اگلے سال یعنی 2014ء میں مزید 95 نلکے لگوائے گئے۔ اسی طرح خدمت انسانیت کے سال کے دوران 13727، افراد کو روزگار دلوایا گیا۔ 383 بوتلیں خون عطیہ دی گئیں۔ نئے پارچہ جات کے 6000 جوڑے مستحق افراد میں تقسیم کیے گئے۔ 2806 من گندم و چاول عطیہ کے طور پر غرباء میں تقسیم کئے گئے اور جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے ان سب میدانوں میں خدمت کا سلسلہ جاری ہے۔

خدمت خلق کے یہ کام عارضی اور وقتی نوعیت کے نہیں ہیں۔ بلکہ پاکستان بھر کی مجالس مستقل مزاجی کے ساتھ ان کاموں کو اپنے لائحہ عمل کا لازمی حصہ بنائے ہوئے ہیں۔ ہر ماہ پاکستان کی مجالس اپنے اراکین سے انفرادی رپورٹس حاصل کر کے مجموعی اعداد و شمار اپنی ماہانہ رپورٹس میں بھجواتی ہیں۔ ماہانہ رپورٹ کا ایک حصہ شعبہ ایثار و خدمت خلق سے تعلق رکھتا ہے۔ اس شعبہ کی 2010ء تا 2014ء کی رپورٹس پر مبنی ایک جائزہ درج کیا جا رہا ہے۔

نمبر شمار	تفصیل خدمت خلق	2010ء	2011ء	2012ء	2013ء	2014ء
1	تعداد مستحقین جنہیں کھانا کھلایا گیا	146119	151443	180037	124202	122528
2	تعداد عیادت مریضاں	81729	97636	90096	81535	77443
3	تعداد مریضان جن کا مفت علاج کیا گیا	79703	86740	116369	66089	58722
4	علاج کے لئے دی گئی مجموعی رقم	12935533	10444155	9007893	1012381	12765334
5	تعداد فری میڈیکل کیمپس	1666	1150	1222	1074	982
6	میڈیکل کیمپس میں تعداد ڈاکٹرز	1015	1281	1726	2834	1943
7	مریضان جنہیں مفت دواء دی گئی	144948	127926	108279	95657	184209
8	تعداد پڑوسی جن سے حسن سلوک کیا گیا	148766	173639	156657	150698	52664
9	مجالس جنہوں نے وقار عمل کئے	3612	4373	3982	4329	4248
10	تعداد وقار عمل	6471	5949	7234	7153	6877
11	وقار عمل میں شریک انصار	41796	49022	55244	61835	52664

یہاں اس امر کا ذکر بھی مناسب ہوگا کہ ان رپورٹس میں خدمت خلق کے کاموں کے صرف ایک حصے کا ذکر ہے۔ اور اس ذکر کو بھی مکمل نہیں کہا جا سکتا کیونکہ سو فیصد رپورٹس وصول نہیں ہوتیں نیز یہ بھی نہیں کہا جا سکتا کہ سو فیصد انصار سے مجلس کی سطح پر رپورٹس لی جاتی ہیں۔ پس جیسا کہ پہلے بھی یہ ذکر آ چکا ہے کہ اعداد و شمار میں رپورٹس کا بیان ضروری تو ہوتا ہے مگر اسے کبھی بھی مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ آخر میں یہ ذکر ضروری ہے کہ جس قدر خدمت خلق کی توفیق مجلس انصار اللہ کو ملتی ہے ہم اس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کے حضور یہ عرض کرتے ہیں کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ اللہ تعالیٰ ان تمام عہدے داران کو اجر عظیم سے نوازے جو اپنے آرام و آسائش اور اوقات و اموال کو قربان کر کے مخلوق خدا کی ہمدردی و خدمت کرتے ہیں۔ تاہم یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ خدمت خلق کے میدان میں ہمارے لئے اہداف بہت بلند ہیں۔ پس ضروری ہے کہ ہم خدمت خلق کے وسیع تر مفہوم کو ذہن میں رکھتے ہوئے اور نویں شرط بیعت کے مطابق نافع الناس وجود بن جائیں۔ آمین

سابق عہدیداران انصار اللہ
کے ایمان افروز تاثرات

مرتبہ مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب

مجلس انصار اللہ کا نظام اپنے قیام کے بعد عملی زندگی کی شاہراہ پر سفر طے کرتا ہوا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے 75 سال پورے کر کے ڈائمنڈ جوبلی کے ایک اہم سنگ میل سے ہمکنار ہو رہا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ کی پُرسوز دعاؤں کے ساتھ آغازِ سفر کرنے والے اس کاروان کو تائیدات و افضالِ الٰہی کے سایوں میں چلتے ہوئے جو پاسبانِ کارواں عطا ہوتے رہے ان کے جذبۂ اخلاص اور جہدِ سفر کی اَن گنت داستانیں ہر دور میں بکھرتی رہیں۔ اور کاروانِ مجالس انصار اللہ مختلف سالاروں کی معیت میں چار دانگ عالم میں پوری آب و تاب کے ساتھ ترقیات کے زینے طے کرتا رہا اور کرتا رہے گا انشاء اللہ۔

کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے محفل کا رنگ وہی ہے
ساقی کی نوازش جاری ہے مہمان بدلتے رہتے ہیں

کاروانِ مجالس انصار اللہ کے اِن سپہ سالاروں میں سے چند ایک کے دورانِ سفر تجربات و تاثرات بطور نمونہ ذیل میں رقم ہیں۔

1۔ مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب سابق صدر مجلس انصار اللہ پاکستان: محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کی بے پایاں شفقت اور انصار اللہ سے محبت ہے کہ آپ محترم نے اپنی بے پناہ مصروفیات میں سے خاکسار کو وقت عطا فرمایا اور اپنے تاثرات نہایت مختصر مگر جامع انداز میں بیان فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی صحت و عمر میں برکت عطا فرمائے۔ خاکسار کے استفسار پر آپ نے بتایا کہ آپ 2 مرتبہ صدر مجلس انصار اللہ کے طور پر منتخب ہوئے تاہم اس دوران ناظر اعلیٰ کی ذمہ داری پر فائز ہو جانے کے باعث دوسری ٹرم پوری نہ ہوئی۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے مجلس انصار اللہ کی صدارتی خدمات کے دوران اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے دو نہایت اہم اور بنیادی باتوں پر توجہ مرکوز فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ مجلس انصار اللہ کی خدمات کے دوران مَیں اپنے ساتھی کارکنان کے علاوہ خود بھی مختلف مجالس کے دوروں پر جایا کرتا تھا۔ اس دوران میں نے اس حقیقت کا بخوبی مشاہدہ اور تجربہ کیا کہ جماعت کی ہر سطح پر لوگ نیکی کے کاموں کے لئے ہمہ وقت تیار ملتے ہیں۔ چاہے وہ اپنے ساتھ کام کرنے والے

اراکین عاملہ ہوں یا مجالس کے زعماء، عہدیداران یا عام افراد، اگر تھوڑی سی کوشش کی جائے تو ہر کار خیر کے بجالانے میں بہت سے سلطان نصیر اور معاونین ملتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ کام بہتر طور پر تکمیل پا جاتا ہے۔ فرمایا کہ یہی میرا بنیادی تاثر ہے کہ مجھے خدماتِ انصار اللہ کے اپنے دور کے دوران کبھی کوئی ایسا موقع پیش نہ آیا کہ کسی معاملہ میں مجھے تعاون درکار ہو اور ملا نہ ہو۔ چاہے وقت کی قربانی کا معاملہ ہو یا مال کی یا کوئی اور جماعتی تقاضا کا معاملہ۔ آپ نے بتایا کہ جب دفاتر انصار اللہ پاکستان میں جگہ کی قلت کے سبب بالائی ہال کی تعمیر کا کام کروایا گیا تو اس موقع پر بھی تمام مجالس سے چاہے چھوٹی تھیں یا بڑی، اس طرح کے تعاون کا بے مثال اظہار سامنے آیا۔ اللہ تعالیٰ ان جملہ انصار کے اخلاص و ایمان میں بے حد برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ مجلس انصار اللہ کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر انصار اللہ کے لئے کوئی پیغام دینے کی درخواست پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے فرمایا کہ:

"ڈائمنڈ جوبلی کے حوالہ سے، حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبہ جمعہ 13 فروری میں بیان فرمودہ امور کی طرف پورے زور سے توجہ کرنے کی ضرورت ہے اور اس کی کوشش کرنی چاہئے۔ خاص طور پر نماز باجماعت کے قیام کی۔ آپ نے فرمایا کہ میں اپنے زمانہ صدارت مجلس انصار اللہ میں بھی انصار اللہ میں نماز باجماعت کے قیام کی ہی اہمیت کو پیش نظر رکھتا تھا اور اپنی الوداعی دعوت میں بھی اسی امر کی طرف توجہ دلائی اور اب بھی یہی گزارش کروں گا۔ ہمیں انصار اللہ کی ڈائمنڈ جوبلی پر بھرپور طور پر شکر ادا کرنے کے لئے اپنی باجماعت نمازوں کی حفاظت کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

2۔ مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب سابق نائب صدر مجلس انصار اللہ پاکستان:

آپ نے دوران خدمت اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ

آپ 1983ء میں لاہور سے زندگی وقف کر کے ربوہ آئے۔ 1984ء میں جب محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس تھے، انہوں نے آپ کو قائد تحریک جدید کی ذمہ داری سونپتے ہوئے مجلس انصار اللہ کی خدمت کی شاہراہ میں شاملِ کارواں کیا۔ اور تب سے 2014ء تک مجلس انصار اللہ پاکستان میں قائد اشاعت، قائد تربیت، قائد تحریک جدید اور نائب صدر مجلس کے طور پر مسلسل خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ الحمد لله علیٰ ذالك

آپ نے بتایا کہ خدمت کے عرصہ کو اس عاجز پر خدا تعالیٰ کا جس قدر بھی بڑا فضل کہا جائے کم ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ

اگر ہر بال ہو جائے سخنور
تو پھر بھی شکر ہے امکاں سے باہر

آپ سے جب اس طویل عرصہ خدمت کے دوران کسی ایمان افروز بات کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ

نے فرمایا کہ میرے لئے تو سب سے زیادہ ایمان افروز یہی ہے کہ مجھ جیسے کمزور انسان کو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے خدمت کی توفیق دیتا رہا اور میرا ایک فقرہ میں تاثر یہی ہے جو میں نے اس عرصہ میں سیکھا کہ

خدمتِ دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

فرمایا کہ خدمت دین بذاتِ خود بہت بڑا انعام، بہت بڑی سعادت اور انجام بخیر ہونے کی علامت ہے۔

آپ نے بتایا کہ ''میں نے اپنی زندگی میں یہ تجربہ کیا ہے کہ اگر کبھی زندگی کی ذاتی مشکلات گھیر لیتیں تو ان کے حل کے لئے کسی جماعتی خدمت یا دورے وغیرہ پر چلا جاتا تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ مشکلات دور کر دیتا'' آپ نے اپنے تاثرات کو بیان کرتے ہوئے ذکر کیا کہ میں نے انصاراللہ کے دورہ جات میں بھی اور یہاں مرکز سلسلہ میں بیٹھے ہوئے بھی بے شمار انصار بھائیوں سے مل کر اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو ایسے مخلصین اور فدائین کی جماعت عطا فرمائی ہے جو قربانی کے کسی بھی موقع پر ایک دوسرے سے بڑھنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں اور اپنا مال اور وقت دین کی راہ میں بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔ آپ بتاتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجلس انصاراللہ کے تحت لگائے جانے والے فری یڈیکل کیمپس کے اخراجات کے لئے عطیہ لینے کی ذمہ داری مجھے سونپی گئی اور میں نے مشاہدہ کیا کہ مخلصین کو ہلکی سی تحریک کرنے کے نتیجہ میں ہی خدمت خلق کے اس کارِ خیر کے لئے خاطر خواہ انتظام ہو جاتا۔ الغرض ایک تو یہ کہ کارِ خیر کے لئے اللہ تعالیٰ نے احمدی دلوں میں بے حد وحساب جذبہ عطا فرمایا ہے اور دوسرا یہ کہ انسان کو نیکی کی ہلکی سی تحریک بھی اللہ کے فضل سے رنگ لاتی ہے۔

3۔مکرم چوہدری نعیم احمد خان صاحب سابق ناظم علاقہ کراچی:

آپ نے بیان کیا کہ

جب خدام سے مجلس انصاراللہ میں آئے تو اس سوچ سے کہ انصاراللہ بوڑھوں کی تنظیم ہے کچھ حجاب سا محسوس ہوتا اور چھپتے رہے۔ اسی دوران خاکسار کو ایک خط ملا کہ مجھے کراچی کے ایک حلقہ کا زعیم اعلیٰ مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس وقت کراچی کی صرف 4 مجالس تھیں۔ آمَنَّا وَ صَدَّقْنَا کہتے ہوئے لبیک کہہ دیا۔ ابھی دو ماہ ہی گزرے تھے کہ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ نے ضلع کا کام سنبھالنے کا پیغام دیا اور مجھے کراچی کا ناظم ضلع مقرر کر دیا۔ جب انصار کی تنظیم میں شامل ہو کر کام کرنے کا موقع ملا تو یہ احساس ختم ہوتا گیا کہ انصاراللہ بوڑھوں کی تنظیم ہے۔ اور مزید یہ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس احساس کو ختم کرنے کے لئے انصاراللہ کی دلجوئی فرمائی اور انصار کی تنظیم کو صف اول اور صف دوم کے دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اور جوانوں کے جوان کا خطاب دیا جس سے یہ جوانوں کی جماعت مشہور ہوگئی۔

مکرم نعیم احمد خان صاحب نے بتایا کہ آپ کو ایک حلقہ کے زعیم اعلیٰ سے آغاز کر کے، ناظم علاقہ تک کی مختلف ذمہ داریوں پر مختلف اوقات میں، مختلف صدران مجلس کے ساتھ خدمت کرنے کا موقع ملا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب، حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحبؒ (خلیفۃ المسیح الرابع)، محترم چوہدری حمید اللہ صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب کے ادوار صدارت میں سب کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا اوران سب کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی نے یہ بات سمجھا دی کہ انصار کی مجلس کو متحد کر کے لیڈ کرنا چاہئے اور اسی تاثر سے کام کرنے کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کراچی کی مجالس کی تعداد 4 سے 8 ہوئی اور پھر بڑھتی گئی اور مجلس انصار اللہ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے کراچی جماعت کا ایک فعال حصہ بن گئی۔ محترم نعیم احمد خان صاحب نے اپنے تاثرات میں مرکزی طور پراس بات کو بیان فرمایا کہ انہوں نے اپنے دورِ خدمت کے دوران اپنے تجربہ سے اس بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ مجلس کی مسلسل ترقی کا راز اس بات میں ہے کہ لیڈرشپ کے لئے اپنے ساتھ بی ٹیم تیار کی جائے اور اُسے کام میں شامل کیا جائے۔ اور یہی راز کراچی کی مجلس انصار اللہ کی ترقی میں بنیادی کردار ادا کر رہا ہے۔ آپ نے اپنے تاثرات میں خلافت کے ساتھ وابستگی کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ شروع میں جب حضرت خلیفۃ المسیح پاکستان میں تھے تو کراچی کی مجلس براہ راست آپ کی نظر میں رہتی تھی اور اس کا ہمیں بہت فائدہ بھی ملا۔ آپ نے بتایا ایک موقع پر مجالس کی سالانہ کارکردگی میں کراچی کا نام نہ آیا تو حضور کا ارشاد آیا کہ ''کراچی کو کیا ہو گیا ہے''۔ حضور کے اس ارشاد اور توجہ کی یہ برکت ہوئی کہ ہمارے حوصلے بیدار ہوئے چنانچہ اگلے سال اس کا اثر ہوا اور کراچی کو اول پوزیشن ملی اور علمِ انعامی حاصل کیا۔

مکرم نعیم احمد خان صاحب نے اپنے تاثرات کو سمیٹتے ہوئے اس نتیجہ پر مرکوز کیا کہ ذیلی تنظیموں کے قیام کا بنیادی مقصد افراد جماعت کو ہر سطح پر فعال رکھنا اور خلافت کی اقتداء میں ترقی کی شاہراہ پر سبک رفتاری سے گامزن ہونا ہے۔ ہمیں اس مقصد کو کبھی فراموش نہیں کرنا چاہئے اور جوانوں کی طرح مستعد ہو کر خدمت کے میدان میں مصروف رہنا چاہئے۔

4۔ محترم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب سابق زعیم اعلیٰ ربوہ:

آپ نے اپنے تاثرات میں بیان کیا کہ

ابتداء میں جب مجلس انصار اللہ ربوہ میں خدمت کا موقع ملا تو عمومی تاثر یہ تھا کہ بہت محدود سی تنظیم ہے۔ رسالہ انصار اللہ کی خریداری، اجتماع وغیرہ کے لئے مصروفیت ایسے امور خاص طور پر مصروفیتِ کار کا موقع بنتے لیکن مجلس مقامی کا کوئی اپنا دفتر نہ ہونے کے باعث کام یکجا ہو کر سامنے نہ آتا۔ زعیم اعلیٰ صاحب کے ساتھ عاملہ بھی موجود تھی لیکن زیادہ تر کام دفتر کے 2 کارکنان ہی کیا کرتے۔ اور مجلس کی میٹنگ بھی کسی بیت الذکر میں کر لی جاتی تھی۔ اس وجہ سے مجلس مقامی کے لئے کسی باقاعدہ دفتر کے قیام کا احساس بڑی شدت سے ہوتا تھا۔ فرمایا کہ جب مجھے زعیم اعلیٰ ربوہ کی خدمت تفویض ہوئی تو

میرے دل میں یہ احساس پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا کہ مجلس کا اپنا دفتر ہونا چاہئے۔ نیز اس وقت کے صدر مجلس محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے بھی فرمایا کہ کوشش کریں کوئی دفتر بن جائے۔ لیکن وسائل نہ تھے۔ اللہ پر توکل کرتے ہوئے ارادہ کرلیا۔ اور دوران خدمت یہ حقیقت برملا تجربہ میں بار بار آئی ہے کہ راہِ خدا میں کسی نیک کام کا ارادہ کرلیں تو خدا خود اس کی تکمیل کی توفیق عطا فرماتا اور غیب سے اس کے سامان کرتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ انصار اللہ ربوہ کے دفتر کی موجودہ جگہ تو اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے عطا کر دی لیکن پیسہ کی کمی کے باعث تعمیر میں دقت تھی۔ چنانچہ شروع میں مجلس نصرت جہاں کے دفتر میں ہی انصار اللہ مقامی کا دفتر رکھا۔ اور کچھ عرصہ بعد بیت محمود کے ساتھ 2 دکانیں کرایہ پر لے کر دفتر بنا لیا۔ اس عارضی دفتر کے قیام سے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کام اس قدر سُبک رفتاری سے آگے بڑھنے لگا کہ دفتر کے کارکن نے کام کی زیادتی کی وجہ سے معذرت کر دی کہ اتنا کام اکیلے آدمی کے بس کا نہیں ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ مقامی کے دفتر (موجودہ) کی باقاعدہ تعمیر کے لئے حضرت صوفی غلام محمد صاحب (والد مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب مرحوم) سے سنگ بنیاد نصب کروا کے آغاز کر دیا اور D.P ڈال کر دفتر کی عمارت کا نقشہ واضح کر دیا گیا۔ اس دوران ایک مرتبہ محترم صدر مجلس کا وہاں سے گزر ہوا تو دیکھ کر فرمایا کہ ایک کوٹھا بنا لیں گے۔ تو میں نے کہا کہ میرے ساتھی کہتے ہیں کہ ہم نے پورا دفتر بنانا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل دفتر بنانے کی توفیق ملی۔ پہلے نچلی منزل بنائی گئی اور بعد میں بالائی منزل کی تعمیر بھی مکمل ہو گئی۔ اور دفتر کا مکمل انتظام اللہ تعالیٰ کے فضل سے چل پڑا۔ اور اس بات سے یہی حقیقت کھل کر سامنے آئی کہ خدا پر توکل کر کے نیک کام کا آغاز کر دو تو خدا خود اس کے مکمل کرنے کی اپنے فضل سے توفیق عطا کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ربوہ کے فعال اور مخلص انصار کا جذبہ قربانی بھی مثالی رنگ میں سامنے آیا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

5۔ مکرم ملک طاہر احمد صاحب امیر ضلع لاہور (سابق ناظم علاقہ و ضلع) لاہور:

آپ اپنے تاثرات دوران خدمت انصار اللہ یوں بیان کرتے ہیں کہ

"مکرم منور احمد صاحب جاوید نے جو کہ مجلس انصار اللہ پاکستان کی مجلس عاملہ کے ممبر تھے خاکسار کو مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ کا پیغام دیا کہ مکرم کرنل (ر) دلدار احمد صاحب ناظم مجلس انصار اللہ ضلع لاہور کینیڈا تشریف لے جا رہے ہیں اس لئے وہ ان کی جگہ خاکسار کو ناظم ضلع تعینات کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خاکسار کو ابھی مجلس انصار اللہ میں آئے 3-4 سال ہوئے تھے اور صرف 2 سال کے قریب نائب ناظم کے طور پر ایک دو شعبہ جات میں کام کا تجربہ تھا۔ اس لئے ایک خط معذرت کا محترم صدر صاحب مجلس پاکستان کی خدمت میں اپنی کم مائیگی کو بیان کرتے ہوئے لکھا اور ایک دوست کو جو اگلے دن ربوہ جا رہے تھے دیا تا کہ دستی محترم صدر صاحب کو دے دیں۔ سارا دن عجیب کشمکش میں گزرا۔ اچانک

خاکسار کے دل میں اللہ تعالیٰ نے بڑے زور سے ڈالا کہ تم اپنے آپ کو کیا سمجھ بیٹھے ہو؟ کیا خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت کے کام کسی فرد کی قابلیت اور اہلیت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ یہ تو محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی سرانجام دیئے جاسکتے ہیں۔ جس سے تم انکار کررہے ہو۔ حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی کا شعر

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو　اس کے بدلہ میں کبھی طالبِ انعام نہ ہو

بہت یاد آیا۔ فوری طور پر استغفار کیا اور اپنے دوست کو (جو کہ ابھی لاہور سے روانہ نہ ہوئے تھے) خط خاکسار کو واپس کرنے کو کہا۔

محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصاراللہ جانتے تھے کہ خاکسار قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور اور پھر قائد مجلس خدام الاحمدیہ علاقہ لاہور کے طور پر خدمات بجالاتا رہا ہے اور اب اسے مجلس انصاراللہ کے ناظم کی ذمہ داری تفویض کی جارہی ہے۔ پہلے تعیناتی والے خط میں آپ نے ہدایت دی کہ 'تمام زعماء اعلیٰ صاحبان سے افہام وتفہیم سے کام لے کر تعاون حاصل کریں'۔ یہ ہدایت بعدازاں بڑے موقعوں پر اس عاجز کے بہت کام آئی اور کام آگے بڑھانے میں ممد ثابت ہوئی۔ اس کے علاوہ بعدازاں نہایت ہی شفقت فرماتے رہے۔ باریکی میں جاکر ہر کام کو سمجھا کر رہنمائی فرمایا کرتے تھے۔

مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب صدر بنے۔ نہایت ہی مفید اور تربیت کے لحاظ سے بھرپور کام کروائے اور رہنمائی فرمائی صرف ایک اہم امر کا ذکر ضروری ہے۔

سہ ماہی میٹنگ ناظمین اضلاع وعلاقہ اور زعماء اعلیٰ صاحبان کے موقع پر صدر محترم اپنے خطاب میں اور امور کے علاوہ قیام نماز جس میں باجماعت نماز کی ادائیگی، پر زور دیتے تھے اور ہر دفعہ بھرپور تلقین فرماتے تھے۔ ایک دفعہ فرمایا کہ ان کے کسی دوست یا واقف کار نے کہا کہ میاں صاحب کی سوئی تو قیام نماز پر ہی اٹکی ہوئی ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ انہیں بھی یہی جواب دیا اور اب آپ کو بھی یہی کہتا ہوں کہ ہاں۔ میری سوئی قیام نماز پر اٹکی ہوئی ہے اور اٹکی رہے گی۔

ان کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب صدر مجلس بنے۔ ان سے بھی بہت کچھ سیکھا۔ ان کا ایک خاص ملکہ خلفاء کرام کے ساتھ اپنے ذاتی تعلقات اور واقعات کا نہایت دلنشیں انداز میں بیان کرنا ہوتا تھا۔ ان کے کئی ایسے انٹرویو ہوئے اور میٹنگوں میں بھی انہوں نے یہ واقعات بیان کئے۔ ایک ایمان افروز مجلس ہوتی تھی اور سننے والا ایسے محسوس کرتا تھا کہ گویا وہ اس وقت وہاں پہنچ گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان تمام خدمت گزاران کی صحت وعمر میں برکت ڈالے اور بیش از بیش خدمات حسنہ کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

MTA کے لئے مجلس انصاراللہ پاکستان کی خدمات

مکرم ظفر احمد ظفر صاحب

قرآن کریم، احادیث نبویہ اور بزرگان امت کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد عظیم الشان کام کو سر انجام دینے کے لئے اللہ تعالیٰ آپ کے زمانے میں رسل و رسائل اور پیغام رسانی کے ایسے ذرائع بھی مہیا کر دے گا جن کے ذریعے دین حق کے پیغام کو ساری دنیا میں پہنچایا جائے۔

حضرت امام جعفر صادق نے سورۃ ق کی آیت 42 میں لفظ الصَّیْحَۃَ سے ایسی آواز مراد لی ہے جو امام مہدی کے زمانہ میں ہر شخص تک پہنچے گی۔ (تفسیر صافی۔ زیر آیت مذکورہ، صفحہ 506 از ملا محسن فیض کاشانی از انتشارات کتاب فروشی محمودی)

''اسی طرح انہوں نے الشعراء آیت 4 کی تفسیر میں فرمایا:

ایک منادی آسمان سے آواز دے گا جسے ایک نوجوان لڑکی پردے میں رہتے ہوئے بھی سنے گی اور اہل مشرق و مغرب بھی سنیں گے'' (بحار الانوار۔ جز 52۔ صفحہ 285۔ از شیخ محمد باقر مجلسی دار احیاء التراث العربی۔ بیروت)

اسی طرح احادیث نبویہ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ امام مہدی اور مسیح موعود کے زمانہ میں اس کا پیغام دور دور تک پہنچنے کے سامان مہیا کئے جائیں گے۔

حضرت امام جعفر صادق ؒ: (وفات 148ھ) نے یہ بھی فرمایا:

(1) ''ہمارے قائم (امام مہدی) جب مبعوث ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے گروہ کی شنوائی اور بینائی کو بڑھا دے گا یہاں تک کہ یوں محسوس ہوگا کہ امام قائم (امام مہدی) اور ان کے درمیان کا فاصلہ صرف ایک برید (اسٹیشن) کے برابر رہ گیا ہے۔ وہ امام ان سے باتیں کرے گا وہ اس کی باتوں کو سنیں گے اور اسے دیکھیں گے جبکہ امام مہدی اپنی جگہ پر ہی ٹھہرا رہے گا''

(بحار الانوار۔ جز 56۔ صفحہ 336۔ از شیخ محمد باقر مجلسی دار احیاء التراث العربی۔ بیروت)

(i)۔ اس قول کی تشریح میں ناصر مکارم شیرازی لکھتے ہیں:

''آواز اور تصویر کو منتقل کرنے کے آلات اس قدر عام ہو جائیں گے اور آپ کے پیروکاران وسائل کو اتنی آسانی کے ساتھ حاصل کر سکیں گے کہ اس حکومت کے دور میں ڈاکخانہ کی ضرورت محسوس نہ ہوگی''

(انقلاب مہدی از ناصر شیرازی ترجمہ محمد عسکری۔ صفحہ 274۔ ناشر امامیہ پبلیکیشنز لاہور)

اہلحدیث کے عالم نواب نور الحسن خان صاحب ابن نواب صدیق حسن خان نے لکھا:

''ایک عام ندا ہوگی جو ساری زمین والوں کو پہنچے گی ہر زبان والا اپنی اپنی زبان میں اس کو سنے گا...... آسمان سے ایک

منادی بنام مہدی ندا کرے گا مشرق و مغرب والے اس کو سنیں گے'' (اقتراب الساعۃ ۔ صفحہ 27۔ مطبع مفید عام 1301ھ)

ان تمام پیشگوئیوں پر یکجا نظر ڈالنے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ امام مہدی کی بعثت کے وقت اس کے کسی جانشین یا نمائندہ کی آواز آسمان سے مشرق اور مغرب میں پھیلے گی۔ ان پیش خبریوں کے عین مطابق اس زمانہ میں ذرائع رسل و رسائل میں حیرت انگیز ترقیات ہوئیں اور ٹیلی ویژن ایجاد ہوا۔

جماعت احمدیہ کے چوتھے امام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب جب 1984ء میں پاکستان سے ہجرت کر کے برطانیہ تشریف لے گئے تو آپ نے دنیا بھر کے احمدیوں سے رابطہ کے لئے TV چینل کے قیام کے لئے اپنی کوششوں کا آغاز فرمایا اور عالمگیر جماعت احمدیہ کو اس عظیم فریضہ کی انجام دہی کی طرف متوجہ فرمایا اور جہاں آپ نے جماعت کو اس عظیم الشان کام کے لئے مالی قربانیوں کی تحریک فرمائی وہاں مختلف پروگرام بھی تیار کرنے کے لئے احباب جماعت کو دعوت دی۔ احباب جماعت نے اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جہاں مالی قربانیاں پیش کیں وہاں اپنے وقت کی قربانی بھی پیش کی اور 7 جنوری 1994ء کو با قاعدہ MTA کے نام سے روزانہ سروس کا آغاز کر دیا گیا۔ امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے جماعت احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

''انشاء اللہ ایم ٹی اے ترقی کرے گا اور عملاً ایسا ہو رہا ہے لیکن ہمیں مسلسل اپنے معیار کو بڑھانا ہے اور پروگراموں میں تنوع پیدا کرنا ہے۔ ہمارے پروگرام Productive، معلوماتی اور با مقصد ہونے چاہئیں''

(الفضل انٹرنیشنل 20 تا 26 رجنوری 95ء)

پھر آپ نے تمام شعبوں کو ایسے مستعد کارکنان تیار کرنے کی ہدایت فرمائی کہ وہ اپنے ہاں ایک سیکشن بنا کر ویڈیو تیار کریں۔

(ملخص الفضل انٹرنیشنل 3 تا 9 رنومبر 95ء)

پیارے آقا کی آواز پر ساری جماعت نے لبیک کہا اور مختلف پروگرام تیار ہونے لگے۔ اور ان پروگرامز کی تیاری کے سلسلہ میں با قاعدہ میٹنگز کے بعد منصوبے بنے اور مختلف تنظیموں کے سپرد پروگرام کئے گئے۔

چنانچہ مجلس انصاراللہ پاکستان نے بھی اس سلسلہ میں با قاعدہ کام کا آغاز کیا۔ قیادت اشاعت کے زیر اہتمام انصار اللہ پاکستان کے مرکزی دفاتر میں سٹوڈیو قائم کیا گیا۔ جہاں مختلف پروگرام تیار کئے گئے۔

ابتدائی طور پر دفتر MTA نظارت اشاعت کی طرف سے حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی سیرت پر پروگرام تیار کرنے کا کام مجلس انصاراللہ پاکستان کے سپرد ہوا۔ اس پر اس وقت کے نائب صدر مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب نے مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر ہدایت احمدی ذی علم احباب سے رابطہ کر کے رفقاء حضرت مسیح موعودؑ کی سیرت پر پروگرام تیار کروائے۔ جن کی مرکزی دفتر MTA ربوہ میں ریکارڈنگ کی گئی۔ یہ پروگرامز خدا تعالیٰ کے فضل سے MTA انٹرنیشنل پر نشر ہوئے۔ مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیر انتظام ابتداء جن رفقاء حضرت مسیح موعودؑ پر جن ذی علم احباب

نے پروگرام پیش کئے ان کی فہرست حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	رفیق حضرت مسیح موعودؑ کا نام	پروگرام پیش کرنے والے کا نام
1	حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی	مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب
2	حضرت میر محمد اسحاق صاحب	مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب
3	حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی	مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب
4	حضرت پیر سراج الحق صاحب	مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب
5	حضرت مولوی حکیم فضل دین صاحب	مکرم محمد محمود طاہر صاحب
6	حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب	مکرم لئیق احمد عابد صاحب
7	حضرت مولوی امام الدین صاحب	مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب
8	حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب	مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب
9	حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب	مکرم محمود احمد اشرف صاحب
10	حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیّر	مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب
11	حضرت چوہدری نصراللہ خان صاحب	مکرم محمد اعظم اکسیر صاحب
12	حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب	مکرم یوسف سہیل شوق صاحب

بعد میں یہ پروگرام "سچے پھل" کے نام سے اور اب یہ پروگرام "(رفقائے) احمد" کے نام سے جاری ہے۔

"انصار اللہ کی عمر ایک پختگی کی عمر ہے۔اپنے نمونوں کو بھی نیک بنائیں۔اپنے اہل خانہ کو بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی نصیحت کرتے رہیں اور خود کو اور اپنے اہل و عیال کو خلافت اور نظام جماعت سے چمٹائے رکھیں۔اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اور آپ ہمیشہ پھلتے پھولتے رہیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔آمین"

(حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

مجلس انصار اللہ سے متعلق یادداشتیں

مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب بیوکے

یہ 27رفروری 1957ء کا دن تھا جب خاکسار کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے پرنسپل اور مجلس انصار اللہ کے اس وقت کے نائب صدر حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہونے کا حکم ملا۔ حضور نے مجھے اس وقت کے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے قائد عمومی حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے نام ایک چٹ دی اور مجھے ارشاد فرمایا کہ انہوں نے میری تقرری دفتر انصار اللہ میں فرمادی ہے لہٰذا آج ہی وہاں جا کر چارج لے لوں۔ اس وقت دفتر کا کل عملہ ایک کلرک، ایک مددگار کارکن اور ایک چوکیدار کل تین افراد پر مشتمل تھا۔ دفتر انصار اللہ کے کلرک حضرت منشی عبدالرحیم صاحب شرما رفیق حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے۔

دفتر انصار اللہ مرکزیہ کی بنیاد سیدنا حضرت مصلح موعود نے 20رفروری 1956ء کو اپنے دست مبارک سے رکھی تھی۔ میرے آنے تک دفتر کی عمارت کی چھت پڑ چکی تھی مگر کھڑکیاں اور دروازے ابھی نہیں لگے تھے۔ کھڑکیوں کو عارضی طور پر اینٹوں سے بند کیا گیا تھا۔ ایک دن میں دفتر کے مشرقی کمرہ میں کام کر رہا تھا میری پشت مشرق کی طرف تھی کہ میں نے اپنے سامنے والی مغربی دیوار کی طرف دیکھا تو وہاں ایک سایہ منڈلا رہا تھا۔ میں نے فوری طور پر اپنے پیچھے کھڑکی کی طرف دیکھا تو ہوا چلنے کی وجہ سے اس کی اینٹیں ہل رہی تھیں اور عین ممکن تھا کہ وہ مجھ پر گر پڑتیں۔ میں نے فوری طور پر اپنی جگہ بدل لی۔ ایک دو دن کے بعد جب میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں انصار اللہ کی ڈاک دکھانے اور ہدایات لینے کیلئے حاضر ہوا تو میں نے کھڑکی کی اینٹیں ہلنے کا ذکر کیا تو حضرت صاحبزادہ صاحب نے بڑی فکر انگیزی کے ساتھ اس کا نوٹس لیا اور مجھے ارشاد فرمایا کہ فوری طور پر اس وقت کے قائد مال مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب کو پیغام دو سیالکوٹ کے امیر جماعت محترم بابو قاسم دین صاحب سے کہیں کہ میں سیالکوٹ کے دورہ پر آ رہا ہوں اتنی رقم کا انتظام کر رکھیں چنانچہ بہت جلد ایک دو دن کے اندر اندر ہی اتنی رقم دستیاب ہوگئی کہ انصار اللہ کی بلڈنگ کی فوری ضروریات پوری ہوگئیں۔

انصار اللہ کے مرکزی اجتماعات کا آغاز: پاکستان میں مجلس انصار اللہ کا پہلا مرکزی اجتماع 1955ء کو تعلیم الاسلام کالج کے ہوسٹل میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے دور میں منعقد ہوا تو حاضری کم تھی۔ انصار اللہ کے عہدیدار اچھی طرح جانتے تھے کہ انصار کا مرکزی اجتماعات میں شامل ہونا ان کی تربیت اور جماعت کی ترقی کیلئے انتہائی ضروری ہے چنانچہ

مرکزی عہدیداران نے اس لئے بھرپور تگ ودو کی۔ حضرت نائب صدر صاحب کی بھی اس طرف خصوصی توجہ تھی۔ علاوہ دیگر کوششوں کے انصاراللہ کے شعبہ مہمان نوازی کی طرف بھی خصوصی توجہ دی گئی۔ مجھے یاد ہے کہ قصور کے متمول دوست مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب انصاراللہ کے دفتر میں حاضر ہوئے اور حضرت میاں صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ ان کے بیٹے کی دعوت ولیمہ فلاں تاریخ کو قصور میں منعقد ہو رہی ہے آپ سے اس میں شامل ہونے کی درخواست ہے۔ حضرت میاں صاحب نے انصاراللہ کے مرکزی اجتماع کی وجہ سے معذرت فرمائی اور ساتھ ہی فرمایا کہ ملک صاحب! آپ کے بیٹے کی دعوت ولیمہ انصاراللہ کے مرکزی اجتماع کے موقع پر ہی کیوں نہ کر دی جائے۔ جس کو ملک صاحب نے بخوشی قبول فرمالیا۔

اگلا اجتماع جو 58ء یا 59ء کا تھا حضرت میاں صاحب نے چار دوستوں بشمول مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف، مکرم صالح محمد صاحب کو ارشاد فرمایا کہ کل تک مجھے ایک ایک سو فاختہ کا شکار چاہیے چنانچہ یہ شکار انصاراللہ کے اجتماع میں تیار کر کے مہمانوں کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ واپس اپنی اپنی مجلس میں جا کر کئی دوستوں کی یہ صدائے بازگشت سنی گئی کہ انصاراللہ کے اجتماع میں ضرور جایا کرو میاں صاحب اجتماع پر انصار کو گھگھیاں (فاختائیں) کھلاتے ہیں۔

انصاراللہ کی ایک یادگار پکنک: حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد 1966ء کے پہلی سہ ماہی یا چہار ماہی اجلاس کے آخر پر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم نے یہ تجویز پیش کی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ خلافت کی عظیم ذمہ داریوں کی وجہ سے دربند ہو گئے ہیں ان کو کھلی فضا میں لے جانے کے لئے پکنک کا انتظام کیا جائے اور حضور کو اس میں شامل ہونے کی درخواست کی جائے۔ عاملہ نے محترم مولانا صاحب کی اس تجویز کو بہت پسند کیا اور جو بولے وہی کنڈا کھولے کے تحت مولانا صاحب سے درخواست کی کہ وہی عاملہ کی اس درخواست کو حضور کی خدمت میں پہنچائیں۔ حضور نے از راہِ نوازش عاملہ کے ساتھ پکنک کی تاریخ اور وقت عنایت فرمایا اور جگہ کے لئے حضور کی اپنی زیر تعمیر نیوکیمپس قرار پائی۔ نیوکیمپس کی کھلی فضا میسر تھی جہاں ٹیوب ویل کے ساتھ ایک بڑا سا حوض بھی موجود تھا ٹیوب ویل چل رہا تھا اور حضور کے ساتھ عاملہ کے ممبران حوض کے اردگرد جمع تھے۔ یکا یک حضور کی طرف سے ایک نداء بلند ہوئی کہ جو شخص حضور کے اپنے چہیتے اور پُرانے خدمت گزار اور اس وقت کے قائد عمومی کو اٹھا کر اس حوض میں پھینک دے گا اس کو پانچ روپے انعام ملے گا۔ گو انصار اس کے لئے تیار ہو گئے مگر حضور نے اس سے روک دیا۔

حضرت صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح) نے خلافت کے بعد تین سال 1965ء تا 1967ء خلافت کے ساتھ ساتھ مجلس انصاراللہ کی ذمہ داریاں بھی اٹھائے رکھیں۔ اگرچہ انصاراللہ کی تفصیلی نگرانی تو حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو اس وقت انصاراللہ کے نائب صدر تھے کے ذمہ ہی رہی مگر صدر خود حضورؒ ہی رہے۔ 1968ء میں حضور نے اگلے انتخاب تک حضرت میاں صاحب کو صدر نامزد فرمایا۔ مجلس انصاراللہ کو 1968ء سے 1978ء تک

حضرت صاحبزادہ صاحب کی قیادت میسر رہی اور مجلس ترقی کی شاہراہوں پر رواں دواں رہی۔ مرکز میں دو تین نئی قیادتوں کا اضافہ ہوا جن میں قیادت قلم دوستی نمایاں تھی۔ اس قیادت کا بنیادی مقصد پاکستانی انصار کا بیرون ملک کے انصار سے قلمی دوستی ہو اور اس طرح انصار میں محبت اور اخوت کے جذبہ کے ساتھ انصار کا ایک دوسرے سے ذاتی تعلق قائم ہو جائے۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صدارت کی تین Terms بلکہ اس سے بھی زیادہ مدت پوری ہونے پر اکتوبر 1978ء کی شوریٰ انصاراللہ نے آئندہ تین سال کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا انتخاب کیا۔ مجلس کے نئے سال کے پہلے روز یکم جنوری 1979ء کی صبح کو حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب دفتر انصاراللہ تشریف لائے تو سیدھے میرے کمرہ میں آئے۔ میں نے اٹھ کر سلام کیا اور اپنی کرسی میاں صاحب کو پیش کی۔ آپ اس پر تشریف فرما ہوئے اور سب سے پہلا کام یہ کیا کہ حضور کی خدمت میں دعائیہ خط لکھ کر اطلاع کر دی کہ میں نے آج انصاراللہ کا چارج لے لیا ہے اور کام شروع کر دیا ہے۔ ایک ایسے اولوالعزم مردِ مجاہد، جس نے آگے جا کر خلافت کا گراں بہا بوجھ اٹھانا تھا، کا انصاراللہ کا صدر بن جانا واقعی انصاراللہ کو پھر سے جوان کر گیا۔ صدارت کی ابتداء میں خاکسار جب خدمت میں حاضر ہوتا تو مجھے فرماتے کہ حضور کے خطبہ جمعہ کا مختلف مراحل طے کرتے ہوئے جماعتوں تک بذریعہ الفضل پہنچنا تین چار مہینے لے لیتا ہے حالانکہ خلیفۂ وقت کے ارشادات تو فوری طور پر جماعتوں کو جانے چاہئیں۔ دوسرے جماعتی نظام معہ ذیلی تنظیموں کے کمپیوٹرائزڈ ہونا چاہئے۔ میں اپنی بیوقوفی سے یہ سمجھتا رہا کہ میاں صاحب نئے نئے انصاراللہ میں آئے ہیں یہ کام کیا انصاراللہ کے کرنے کے ہیں؟ ابھی دو تین ماہ ہی گزرے تھے کہ ان خیالات کی صدائے بازگشت مجلس عاملہ انصاراللہ مرکزیہ میں گونجنے لگی۔ عاملہ نے فیصلہ کیا کہ حضرت میاں صاحب خود حضور سے یہ معاملات ڈسکس کریں۔ 1978ء میں حضرت میاں صاحب نے اپنی فیملی کے ساتھ اپنے ذاتی خرچ پر World tour کیا تھا۔ میاں صاحب جرمنی میں ایک ایسی Cassete duplicater machine دیکھ آئے تھے جو تین منٹ میں ایک کیسٹ تیار کر دیتی ہے۔ حضور کی منظوری سے یہ مشین منگوائی گئی اور کراچی میں رکھ کر خطبہ کی کاپیاں (کیسٹس) تیار کروا کر ضلعی جماعتوں کے امراء کو بھجوانی شروع ہو گئیں۔

جون 1982ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کے خلافت کے عظیم منصب پر متمکن ہونے کے بعد حضور نے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کو قائمقام صدر مقرر فرمایا۔ جو 1999ء تک جاری رہا۔ ضیاء الحق کے آرڈیننس کے بعد یہ دور جماعت کے لئے بہت پُرآشوب اور ابتلاؤں کا دور تھا مگر چوہدری صاحب کی متحمل مزاج اور دلیرانہ قیادت مجلس کو میسر تھی۔ قدم قدم پر دشمن کے رکاوٹیں کھڑی کرنے کے باوجود مجلس انصاراللہ ترقی کی شاہراہ پر رواں دواں رہی۔ چوہدری صاحب کی خاموش اور دانشمندانہ اور ضرورت کے مطابق رہنمائی مجلس کو کہیں سے کہیں لے گئی اور ہر جہت میں ترقی ہونے لگی اور مخالفت کی کوئی جہت بھی مجلس کی دوڑ کو متاثر نہ کر سکی۔ الحمد للہ

مجلس انصاراللہ ربوہ کی مساعی

مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب

مجلس انصاراللہ کا قیام 26 جولائی 1940ء کو عمل میں آیا۔ تقسیم ہند کے بعد مرکز احمدیت قادیان سے پاکستان منتقل ہوا اور ربوہ نیا مرکز احمدیت قائم ہوا اور اس کے ساتھ ہی دیگر مرکزی اداروں کی طرح ذیلی تنظیمیں بھی پاکستان میں قائم ہوئیں۔ مجلس انصاراللہ ربوہ شروع میں مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے تحت رہی۔ بعدہٗ 1956 میں زعامت علیاء ربوہ کا قیام ہوا۔ جس کے پہلے زعیم اعلیٰ مکرم مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب رفیق حضرت مسیح موعودؑ مقرر ہوئے۔ آپ کے بعد تا حال درج ذیل زعمائے اعلیٰ منتخب و مقرر ہوئے۔

2	مکرم مولانا قمرالدین صاحب فاضل مرحوم	جنوری 1961ء تا 31 دسمبر 1964ء
3	مکرم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مرحوم	مارچ 1965ء تا فروری 1967ء
4	مکرم مولانا ابوالمنیر نورالحق صاحب فاضل مرحوم	مارچ 1967ء تا 31 دسمبر 1973ء
5	مکرم مولانا چوہدری محمد شریف صاحب فاضل مرحوم	یکم جنوری 1974ء تا 31 دسمبر 1979ء
6	مکرم مولانا فضل الٰہی انوری صاحب شاہد	یکم جنوری 1980ء تا اگست 1982ء
7	مکرم محمد بشیر شاد صاحب شاہد	اگست 1982ء تا 31 دسمبر 1982ء
8	مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب	یکم جنوری 1983ء تا جولائی 1988ء
9	مکرم مولانا محمد صدیق صاحب شاہد گورداسپوری	اگست 1988ء تا 31 دسمبر 2001ء
10	مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب ساہی (انجینئر)	یکم جنوری 2002ء تا 31 دسمبر 2003ء
11	خاکسار نصیر احمد چوہدری شاہد فاضل	یکم جنوری 2004ء تا حال

سال 1979ء تک زعمائے اعلیٰ ربوہ کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوتا رہا۔ اس کے بعد زعیم اعلیٰ ربوہ مرکزی مجلس عاملہ کا ممبر بنا دیا گیا اور اسکی نامزدگی مرکزی مجلس عاملہ کے ساتھ صدر مجلس کی طرف سے ہونے لگی۔

مجلس انصاراللہ مقامی 1990ء میں 39 حلقہ جات پر مشتمل تھی اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حلقہ جات کی تعداد بڑھ کر 67 ہوگئی ہے اور سال 2015ء میں انصار کی تجنید 6007 ہے۔ مجلس انصاراللہ مقامی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ربوہ

کے انصار کی روحانی، اخلاقی، دینی، علمی، جسمانی اور تنظیمی نشو ونما وترقی کے لیے مسلسل کوشاں ہونے کے ساتھ عام خلق اللہ کی ہمدردی وخدمت، غرباء پروری وتیمارداری، وقار عمل، بیوت الذکر کی تعمیر میں حصہ داری، علمی وادبی پروگرامز کا انعقاد، شجرکاری، اور مصائب وحوادث کے مواقع پر ہنگامی امداد کے انتظامات ایسے امور میں بھی بڑھ چڑھ کر مساعی حسنہ کا موقع ملتا رہا ہے اور یہ سلسلہ روز افزوں ترقی کی شاہراہ پر سبک رفتاری سے گامزن ہے۔ الحمدللہ

مجلس انصاراللہ مقامی اللہ تعالیٰ کے فضل سے علمی وورزشی مساعی میں سرفہرست آنے والی مجالس میں شمار ہوتی رہی ہے۔ گزشتہ سالوں میں 1988ء سے اب تک 8 مرتبہ علم انعامی حاصل کرنے کے علاوہ علمی اور ورزشی سالانہ ریلی کے آغاز سے تاحال سوائے ایک سال کے مسلسل مثالی علاقہ کا اعزاز حاصل کر رہی ہے۔ الحمدللہ علی ذالك

عمومی کارکردگی کے علاوہ مجلس انصاراللہ مقامی اپنے قیام سے لیکر تاحال مسلسل ہمہ جہت امور حسنہ میں فعال طور پر کوشاں ہے۔ جس کی چند جھلکیاں نمونۃً پیش ہیں۔

خدمت خلق: مجلس مقامی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدمتِ خلق کے میدان میں قیامِ مجلس سے ہی مسلسل نمایاں طور پر آگے بڑھ کر مساعی حسنہ کی توفیق مل رہی ہے۔ 1950 میں ملک میں آنے والے شدید سیلاب میں جب ربوہ کو ملک کے مغربی حصہ سے ملانے والی بڑی شاہراہ سیلابی ریلے کی نذر ہوگئی اور راستے مسدود ہوگئے تو مجلس انصاراللہ مقامی کو 30 ستمبر 1950ء کو ایک بڑے وقار عمل کے ذریعہ اس سڑک کو قابل استعمال بنانے کی توفیق ملی۔ ملکی سیلاب کے مواقع پر مجلس مقامی کی خدمات کا سلسلہ صرف ایک سال تک محدود نہیں بلکہ 1950ء کی طرح ہر سیلاب کے موقع پر مجلس مقامی، وقار عمل، خدمت خلق اور میڈیکل کیمپس کے ذریعہ خلقِ خدا کے حقوق کی ادائیگی کے لئے کوشاں رہی۔ چنانچہ گزشتہ سال 2014ء کے بڑے سیلاب کے موقع پر مجلس مقامی کو سیلاب زدگان کی عمومی امداد کے علاوہ قبرستان کے شمالی جانب پہاڑی کے درے پر دن رات کیمپ کا قیام کر کے اختتام سیلاب تک مسلسل کئی روز سیلاب زدگان کو کھانا کھلانے اور طبی امداد دینے کا موقع ملا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 9025 افراد کو کھانا کھلانے کے علاوہ 2015 افراد کو طبی امداد اور مفت ادویات دی گئیں۔ ان کیمپس میں 93 انصار نے خدمت خلق ونظم وضبط میں معاونت کی جبکہ 16 ڈاکٹر حضرات نے طبی امداد کے لیے وقت دے کر اس مساعی میں حصہ لیا۔ فجزاھم اللّٰہ تعالیٰ خیراً

سیلاب کے ہنگامی مواقع کے علاوہ مجلس ہذا کو ہر ماہ ربوہ کے گردونواح میں 20 سے 25 فری میڈیکل کیمپس کے انعقاد نیز ربوہ سے دور دراز علاقوں میں جا کر خدمت خلق کا فریضہ نبھانے کی توفیق بھی ملتی رہی۔ جس کی صرف ایک مثال ضلع لیہ میں جنوری تا جولائی 2010ء، مسلسل ہر ماہ کے پہلے جمعہ کے روز میڈیکل کیمپ کا انعقاد کر کے 15703 مریضوں کا مفت علاج کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کارِ خیر میں حصہ لینے والے تمام انصار کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ان امور کے علاوہ مجلس

مقامی کے ذریعہ، مستحقین کو کھانا کھلانے، غرباء کی امداد کرنے، مختلف تقاریب پر خدمت خلق کی ڈیوٹیاں دینے، ہنگامی طور پر مریضوں کے لئے خون مہیا کرنے، مریضوں کی عیادت کرنے کے اَن گنت اعداد و شمار بھی مجلس انصار اللہ مقامی کی خدمتِ خلق کی مساعیِ حسنہ کو دادِ تحسین دیتے ہیں۔ خدمت خلق کی ان مساعی حسنہ میں اغیار و اقرباء کی حدود سے بالاتر ہو کر انسانیت کے نام پر نافع الناس امور میں سے مجلس انصار اللہ مقامی کی طرف سے سالہا سال تک (جب تک حالات نے اجازت دی) ربوہ کے لاری اڈہ پر شدید گرمی کے موسم میں ٹھنڈا پانی پلانے کا مفت انتظام بھی شامل ہے۔ اس خدمت سے مستفید ہونے والی خلقِ خدا کی تعداد ایک موسم میں 2 لاکھ ستر ہزار نفوس سے بھی زائد رہی ہے۔

وقارِ عمل و شجر کاری: تزئین ربوہ کے لیے وقار عمل اور شجر کاری ایسے امور میں بھی مجلس انصار اللہ مقامی اللہ تعالیٰ کے فضل سے سر فہرست رہی ہے اور مختلف سالوں کے موسم بہار میں ربوہ کے مختلف علاقوں میں ہزاروں پودے لگانے، عمومی اور روزمرہ کے وقارِ عمل کے پروگراموں کے علاوہ جلسہ ہائے سالانہ کے مواقع پر پرالی جمع کرنے، خستہ و دشوار گزر گاہوں کو قابل استعمال بنانے اور گاہے گاہے قبرستان کی صفائی ستھرائی کے لیے بڑے پیمانہ پر وقارِ عمل کے انعقاد کا موقع ملتا رہا ہے جس کی ایک جھلک 1982ء میں جلسہ سالانہ کے موقع پر مجلس انصار اللہ مقامی کی طرف سے 185 ایکڑ کی پرالی جلسہ کے مہمانوں کے لئے پیش کرنا اور ستمبر 1994ء کے ہفتہ شجر کاری میں شجر کاری سے متعلق 4000 کی تعداد میں پمفلٹ شائع کر کے تقسیم کرنا اور ربوہ میں 2500 نئے پودے لگانا شامل ہے۔

علمی و ادبی پروگرامز: ربوہ میں علمی و ادبی سرگرمیوں کے ذریعہ انصار کے علمی معیار کی ترقی اور ادبی ذوق کی تسکین کے سامان مہیا کرنے کی کوشش بھی مجلس انصار اللہ مقامی کی باقاعدہ مساعی کا سنہری حصہ ہے۔ اِس سلسلہ میں بشرطِ حالات عموماً ہر ماہ کسی نہ کسی علمی پروگرام کا انعقاد کرنے کے علاوہ خصوصی علمی پروگرامز کا گاہے گاہے انعقاد، مختلف جماعتی و ملکی یادگار دنوں کے مطابق سیمینارز اور سالانہ مشاعرے مجلس مقامی کی مساعیِ خاص کے علمبردار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس مقامی کے تحت منعقد ہونے والے کئی مشاعرے اور دیگر علمی پروگرامز MTA انٹرنیشنل کی زینت بن چکے ہیں۔ ایسے علمی و ادبی پروگرامز میں سر فہرست آنے والے پروگراموں میں خلافت احمدیہ جوبلی کے سال میں مجلس انصار اللہ مقامی کے تحت ماہ بماہ منعقد کیے جانے والے، خلفائے راشدین اور خلفائے احمدیہ کے تعارفی سیمینارز کا پورے سال پر پھیلا ہوا سلسلہ اور خلافت جوبلی کا 1200 سے زائد سامعین کی رونق کا حامل مشاعرہ ہے۔ جو بارہا دفعہ MTA پر نشر ہو چکا ہے۔

آمین تقاریب: مجلس انصا اللہ مقامی کی سب سے خوبصورت مثالی اور تاریخ کی حامل مساعی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک ''تم میں سے سب سے بہتر وہ ہے جو خود قرآن سیکھتا اور دوسروں کو سکھاتا ہے'' کے مطابق ناخواندہ اور علم قرآن سے نابلد انصار کو قرآن مجید سکھانے کا مبارک سلسلہ ہے۔

مجلس انصار اللہ کے ’’ ناخواندہ انصار کو خواندہ بنانے‘‘ کے لائحہ عمل کی تعمیل میں مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ نے 2005ء میں پروگرام بنایا کہ ناخواندہ انصار کو خواندہ بنانے کے لیے سب سے افضل معیار علم ’’قرآن مجید‘‘ سے روشناس کروا کر انصار کو ناخواندگی سے نکالا جائے۔ چنانچہ سال 2005 میں اس سلسلہ کا آغاز کر کے پہلے سال میں 5 ناخواندہ انصار کو پہلی مرتبہ قرآن مجید ناظرہ مکمل پڑھا کران کی ’’ تقریب آمین‘‘ کا انعقاد کیا گیا اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سلسلہ ہر سال جاری رہا اور قرآن مجید مکمل کرنے والے انصار کی تعداد ہر سال بڑھنے لگی اور 2014ء میں 11 انصار تک پہنچ گئی۔ جبکہ 2014ء میں انکے علاوہ 2 انصار نے ترجمہ کے ساتھ بھی قرآن کریم مکمل پڑھ کے اس آمین میں شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2005ء سے 2014ء تک مجلس انصار اللہ مقامی کی اس مساعی کے ذریعہ کل 61 ناخواندہ انصار کو قرآن مجید ناظرہ اور دو کو باترجمہ قرآن مکمل کرنے کی توفیق ملی۔

مجلس انصار اللہ مقامی کی ہمہ جہت پھیلی ہوئی مساعی کا سلسلہ دریائے ناپیدا کنار کی طرح بہت وسیع ہے تاہم شرائط وقیودِ الفاظ و بیان کی پابندی میں صرف چند ایک جھلکیاں نمونۃً رقم کی گئی ہیں تا قارئین کو اس کاروانِ مجلس اور اس کے راہرووں کے لئے دعا کی تحریک ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ مجلس انصار اللہ کو روز افزوں ترقیات سے ہمکنار کرتے ہوئے اپنے مقاصدِ اعلیٰ میں بانیل و بامراد فرمائے۔ آمین

نحن انصار اللّٰہ

ہم ہیں انصار اللہ　　شاہد رہ تو اللہ
عہد ہے اپنا واللہ　　ہم ہیں انصار اللہ
نحن انصار اللّٰہ

آیا احمد ہادی　　بگڑی بات بنا دی
ہم اس کے امدادی　　ہم ہیں انصار اللہ
نحن انصار اللّٰہ

حق نے جو برسائی　　نعمت ہم نے پائی
ہم ہیں بھائی بھائی　　ہم ہیں انصار اللہ
نحن انصار اللّٰہ

(مکرم مولانا ظفر محمد ظفر صاحب)

تاریخ مجلس انصار اللہ بھارت پر ایک طائرانہ نظر

تاریخ مجلس انصار اللہ بھارت بعد از تقسیمِ ملک جلد اوّل (1947ء تا 2010ء) کا ذکر اختصار سے اس مضمون میں کیا گیا ہے۔

تقسیم ملک کے بعد کچھ عرصہ مجلس انصار اللہ کی سرگرمیاں تعطل کا شکار رہیں۔ اخبار بدر میں 1956ء سے کارگزاری رپورٹس انصار اللہ کا ذکر ملتا ہے جو ناظم اعلیٰ انصار اللہ کے تحت شائع ہوتی رہیں۔

پہلا اجتماع: 18 دسمبر 1959ء کو قادیان میں جلسہ سالانہ کے ساتھ ہی مجلس انصار اللہ بھارت کا پہلا سالانہ اجتماع بیت مبارک قادیان میں منعقد ہوا۔ اس مبارک موقع پر صدر مجلس انصار اللہ مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے بھارت کے انصار بھائیوں کے نام یہ پیغام بھجوایا۔

”انسانی ذہن اور روحانیت چالیس سال کی عمر میں اپنے کمال کو پہنچتی ہے اور اس کا نام جوانی ہے۔ پس انصار جوانوں کے جوان ہیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی جوان ہمت، جوان عزم، جوان ذہن اور جوان روحانیت کے ساتھ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں لگے رہیں اور جن سے ان کا واسطہ پڑے (اور بہتوں سے ان کا واسطہ پڑتے رہنا چاہئے) وہ یہ محسوس کریں کہ یہی ہمارے سچے خیر خواہ اور سچے ہمدرد ہیں۔ یہی مومنانہ کردار ہے جس کے نتیجہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہر گھر پر لہرائے گا“ (تاریخ انصار اللہ بھارت جلد اول صفحہ 36)

1973ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے محترم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب درویش کو صدر مجلس انصار اللہ بھارت مقرر فرمایا: آپ نے پورے خلوص کے ساتھ اس ذمہ داری کو نبھایا۔ اور آپ کی روحانی قیادت نے انصار میں ایک نیا جوش، ولولہ اور عملی روح پھونک دی۔ 1978ء میں آپ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اجازت و منظوری سے دسمبر 1979ء میں بذریعہ انتخاب مکرم مولوی بشیر احمد خادم صاحب صدر مقرر ہوئے۔ آپ نے مختلف صوبوں کی مجالس کو بیدار کیا اور ان کے اپنے اپنے اجتماعات منعقد کروائے۔ مجلس انصار اللہ کا ایک مختصر دفتر بھی تعمیر ہوا۔ آپ کو 6 سال بطور صدر خدمات کی توفیق ملی۔ جن میں تین سال خلافت ثالثہ اور تین سال خلافت رابعہ کی رہنمائی میں کام ہوا۔

بھارت کے تیسرے صدر مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب حال ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان تھے۔ جن کا تقرر جنوری 1986ء میں ہوا۔ آپ کو بھی 6 سال تک بحیثیت صدر مجلس بھارت خدمات کی توفیق ملی۔ آپ کے دور میں ناظمین علاقہ کا تقرر عمل میں آیا اور دینی نصاب مقرر کر کے امتحان لینے کا آغاز ہوا۔ نیز آپ کے دور میں بعض اہم کتب بھی شائع

ہوئیں۔1992ء کے انتخاب میں مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب صدر منتخب ہوئے جو 1997ء تک اس عہدے پر فائز رہے۔آپ کے دور میں 29 ستمبر 1993ء کو دفاتر انصاراللہ کی نئی عمارت ''ایوانِ ناصر'' کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور 24 ستمبر 1997ء کو مکمل ہو کر دفتر پرانی عمارت سے اس میں منتقل ہو گیا۔ نیز آپ کے دور میں چندہ کا نظام مستحکم ہوا۔آپ کے دور کا ایک یادگار کارنامہ ملیا زبان میں کیرالہ سے سہ ماہی رسالہ ''انصار'' جاری ہوا جو 1947ء کے بعد مجلس کی طرف سے شائع ہونے والا پہلا رسالہ ہے۔1998ء میں مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب بھارت کے پانچویں صدر منتخب ہوئے۔آپ کے دور میں مجلس انصاراللہ بھارت کا سہ ماہی رسالہ انصاراللہ کا اردو اور ہندی زبان میں اجراء ہوا۔

بھارت کے چھٹے صدر مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب تھے۔آپ 2004ء سے 2008ء تک صدر رہے۔آپ کے دور کا اہم کام خلیفۂ وقت کے خطبات کا خلاصہ تمام مجالس کو بھجوانا ہے۔آپ کے دور میں مجالس کی تعداد 848 تک پہنچ گئی۔2009ء سے تا حال مکرم قاری نواب احمد صاحب گنگوہی صدر مجلس کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔آپ اور آپ کے نائبین نے مختلف صوبہ جات کے دورہ جات کئے۔انصار سے ذاتی روابط بڑھائے اور ریفریشر کورسز منعقد کروائے۔

سالانہ اجتماعات: تقسیم ہند کے بعد پہلے اجتماع کا ذکر اوپر گزر چکا ہے۔کچھ تعطل کے بعد 1986ء میں دوبارہ اجتماعات کا سلسلہ شروع ہوا۔چنانچہ 9/اکتوبر 1986ء کو ایک روزہ اجتماع ہوا۔جس میں پاکستان سے بھی ایک وفد نے شرکت کی۔ اس کے بعد یہ اجتماعات باقاعدگی سے جاری رہے۔تاریخ مجلس انصاراللہ بھارت بعد از تقسیم ملک جلد اول کے مطابق 2010ء تک 31 سالانہ اجتماعات منعقد ہوئے۔جس میں پاکستان سے بھی نمائندگان شامل ہوتے رہے۔2007ء کے سالانہ اجتماع پر صدر مجلس پاکستان مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے بھی شرکت فرمائی۔1998ء کے اجتماع میں بھارت کی 36 مجالس کے علاوہ جرمنی، نیپال اور آسٹریلیا سے 73 نمائندگان نے بھی شرکت کی۔

ان اجتماعات کے مواقع پر خلفاء احمدیت بصیرت افروز روح پرور پیغامات بھجواتے رہے۔جیسے 1981ء کے سالانہ اجتماع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے پیغام میں فرمایا۔

''پس میرا پیغام یہ ہے کہ حقیقی معنی میں انصاراللہ بن جائیں۔خدا تعالیٰ اس زمانہ میں چاہتا ہے کہ جھوٹے معبود نابود ہو جائیں۔دنیا واحد و یگانہ سچے خدا کی پرستار بن جائے اور اسی کے حضور جھکے۔کائنات کی تخلیق کا نقطہ مرکزی خدائے واحد و یگانہ کی ہستی ہے'' (تاریخ انصاراللہ بھارت جلد اول صفحہ 190)

پھر ایک اور موقع پر پیغام میں فرمایا:

''(دین حق) اور احمدیت کی مضبوطی کی جدوجہد اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ آپ اپنی اور اپنی اولادوں کی (دینی) تعلیمات کی روشنی میں صحیح تربیت نہیں کریں گے'' (تاریخ انصاراللہ بھارت جلد اول صفحہ 192)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1983ء کے اجتماع پر ایک طویل پیغام میں فرمایا:

’’یادرکھیں جو اپنے نفس میں تبدیلی نہیں لاسکتا وہ ماحول کو بھی تبدیل نہیں کرسکتا۔ اور جو اپنی ذات میں انقلاب نہیں لاتا وہ باہر بھی انقلاب برپا نہیں کرسکتا۔ پس اپنی کمر ہمت کس لیں اور اپنے نفس کے خلاف جہاد کا آغاز کریں۔ اپنی راتوں کو زندہ کریں اور اپنے دلوں کو ذکرالٰہی سے روشن کریں۔ اپنی آنکھوں کے پانی سے اپنے دلوں کے گند دھو کر انہیں انوار الٰہی کے نزول کے لئے تیار کریں‘‘ (تاریخ انصاراللہ بھارت جلد اول صفحہ 202)

پھر ایک اور موقع پر پیغام میں فرمایا:

’’انسان کے اپنے دل میں بھی بت ہوتے ہیں جو نفسانی خواہشات کی صورت میں اُس کے آگے کھڑے ہوتے ہیں۔ ان باطنی بتوں کو توڑنا بھی بہت ضروری ہے۔ آپ جب خالص موحد بن جائیں گے تو آپ کی توحید کی دعوت میں قوت پیدا ہوگی‘‘ (تاریخ انصاراللہ بھارت جلد اول صفحہ 212)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے 2004ء کے سالانہ اجتماع پر اپنے پیغام میں فرمایا:

’’الٰہی جماعتوں کے قیام کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ایسے لوگ پیدا ہوں جو تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر قائم ہو کر خدا تعالیٰ کے عابد اور زاہد بندے بن جائیں۔ آپ لوگ جنہوں نے اس زمانہ کے امام کو پہچانا اور اس پر ایمان لائے ہیں۔ آپ کا بنیادی اور اہم فریضہ یہی ہے کہ آپ تقویٰ اختیار کریں۔ اپنے اندر نیک اور پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ روحانی زندگی کے لئے تقویٰ بہت ضروری ہے‘‘ (تاریخ انصاراللہ بھارت جلد اول صفحہ 218)

پھر آپ نے 2006ء کے اجتماع پر پیغام میں تحریر فرمایا:

’’اس موقع پر میں آپ کو خلافت سے وابستگی اور اطاعت کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آج دنیا سخت بدامنی کا شکار ہے۔ مسلمان مسلمان سے لڑ رہا ہے۔ مختلف فرقوں میں تقسیم ہو کر وہ ایک دوسرے کے خلاف نفرتوں کا شکار ہیں۔ ایک ہی کلمہ پڑھنے والے ایک ہی نبی کی طرف منسوب ہونے والے ایک دوسرے کے خلاف محاذ آراء ہیں۔ قرآن کریم اور احادیث کے خزانے موجود ہونے کے باوجود آج مسلمان اس قیادت کی پہچان سے محروم ہیں جو خدا نے انہیں ایک ہاتھ پر جمع کرنے کیلئے مامور فرمائی ہے۔ آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو حضرت امام الزماں مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے صدقے نظام خلافت سے وابستگی کی توفیق عطا ہوئی ہے، جو خدا کے فضل سے دائمی ہے۔ جس قدر آپ کا خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق ہوگا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائیں گے۔ آپ کے آپس کے تعلقات میں بھی بہتری آئے گی۔ معاشرے میں بھی امن کی فضا قائم ہوگی۔ اسی لئے عافیت کے اس حصار سے فیض پانے کیلئے آپ سب کو خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرنا ہوگا۔ غلبہ (دین حق) اور امن عالم کیلئے دعائیں کرنا ہوں گی۔ اپنے اطاعت کے معیار کو بلند کرنا ہوگا اور اپنے عہدیداروں کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے خلافت کے دست و بازو اور خلیفۂ وقت

کیلئے سلطان نصیر بننا ہوگا'' (تاریخ انصاراللہ بھارت جلد اول صفحہ 223-224)

صوبائی اجتماعات: بھارت میں انصاراللہ کی مضبوطی کے ساتھ ساتھ صوبوں میں بھی سالانہ اجتماعات کا سلسلہ جاری ہوا۔ بالخصوص اڑیسہ، کیرالہ، کشمیر، تامل ناڈو، آسام، بہار، ہماچل، آندھرا پردیش اور بنگال میں بیسیوں سالانہ صوبائی اجتماعات منعقد ہوئے جن میں ہزاروں انصار نے شرکت کی اور اپنی علمی وروحانی پیاس بجھائی۔ ان صوبوں میں متعدد ریفریشر کورسز اور تربیتی کلاسز بھی منعقد ہوتی رہیں جن میں عہدیداران اور انصار کی تعلیم وتربیت کے پروگرامز بنائے جاتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کی ایوانِ ناصر میں آمد: 7/جنوری 2006ء کو ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مجلس انصاراللہ کے مرکزی دفتر ایوان ناصر تشریف لائے جہاں قائدین ودیگر عہدیداروں سے ایک ملاقات کے دوران حضور نے ان کے کام اور آئندہ کے لائحہ عمل اور منصوبہ بندی کا جائزہ لیا۔ ہر قائد کو ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا اور رہنمائی فرمائی۔ اس موقع پر قائدین نے حضور کے ساتھ فوٹو کھچوانے کی بھی سعادت حاصل کی۔

صد سالہ جوبلی پر جشن: 1989ء میں احمدیہ صد سالہ جشن تشکر اور 2008ء میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی ہر دو موقعوں پر مجلس انصاراللہ بھارت نے مرکزی اور صوبائی سطح پر بھرپور طور پر جشن منایا۔ جس میں نفلی روزہ، صدقات اور دعاؤں کے ساتھ ساتھ اجلاسات ہوئے۔ غریبوں میں رقوم تقسیم ہوئیں۔ ہسپتالوں میں مریضوں کی عیادت کی گئی اور تحائف دیئے گئے۔ فری میڈیکل کیمپس اور عطیۂ خون کے کیمپ لگائے گئے اور یوں اپنے اللہ کا شکر ادا کیا گیا۔

مجلس شوریٰ: تقسیم ملک کے بعد 1986ء سے جب باقاعدہ سالانہ اجتماع کا آغاز ہوا تب سے باقاعدگی کے ساتھ مجلس شوریٰ کا انعقاد جاری ہے۔

رسالہ جات کی اشاعت:
- کیرالہ سے ماہوار رسالہ ''ستیہ مترم'' 2001ء سے جاری ہے۔
- تامل ناڈو سے ''خلافت احمدیہ'' رسالہ 2009ء سے جاری ہے۔
- مرکزی سطح پر 2001ء سے سہ ماہی انصاراللہ سے اردو اور ہندی میں جاری ہے۔

خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی نمبر پر حضور نے تحریر فرمایا۔

''اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کی جماعتوں میں خلافت جوبلی کے سال میں بطور خاص خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات وفیوض پر ایمان ویقین کو بہت تقویت ملی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ مجلس انصاراللہ بھارت کی اشاعت خصوصی بھی اسی للٰہی تعلق کا پُرخلوص اظہار ہے۔ ماشاءاللہ بڑی اچھی اور نیک کاوش ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے''

(تاریخ انصاراللہ بھارت جلد اول صفحہ 234)

مجلس انصاراللہ امریکہ کے گزشتہ 25 سالوں پر ایک نظر

مکرم سید ساجد احمد صاحب۔ فارگو، نارتھ ڈکوٹا

آخری زمانہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرآن کریم میں وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ (سورۃ انشقاق) بیان کی گئی ہے۔ جس کا ایک مظہر امریکی براعظم کی دریافت ہے۔ اس براعظم میں سب سے ترقی یافتہ ملک ریاستہائے متحدہ امریکہ ہے جہاں حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہی احمدیت کا پیغام پہنچ گیا تھا۔ ڈوی (Dowie) کے عبرتناک انجام کی صورت میں احمدیت کی صداقت کا تاریخی نشان بھی اس سرزمین پر ظاہر ہوا لیکن باقاعدہ جماعتیں حضرت مفتی محمد صادق صاحب مربی سلسلہ کے امریکہ میں آنے کے بعد ہی قائم ہوئیں۔ 1940ء میں مجلس انصاراللہ کے قیام کے اعلان کے بعد تاریخی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں 1959ء کو مجلس انصاراللہ کا قیام عمل میں آیا۔ اور مکرم احمد شریف صاحب اس کے پہلے ملکی سربراہ قرار پائے۔

تاہم 1981ء سے اب تک کی تاریخ نسبتاً زیادہ محفوظ ہے۔ 1981ء تا 1982ء تک محترم ڈاکٹر مسعود ملک صاحب زعیم اعلیٰ رہے، 1987ء سے مکرم فضل عبداللہ احمد صاحب زعیم اعلیٰ اور پھر 1989ء سے 1992ء تک صدر مجلس رہے۔ 1993ء تا 1999ء مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب صدر مجلس تھے۔ 2000ء تا 2005ء مکرم ناصر محمود ملک صاحب اور 2006ء تا 2013ء مکرم ڈاکٹر وجیہہ باجوہ صاحب صدر مجلس رہے۔ 2014ء سے یہ ذمہ داری مکرم ڈاکٹر فہیم یونس صاحب کے پاس ہے۔

زیرنظر مضمون میں امریکہ میں مجلس انصاراللہ کے گزشتہ 25 سالوں پر ایک نظر ڈالی گئی ہے۔ اصل میں یہی وہ عرصہ ہے جس میں ہر ملک کی مجلس نے براہ راست خلیفۃ المسیح کی نگرانی میں کام شروع کیا۔

مجلس کا عمومی تعارف: یو ایس اے میں انصاراللہ کی موجودہ تجنید دو ہزار تین صد اراکین پر مشتمل ہے۔ 71 جماعتوں میں 70 مجالس قائم ہیں۔ سارے یو ایس اے کو 12 علاقہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر علاقہ کے ایک ناظم مقرر کیے گئے ہیں جو علاقائی سطح پر مجلس کے کاموں کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ان میں سے 480 اراکین موصی ہیں۔ اور 45 انصار وصیت کے فارم جمع کروا چکے ہیں۔

امریکی مجالس ہزاروں میل کے علاقے میں پھیلی ہوئی ہیں۔ انصار کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ شروع میں رابطے کا ذریعہ ڈاک اور فون ہی تھے۔ پچھلے پچیس سال میں ہی دنیا میں انٹرنیٹ کا بڑی تیزی سے فروغ ہوا۔ اس مؤثر ذریعۂ ابلاغ سے فائدہ اٹھانے کے لئے مجلس کی ویب سائٹ قائم کی گئی جو مجلس اور اس کی مہیا کردہ سہولتوں کے بارہ میں

معلومات کا منبع ہونے کے علاوہ ماہانہ رپورٹوں کے حصول کا وسیلہ بھی ہے۔ زعماء اس ویب سائٹ پر اپنی ماہانہ کارگزاری درج کرتے ہیں جسے قائدین جب چاہے دیکھ سکتے ہیں۔ کارگزاری کے درج ہوتے ہی اس کی ای میل متعلقہ قائد کو چلی جاتی ہے۔ مجلس کے مالی معاملات بھی اسی ویب سائٹ پر طے ہو جاتے ہیں۔

مجلس انصاراللہ امریکہ کی تاریخ میں گزشتہ 20-25 سال کئی خصوصیات کے حامل ہیں۔ اس عرصے میں نہ صرف یہ کہ مجلس اپنے پاؤں پر کھڑی ہوئی اور اپنی ضروریات خود پوری کرنے لگ گئی بلکہ آہستہ آہستہ دوسرے ملکوں میں بسنے والے بھائیوں کی مدد کے قابل بھی ہو گئی۔ جماعت احمدیہ امریکہ کی شب و روز بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے جب امریکہ میں جماعت احمدیہ کے ہیڈکوارٹر میں واقع بیت الذکر میں تین منزلہ وِنگ کا اضافہ کیا گیا تو مجلس انصاراللہ نے اس کی ایک منزل کا خرچ پانچ لاکھ ڈالر ادا کیا اور اس میں اضافہ کئے گئے ایک ہال کا نام انصار ہال رکھا گیا جس کا افتتاح 16 / اکتوبر 2009ء کو عمل میں آیا۔ مجلس انصاراللہ امریکہ، ہیٹی کے ملک میں بیت الذکر اور مشن ہاؤس کی تعمیر کا خرچ چار لاکھ ڈالر بھی ادا کر رہی ہے۔

اجتماعات و مجلس شوریٰ: مجلس انصاراللہ یو ایس اے کا اجتماع 1982ء سے ہر سال باقاعدگی سے منعقد ہوتا ہے۔ پہلے اجتماع میں شرکاء کی تعداد 12 تھی۔ جب کہ 2011ء میں منعقد ہونے والے اجتماع میں یہ تعداد 450 سے زیادہ ہو گئی۔ مرکزی سطح پر منعقد ہونے والے اجتماعات کے علاوہ مقامی اور علاقائی سطح پر بھی اجتماع منعقد ہوتے ہیں۔

مجلس شوریٰ اجتماع کے ساتھ ہی منعقد ہوتی ہے جس میں ملک بھر میں پھیلی ہوئی مجالس کے نمائندے شامل ہوتے ہیں۔ مجلس کی پہلی شوریٰ 1993ء میں منعقد ہوئی تھی جو اس وقت سے لے کر اب تک باقاعدگی کے ساتھ ہر سال منعقد ہوتی ہے۔ 2000ء سے انصار لیڈرشپ کانفرنس کا آغاز کیا گیا۔ کانفرنس کا انعقاد انصار کے نئے سال کے آغاز میں جنوری میں کیا جاتا ہے۔ اس اجلاس میں قائدین، ناظمین اور زعماء آئندہ سال کے لیے منصوبہ بندی اور مقررہ مقاصد کے حصول کے لئے وسائل کا تعین کرتے ہیں۔ قائدین زعماء کو اپنے مقاصد اور سال بھر کے لئے اپنے پروگرام سے متعارف کراتے ہیں۔ ہر شعبے کے گول متعین کئے جاتے ہیں اور ان کے حصول کے لئے مناسب پروگرام بنائے جاتے ہیں۔

شعبہ تربیت: مجلس کے تربیتی پروگراموں میں جن امور پر خاص توجہ دی جاتی ہے ان میں مراکز نماز کا قیام ہے۔ باجماعت نماز کی ادائیگی پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ اسی طرح باقاعدگی کے ساتھ تلاوت قرآن کریم، اپنے اہل و عیال کے لئے نمونہ بننے، خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرنے پر زور دیا جاتا ہے۔ MTA ہر احمدی کے لئے تعلیم و تربیت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ جو دوست ڈش یا کوئی اور آلہ ایم ٹی اے دیکھنے لئے حاصل نہیں کر سکتے، مجلس ان کے حصول میں ان کی مدد کرتی ہے۔

شعبہ اصلاح وارشاد: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس کو یہ ہدایت فرمائی تھی کہ دعوت الی اللہ کے لئے چھوٹے شہروں پر توجہ دی جائے۔ چنانچہ 2009ء سے اب تک آٹھ صد دیہات کا دورہ کیا جا چکا ہے۔ یہاں اراکین

مجلس عام لوگوں سے ملنے کے علاوہ حکام سے بھی رابطہ کرتے ہیں اور جماعتی لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔

شعبہ تعلیم: اس شعبہ کے تحت قرآن کریم کی درست تلفظ کے ساتھ تلاوت اور کتب سیدنا حضرت مسیح موعود کے مطالعہ پر زور دیا جاتا ہے۔شعبہ تعلیم کے تحت ہر سال دو امتحانات ہوتے ہیں۔ 1997ء میں منعقد ہونے والے امتحان میں صرف 31 انصار شامل ہوئے جو کل تجنید کا 2 فیصد تھے۔جبکہ 2012ء میں منعقد ہونے والے امتحان میں 810 انصار شامل ہوئے جو کل تجنید کا 33 فیصد ہے۔

شعبہ اشاعت: انصار سے باقاعدہ رابطہ قائم رکھنے کے لئے، ان کی تعلیم اور تربیت کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اور انہیں انصار کے پروگراموں سے آگاہ رکھنے کے لئے 1992ء میں سہ ماہی رسالہ ''النحل'' شائع ہونا شروع ہوا۔2004ء سے ہر سال اس رسالے کے آخری شمارے میں سال بھر کی کارروائیوں کا جائزہ شائع کیا جاتا ہے۔اس کے شروع ہونے سے اب تک اس کے کئی خاص نمبر بھی شائع ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر سلام نمبر 320 صفحات پر مشتمل تھا۔کسوف وخسوف'' (بیوت الذکر)'' حضرت مفتی محمد صادق، وصیت، اسلامی اصول کی فلاسفی اور خلافت پر خاص شمارے شائع کئے گئے۔ یہ رسالہ بلا قیمت ہر ناصر کو بذریعہ میل بھیجا جاتا ہے تا کہ کوئی ناصر بھی اس سے فائدہ اٹھانے سے محروم نہ رہے۔

انصار کو مجلس اور مجالس کی خبریں پہنچانے کے لئے سے ماہانہ خبر نامہ شروع کیا گیا جو ہر ماہ ہر ناصر کو بلا قیمت بذریعہ بھیجا جاتا ہے۔اس خبر نامے میں مقامی مجالس کی خبروں کے علاوہ صدر مجلس، قائدین اور ناظمین کی طرف سے پیغام اور ان بھی شائع کئے جاتے ہیں۔پچھلے پچیس سال میں انصار کی تعلیمی اور تربیتی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے مجلس انصاراللہ نے کئی کتب بھی شائع کیں۔جن کے نام یہ ہیں۔

1 Muhammad in the Bible

2 Letter to a Dear One (ترجمہ کتاب ایک عزیز کے نام خط از حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خانصاب)

3 Razzaq and Farida (ڈاکٹر یوسف لطیف نے یہ کتاب بچوں کے لئے لکھی)

4 Synopsis of Religious Preaching (مولانا عطاء اللہ کلیم)

5 Approaching the West (مبشر احمد ایم اے ایل ایل بی)

6 Words of Wisdom (احادیث کا مجموعہ)

7 Inspiring Events in the Field of Tabligh (امام عطاء المجیب راشد)

8 Why (-) is my choice (نومبائعین کے قبول احمدیت کے واقعات)

9 Forty Gems of Beauty (ترجمہ چالیس جواہر پارے)

10 Hemoepathic Remedies

11 Points to Ponder (رفقاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ واقعات)



اراکین عاملہ مجلس انصار اللہ بھارت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ہمراہ جنوری 2006ء قادیان میں



حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

ناظر اعلیٰ قادیان سالانہ اجتماع انصار اللہ 2001ء کے موقع پر لوائے انصار لہراتے ہوئے



اراکین نیشنل عاملہ مجلس انصار اللہ یو کے 2014ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ہمراہ



اراکین عاملہ مجلس انصار اللہ آسٹریلیا 2013ء حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے ہمراہ



بھارت، پاکستان اور نائیجیریا کے صدران مجلس انصار اللہ، چند دیگر عہدیداران جلسہ سالانہ بھارت 2014ء کے موقع پر



سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ آئیوری کوسٹ کا ایک منظر



اراکین مجلس انصار اللہ بورکینا فاسو سالانہ اجتماع کے موقع پر مارچ پاسٹ کرتے ہوئے



مجلس انصار اللہ کے 75 سال کے موقع پر تیار کردہ بعض سوونیئرز

12 The Disciple (رفیق حاجی محمد دین تہالوی کی کہانی)

کتب کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں تعلیمی، تربیتی اور دعوتی پمفلٹ وغیرہ بھی انگریزی، ہسپانوی اور عربی زبانوں میں شائع کیے گئے۔

13 Salat poster (نماز تصویروں کے ساتھ)

14 Wonderful prayers from the Holy Quran (قرآنی دعائیں جیبی سائز)

15 Ten Conditions of Baiat (شرائط بیعت جیبی سائز)

16 Prayers for Khilafat Centenary (جوبلی دعائیں)

17 Qaseeda 1

18 Qaseeda 2

19 Celebrating Nigeria

20 Celebrating Pakistan

21 Jesus, son of Mary

22 Peace in Spanish

23 Tomb of Jesus in Spanish

شعبہ خدمت خلق: مجلس انصاراللہ ہومیو پیتھک ادویات پر مشتمل بکس مجالس کو فراہم کرتی ہے۔ اس پروگرام کا آغاز 2002ء میں ہوا تھا۔ سال 2009ء میں 2200 مریضوں کا ہومیو پیتھک علاج کیا گیا ہے۔ 2014 سے مجلس نے باقاعدہ نادار مریضوں کی مدد کے ایک مرکزی نظام قائم کیا جس کے تحت ادویہ اور طبی مشورے کی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ قائد صحت کا ملک بھر کے احمدی ماہرین امراض سے رابطہ ہے جو حسب ضرورت مریضوں کی مدد کرتے ہیں۔

طاہر سکالرشپ پروگرام 2005ء میں شروع کیا گیا تھا جس کے ذریعے ان انصار بھائیوں کو اعانت کی جاتی ہے جنہیں معاشی مضبوطی کے حصول کی خاطر مزید تعلیم یا ٹریننگ کی ضرورت ہو۔ اس پروگرام کے آغاز سے لے کر اب تک ستر ہزار ڈالر کے وظائف فراہم کیے جا چکے ہیں۔ اسی طرح مجلس بہت سے ایسے منصوبوں میں مالی معاونت کرتی ہے جن کا مقصد مستحق افراد کو خوراک اور لباس وغیرہ فراہم کرنا ہوتا ہے۔ اسی طرح مجلس اپنے ضرورت مند اراکین کی بھی مالی مدد کرتی ہے۔

جماعتی طور پر بہت سی مالی قربانیوں میں بھی انصار کا حصہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑا نمایاں ہے۔ اس کی ایک اہم مثال طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ کے لئے کی جانے والی مالی قربانی ہے۔ مجلس انصاراللہ امریکہ کو خدا تعالیٰ نے افریقہ میں پانی کے کنوئیں لگوانے اور ان کی بحالی کروانے میں مدد کی توفیق بخشی۔ مجلس نے افریقہ کے ملک برکینا فاسو میں تین سو ستر بائیسکل تقسیم کیے۔ افریقہ کے ملک سیرالیون میں ماتلی گاؤں قائم کرنے میں امداد دی۔

مجلس انصاراللہ کینیڈا کے گزشتہ 25 سالوں پر ایک نظر

مکرم سید طارق احمد صاحب۔ کینیڈا

کینیڈا رقبے کے لحاظ سے دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے۔ اس کی کل آبادی ساڑھے تین کروڑ کے قریب ہے جو زیادہ تر جنوب میں ہے۔ شمال میں آبادی بہت کم ہے۔ رقبے کے لحاظ سے کیوبک صوبہ سب سے بڑا ہے جب کہ آبادی کے لحاظ سے صوبہ اونٹاریو سب سے بڑا ہے۔ اونٹاریو میں گریٹر ٹورانٹو کا علاقہ ہے جس میں ٹورانٹو، میپل، وان، مسی ساگا اور بریمپٹن شہر شامل ہیں جو ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔ پیس ولیج جس میں جماعت کے مرکزی دفاتر اور جامعہ احمدیہ کینیڈا واقع ہے میپل میں ہے۔ جماعت کی تعداد بھی ان علاقوں میں زیادہ ہے۔ مغرب میں برٹش کولمبیا کا علاقہ ہے جس میں وینکوور شہر آباد ہے۔ یہاں انصار کی تعداد کم ہے۔ مشرق میں نووا سکوشیا، نیو برونز ویک، پرنس ایڈورڈ آئی لینڈ اور نیو فونڈ لینڈ ہیں جن میں کم تعداد میں انصار آباد ہیں۔ نووا سکوشیا میں سڈنی شہر آباد ہے۔ یہاں پر ہمارے کئی احمدی ڈاکٹرز خدمات بجا لا رہے ہیں۔ صوبہ البرٹا میں کیلگری شہر آباد ہے جس میں بیت النور ہے جو شمالی امریکہ کی سب سے بڑی بیت الذکر ہے۔ گریٹر ٹورانٹو کے بعد یہاں جماعت کی اور انصار کی تعداد زیادہ ہے۔ صوبہ کیوبک میں مانٹریال شہر آباد ہے جس میں جماعت کی اور انصار کی تعداد زیادہ ہے اسی صوبے میں آٹوا شہر ہے اس میں بھی جماعت اور انصار کی تعداد زیادہ ہے۔

ابتدائی دور: 1976ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے کینیڈا کا دورہ فرمایا۔ واپسی پر آپ نے بطور مربی کینیڈا مولانا سید منصور احمد بشیر صاحب کا تقرر فرمایا۔ آپ 1977ء میں کینیڈا پہنچے۔ 1980ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے دوبارہ کینیڈا کا دورہ فرمایا۔ اس وقت تک کینیڈا میں مجلس انصاراللہ کی تنظیم موجود نہیں تھی۔ 1980ء میں مکرم شریف احمد صاحب آف منصوری کا تقرر برائے زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ ہوا۔ ان کے بعد محترم یوسف خان صاحب زعیم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ 1981ء میں مرکز نے مکرم میجر شمیم احمد صاحب کو ناظم اعلیٰ کینیڈا مقرر کیا۔ 1983ء میں محترم یوسف خان صاحب ناظم اعلیٰ کینیڈا مقرر ہوئے۔ 1989ء میں مکرم منیر الدین عبیداللہ صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصاراللہ کینیڈا منتخب ہوئے۔ 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ارشاد پر بیرون پاکستان بھی صدارت کا نظام شروع ہو گیا۔ پہلے صدر محترم منیر الدین عبیداللہ صاحب مقرر ہوئے۔ آپ کی صدارت کا دور 1989ء تا 1992ء رہا۔ اس وقت انصاراللہ کی تجنید تقریباً ایک ہزار تھی۔ مجلس انصاراللہ کا بجٹ تیس ہزار ڈالر تھا۔ اس دور میں مجلس انصاراللہ کے تحت مختلف تعلیمی اور تربیتی پروگرام بنائے جاتے تھے۔ اسی طرح کھیلوں کے پروگرام بھی ہوتے تھے۔ انصاراللہ کے دوسرے صدر محترم سید محمد احمد شاہ صاحب تھے۔ آپ کی صدارت

1993ء تا 2000ء رہی۔ اس دور میں مجلس انصاراللہ کا پہلا بجٹ پینتیس ہزار مقرر کیا گیا جس میں سے پچاسی فی صد وصولی ہوئی۔ محترم ملک کلیم احمد صاحب مجلس انصاراللہ کینیڈا کے تیسرے صدر منتخب ہوئے۔ آپ کی صدارت کا دور 2001ء تا 2007ء رہا۔ محترم شفقت محمود صاحب چوتھے صدر منتخب ہوئے۔ آپ کی صدارت 2008ء تا 2013ء رہی۔ 2014ء میں محترم شاہد منصور صاحب مجلس انصاراللہ کے پانچویں صدر کے طور پر منتخب ہوئے ہیں۔ جو تا حال خدمات بجالا رہے ہیں۔

کینیڈا میں مجلس انصاراللہ کی تاریخ کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس نے مسلسل ترقی کی ہے۔ انصار کی تعداد ایک ہزار سے بڑھ کر اب چار ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ اسی طرح مجلس انصاراللہ کا بجٹ تیس ہزار ڈالر سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال پانچ لاکھ پینتالیس ہزار ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔ چندہ مجلس چار لاکھ اکسٹھ ہزار ڈالر سے زائد، چندہ سالانہ اجتماع ستر ہزار ڈالر اور چندہ اشاعت تیرہ ہزار ڈالر وصول ہوا۔ 2001ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ نے پیس ویلج میں ایک گھر خرید لیا جسے مجلس انصاراللہ کے دفتر کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

مجلس انصاراللہ کا سالانہ اجتماع پہلے پیس ویلج میں ہوتا تھا۔ 2012ء میں پہلی مرتبہ سالانہ اجتماع کا انعقاد پیس ویلج سے باہر جماعت کی زمین حدیقہ احمد میں ہوا جو بریڈفورڈ میں ہے جو پیس ویلج سے چالیس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 2004ء میں مجلس انصاراللہ کے دفتر کا دورہ فرمایا۔

2013ء میں مجلس انصاراللہ کینیڈا نے بہترین مجلس کے لئے علم انعامی دینے کا سلسلہ شروع کیا۔ اس سلسلے میں مجلس ایڈمنٹن نے حضور انور کے دست مبارک سے جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا کے موقع پر پہلا علم انعامی وصول کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔

2013ء میں جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا کے موقع پر محترم جاوید اقبال بٹ صاحب مرحوم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ٹورانٹو مجلس کے لئے بہترین ریجن کا ایوارڈ وصول کر چکے ہیں۔

مجلس انصاراللہ کینیڈا کو بیت النور کیلگری کی تعمیر کے لئے دو لاکھ پچاس ہزار ڈالر کا عطیہ دینے کی توفیق عطاء ہوئی۔ اسی طرح طاہر ہال جس میں جماعت کے مرکزی دفاتر، جامعہ احمدیہ، اور ایک جم ہے، کے لئے بھی عطیہ دینے کی توفیق حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ 2008ء میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر مجلس انصاراللہ کینیڈا کو حضور انور کی خدمت میں ایک لاکھ ڈالر کا عطیہ پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

2013ء میں خلافت خامسہ کے دس سال پورے ہونے پر مجلس انصاراللہ صف دوم نے دس ہزار کلومیٹر سائیکل سفر کا اہتمام کیا۔ جبکہ کل سفر بیس ہزار کلومیٹر سے زائد کیا گیا۔

مجلس انصاراللہ کینیڈا نے ہر سال افریقہ میں دو کنویں کھدوانے کا وعدہ کیا ہے۔ اب تک دو کنویں کھدوائے جا چکے ہیں۔ اسی طرح جماعت نے نائیجر میں ایک ماڈل ویلج قائم کیا ہے جس میں افرادی قوت مجلس انصاراللہ کینیڈا کے شعبہ ایثار نے مہیا کی۔ 2014ء میں مجلس انصاراللہ کینیڈا نے حضور انور کی اجازت سے اپنی بچت میں سے پیس ویلج میں ایک اور گھر

خرید لیا ہے۔ اس کا اوپر والا حصہ کرائے پر دینے اور بیسمنٹ کو گیسٹ ہاؤس کے طور پر استعمال کرنے کا پروگرام ہے۔ کینیڈا ریوینیو ایجنسی میں مجلس انصاراللہ کو ایک تنظیم کے طور پر رجسٹرڈ کرانے پر کام ہو رہا ہے۔

موجودہ پروگرامز: مجلس انصاراللہ کینیڈا کے تحت مختلف تربیتی، تعلیمی اور دعوت الی اللہ کے پروگرامز جاری ہیں اور ان میں مزید بہتری لائی جا رہی ہے۔ قرآن کریم، احادیث، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ سے نصاب مقرر کر کے سہ ماہی تعلیمی امتحانات لینے کا سلسلہ جاری ہے۔ اس سلسلے میں کافی کوشش کی گئی ہے کہ زیادہ سے زیادہ انصار امتحان میں شریک ہوں۔ اس سال امتحانات میں شامل ہونے والے انصار کی تعداد 26% رہی۔ تربیتی امور میں خاص طور پر نماز باجماعت کو اہمیت دی جا رہی ہے۔ ایک خصوصی مہم کے ذریعے ہر اتوار کو پورے کینیڈا میں نماز فجر کی حاضری نوٹ کی جاتی ہے۔ اسی طرح ایک خصوصی پروگرام صحبت صالحین کے نام سے شروع کیا گیا ہے جس میں ایک محدود تعداد میں انصار کو جمع کیا جاتا ہے۔ اس میں پہلے انصار اپنا تعارف کرواتے ہیں۔ اس کے بعد بعض انصار اپنے ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہیں۔ یہ پروگرام کافی پسند کیا گیا ہے۔

دعوت الی اللہ کی مساعی نہ صرف کینیڈا میں ''بلکہ بلیز'' اور ''گوئٹے مالا'' میں بھی کی جا رہی ہیں۔ بلیز اور گوئٹے مالا میں انصار وقف عارضی کے ذریعے دعوت الی اللہ میں حصہ لے رہے ہیں۔ کینیڈا میں مجلس انصاراللہ کے تحت انفرادی ملاقاتوں کے ذریعے دعوت الی اللہ کا کام ہو رہا ہے۔

قائدین اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان

- مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی۔ 1962ء تا 1972ء
- مکرم مولانا غلام باری سیف صاحب۔ 1973ء تا 1976ء
- مکرم سید عبدالحئی شاہ صاحب۔ 1977ء تا 1979ء
- مکرم ڈاکٹر ناصر احمد پرویز پروازی صاحب۔ 1980ء
- مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب۔ 1981ء
- مکرم مولوی محمد بشیر شاد صاحب۔ 1982ء
- مکرم ڈاکٹر لطیف احمد قریشی صاحب۔ 1983ء تا 1985ء
- مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب۔ 1986ء تا 1997ء
- مکرم ملک منور احمد جاوید صاحب۔ 1998ء تا 2008ء
- مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب۔ جنوری 2009ء تا اپریل 2010ء
- مکرم صاحبزادہ مرزا فضل احمد صاحب۔ اپریل 2010ء تا دسمبر 2013ء
- مکرم حنیف احمد محمود صاحب۔ جنوری 2014ء تا حال

مجلس انصاراللہ غانا کے گزشتہ 25 سالوں پر ایک نظر

مکرم سعید نورالدین صاحب غانا

جماعت احمدیہ غانا کی مختصر تاریخ: غانا مغربی افریقہ کا ایک ملک ہے اس کی آبادی تقریباً 25 ملین (اڑھائی کروڑ) ہے۔ اس کا پہلا نام گولڈ کوسٹ تھا۔ اس نے 1957ء میں برطانیہ سے آزادی حاصل کی اور 1960ء میں ایک جمہوری ملک بنا۔ غانا کے دارالحکومت کا نام اکرا ہے۔ یہ مختلف تہذیبوں اور ثقافتوں کا ملک ہے جس میں بیس سے زائد زبانیں بولی جاتی ہیں۔ غانا کے جنوب میں بحراوقیانوس (گنی کا ساحل) مشرق میں جمہوریہ ٹوگو، مغرب میں آئیوری کوسٹ اور شمال میں بورکینافاسو ہے۔

غانا ایک کثیرالمذاہب معاشرہ ہے۔ بڑے مذاہب میں عیسائیت اور اسلام بھی شامل ہیں۔ اگرچہ عیسائی اکثریت میں ہیں تاہم مسلمان بھی خاصی تعداد میں ہیں۔ غانا میں تمام مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ باہم رواداری سے رہتے ہیں۔ مذہبی اختلافات جو دنیا کے مختلف حصوں شمالی نائیجیریا، کینیا، برما اور پاکستان وغیرہ میں پائے جاتے ہیں ان کا غانا میں نام ونشان نہیں۔ آئینی اعتبار سے غانا ایک ایسا سیکولر ملک ہے جہاں کے تمام افراد کو بنیادی انسانی حقوق کے ساتھ ساتھ مذہبی آزادی بھی حاصل ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ مسلمانوں کی دونوں عیدیں، عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ پر غانا میں عام تعطیل ہوتی ہے۔

احمدیت کا آغاز غانا (گولڈکوسٹ) میں 1921ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خلافت کے دور میں الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ کے ہاتھوں ہوا۔ تاریخ میں یہ بات درج ہے کہ ایک چیف مہدی آپاہ (Mahdi Appah) جو ایکرافیل (Ekrawful) ضلع (Ekumfi) کا رہنے والا تھا نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک گوری رنگت والی شخصیت یا امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہے جو سفید لباس زیب تن کیے ہوئے ہیں۔ اس نے اپنا یہ خواب ایک دوست کو سنایا تو اس نے کہا کہ برطانیہ میں ایک تنظیم جماعت احمدیہ ہے۔ چنانچہ انہوں نے احمدیہ جماعت کو لندن میں تعاون کے لئے خط لکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے وسیلہ سے الحاج مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ کو گولڈ کوسٹ میں احمدیت کا پودا لگانے کے لئے بھیجا گیا۔

جماعت کا آغاز ایکرافیل سے ہوا جہاں سے جماعت بڑی تیزی کے ساتھ گولڈکوسٹ کے وسطی صوبہ میں پہنچی اور اس کے بعد ملک کے دوسرے علاقوں میں پہنچی۔ الحمدللہ۔ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؔ کے ہاتھ سے لگائے ہوئے اس پودے کی پرورش آپ کے بعد آنے والے امراء اور مربیان نے ایسی عمدہ کی ہے کہ آج غانا میں جماعت کی بہت عزت ہے اور اسے ہی دین حق کا علمبردار سمجھا جاتا ہے۔ سالٹ پانڈ جو کہ غانا کا وسطی علاقہ ہے ایک لمبے عرصہ تک جماعت کا مرکز رہا۔ 1970ء کے آخر میں اکرا کو مرکز بنا دیا گیا اور تا حال ایسا ہی ہے۔

حضرت الحاج مولانا عبدالرحیم نیرؔ صاحب جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کے پہلے امیر و مربی انچارج تھے۔آپ کے بعد الحاج مولانا فضل الرحمٰن حکیم صاحب، الحاج مولانا نذیر احمد علی صاحب، الحاج مولانا نذیر احمد مبشر صاحب، الحاج مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب اور مولانا بشارت احمد بشیر صاحب نے خدمت کی توفیق پائی۔ پہلے مقامی اور افریقی جو کہ امیر اور مشنری انچارج بنے وہ مولانا عبدالوہاب آدم صاحب تھے۔آپ 1975ء میں ان عہدوں پر مقرر ہوئے اور قریباً چالیس سال تک ان دونوں عہدوں پر خدمت کی توفیق پاتے رہے۔ یہاں تک کہ جون 2014ء میں آپ کا انتقال ہوگیا۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مولانا عبدالوہاب آدم صاحب کی وفات پر حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت الحاج مولوی نور محمد بن صالح کو جماعت احمدیہ کا امیر و مربی انچارج مقرر فرمایا۔

مجلس انصاراللہ غانا: غانا میں مجلس انصاراللہ کا قیام ایک باقاعدہ تنظیم کی حیثیت سے 1987ء میں ہوا جب امیر اور مربی انچارج مولانا عبدالوہاب آدم صاحب نے جماعت کے ایک بزرگ عبداللہ عماموصاحب(Abdullah Amamoo) کو مجلس انصاراللہ غانا کے ناظم اعلیٰ کے طور پر مقرر کیا۔

مجلس کو منظم کرنے کے لیے عماموصاحب نے کماسی (Kumasi)، جو کہ غانا کے علاقہ آشانٹی (Ashanti) میں ہے، میں سالانہ اجتماعات منعقد کرنے شروع کئے۔ کماسی چونکہ اس کے وسط میں ہے اس لیے مجلس کے اراکین کو یہاں اکٹھے ہونے میں آسانی تھی۔

اس کے بعد مکرم عبدالوہاب آدم صاحب نے الحاج عبدالرحمٰن اینن صاحب(Abdurrahman Enin) کو مجلس انصاراللہ غانا کا ناظم اعلیٰ مقرر کردیا۔ آپ کے دور میں علاقائی ناظمین کا تقرر ہوا تا کہ وہ غانا کے مختلف علاقوں میں مجلس کی سرگرمیوں کی نگرانی کرسکیں اور علاقائی اور مجلس کی سطح پر مختلف کاموں کا ریکارڈ رکھ سکیں۔

1989ء کا سال مجلس انصاراللہ غانا کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے چونکہ یہ وہ پہلا سال تھا جب غانا انصاراللہ کے صدر ملک کا انتخاب کیا گیا۔ اس میں ابراہیم بونسو صاحب(Ibrahim Bonsu) نے جو باقاعدہ مربی تھے سب سے زیادہ ووٹ حاصل کئے اور اس طرح آپ خلیفۃ المسیح کی منظوری سے انصاراللہ غانا کے پہلے منتخب صدر بن گئے۔ مجلس کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ کی مصروفیات بھی بہت تھیں۔ چنانچہ آپ نے سال 2000ء میں بطور صدر پہلی مدت ختم ہونے کے بعد معذرت کرلی تھی تا کہ آپ اپنا وقت دعوت الی اللہ کے لئے وقف کرسکیں۔

بعد ازاں الحاج ابو محمد صاحب(Abu Mohammed) صدر منتخب ہوئے۔ اس کے بعد الحاج ویماہ صاحب (Wemah) صدر منتخب ہوگئے۔ آپ نے سالانہ اجتماع صرف کماسی میں منعقد کرنے کی بجائے دیگر علاقائی مراکز میں بھی منعقد کرنے شروع کیے۔ اس اقدام کو سراہا گیا کیونکہ اس سے دوسرے علاقوں کو بھی سالانہ اجتماع کے انعقاد اور اس میں شرکت کا موقع ملا۔ اس کا ایک زائد فائدہ مقامی سیاحت کا فروغ بھی تھا۔ مجلس کے اراکین نے اس موقع سے فائدہ اٹھا کر ملک کے ان حصوں کو دیکھا جو وہ عام حالات میں نہ دیکھ پاتے۔ ان اجتماعات کے ذریعے احمدیت کا تعارف بھی ہوا۔ اجتماع کا

ایک اہم حصہ شہر کے مرکزی راستوں سے گزرنے والا مارچ بھی تھا۔شاملین کی کم تعداد کے باوجود اس مارچ کے ذریعے عوام الناس میں جماعتی لٹریچر تقسیم کیا جاتا تھا۔

2005ء میں الحاج ابو محمد صاحب مجلس کے دوبارہ صدر منتخب ہوئے اور 2011ء تک تین دفعہ بطور صدر انصار اللہ خدمت کی توفیق پائی۔آپ کی بہت سی کامیابیوں میں سے ایک یہ بھی تھی کہ آپ مجلس کے کاموں میں تمام اراکین کو شامل رکھتے تھے۔اس انتخاب سے پہلے مجلس انصار اللہ کو بڑی عمر کے آدمیوں کی ایک تنظیم کے طور پر دیکھا جاتا تھا۔خدام جن کی عمر 40 سال ہو جاتی تھی وہ مجلس خدام الاحمدیہ کا ہی حصہ بنے رہتے تھے۔بالفاظ دیگر صف دوم کے انصار مجلس کا فعال حصہ نہیں تھے۔یہ صورتحال الحاج ابو محمد صاحب کے دور صدارت میں تبدیل ہوئی۔الحاج ابو محمد صاحب کے بعد الحاج نورالدین سعید صاحب بطور صدر منتخب ہوئے۔

غانا کی علاقائی تقسیم مجالس اس طرح ہے کہ غانا میں بارہ علاقے ہیں۔صدر ہر علاقہ کے لئے ایک ناظم مقرر کرتا ہے اور ہر ناظم اپنی مقامی عاملہ بناتا ہے جو کہ اس کی معاونت کرتے ہیں۔اگرچہ مجلس انصار اللہ کا دستور اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ علاقائی ناظمین کا بھی انتخاب کیا جائے لیکن غانا میں یہ طریق کار تا حال رائج نہیں ہوا۔صدر ہی علاقائی ناظمین کو نامزد کرتا ہے۔یہ علاقائی ناظمین سال کے آغاز میں اپنے اپنے علاقہ کے لیے پروگرام بنا کر صدر مجلس کو پیش کرتے ہیں۔

مجلس انصار اللہ دعوت الی اللہ کے کاموں میں بھی پیش پیش ہے۔ملک کی جیلوں میں نظر بند قیدیوں کو اور دیگر طبقات کے لوگوں کو بھی دعوت الی اللہ کی جاتی ہے۔اس کام کے لیے غانا میں ریڈیو ایک بہت بنیادی ذریعہ ہے۔مجلس نشر و اشاعت کے لیے یہ بہت مفید ثابت ہو رہا ہے۔مجلس تعلیمی اور تربیتی سرگرمیوں میں بھی ہمہ تن مشغول ہے۔تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد بھی مجلس کی طرف سے کیا جاتا ہے۔اس طرح مجلس کے ممبران کی اخلاقی حالت کو بہتر بنانے کے لئے بھی پروگرام تشکیل دیئے گئے ہیں۔مجلس بعض ضرورتمند جماعتوں کو ان کی بیوت کی تعمیر میں بھی مدد دیتی ہے۔

غانا میں احمدی ہمیشہ سے ہی پاکستانی مربیان کے شکرگزار رہے ہیں۔ان ابتدائی مربیان اور ان کے ذریعے احمدیت قبول کرنے والے لوگوں کی قربانیاں خدا تعالیٰ نے قبول فرمائیں۔آج غانا میں جب لوگ دین حق کی خوبصورتی بیان کرتے ہیں تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی احمدیت کا ذکر ہی کرتے ہیں۔وہ تعلیم کا میدان ہو یا صحت کا شعبہ ہو یا دیگر بنیادی مسائل کا حل ہو ہر جگہ خدا تعالیٰ کے فضل سے احمدی نمایاں خدمات بجالا رہے ہیں۔

ہم اپنے پاکستانی بھائیوں کو سلام پیش کرتے ہیں اور ان کی ثابت قدمی کو سراہتے ہیں جس کا مظاہرہ وہ شدید تکالیف میں کر رہے ہیں۔ہم آپ کے لئے دعا کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دشمنوں کے ہر شر کے بالمقابل ثابت قدم اور مضبوط رکھے۔ہم آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ہم سب آپ کے ساتھ مجلس انصار اللہ کے 75 سال پورے ہونے کی خوشی منا رہے ہیں۔

مجلس انصاراللہ آئیوری کاسٹ کے گزشتہ 25 سالوں پر ایک نظر

مکرم سیسے سعیدو صاحب۔ آئیوری کاسٹ

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1990ء میں مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ کا پہلا الیکشن برائے صدر مجلس منعقد ہوا۔ جس میں دو نام پیش ہوئے، مکرم عبدالکریم دامبیلے صاحب اور مکرم الحاج مصطفیٰ تیرو صاحب۔ ان میں سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکرم عبدالکریم دامبیلے صاحب کی بطور پہلے صدر مجلس انصاراللہ منظوری مرحمت فرمائی۔ اس وقت آئیوری کوسٹ میں انصار کی تجنید اندازاً ایک سو تھی۔

اس کے بعد آہستہ آہستہ کام ہوتا رہا، 2004ء میں اس وقت تیزی آئی جب احباب جماعت کے کانوں میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افریقہ آمد کی خبر پہنچی کہ ہمیں برکینا فاسو میں شرف دیدار و ملاقات کا موقع دیا جائیگا۔ اس موقع پر مجلس انصاراللہ کے ممبران نے محترم امیر صاحب عبدالرشید انور صاحب کی ہدایات کی روشنی میں ایک قافلہ برائے ملاقات تیار کیا۔ اسکے بعد مجلس انصاراللہ کے کاموں میں مزید بہتری آنے لگی، 2006ء میں پہلی بار باقاعدہ طور پر مجلس انصاراللہ کے ہمسایہ ممالک میں اجتماع کے موقع پر خاکسار اور مکرم والے جماندے صاحب نے شمولیت اختیار کی۔ اسکے بعد 2007ء میں مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ نے پہلا نیشنل اجتماع آبی جان کا انعقاد کیا۔ جس میں 120 انصار نے شمولیت اختیار کی۔ 2008ء میں انصار کی بڑی تعداد پیارے آقا کے دیدار کی غرض سے محترم امیر صاحب مکرم عبدالقیوم صاحب پاشا کی سربراہی میں غانا حاضر ہوئی۔

2009ء میں مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ کا شوریٰ میں الیکشن ہوا جس میں خاکسار سیسے سعیدہ کی بطور صدر مجلس منظوری ہوئی۔ 2009ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نیشنل اجتماع کے موقع پر آئیوری کوسٹ کے انصار کے لئے پیغام ارسال کیا۔

اب مجلس انصاراللہ، خدا کے فضل سے ہر سال ایک ریفریشر کورس کا اہتمام کرتی ہے جس میں تمام زعماء اور دیگر عہدیداران شامل ہوتے ہیں۔ اس وقت اللہ کے فضل سے آئیوری کوسٹ میں 257 مجالس ہیں، جن میں انصار کی تعداد 1237 ہے۔ 2015ء میں مجلس انصاراللہ آئیوری کوسٹ نے اپنا آٹھواں نیشنل اجتماع منعقد کیا جس میں 123 مجالس میں سے 356 انصار نے شمولیت کی۔

مجلس انصاراللہ UK کے گزشتہ 25 سالوں پر ایک نظر

مکرم ملک محمود احمد صاحب۔ یو کے

1971ء میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ ربوہ نے ضرورت محسوس کی کہ مجلس انصاراللہ کو برطانیہ میں بھی منظم کیا جائے چنانچہ مکرم بشیر احمد رفیق خان صاحب امام بیت الفضل لندن کو نائب صدر مجلس مقرر کیا گیا۔ کیونکہ اس وقت ہر ملک میں مربی انچارج بلا لحاظ عمر، تنظیم کے نائب صدر کے عہدہ پر فائز ہوتا تھا۔ 1979ء میں مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اور 1983ء میں مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب نے نائب صدر انصاراللہ کے طور پر کام کیا۔ 26 ستمبر 1971ء کو مکرم مولانا عبدالکریم صاحب شرما مربی سلسلہ کو زعیم اعلیٰ لندن مقرر کیا گیا اور مجلس عاملہ بھی تشکیل پائی۔

1972ء میں مکرم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ناظم اعلیٰ مجلس انصاراللہ برطانیہ مقرر ہوئے اور آپ کے دور میں لندن کے علاوہ برمنگھم، ساؤتھ ہال، ہڈرزفیلڈ اور جلنگھم میں بھی مجالس انصاراللہ کا قیام عمل میں آیا۔

1973ء میں مکرم داؤد احمد گلزار صاحب اور 1976ء میں مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ آپ کے دور میں 32 مقامات پر مجلس انصاراللہ کا قیام عمل میں آ گیا اور 1978ء میں پانچ ہزار پاؤنڈ کی رقم انصاراللہ کے گیسٹ ہاؤس کی تعمیر کے لئے ربوہ مرکز بھجوائی گئی۔

1981ء میں مکرم چوہدری انور احمد کاہلوں صاحب، 1983ء سے 1985ء مکرم چوہدری ہدایت اللہ بنگوی صاحب، مئی 1985ء میں مکرم خواجہ رشید الدین قمر صاحب اور اگست 1986ء سے نومبر 1989ء تک مکرم محمد اسلم جاوید صاحب ناظمین اعلیٰ رہے۔ جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے تنظیموں کو براہ راست اپنی زیر نگرانی کرنے کے بعد برطانیہ کے پہلے صدر مجلس انصاراللہ مقرر ہوئے۔

آپ کے بعد مکرم افتخار احمد ایاز صاحب صدر مقرر ہوئے۔ 7 مئی 1997ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مکرم ڈاکٹر سر افتخار احمد ایاز صاحب کو جب امیر مقرر فرمایا تو ان کی جگہ مکرم رفیق حیات صاحب صدر انصاراللہ مقرر ہوئے۔ 2001ء میں ان کے امیر بن جانے کے بعد مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس کا انتخاب ہوا۔ مکرم وسیم احمد صاحب کی تین ٹرم پوری ہونے پر 2008ء میں مکرم ولید احمد صاحب نے بطور صدر مجلس ذمہ داری سنبھالی۔ 2010ء میں مکرم وسیم احمد صاحب دوبارہ صدر منتخب ہوئے اور تاحال صدر ہیں۔

اجتماعات:

مجلس انصار اللہ لندن کا پہلا اجتماع: 10؍جولائی 1972ء کو محمود ہال میں لندن کی مجالس کا پہلا اجتماع منعقد ہوا۔اس اجتماع سے حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے خطاب فرمایا۔جبکہ لندن کی مجالس کا دوسرا اجتماع 5 و 6 مئی 1979ء کو بیت الفضل لندن میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں 90 انصار نے شرکت کی۔اس کے بعد تسلسل کے ساتھ اجتماعات کا سلسلہ جاری رہا۔ جوں جوں مجالس کی تعداد بڑھتی گئی اور لندن سے باہر مجالس کا قیام ہوتا گیا۔اجتماع کی نہ صرف حاضری بڑھی بلکہ انتظامات میں بھی بہتری آتی گئی۔

1981ء کے اجتماع میں مرکز سے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے شرکت فرمائی۔ان اجتماعات میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع اور صدر مجلس مرکزیہ کے پیغامات بھی گاہے بگاہے ملتے رہے جو انصار کے ایمان وایقان میں ترقی کا باعث بنے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1983ء کے اجتماع پر (جو 5,4؍جون کو منعقد ہوا) درج ذیل پیغام بھجوایا:

''......چالیس سال سے زائد عمر کے احمدیوں کی اس تنظیم کا نام ''انصاراللہ'' حضرت مصلح موعود نے تجویز فرمایا تھا۔ اور یہ آپ جانتے ہیں کہ اس نام کے ساتھ جانثاری اور فدائیت کی روایات وابستہ ہیں۔اللہ تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں فرماتے ہیں:......کہ جب خدا کے ایک بندے نے اپنی قوم سے انکار کا خطرہ محسوس کیا تو اپنے مخلص ساتھیوں کو یہ کہہ کر آواز دی کہ مَنۡ اَنۡصَارِیۡۤ اِلَی اللّٰہِ کہ کون ہے جو آج محض اللہ کی خاطر میرا مددگار بننے کو تیار ہے۔اس کے جواب میں مخلصین نے یہی نعرہ بلند کیا کہ'' نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰہِ ''اور یہ جواب ان کا خدا پر پختہ ایمان کی وجہ سے تھا۔اور پھر انہوں نے اپنے عمل سے گواہی دی کہ ''نَحۡنُ اَنۡصَارُاللّٰہِ''۔انہوں نے اپنی گردنِ اطاعت خدا کی رضا کی چھری کے نیچے رکھ دی......''

1984ء کا سال تاریخ انصار اللہ برطانیہ میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔جس میں خلیفۃ المسیح نے بنفس نفیس شرکت فرما کر انصار کو نصائح فرمائیں۔ چنانچہ 20-21؍اکتوبر 1984ء کے سالانہ اجتماع کے اختتامی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

''انصاراللہ کو میرا پہلا پیغام یہ ہے کہ نیکیوں میں ہمیشہ آگے بڑھنے کی کوشش کرو اور اس مطمح نظر کو ہمیشہ سامنے رکھو۔اپنے ہمسایوں کو بتاؤ کہ احمدیت کیا ہے؟ ہم نشاۃ ثانیہ کے دعویدار ہیں تو ہم نے اپنے عمل سے اسے ثابت بھی کرنا ہے اور اپنے دعویٰ کو مسلسل قربانیوں سے سچ ثابت کرنا ہے''

اس اجتماع کا اختتامی اجلاس مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی زیرصدارت ہوا۔

1985ء کے اجتماع میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب اور مولانا سلطان محمود انور صاحب نے شرکت

فرمائی۔ 2004ء میں مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر ضلع سرگودھا رکن خصوصی مجلس انصاراللہ نے شرکت فرمائی۔

پہلا یورپین اجتماع: مجالس ہائے انصاراللہ ہائے یورپ کا پہلا سالانہ اجتماع 12 و 13/نومبر 1988ء اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں جرمنی سے 10، ڈنمارک سے 6، ہالینڈ سے 2، فرانس، سپین، سویڈن اور ناروے سے ایک ایک ناصر نے شرکت کی۔ جبکہ برطانیہ کی 40 مجالس سے 353 انصار شامل ہوئے۔ اختتامی خطاب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا:

”......آخر میں مجھے یہ زور دے کر کہنا ہے کہ ایک آدمی کے لئے سال میں ایک بیعت کرانا کچھ مشکل کام نہیں ہے۔ آپ میں سے ہر ایک اس صلاحیت کا حامل ہے۔ اس کام کے لئے کوئی زیادہ علم کی ضرورت نہیں۔ صرف ایک چیز کی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ باخدا بن جائیں۔ خدا کی مخلوق سے آپ کا تعلق پیدا ہو نہیں سکتا اگر آپ کا تعلق خدا تعالیٰ سے نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا سائنٹفک فارمولا ہے جس کا کوئی رد نہیں۔ آپ خدا سے تعلق پیدا کرلیں۔ اُس کی مخلوق خود بخود آپ کی طرف کھنچی چلی آئے گی۔ اس میدان میں کوئی مکینیکل فارمولا کام نہیں آتا۔ صرف روحانی فارمولا چلتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب آپ اپنے اندر خدا کی محبت اور خدا سے تعلق پیدا کرلیں گے تو آپ میں خود بخود ایک تبدیلی پیدا ہو جائے گی اور دنیا آپ میں وہ کچھ دیکھے گی جو اُسے اَور کہیں نظر نہیں آتا......“ (روزنامہ الفضل ربوہ 14/مارچ 1989ء)

خلافت خامسہ کے مبارک دور میں پہلا اجتماع 2003ء میں ہوا۔ جس میں 72 مجالس سے 932 انصار نے شرکت کی یہ اجتماعات اس سے قبل اسلام آباد میں منعقد ہوتے تھے۔ اب بیت الفتوح میں منعقد ہوتے ہیں اور تعداد 3000 سے بڑھ گئی ہے۔ الحمدللہ

مجلس شوریٰ: ہر اجتماع کے موقع پر مجلس شوریٰ منعقد ہوتی رہی۔ جس میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کی فلاح و بہبود، انصار کے تعلیمی وتربیتی امور اور دعوت الی اللہ کے لئے اسکیمیں بنتی ہیں۔

کسر صلیب کانفرنس اور مرکزی نمائندہ: 1978ء میں لندن میں کسر صلیب کانفرنس کے موقع پر مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ مرکزیہ اپنے خرچ پر لندن تشریف لائے اور صدر مجلس کی ہدایت پر انگلستان کی بڑی مجالس کا دورہ کرکے اُن کی کارکردگی کا جائزہ لیا۔ اُن کی مساعی کے نتیجہ میں برطانیہ کی مجالس کا سالانہ بجٹ 675 پاؤنڈ تک پہنچ گیا۔ اس کے علاوہ مجلس انصاراللہ برطانیہ کا ایک ریزرو فنڈ بھی قائم کیا گیا اور اسی فنڈ سے آئندہ ہر سال ایک سو پاؤنڈ مالیت کے پانچ انعامات جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر دیئے جانے کا پروگرام بھی بنا۔ ان میں سے ایک انعام رننگ ٹرافی کے ساتھ مثالی مجلس کو دیا جاتا تھا۔

بیوت الذکر کی تعمیر: حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مجلس انصاراللہ برطانیہ کو پہلی بار ایک بیت الذکر کی

تعمیر کی ذمہ داری عطا فرمائی اور پانچ لاکھ پاؤنڈ اکٹھے کرنے کا ٹارگٹ دیا۔ یہ ہارٹلے پُول کی بیت الذکر تھی جس کے لئے فنڈز اکٹھے کئے جارہے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے کُل چھ لاکھ چوراسی ہزار پاؤنڈ اکٹھے کئے گئے۔ الحمدللہ۔ 11 رنومبر 2005ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اس بیت الذکر کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

کلاسز تعلیم القرآن: 2004ء میں مجلس انصاراللہ برطانیہ کے تحت شعبہ تعلیم القرآن کا اجراء کیا گیا۔ اس شعبہ کے تحت قرآن کریم کی محبت دلوں میں پیدا کرنے، روزانہ اس کی تلاوت کرنے اور اس پر عمل کرنے سے متعلق خاص کام کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے 24 ستمبر کے خطبہ جمعہ کے حوالہ سے انصار نے قرآن کریم کا ترجمہ سکھانے کی کلاسوں کے انعقاد کی ذمہ داری قبول کرلی اور اکتوبر میں پہلی کلاس جاری کردی۔ اسی سال کے دوران یہ کلاسیں 21 مقامات پر منعقد ہونے لگیں جن میں شرکاء کی تعداد چارصد سے متجاوز تھی۔ یہ کلاسیں حسب ضرورت روزانہ یا ہفتہ وار بنیادوں پر منعقد ہونے لگیں۔

اشاعت: اپریل 2004ء سے مجلس انصاراللہ برطانیہ کا دوماہی تربیتی و تعلیمی رسالہ **''انصارالدین''** شائع ہونا شروع ہوگیا۔ اس کے مدیر اعلیٰ مکرم ڈاکٹر شمیم احمد صاحب اور مدیر (اردو) کے طور پر خاکسار محمود احمد ملک کو خدمت کی سعادت ملی۔ یہ دوماہی رسالہ باقاعدگی سے تمام انصار کے گھر بذریعہ ڈاک بھجوایا جاتا رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے بارہا اس رسالہ کو ملاحظہ فرماکر اس کے بارہ میں اظہارِ خوشنودی فرمایا۔

اس کے علاوہ تعلیم و تربیت کے لئے انگلش اور اُردو میں کتب کی اشاعت کا سلسلہ جاری رہا جیسے 2008ء میں انگریزی زبان میں لفظی ترجمہ کے سلسلہ میں پہلے پارہ کی اشاعت ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2003ء میں سبیل الرشاد کا انگریزی میں ترجمہ کرنے کی بھی ہدایت فرمائی۔

مجلس انصاراللہ برطانیہ کو بیت الفضل کے سامنے ایک مکان خریدنے کی توفیق بھی ملی جس کی ضروری Renuation کے بعد گراؤنڈ فلور کو دفتر انصاراللہ اور بالائی منزل کو مہمان خانہ (Guest House) کے طور پر استعمال کیا جارہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس مہمان خانہ کو **''سرائے انصار''** کا نام عطا فرمایا ہے۔ 21رجولائی 2007ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس انصاراللہ برطانیہ کے گیسٹ ہاؤس **''سرائے انصار''** میں تشریف لاکر اس کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

خدمت خلق: کئی سالوں سے شعبہ ایثار نے خدمت خلق کے امور میں بہت سرگرمی سے کام کیا ہے۔ امسال بھی یہ سلسلہ جاری رہا اور بیماروں کی تیمارداری، عید کے موقع پر غرباء کے لئے یکصد سے زائد تحائف کے پیکٹس اور مفلس اور بے گھر افراد کو کھانا کھلانے کے سلسلہ میں بھرپور کام کی توفیق پائی۔ صرف ایک سال یعنی 2008ء میں 1636 گھرانوں کو خوراک

مہیا کی گئی۔

میراتھن واک اور وقار عمل: انصار میں خود اعتمادی اور خدمت خلق کا جذبہ پیدا کرنے کے لئے میراتھن واک اور وقار عمل کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ چیریٹی واک کے ذریعہ لاکھوں پاؤنڈز کی خطیر رقم جو خیراتی اداروں میں تقسیم ہوتی رہی ان واکز میں ممبرز آف پارلیمنٹ، لارڈ میئر بھی شرکت کرتے ہیں۔

دعوت الی اللہ: قیادت دعوت الی اللہ کے تحت بک اسٹالز اور سوال و جواب کی مجالس منعقد ہوتی رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی لندن ہجرت کے بعد سوال و جواب کی مجالس کو ایک نیا رنگ ملا۔ انصار اپنے عزیز و اقارب اور دیگر دوست احباب کو کثرت سے ان مجالس میں لاتے رہے۔ ویڈیو کے ذریعہ بھی دعوت الی اللہ ہوئی اور DVD's تیار کرنے کا بھی اہم کام مجلس انصار اللہ نے کیا۔ بعض اہم مواقع جیسے 2012ء میں اولمپک گیمز پر مجلس انصار اللہ نے خصوصی طور پر پمفلٹس تقسیم کئے۔ اسٹالز لگائے اور کتب تقسیم ہوئیں۔

صد سالہ جشن تشکر اور خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے پروگرام: حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے دور میں صد سالہ جشن تشکر اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے دور میں خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے ہر دو تاریخی مواقع پر بھرپور پروگرام بنائے گئے۔ مؤرخہ 20/اپریل 2008ء کو بیت الفتوح میں ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں از راہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرکت فرمائی۔ اس اجلاس میں 2750 انصار نے شرکت فرمائی۔

نیز جماعت احمدیہ برطانیہ کی صد سالہ تقریبات پر مجلس انصار اللہ نے افریقی ممالک میں 26 کنوئیں، چیریٹی واکس میں 90 ہزار پاؤنڈ، ہیومنٹی فرسٹ کو بورکینا فاسو میں آنکھوں کے آپریشن کے لئے نیز ہزاروں پاؤنڈ خیراتی اداروں کو بھی دیئے۔ انصار کو دینی کاموں میں مصروف رکھنے کے لئے مختلف پروگرامز ترتیب پاتے رہتے ہیں۔ جن میں کھیلوں کے مقابلہ جات، بیڈمنٹن کے ٹورنامنٹس منعقد ہوتے ہیں۔ نیز عہدیداران کے ریفریشر کورسز بھی منعقد ہوئے۔ جن میں عہدیداران کو کام کے سلیقے بھی سکھلائے جاتے رہے۔

انصار ہمی ہیں

مکرم نجیب احمد فہیم صاحب، منڈی بہاؤالدین

اس دور کے عیسیٰ کے مدد گار ہمی ہیں
انصار ہیں، انصار ہیں، انصار ہمی ہیں

اُس مرد قلندر نے کیا جب بھی اشارہ
لبیک کہا ہم نے لہو اپنا پکارا

جاں تجھ پہ فدا کرنے کو تیار ہمی ہیں
انصار ہیں، انصار ہیں، انصار ہمی ہیں

فہرست کمیٹیز مجلس انصاراللہ 2015ء

انتظامیہ کمیٹی	مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد، صدر۔ مکرم مرزا فضل احمد، نائب صدر۔ مکرم خواجہ مظفر احمد، سیکرٹری۔ مکرم خالد محمود الحسن بھٹی، ممبر۔ مکرم میجر شاہد احمد سعدی، ممبر
کارکردگی دفتر کمیٹی	مکرم محمد اسلم شاد منگلا، صدر۔ مکرم خواجہ مظفر احمد، سیکرٹری۔ مکرم مشہود احمد، ممبر۔ مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ، ممبر
محاسبہ کمیٹی	مکرم خالد محمود الحسن بھٹی، صدر۔ مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ، نائب صدر۔ مکرم خواجہ مظفر احمد، سیکرٹری کمیٹی ممبران: مکرم لطیف احمد جھمٹ۔ مکرم مشہود احمد۔
کمیٹی تعلیم ولائبریری	مکرم مظفر احمد درانی، کنوینیئر۔ ممبران: مکرم عبدالسمیع خان۔ مکرم خواجہ مظفر احمد۔ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر۔ مکرم محمد محمود طاہر۔
کمیٹی علم انعامی واسناد خوشنودی	مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد، صدر۔ مکرم خواجہ مظفر احمد، سیکرٹری۔ ممبران: مکرم خالد محمود الحسن بھٹی۔ مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف۔ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر۔ مکرم سید قمر سلیمان احمد۔ مکرم مظفر احمد درانی۔ مکرم عبدالسمیع خان۔ مکرم لطیف احمد جھمٹ۔ مکرم شبیر احمد ثاقب۔ مکرم حنیف احمد محمود۔ مکرم محمد محمود طاہر، مکرم مشہود احمد۔ مکرم لئیق احمد عابد۔ مکرم امین الرحمٰن۔
کمیٹی اشاعت وتاریخ	مکرم مرزا فضل احمد، صدر۔ مکرم حنیف احمد محمود، سیکرٹری۔ ممبران: مکرم خواجہ مظفر احمد۔ مکرم عبدالسمیع خان۔ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر۔ مکرم محمد محمود طاہر۔ مکرم محمود احمد اشرف ۔ مکرم حافظ عبدالمنان کوثر۔
سیکیورٹی کمیٹی	مکرم سید قاسم احمد شاہ، صدر۔ مکرم خواجہ مظفر احمد، سیکرٹری۔ مکرم میجر شاہد احمد سعدی، ممبر
کمیٹی اصلاح وارشاد	مکرم عبدالسمیع خان، کنوینئر۔ ممبران: مکرم محمد محمود طاہر۔ مکرم شبیر احمد ثاقب۔ مکرم مظفر احمد درانی۔
کمیٹی عملدرآمد فیصلہ جات مجلس مشاورت	مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد، صدر۔ مکرم محمد اسلم شاد منگلا، نائب صدر۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف، سیکرٹری نمبر 1۔ مکرم خواجہ مظفر احمد، سیکرٹری نمبر 2۔ مکرم عبدالسمیع خان۔ مکرم محمد محمود طاہر، ممبر۔ مکرم نصیر احمد چوہدری، ممبر۔ مکرم حنیف احمد محمود، ممبر
تربیتی دورہ کمیٹی	مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد، صدر۔ مکرم محمد اسلم شاد منگلا، نائب صدر۔ مکرم خواجہ مظفر احمد، سیکرٹری۔ ممبران: مکرم عبدالسمیع خان۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف۔ مکرم محمد محمود طاہر۔ مکرم شبیر احمد ثاقب۔ مکرم مظفر احمد درانی۔ مکرم لئیق احمد عابد۔
کمیٹی ایثار و دعوت الی اللہ شمالی علاقہ جات	مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد، صدر۔ مکرم سید قمر سلیمان احمد، سیکرٹری۔ ممبران: مکرم خواجہ مظفر احمد۔ مکرم میجر شاہد احمد سعدی۔ مکرم خالد محمود الحسن بھٹی۔ مکرم عبدالسمیع خان۔ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر۔
انچارج سمعی بصری	مکرم مرزا فضل احمد
انچارج کمپیوٹر سیکشن	مکرم ڈاکٹر سید غلام احمد فرخ
انچارج تاریخ ومیڈیسن بینک:	مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر
انچارج باغبانی، تزئین وآرائش:	مکرم امین الرحمٰن

تاریخ مجلس انصار اللہ نائیجیریا پر ایک طائرانہ نظر

(1973ء تا 2014ء)

مکرم الحاج مکیل بابائندے صاحب۔نائیجیریا

(ترجمہ وخلاصہ مکرم احمد مستنصر قمر صاحب)

مجلس انصار اللہ نائیجیریا کا باقاعدہ آغاز دسمبر 1973ء میں عمل میں آیا۔ اور اس کے پہلے سربراہ الحاج ابوبکر ادوگبے کوکوئی (ALHAJ ABUBAKAR ADOGBE KUKOYI) تھے۔ الحاج ابوبکر صاحب کی زیر صدارت نائیجیریا کے مختلف علاقوں میں مجالس کا قیام ہوا جن کے نگران ناظم علاقہ کہلاتے تھے۔ 1989ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ہر ملک میں ذیلی تنظیموں کے صدران کا تقرر کرنے کا ارشاد فرمایا تو مجلس انصار اللہ نائیجیریا نے اپنے سالانہ اجتماع کے موقع پر الحاج سابیتو آیندے بالوگن (ALHAJ SABITU AYINDE BALOGUN) کو پہلا صدر مجلس انصار اللہ نائیجیریا منتخب کیا۔ جنہوں نے 1998ء تک مجلس انصار اللہ نائیجیریا کی قیادت کی۔ اس وقت الحاجی مکیل باباتندے اودوکویا (ALHAJ MUKAIL BABATUNDE ODUKOYA) صدر مجلس انصار اللہ نائیجیریا ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام صدور مجلس کے دورِ صدارت میں مجلس انصار اللہ نائیجیریا نے دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی ہے۔ 1997ء میں مجلس انصار اللہ نائیجیریا نے اپنے دفاتر کے لئے نیشنل سیکرٹریٹ کمپلیکس تعمیر کیا۔ جس کو ''انصار اللہ ہاؤس'' کا نام دیا گیا۔ مجلس انصار اللہ نائیجیریا کے تحت تمام نائیجیریا میں دعوت الی اللہ کا کام نہایت کامیابی سے جاری ہے۔ شعبہ تعلیم کے تحت تمام دوسرے شعبہ جات کے تعارف پر مبنی دو کتب بھی شائع کی گئی ہیں۔ جن میں مجلس انصار اللہ نائیجیریا میں مختلف شعبوں میں خدمات بجالانے والوں کا تعارف بھی شائع ہوا ہے۔ اسی طرح خلافت جوبلی کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے حضرت مسیح موعود کی تین کتابوں، تجلیات الٰہیہ، برکات الدعا اور نشان آسمانی کا انگریزی ترجمہ کر کے شائع کیا گیا۔

شعبہ تربیت کے تحت ہر سال مختلف تربیتی اور علمی موضوعات پر سیمینارز منعقد کئے جاتے ہیں۔اسی طرح صحتِ عامہ کے بارے میں بھی لیکچرز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔جن میں بلڈ پریشر، شوگر اور کولیسٹرول کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔

شعبہ اشاعت مجلس انصاراللہ نائیجیریا کے تحت مختلف جماعتی کتب، رسائل، پمفلٹ وغیرہ شائع کئے گئے ہیں۔مجلس انصاراللہ نائیجیریا کے تحت ہر سال نیشنل اجتماع بھی منعقد کیا جاتا ہے۔اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 39 اجتماع ہو چکے ہیں جن میں احمدی اور غیر احمدی احباب نے کثرت سے شرکت کی۔نیشنل اجتماع کے دوران مجلس انصاراللہ نائیجیریا کی شوریٰ کا انعقاد کیا جاتا ہے۔جس میں مجلس انصاراللہ نائیجیریا کے بجٹ اور دیگر اہم معاملات پر بحث کی جاتی ہے۔اور تجاویز منظوری کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجی جاتی ہیں۔

اس وقت مجلس انصاراللہ نائیجیریا کے رجسٹرڈ ممبران کی تعداد 5000 کے قریب ہے۔مجلس انصاراللہ نائیجیریا کے تحت فضل عمر کمپریہنسو ہائی اسکول (FAZL E UMAR COMPREHENSIVE) کا قیام 2001ء میں عمل میں آیا۔اس وقت اسکول میں طلباء کی تعداد 180 ہے اور عملہ کی تعداد 31 ہے۔جن میں 20 اساتذہ اور 11 دیگر افراد شامل ہیں۔اب تک اس اسکول سے 304 طلباء اپنی تعلیم مکمل کر چکے ہیں۔

اسی طرح اسکول کے سینئر حصے سے 165 طلباء اپنی تعلیم مکمل کر چکے ہیں۔اس اسکول سے فارغ التحصیل طلباء نائیجیریا اور دنیا کے دوسرے ملکوں کے مختلف اداروں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور خدمات بجا لا رہے ہیں۔قرآن پروگرام کے تحت جس میں طلباء کو قرآن مجید صحیح طریق پر پڑھنا سکھایا جاتا ہے، اب تک 106 طلباء اپنی تعلیم مکمل کر چکے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسکول کے تعلیمی نتائج نہایت عمدہ ہیں۔اسکول کے طلباء کے لئے رہائش کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے عنقریب ہوسٹل کی ایک مستقل عمارت بھی تعمیر کی جارہی ہے۔اسی طرح جامعہ کے طلباء کے لئے ایک لائبریری کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔مجلس انصاراللہ نائیجیریا تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کو انعامات بھی دیتی ہے۔انعامات دینے کا پروگرام اب حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خواہش پر جلسہ سالانہ پر منعقد کیا جاتا ہے تاکہ بڑی تعداد میں لوگوں کو تعلیمی میدان میں محنت کرنے کی ترغیب دلائی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مجلس انصاراللہ نائیجیریا ہمیشہ ترقیات کی منازل طے کرتی چلی جائے۔آمین

مختصر تاریخ وکارکردگی مجلس انصاراللہ آسٹریلیا

مکرم محمد امجد خان صاحب۔ آسٹریلیا

مجلس انصاراللہ آسٹریلیا کا قیام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے مبارک دور میں جنوری 1985ء میں عمل میں آیا۔ ناظم اعلیٰ مکرم ضیاء الدین خان صاحب مقرر ہوئے۔ آپ کا عرصہ صدارت دو سال تھا۔

بعدازاں جنوری 1987ء میں جناب عزیز دین محمد خان صاحب ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ مجلس انصاراللہ آسٹریلیا کی مجلس عاملہ کو پہلی مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح سے ملاقات کا شرف جولائی 1989ء میں حاصل ہوا۔ مجلس انصاراللہ آسٹریلیا کو 1985ء تا 1989ء کے دوران آسٹریلیا کی پہلی بیت الھدیٰ کی تعمیر میں عملی اور مالی طور پر بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق حاصل ہوئی۔

جنوری 1990ء سے لیکر دسمبر 1995ء تک مکرم چوہدری خالد سیف اللہ خان صاحب نے بطور صدر مجلس خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے عرصۂ صدارت کے دوران جولائی 1991ء میں مولانا محمود احمد شاہد صاحب مرحوم امیر و مشنری انچارج آسٹریلیا تشریف لائے۔ آپ کے دور میں نیوساؤتھ ویلز کے بعد وکٹوریہ، کوئینز لینڈ اور ساؤتھ آسٹریلیا میں بھی مجالس انصاراللہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ علاوہ ازیں پہلا نیشنل اجتماع بھی منعقد ہوا۔

جنوری 1996ء میں مکرم محمد خلیل شیخ صاحب صدر مجلس بنے اور آپ کو اس عہدے پر دسمبر 1999ء تک کام کرنے کا موقع ملا۔ بعدازاں ملک حبیب اللہ نعیم صاحب نے جنوری 2000ء تا جون 2001ء بطور صدر مجلس انصاراللہ خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو 1998ء اور 1999ء بطور نائب صدر صف دوم اور 2008ء تا 2013ء بطور قائد عمومی فرائض سرانجام دینے کا بھی موقع ملا۔ آپ کے دور میں شعبہ دعوت الی اللہ میں گراں قدر کام ہوا۔

جولائی تا دسمبر 2001ء محمد اسلم ناصر صاحب صدر مجلس انصاراللہ آسٹریلیا رہے۔ جن کے بعد جنوری 2002ء تا دسمبر 2007ء مکرم ممتاز علی مقبول صاحب نے بحیثیت صدر بہترین خدمات سرانجام دیں۔

آپ کے دور میں انصاراللہ کی مجالس کے مابین مقابلہ حسن کارکردگی کا اجراء 2004ء میں کیا گیا۔ 2007ء میں علم انعامی کا اجراء ہوا۔ مجلس انصاراللہ کے پہلے مرکزی دفتر کا قیام 2006ء میں عمل میں لایا گیا۔ آپ ہی کے دور میں نیشنل مجلس عاملہ کے ریفریشر کورسز کی بنیاد ڈالی گئی اور مجلس نیوساؤتھ ویلز، کوئینز لینڈ اور مقامی مجالس کے اجتماعات کے انعقاد کی داغ

بیل بھی ڈالی گئی اور چندہ مجلس، اجتماع کی باقاعدہ شرح کی منظوری حضور انور سے حاصل کی گئی۔ اپریل 2006ء میں مجلس انصاراللہ آسٹریلیا کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ آسٹریلیا کے موقع پر ملاقات کا شرف بخشا۔ اس میٹنگ کے دوران حضور انور نے صدر مجلس اور قائدین کو قیمتی نصائح سے نوازا۔

جنوری 2008ء میں خاکسار صدر مجلس مقرر ہوا۔ اور دسمبر 2013ء تک عرصہ چھ سال خدمات سرانجام دینے کا موقع ملا۔ خاکسار کو مکرم ممتاز مقبول صاحب کے دور میں بطور قائد عمومی خدمت کا اعزاز حاصل ہے۔ اس دور میں زعامت علیاء کا قیام عمل میں لایا گیا۔ چھ نئی مجالس قائم ہوئیں۔ دستور کے مطابق انتخابات کے طریق کار کو لاگو کیا گیا۔ مجلس انصاراللہ نے سرائے حسن قادیان کے لئے 18000 ڈالرز اور مجوزہ مسرور گیسٹ ہاؤس سڈنی کے لئے مکرم و محترم محمود احمد صاحب مرحوم سابق امیر جماعت آسٹریلیا کی تحریک پر 50000 ڈالرز عطیہ پیش کرنے کی توفیق پائی۔ انصاراللہ ماہانہ میگزین "الزجاجہ" اور ویب سائٹ کا اجراء ہوا۔ ماہانہ کتب اور باقاعدہ سہ ماہی امتحانات کا انعقاد اور انعامات کا اجراء بھی کیا گیا۔ جامع تعلیمی نصاب ،تاریخ انصاراللہ، دینی معلومات بطرز سوال و جواب کی اشاعت کے علاوہ ذیلی تنظیموں کی سطح پر شاندار مقابلہ مقالہ نویسی کا اجراء بھی کیا گیا۔ اس عرصہ میں انصاراللہ کی تجنید 210 سے بڑھ کر 460 ہوگئی۔ بجٹ انصاراللہ 12000 ڈالرز سے بڑھ کر ایک لاکھ ڈالرز کے قریب ہوگیا۔ چندہ مجلس میں حصہ مجالس مقرر ہوا اور حصہ مرکز کی باقاعدہ ادائیگی پر عمل درآمد شروع ہوا۔ مجلس انصاراللہ آسٹریلیا کی سلور جوبلی کی تقریبات منعقد ہوئیں اور تمام مجالس کی ماہانہ رپورٹس 100% ہوگئیں۔ مجلس انصاراللہ آسٹریلیا کی نیشنل مجلس عاملہ کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دوسرے دورہ آسٹریلیا کے موقع پر 20 راکتوبر 2013ء کو تفصیلی ملاقات کا شرف بخشا۔

جنوری 2014ء میں مکرم فیروز علی شاہ صاحب صدر مجلس مقرر ہوئے اور تا حال اس عہدے پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کو جنوری 2010ء تا دسمبر 2013ء عرصہ چار سال بطور نائب صدر صف دوم ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہے۔ علاوہ ازیں آپ صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا بھی رہے ہیں۔ آپ کے دور میں مجالس کی تعداد چودہ سے بڑھ کر اٹھارہ ہوگئی اور آسٹریلیا میں مجالس کی وسعت کے پیش نظر زعامت علیاء کے نظام کو ناظمین علاقہ میں تبدیل کر دیا گیا۔ آپ کے عرصہ صدارت میں انصاراللہ کی تجنید بڑھ کر 550 ہو چکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں و رہنمائی کے طفیل مجلس انصاراللہ آسٹریلیا اپنی کامیابیوں اور مقبول خدمت دین کا سفر مکرم فیروز علی شاہ صاحب صدر مجلس انصاراللہ کی سربراہی اور مکرم و محترم جناب انعام الحق کوثر صاحب امیر و مربی انچارج جماعت ہائے آسٹریلیا کی سرپرستی میں جاری رکھے ہوئے ہے۔

تاریخ مجلس انصاراللہ برکینا فاسو پر ایک طائرانہ نظر

مکرم کابورے سلیمان صاحب۔ برکینا فاسو

برکینا فاسو میں جماعت احمدیہ کا پودا جماعت احمدیہ گھانا کے ذریعہ لگا۔ جب برکینا فاسو کے ایک گاؤں سے کچھ لوگ اپنی تجارت کے سلسلہ میں گھانا ''واہ'' Wah گئے اور وہاں بذریعہ جماعتی لٹریچر اور پھر احباب جماعت سے مل کر احمدیت سے واقفیت ہوئی۔

1986ء میں سرکاری طور پر جماعت کو رجسٹر کیا گیا تھا۔ اور 90 کی دہائی میں اللہ کے فضل سے مرکز سے مربیان کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی دعوت الی اللہ اور تربیت کے کاموں میں تیزی آنے لگی۔ اس دور میں محسوس ہوا کہ تنظیمی ڈھانچہ کو بھی فعال بنایا جائے، اور پھر مجلس انصاراللہ اور دیگر تنظیموں کی باقاعدہ بنیاد رکھی گئی۔

مجلس انصاراللہ برکینا فاسو کا قیام 1994ء میں عمل میں آیا۔ پہلے صدر مکرم تراؤرے رشید صاحب (Traore Rachid) نامزد ہوئے۔ جو ایک لمبا عرصہ اس عہدہ پر فائز رہے۔ اپریل 2014ء میں پہلی بار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خصوصی ارشاد پر برکینا فاسو میں صدر مجلس انصاراللہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور اس انتخاب کے نتیجہ میں خاکسار کابورے سلیمان (Kabore Soulymane) پہلا منتخب صدر مجلس انصاراللہ برکینا فاسو بنا۔

سالانہ اجتماع انصاراللہ کی بنیاد 2003ء میں ڈالی گئی۔ گزشتہ سال 2014ء میں مجلس انصاراللہ کو اپنا گیارہواں سالانہ اجتماع کرنے کی توفیق ملی۔ جس میں 13 ریجنز کے 530 انصار نے شرکت کی۔ علاوہ تعلیمی و ورزشی مقابلہ جات کے انصاراللہ کے اجتماع میں ''امن واک'' بھی کی جاتی ہے، جس میں دین حق اور احمدیت سے متعلقہ خوبصورت تعلیمات کو Playcards پر نمایاں طور پر لکھا جاتا ہے۔ اور شہر کے مختلف علاقوں میں واک کی جاتی ہے۔ جو کہ پیغام ہزاروں افراد تک پہنچانے کا باعث بنتی ہے۔

دوسرے ممالک کی طرح بورکینا فاسو میں بھی مجلس انصاراللہ کا تنظیمی ڈھانچہ خدا کے فضل سے قائم ہے اور اپنے کام سرانجام دے رہا ہے۔ اس وقت تک ملک کے طول وعرض میں مجلس انصاراللہ کا قیام ہو چکا ہے۔ اور ملک بھر میں 223 مجالس انصاراللہ قائم ہیں۔ تجدید کا کام ازسرنو 2014ء میں شروع ہوا، اور اب تک 116 مجالس کی تجدید کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ جس کے مطابق 1105 انصار تجدید میں شامل ہیں۔

چند دیگر ممالک بیرون میں انصاراللہ کی مساعی

مکرم محمد محمود طاہر صاحب

مجلس انصاراللہ کا قیام 1940ء میں قادیان میں ہوا اور پھر یہ ہندوستان بھر میں قائم ہونا شروع ہوئی۔ تقسیم ہند کے بعد اس کا مرکز پاکستان بنا اور زیادہ تر سرگرمیاں بھی پاکستان میں رہیں۔ 1970ء کی دہائی میں جب بیرونی ممالک کی جماعتیں مستحکم ہوئیں تو وہاں بھی ذیلی تنظیموں کے قیام کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔

اس ضرورت کے پیش نظر 1973ء میں انصاراللہ مرکزیہ میں قیادت مجالس بیرون کا قیام عمل میں آیا تاکہ جہاں ممکن ہو وہاں انصاراللہ کی تنظیم قائم کی جائے۔ اس کے لئے ہر ملک کے مربی انچارج کو بلالحاظ عمر تنظیم کے نائب صدر کے عہدہ پر فائز کیا گیا اور قیادت مجالس بیرون کے توسط سے مرکز سے رابطہ قائم کیا گیا۔ اگلے سال یعنی 1974ء میں بیرون ممالک کے افراد سے تعلق اور رابطہ بڑھانے کے لئے قلمی دوستی کی قیادت قائم کی گئی۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ بیرون ممالک کے موزوں افراد سے پاکستانی انصار کا تعارف کرایا جائے اور ان کے درمیان قلم دوستی کا سلسلہ قائم کیا جائے۔ ابتدائی طور پر قیادت مجالس بیرون کے تحت انگلستان، امریکہ، برما، سری لنکا اور جزائر فجی میں مجالس قائم ہوئیں جہاں حسب حالات و ضرورت انصاراللہ کی سرگرمیاں جاری ہوئیں۔ (خلاصہ تاریخ انصاراللہ جلد اول صفحہ 290 تا 300)

مکرم نائب صدر مرکزیہ کا دورہ بیرون مجالس: مجالس بیرون پاکستان کو منظم کرنے کے لئے صدر مجلس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی منظوری سے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر انصاراللہ مرکزیہ کو 1981ء میں بیرون مجالس کے دورہ پر بھجوایا۔ نائب صدر مرکزیہ 12رمئی 1981ء کو کراچی سے روانہ ہوئے اور 21رجولائی کو 9 ممالک یورپ وامریکہ کے دورہ کے بعد واپس پہنچے۔ اس دورہ میں آپ نے مغربی جرمنی، سوئٹرز لینڈ، ہالینڈ، ڈنمارک، سویڈن، ناروے، انگلستان، امریکہ اور کینیڈا کا دورہ کیا اور وہاں حضرت خلیفۃ المسیح کا سلام پہنچانے کے علاوہ انصاراللہ کی تنظیم سازی اور ان کے کاموں کا جائزہ لیا اور ہدایات دیں۔ اس دورہ کے دوران 57 مجالس کا قیام عمل میں آیا جس میں یورپ میں 13 مجالس، انگلستان میں 17 مجالس، امریکہ میں 19 اور کینیڈا میں 8 مجالس شامل ہیں۔ مجالس کی تجدید، بجٹ، عہدے داران کا تقرر ہوا اور مرکز کو باقاعدہ رپورٹس بھجوانے کے بارہ میں طریق کار بتایا گیا۔ محترم نائب صدر مرکزیہ روٹی پلانٹ دیکھنے میکسیکو گئے اور واپسی پر مختصر قیام جاپان میں بھی ہوا یوں عملاً گیارہ ممالک کا دورہ ہوا۔ ممالک بیرون میں انصاراللہ کی مساعی کے حوالہ سے یہ دورہ غیر معمولی اہمیت کا حامل تھا۔ (خلاصہ از تاریخ انصاراللہ جلد دوم صفحہ 133 تا 157)

گجراتی ترجمہ قرآن کے لئے بیرون مجالس کی شمولیت: گجراتی زبان کی ترجمۃ القرآن کی اشاعت میں انصاراللہ بیرون پاکستان ممالک نے 36 ہزار ایک سو پاؤنڈ کی رقم ادا کی۔اس کے ترجمہ کی سعادت مکرم اسحاق احمد عثمان میمن صاحب مرحوم آف برطانیہ کو حاصل ہوئی۔

اب اختصار کے ساتھ دنیا کے مختلف ممالک میں انصاراللہ کی مساعی ہدیہ قارئین کی جارہی ہے۔

جزائرفجی: جزائر فجی میں مجلس انصاراللہ کا قیام 1979ء میں ہوا۔ملکی سطح پر نظامت اعلیٰ فروری 1982ء کو قائم ہوئی اور مکرم عبداللطیف مقبول صاحب ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔فجی کا پہلا سالانہ اجتماع 9-10 رنومبر 1980ء کو ہوا۔جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اپنا پیغام بھی بھجوایا۔مکرم محمد اسرار خان صاحب مجلس انصاراللہ فجی کے موجودہ صدر ہیں۔آپ سے پہلے 9 احباب صدر انصاراللہ فجی کے عہدہ پر کام کر چکے ہیں۔فجی میں اس وقت انصاراللہ کی آٹھ مجالس ہیں اور ہر سطح پر مجلس انصاراللہ کے پروگرام منظم طریق پر منعقد ہوتے ہیں۔

ماریشس: ماریشس میں انصاراللہ کا قیام مولوی محمد اسماعیل منیر صاحب مربی سلسلہ کے دور 1961ء میں ہوا اور پہلی مجلس روز ہل میں قائم ہوئی۔1971ء میں یہ مجلس از سر نو قریشی محمد اسلم صاحب کے دور میں قائم ہوئی۔1977ء سے 1983ء تک مکرم مولوی صدیق احمد منور صاحب نائب صدر انصاراللہ رہے۔1983ء تا 1986ء مکرم قریشی محمد افضل صاحب نائب صدر رہے۔1977ء میں مجلس انصاراللہ ماریشس کا پہلا اجتماع ہوا اور اس کے بعد سے ہر سال اجتماعات کا انعقاد ہوتا رہا۔ مجلس انصاراللہ ماریشس کے پہلے صدر مکرم حنیف جواہر صاحب مقرر ہوئے۔اس وقت مکرم امین جواہر صاحب صدر انصاراللہ ماریشس ہیں اور یہاں 16 مجالس ہیں۔دعوت الی اللہ،تربیتی پروگراموں کے ساتھ ساتھ مجلس انصاراللہ ہر سال کیمپنگ، ریجنل اجتماع اور نیشنل اجتماع کا انعقاد کرتی ہے۔خدمت خلق کے شعبہ میں بھی ہر سال مجلس انصاراللہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی ہے۔تعمیر بیوت الذکر میں بھی مالی امداد کرتی ہے۔گزشتہ آٹھ سالوں سے ہر سال چیریٹی واک کا انعقاد کر کے ہزاروں ڈالرز کی رقم رفاہی اداروں میں تقسیم کرتی ہے۔2004ء کے سالانہ اجتماع میں ربوہ سے محترم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر بطور نمائندہ تشریف لے گئے۔

انڈونیشیا: انڈونیشیا میں انصاراللہ کا قیام 1953ء میں ہوا۔1977ء سے 1982ء تک مکرم مولانا محمود احمد چیمہ صاحب نائب صدر ملک کے طور پر خدمت کرتے رہے۔1981ء تک 46 مجالس قائم ہو چکی تھیں۔پہلا سالانہ اجتماع 7-8 رنومبر 1981ء کو مغربی جاوا میں منعقد ہوا۔1983ء سے 1986ء تک ''وائس آف انصاراللہ'' کے نام سے رسالہ شائع ہوتا رہا۔ تعلیمی پروگرام کے مطابق امتحانات کا سلسلہ جاری کیا گیا۔عطیہ چشم کی مہم میں انصار بھائیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ 1986ء میں ناظم اعلیٰ انصاراللہ مکرم ای عبدالمنان صاحب کو آئی بنک جاکرتہ کی مجلس عاملہ کا رکن منتخب کیا گیا۔دوسرے سالانہ اجتماع 1982ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنا پیغام بھی بھجوایا۔

کینیا: فروری 1978ء میں نیروبی میں مجلس انصاراللہ کا قیام ہوا۔ نائب صدر ملک مکرم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب مشنری انچارج رہے۔ 1982ء تا 1989ء تک مکرم A.M. Gakuria صاحب کو ناظم اعلیٰ رہنے کی سعادت ملی اس عرصہ میں سات مجالس قائم ہوئیں اور ایک سالانہ اجتماع ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے دورہ کینیا 2005ء کے دوران مکرم مظفر احمد بھٹی صاحب کو صدر انصاراللہ مقرر کیا۔ جو 2010ء تک صدر رہے۔ 2010ء تا حال مکرم شیخ مشہود احمد صاحب صدر انصاراللہ کینیا ہیں۔ انصاراللہ نے 2011ء میں اکونڈا میں پلاٹ خرید کر بیت الذکر، مشن ہاؤس اور کنواں تعمیر کیا۔ اس کے علاوہ بھی بعض مقامات پر تعمیر بیوت الذکر کی توفیق انصاراللہ کو مل رہی ہے۔ انصاراللہ کے ریجنل اور سالانہ اجتماعات ہر سال منعقد ہوتے ہیں۔

بینن: مجلس انصاراللہ بینن کے پہلے صدر مکرم Kaffo Nassirou صاحب مقرر ہوئے اور پھر مکرم ذکراللہ ابراہیم صاحب مقرر کئے گئے۔ 2001ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے Raddi Adegbele Saibou صاحب کو صدر مجلس مقرر کیا جو 2009ء تک فائز رہے۔ اس دوران انصاراللہ کا تین بار نیشنل اجتماع منعقد ہوا۔ اس دور میں انصاراللہ نے منظم طور پر کام شروع کیا اور انصار کے ریفریشر کورسز اور تربیتی کلاسز کا انعقاد ہوا اور یہ سلسلہ جاری وساری ہے۔

سیرالیون: یہاں 1978ء میں مجلس انصاراللہ قائم ہوئی پہلے نائب صدر محترم مولانا نسیم سیفی صاحب امیر و مشنری انچارج تھے۔ دوسرے مکرم محمد صدیق صاحب گورداسپوری اور پھر مولانا خلیل احمد مبشر صاحب رہے۔ 1981ء میں الحاج محمد کمانڈا بونگے صاحب کو ملک کا ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ 1989ء میں پہلے صدر انصاراللہ الحاج عبدالکریم بنگورہ صاحب مقرر ہوئے۔ 2013ء سے تا حال چیف کمار ابائی کاربو صاحب صدر انصاراللہ سیرالیون ہیں۔ اس دور کا نیشنل اجتماع 3 رمئی 2013ء کو منعقد ہوا۔ انصاراللہ کی تعلیمی اور تربیتی ترقی کے لئے مختلف پروگرامز کے انعقاد کا سلسلہ جاری ہے۔ مجلس انصاراللہ سیرالیون کا پہلا سالانہ اجتماع 6 رجنوری 1984ء کو منعقد ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا پیغام بھی موصول ہوا۔ اسی طرح 1985ء کے اجتماع پر بھی پیغام موصول ہوا۔

یوگنڈا: یوگنڈا میں انصاراللہ کا قیام 1980ء کی دہائی میں ہوا۔ مکرم چوہدری محمود احمد بی ٹی صاحب نائب صدر ملک مقرر ہوئے۔ پہلے ناظم اعلیٰ مکرم حاجی Kizito صاحب تھے۔ اس کے بعد مکرم منیر احمد منیب صاحب 1987ء سے 1989ء تک ناظم اعلیٰ انصاراللہ رہے۔ الحاج Mwanje صاحب 2000ء تک صدر انصاراللہ رہے۔ 2007ء میں Hassan Tamuzadde صدر انصاراللہ مقرر ہوئے۔ 2008ء میں ریجنل اجتماعات کا آغاز ہوا۔ 2009ء میں مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوا۔ 2010ء میں انصاراللہ نے دو بیوت الذکر کی تعمیر کروائی۔ تربیت، دعوت الی اللہ کے متفرق پروگرامز کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ 2012ء سے تا حال الحاج محمد کاٹو صاحب صدر انصاراللہ یوگنڈا ہیں۔

گیمبیا: یہاں مجلس انصاراللہ کا قیام 1979ء میں ہوا۔ مکرم مولانا داؤد احمد حنیف صاحب 1979ء تا 1987ء نائب

صدر ملک رہے۔ لوکل مربی مکرم ابراہیم عبد القادر جکنی صاحب پہلے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے جن کے بعد اسماعیل طورے صاحب ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ انصار اللہ کا پہلا اجتماع 1981ء میں جلسہ سالانہ کے ساتھ منعقد کیا گیا۔ تب سے باقاعدگی سے اجتماعات ہوتے رہے۔ اسی طرح انصار اللہ کے لائحہ عمل پر عملدرآمد کے لئے مختلف تعلیمی و تربیتی پروگرامز منعقد ہوتے ہیں۔

ناروے: 1981ء میں انصار اللہ کا باقاعدہ قیام ہوا۔ پہلے نائب صدر مکرم سید کمال یوسف صاحب اور مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب پہلے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ نے 1981ء میں ناروے کا دورہ فرمایا اور تنظیمی و تربیتی امور پر ہدایات دیں۔ انصار اللہ ناروے کا پہلا سالانہ اجتماع ستمبر 1983ء میں منعقد ہوا۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنا پیغام بھی بھجوایا۔ اس کے بعد باقاعدگی سے سالانہ اجتماعات کا انعقاد ہوتا ہے۔ 6-7/جون 1987ء کو سیکنڈے نیوین ممالک (ڈنمارک، سویڈن، ناروے) کا مشترکہ سالانہ اجتماع ہوا۔ اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ سیکنڈے نیوین ممالک کی تمام ذیلی تنظیموں کا مشترکہ سالانہ اجتماع یکم 2/جولائی 1989ء کو اوسلو ناروے میں منعقد ہوا۔

سوئٹزرلینڈ: سوئٹزرلینڈ میں پہلی مجلس 1979ء میں زیورچ میں قائم ہوئی۔ پہلے زعیم اور پھر بعد میں ناظم اعلیٰ مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ مقرر ہوئے۔ نائب صدر مرکزیہ نے 1981ء میں سوئٹزرلینڈ کا دورہ فرمایا اور اس دوران جنیوا میں بھی مجلس قائم ہوئی۔ نائب صدر کے فرائض علی الترتیب محترم مولانا نسیم مہدی صاحب، محترم نواب منصور احمد خان صاحب اور محترم مولانا مسعود احمد جہلمی صاحب نے سرانجام دیئے۔ انصار اللہ نے آغاز میں ہی دعوت الی اللہ کی طرف خصوصی توجہ کی۔ کئی زبانوں میں لٹریچر بھی تیار کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی منظوری سے انصار اللہ بھائیوں نے کمپیوٹر خریدنے کے لئے نقد رقم مشن کو عطیہ میں دی۔ انصار اللہ سوئٹزرلینڈ کی مساعی کی رپورٹس باقاعدگی سے مرکز پہنچتی رہیں۔

بنگلہ دیش: بنگلہ دیش قیام سے پہلے پاکستان کا مشرقی حصہ تھا۔ الگ ہونے کے بعد یہاں انصار اللہ کی سرگرمیاں جاری رہیں۔ 1981ء کے سالانہ اجتماع مرکزیہ ربوہ میں ناظم اعلیٰ بنگلہ دیش مکرم مولوی عبید الرحمٰن بھویا صاحب بطور نمائندہ شامل ہوئے۔ 1981ء میں 19 مجالس کے بجٹ تشخیص ہوئے اور عاملہ کا تقرر ہوا۔ مجالس کی رپورٹس مرکز کو موصول ہوتی رہیں۔ 1985ء تا 1989ء مکرم ڈاکٹر عبد الصمد چوہدری صاحب ناظم اعلیٰ انصار اللہ بنگلہ دیش رہے۔ دعوت الی اللہ، تعلیم و تربیت اور تعلیم القرآن میں نمایاں کام کرنے کی توفیق ملی۔ انصار اللہ کے تحت 1986ء سے باقاعدہ تعلیم القرآن کلاسز کا اجراء ہوا۔ 1987ء کی تعلیم القرآن کلاس میں بنگلہ دیش کی 56 مجالس میں سے 23 مجالس کے 49 انصار شامل ہوئے۔ بنگلہ دیش میں سالانہ اجتماعات کا انعقاد باقاعدگی سے ہو رہا ہے۔ آٹھواں سالانہ اجتماع جو 13،14/دسمبر 1985ء کو ہوا اس میں صدر انصار اللہ مرکزیہ نے اپنا پیغام بھی بھجوایا۔ بنگلہ دیش کا گیارہواں سالانہ اجتماع 13-14/اکتوبر 1988ء کو ڈھاکہ میں ہوا، جس میں 43 مجالس کے 166 نمائندگان کے علاوہ دیگر احباب شامل ہوئے۔ اختتامی تقریب میں 350 انصار کے

علاوہ خدام، اطفال اور غیر از جماعت دوست بھی شامل تھے۔

ہالینڈ: نائب صدر مرکزیہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب نے 18/جولائی 1981ء کو دوران دورہ ہالینڈ مجلس انصاراللہ ھیگ کو باقاعدہ قائم کیا۔ مکرم عبدالحمید فاندرفیلدن صاحب کو پہلا ناظم اعلیٰ ہالینڈ اور مکرم عبدالعزیز صاحب جمن بخش کو مجلس ھیگ کا زعیم اعلیٰ مقرر کیا گیا۔ پہلے نائب صدر مکرم عبدالحکیم اکمل صاحب مشنری انچارج تھے۔ 1983ء میں ھبۃ النور فرخاخن صاحب ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور ان کے بعد 1987ء سے 1989ء تک مکرم عبدالحمید فاندرفیلدن صاحب ناظم اعلیٰ ہالینڈ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ 1987ء تک ایک ہی مجلس تھی۔ 1988ء میں تین مجالس ہیگ، سونرمیر اور ایمسٹرڈیم بنادی گئیں۔ مجلس انصاراللہ ہالینڈ کا پہلا سالانہ اجتماع 1988ء میں نن سپیٹ میں ہوا جس میں تینوں مجالس کے انصار شامل ہوئے اور علمی و ورزشی مقابلہ جات کا انعقاد بھی ہوا۔

سویڈن: 1979ء میں یہاں مجلس انصاراللہ کا قیام ہوا اور مالمو اور گوٹن برگ میں دو مجالس قائم ہوئیں۔ پہلے نائب صدر مکرم سید کمال یوسف صاحب تھے۔ پہلے ناظم اعلیٰ انصاراللہ مکرم عبدالرؤف خان صاحب مقرر ہوئے۔

ڈنمارک: 1981ء میں کوپن ہیگن میں پہلی مجلس انصاراللہ قائم ہوئی۔ پہلے نائب صدر مکرم سید میر مسعود احمد صاحب مربی انچارج تھے۔ 1986ء میں مکرم محمد جمیل صاحب کوپن ہیگن کے زعیم اعلیٰ مقرر ہوئے۔ 1981ء میں باقاعدگی سے سالانہ اجتماعات کا آغاز ہوا۔

سپین: 1979ء میں مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب نے سپین میں مجلس انصاراللہ کو قائم کی جو ملک کی ایک ہی مجلس تھی۔ مجلس کا دوبارہ احیاء 1983ء میں ہوا اور پہلے نائب صدر مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب تھے اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب کلمنتے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے۔

لائبیریا: 29/جون 1985ء کو صدر مقام منرویا میں پہلی مجلس مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب کی آمد کے موقع پر قائم ہوئی۔ پہلے نائب صدر مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب مربی سلسلہ تھے۔ مجلس انصاراللہ لائبیریا کے پہلے سالانہ اجتماع کے موقع پر ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بصیرت افروز پیغام بھی بھجوایا۔

متفرق ممالک: مندرجہ بالا ممالک کے علاوہ درج ذیل ممالک میں بھی 1989ء سے قبل انصاراللہ کا قیام عمل میں آ گیا تھا اور انہوں نے اپنی علمی، تعلیمی و تربیتی سرگرمیوں کا آغاز کر دیا تھا۔ ان کا مختصر تذکرہ تاریخ انصاراللہ جلد سوم میں محفوظ ہے:

سری لنکا میں 1984ء میں انصاراللہ قائم ہوئی۔ سورینام میں 1978ء میں قیام ہوا، جاپان میں 1984ء میں، برما میں 1986ء میں، سنگاپور میں 1985ء میں، فرانس 1986ء میں، گیانا 1983ء میں، دبئی 1980ء میں اور فلپائن میں 1987ء میں انصاراللہ کا قیام عمل میں آیا۔ 1989ء کے بعد مجالس انصاراللہ کا قیام دنیا بھر کے ممالک میں ہوا اور وہ اپنی رپورٹس حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں براہ راست بھجواتی ہیں۔



ناظمین علاقہ مجلس شوریٰ انصاراللہ **2014**ء کے موقع پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس کے ہمراہ



ناظمین اضلاع ، مجلس شوریٰ انصاراللہ 2014ء کے موقع پر صدر مجلس کے ہمراہ



زعمائے اعلیٰ پاکستان ،مجلس شوریٰ انصاراللہ 2014ء کے موقع پر صدر مجلس کے ہمراہ



مجلس انصاراللہ علاقہ گوجرانوالہ مقابلہ حسن کارکردگی بین العلاقہ 2014ء
میں دوم آنے پر مکرم ناظر صاحب اعلیٰ وصدر مجلس کے ہمراہ



مجلس انصاراللہ علاقہ فیصل آباد
مقابلہ حسن کارکردگی بین العلاقہ سال 2014ء میں سوم قرار پائی







سال 2015ء میں منعقد ہونے والا ریفریشر کورس ناظمین تعلیم القرآن علاقہ واضلاع صدر مجلس کے ہمراہ



اراکین مجلس عاملہ ضلع منڈی بہاؤالدین ریفریشر کورس مارچ 2015ء کے موقع پر
مکرم مرزا افضل احمد صاحب اور مکرم عبدالسمیع خان صاحب کے ہمراہ



کارکنان دفتر مجلس انصاراللہ پاکستان 2014ء صدر مجلس کے ہمراہ

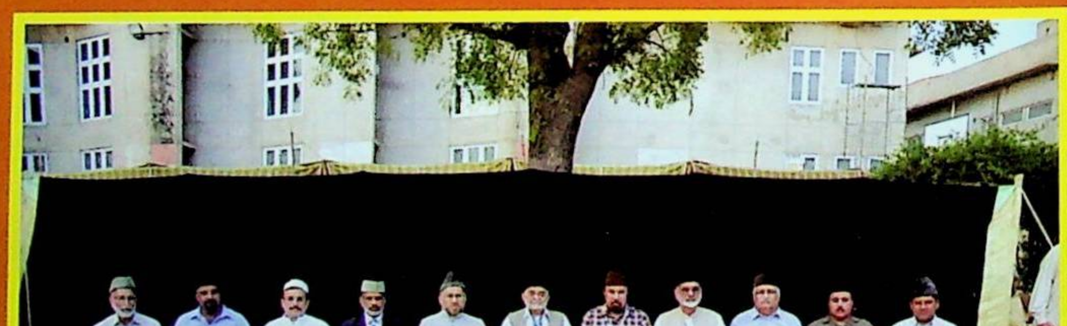


کارکنان خدمت خلق، میڈیکل و ڈسپنسری ٹیم مجلس انصاراللہ پاکستان



مجلس انصار اللہ ضلع ساہیوال

مقابلہ حسن کارکردگی بین الاضلاع سال **2014**ء میں سوم قرار پائی



2014ء میں نمایاں پوزیشنز لینے والے زعمائے کرام محترم ناظر صاحب اعلیٰ و صدر مجلس کے ساتھ



مجلس انصاراللہ علاقہ گوجرانوالہ مقابلہ حسن کارکردگی بین العلاقہ 2014ء
میں دوم آنے پر مکرم ناظر صاحب اعلیٰ وصدر مجلس کے ہمراہ



مجلس انصاراللہ علاقہ فیصل آباد
مقابلہ حسن کارکردگی بین العلاقہ سال 2014ء میں سوم قرار پائی



اشاعت کمیٹی 2015ء صدر مجلس کے ہمراہ



حسن کارکردگی 2014ء میں نمایاں پوزیشنز لینے والے عہدیداران ناظر صاحب اعلیٰ سے انعام لیتے ہوئے



سامعین جلسہ یوم خلافت مجلس انصاراللہ اسلام آباد



27رمئی 2015ء کو جلسہ یوم خلافت اسلام آباد کے سٹیج کا منظر



بزم ارشاد زیر اہتمام مجلس انصاراللہ علاقہ بہاولپور



ریفریشر کورس مجلس انصاراللہ کراچی منعقدہ 10رمئی 2015 کا ایک منظر



اراکین مجلس انصاراللہ ضلع کراچی سفاری پارک میں وقار عمل کرتے ہوئے



2011ء کے تباہ کن سیلاب میں مجلس انصاراللہ ربوہ وکراچی کی میڈیکل ٹیم



سالانہ اجتماع وریفریشر کورس ضلع ملتان 2015ء

ہم انصار ہیں تیرے

﴿پیارے امام کے پیغام سے متاثر ہو کر﴾

مکرم ضیاء اللہ مبشر صاحب

تجھے دل میں اُتاریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے
یہ جاں بھی تجھ پہ واریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے

ہمیں اعزاز حاصل ہے ترے انصار ہونے کا
کیا وعدہ نکھاریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے

پچھتر سال پہلے جو بنا انصار کا نقشہ
اسے ہر دم سنواریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے

مبارک ہو مبارک ہو تمہیں جشنِ تشکر یہ
یہ وعدہ ہم نکھاریں گے کہ ''ہم انصار ہیں تیرے''

منائیں گے پچھتر سال کا جشنِ تشکر یوں
شب گریہ گزاریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے

ترا پیغام چومیں گے، عمل میں بھی سجائیں گے
اسے دل میں اُتاریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے

گئے سالوں کی تصویریں سجا کر دل کے شیشے میں
نئی راہیں سنواریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے

مبارک ہو مبارک ہو تمہیں جشنِ تشکر یہ
یہ وعدہ ہم نکھاریں گے کہ ''ہم انصار ہیں تیرے''

خلافت کی اطاعت میں، محبت میں، حفاظت میں
متاع و جان واریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے

لگے قدغن، کٹے گردن، کہ زندانوں میں گزرے عمر
رکیں گے ہم نہ ہاریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے

مرے مرشد، مرے دلبر! تو جاں مانگے وفا مانگے
حواری ہم پکاریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے

مبارک ہو مبارک ہو تمہیں جشنِ تشکر یہ
یہ وعدہ ہم نکھاریں گے کہ ''ہم انصار ہیں تیرے''

ندائے حق لیے اُتریں گے دشت و کربلا میں ہم
عدو کو ہم پچھاڑیں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے

جہانِ بے سکوں میں ہم اخوت کے، محبت کے
نئے جذبے اُبھاریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے

مرے ساقی! ترے دم سے ہے مستی زندگانی کی
مئے ایماں نتھاریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے

مبارک ہو مبارک ہو تمہیں جشنِ تشکر یہ
یہ وعدہ ہم نکھاریں گے کہ ''ہم انصار ہیں تیرے''

سال 2015ء میں خدمت کرنے والے
اراکین خصوصی و مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان

قیادت عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان

صدر مجلس مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

اراکین خصوصی

مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب	مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب	مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب

اراکین مجلس عاملہ انصاراللہ پاکستان

1	نائب صدر اوّل	مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب	12	قائد مال	مکرم خالد محمود الحسن بھٹی صاحب
2	نائب صدر صف دوم	مکرم مرزا فضل احمد صاحب	13	قائد وقف جدید	مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب
3	نائب صدر	مکرم سیّد قاسم احمد شاہ صاحب	14	قائد تحریک جدید	مکرم لطیف احمد جھمٹ صاحب
4	نائب صدر	مکرم محمد اسلم شاد منگلا صاحب	15	قائد تجنید	مکرم مشہود احمد صاحب
5	قائد عمومی	مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب	16	قائد اشاعت	مکرم حنیف احمد محمود صاحب
6	قائد تعلیم	مکرم مظفر احمد درانی صاحب	17	قائد تعلیم القرآن	مکرم محمد محمود طاہر صاحب
7	قائد تربیت	مکرم ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب	18	آڈیٹر	مکرم سیّد غلام احمد فرخ صاحب
8	قائد تربیت نومبائعین	مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب	19	زعیم اعلیٰ ربوہ	مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب
9	قائد ایثار	مکرم میجر شاہد احمد سعدی صاحب	20	معاون صدر	مکرم لئیق احمد عابد صاحب
10	قائد ذہانت وصحت جسمانی	مکرم عبدالجلیل صادق صاحب	21	معاون صدر	مکرم امین الرحمٰن صاحب
11	قائد اصلاح وارشاد	مکرم عبدالسمیع خان صاحب	22	معاون صدر (برائے تاریخ و میڈیسن بنک)	مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب

مدیر ماہنامہ انصاراللہ۔ مکرم محمود احمد اشرف صاحب

سال 2015ء میں دفاتر انصاراللہ میں خدمت کرنے والے کارکنان

قیادت عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان

نمبر شمار	نام کارکن	نمبر شمار	نام کارکن
1	مکرم بشیر احمد صاحب سیفی (نائب قائد عمومی)	20	مکرم محمود احمد صاحب (کیئر ٹیکر گیسٹ ہاؤس)
2	مکرم شکیل احمد قریشی صاحب (نائب قائد عمومی)	21	مکرم سرفراز احمد صاحب (کیئر ٹیکر گیسٹ ہاؤس)
3	مکرم شیخ قمر منیر صاحب (نائب قائد عمومی)	22	مکرم عبدالملک ذیشان صاحب (تجنید)
4	مکرم نسیم احمد صاحب (عمومی)	23	مکرم وسیم احمد صاحب (تعلیم و تعلیم القرآن)
5	مکرم سلمان احمد صاحب (عمومی)	24	مکرم مرزا دانیال احمد صاحب (نمائش و وقف جدید)
6	مکرم محمد سلیم جاوید صاحب (اکاؤنٹنٹ)	25	مکرم مہر اوصاف احمد صاحب (ڈاک)
7	مکرم حافظ عبدالمنان کوثر صاحب (اشاعت)	26	مکرم محمد پرویز خالد صاحب (ڈسپنسری)
8	مکرم فرحان احمد ذکاء صاحب (اشاعت)	27	مکرم مسعود احمد ظفر صاحب (مالی)
9	مکرم حفیظ احمد صاحب مربی سلسلہ (اصلاح وارشاد)	28	مکرم محمد امیر الدین صاحب (الیکٹریشن)
10	مکرم شہباز احمد صاحب (اصلاح وارشاد و نو مبائعین)	29	مکرم حافظ بشیر احمد صاحب (مددگار)
11	مکرم احمد محمود صاحب (تربیت)	30	مکرم مظفر احمد ڈوگر صاحب (مددگار)
12	مکرم طارق محمود منگلا صاحب (مال و صحت جسمانی)	31	مکرم عبدالصمد صاحب (مددگار)
13	مکرم طاہر احمد صاحب (مال)	32	مکرم ناصر احمد شاد صاحب (ڈرائیور)
14	مکرم نثار احمد صاحب (انسپکٹر مال)	33	مکرم آصف شہزاد صاحب (ڈرائیور)
15	مکرم منور احمد صاحب (انسپکٹر مال)	34	مکرم احمد مصطفیٰ صاحب (سیکورٹی گارڈ)
16	مکرم صفدر نذیر صاحب (انسپکٹر مال)	35	مکرم ماجد توقیر صاحب (سیکورٹی گارڈ)
17	مکرم بابر حسین تبسم صاحب (انسپکٹر مال)	36	مکرم پرویز مسیح صاحب (خاکروب)
18	مکرم ریاض احمد بٹ صاحب (سمعی بصری)	37	مکرم نعیم مسیح صاحب (خاکروب)
19	مکرم لئیق احمد منگلا صاحب (تاریخ انصاراللہ)		

فہرست ناظمین اعلیٰ علاقہ جنہیں سال 2015ء میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے

نمبر شمار	نام ناظم اعلیٰ علاقہ	نمبر شمار	نام ناظم اعلیٰ علاقہ
1	مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ صاحب، سکھر	9	مکرم مجید احمد قریشی صاحب، سرگودھا
2	مکرم ڈاکٹر گلزار احمد صاحب، سرحد	10	مکرم بشارت اللہ مہر صاحب، ڈیرہ غازیخان
3	مکرم تنویر احمد صاحب، میرپور خاص	11	مکرم محمد شفیق قیصر صاحب، بہاولپور
4	مکرم عظمت حسین شہزاد صاحب، فیصل آباد	12	مکرم عبدالرزاق صاحب، آزاد کشمیر
5	مکرم فہیم الدین ارشد صاحب، راولپنڈی	13	مکرم عزیز الحق رامہ صاحب، گجرات
6	مکرم مجید احمد بشیر صاحب، لاہور	14	مکرم طارق محمود قریشی صاحب، نواب شاہ
7	مکرم ڈاکٹر قاضی طاہر اسماعیل صاحب، ملتان	15	مکرم چوہدری منیر احمد صاحب، کراچی
8	مکرم عبدالحمید گوندل صاحب، گوجرانوالہ		

فہرست ناظمین اعلیٰ اضلاع جو سال 2015ء میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں

نمبر شمار	نام ناظم اعلیٰ ضلع	نمبر شمار	نام ناظم اعلیٰ ضلع
1	مکرم خالد سیف اللہ صاحب، اسلام آباد	29	مکرم منیر مسعود صاحب، لاہور
2	مکرم اطہر اقبال احمد صاحب، اوکاڑہ	30	مکرم حمید اللہ باجوہ صاحب، لودھراں
3	مکرم محمد رمضان صاحب، اٹک	31	مکرم مہر منور احمد صاحب، ملتان
4	مکرم منصور محمود منہاس صاحب، بہاول نگر	32	مکرم مشتاق احمد خان صاحب، مظفر گڑھ
5	مکرم ڈاکٹر نعیم انور صاحب، بہاول پور	33	مکرم شاہد احمد طور صاحب، منڈی بہاؤالدین
6	مکرم مظفر خان صاحب، میانوالی	34	مکرم منیر احمد بسراء صاحب، نارووال
7	مکرم حامد رضا صاحب، بھکر	35	مکرم ڈاکٹر محمد افضال صاحب، ننکانہ صاحب

8	مکرم چوہدری عنایت اللہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ	36	مکرم ایڈووکیٹ سرور خان رانجھا صاحب، وہاڑی
9	مکرم ماسٹر منیر احمد صاحب، جھنگ	37	مکرم رفیع احمد صاحب، بدین
10	مکرم قمر احمد طاہر صاحب، جہلم	38	مکرم مرزا امتیاز احمد صاحب، حیدر آباد
11	مکرم ریاض احمد ملک صاحب، چکوال	39	مکرم چوہدری منور احمد صاحب، خیر پور
12	مکرم میاں فضل محمود ہنجرا صاحب، چنیوٹ	40	مکرم رشید احمد صاحب، سکھر
13	مکرم ڈاکٹر ناصر احمد جاوید، حافظ آباد	41	مکرم پروفیسر کرامت اللہ صاحب، سانگھڑ
14	مکرم رانا رفیق احمد صاحب، خوشاب	42	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب، میر پور خاص
15	مکرم فیروز احمد طارق صاحب، خانیوال	43	مکرم عبدالودود مسن صاحب، لاڑکانہ
16	مکرم سعید احمد رفیق صاحب، ڈیرہ غازیخان	44	مکرم عبدالرزاق صاحب، نوشہرو فیروز
17	مکرم عبدالشکور صاحب، راجن پور	45	مکرم محمد امجد صاحب، نواب شاہ
18	مکرم منور احمد جٹ صاحب، رحیم یار خان	46	مکرم چوہدری منیر احمد صاحب، کراچی
19	مکرم بریگیڈیئر (ر) منور احمد رانا، راولپنڈی	47	مکرم اکرام الحق صاحب، کوئٹہ
20	مکرم عبدالحمید گوندل صاحب، سیالکوٹ	48	مکرم شکیل احمد صاحب، ہزارہ ڈویژن
21	مکرم سلطان احمد ظفر صاحب، ساہیوال	49	مکرم ڈاکٹر حامد احمد صاحب، پشاور
22	مکرم پروفیسر خالد محمود ناصر صاحب، سرگودھا	50	مکرم عزیز احمد بھٹی صاحب، تھر پارکر
23	مکرم نصیر احمد صاحب، شیخوپورہ	51	مکرم عبدالمجید زاہد صاحب، عمرکوٹ
24	مکرم چوہدری محمد امجد جمیل، فیصل آباد	52	مکرم ریاض الدین احمد صاحب، مردان
25	مکرم حمید اللہ سیال صاحب، قصور	53	مکرم راجہ طاہر غنی صاحب، کوٹلی آزاد کشمیر
26	مکرم محمد سہیل احمد صاحب، گوجرانوالہ	54	مکرم عبدالرزاق صاحب، میر پور آزاد کشمیر
27	مکرم محمد ندیم احمد صاحب، گجرات	55	مکرم ڈاکٹر شیخ نصیر احمد، مظفر آباد آزاد کشمیر
28	مکرم جاوید اقبال قیصرانی صاحب، لیہ		

فہرست زعمائے اعلیٰ مجالس جنہیں سال 2015ء میں خدمت کی توفیق ملی

ربوہ مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب۔**اسلام آباد** شرقی مکرم عبدالقدیر قریشی صاحب، اسلام آباد غربی اول۔مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب، اسلام آباد غربی دوم۔مکرم مرزا طاہر محمد صاحب، اسلام آباد وسطی۔مکرم خواجہ رفیق احمد صاحب، اسلام آباد شمالی۔مکرم رضوان احمد صاحب، اسلام آباد جنوبی۔مکرم ناصر ایاز صاحب، اسلام آباد G-H-S ۔مکرم بشارت احمد پرویز صاحب، **اوکاڑہ** شہر۔مکرم رانا ادریس احمد صاحب، **بہاولپور** شہر۔مکرم اصغر علی کلار صاحب، **جہلم** شہر۔مکرم انس احمد مبشر صاحب، **جھنگ** بیت احمدیہ۔مکرم ناصر احمد بھٹی صاحب، **سول لائن جھنگ** ۔مکرم فرید احمد پٹواری، **حافظ آباد** شہر۔مکرم طلعت محمود خان صاحب، **ڈیرہ غازیخان** شہر۔مکرم وزیر احمد رند صاحب، مجاہدہ آباد، ڈیرہ غازیخان۔مکرم منور احمد رند صاحب، **رحیم یار خان** شہر۔مکرم اختر علی صاحب، بیت الحمد **راولپنڈی**۔مکرم طاہر الرحمٰن صاحب، صدر/ چکلالہ سکیم iii راولپنڈی۔مکرم چوہدری انیس احمد صاحب، قائمقام۔مکرم ندیم احمد مجاہد صاحب، النور راولپنڈی۔مکرم عبدالحمید عارف صاحب، مغل آباد راولپنڈی۔مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب، پشاور روڈ راولپنڈی۔مکرم لیفٹیننٹ کرنل ڈاکٹر مشہود احمد صاحب، سیٹلائٹ ٹاؤن/ ایوان توحید۔مکرم اعزاز احمد سرگانہ صاحب، واہ کینٹ راولپنڈی۔مکرم ملک اعجاز احمد صاحب، **فیصل آباد** دارالذکر۔مکرم عزیز احمد سنوری صاحب، دارالفضل فیصل آباد۔مکرم ڈاکٹر مرزا مظفر احمد صاحب، دارالنور فیصل آباد۔مکرم مسرور احمد طاہر صاحب، دارالحمد فیصل آباد۔مکرم مظفر حسین صاحب، کریم نگر فیصل آباد۔مکرم حافظ محمد اکرم حفیظ صاحب، فضل عمر فیصل آباد۔مکرم محمد اکبر صاحب، 219 رب گنڈا سنگھ والا فیصل آباد۔مکرم خطیب احمد صاحب، جڑانوالہ شہر فیصل آباد۔مکرم ماسٹر محمد انور صاحب، 194 رب لاٹھیانوالہ فیصل آباد۔مکرم سعید احمد محمود صاحب، 69 رب گھسیٹ پورہ فیصل آباد۔ رانا منظور احمد صاحب، **ساہیوال** شہر۔مکرم عبدالرحمٰن یوسف صاحب، **سرگودھا** شہر۔مکرم چوہدری جاوید احمد گھمن صاحب، **سیالکوٹ** شہر۔مکرم خواجہ فخر الحق صاحب، داتا زید کا۔مکرم منور احمد چیمہ صاحب، چونڈہ۔مکرم عمر سلیم بٹ صاحب، قلعہ کالر والہ۔مکرم منور علی ججہ صاحب، کلاسوالہ۔مکرم محمد صدیق بھٹی صاحب، گٹھیالیاں خورد۔مکرم محمد عارف صاحب، پنڈی بھاگو۔مکرم عبدالغفور صاحب، گھٹیالیاں کلاں۔مکرم مقصود احمد صاحب، **شیخوپورہ** ہاؤسنگ کالونی۔مکرم اجمل رشید صاحب بیت الناصر شیخوپورہ۔مکرم بشیر احمد گجر صاحب، بیت المبارک شیخوپورہ۔مکرم جاوید مبارک زیدی صاحب، منڈی مرید کے شیخوپورہ مکرم محمد جاوید اقبال صاحب، **گوجرانوالہ** شرقی۔مکرم عبدالقدیر انجم صاحب، گوجرانوالہ غربی۔مکرم چوہدری نثار احمد صاحب، **گجرات** شہر۔مکرم مظفر احمد صاحب، کھاریاں۔مکرم راجہ خلیل احمد صاحب، چک سکندر۔مکرم محمد اکبر صاحب، **ملتان** شرقی/ گلگشت کالونی۔مکرم مرغوب علی زاہد صاحب، ملتان غربی/ بیت السلام۔مکرم طیب امین صاحب، **نارووال** شہر۔مکرم ماسٹر نصیر احمد صاحب، بدوملہی۔مکرم عقیل احمد ملہی صاحب، ڈیریانوالہ۔مکرم منظور احمد خان صاحب، **بھوڑو چک 18**۔ ننکانہ۔مکرم محمد سلیم صاحب، **لاہور** دارالسلام۔مکرم فہیم احمد چوہدری صاحب، لاہور بیت الاحد۔مکرم پروفیسر مرزا مبشر

احمد صاحب، لاہور بھاٹی گیٹ۔ مکرم عبدالستار اعوان صاحب، لاہور بیت التوحید۔ مکرم سید منور احمد شاہ صاحب، لاہور ٹاؤن شپ۔ مکرم اشرف شفیع صاحب، شمالی چھاؤنی لاہور۔ مکرم مقصود احمد ڈوگر صاحب، لاہور جوہر ٹاؤن۔ مکرم ڈاکٹر احسان اللہ صاحب لاہور دارالذکر۔ مکرم چوہدری محمد حلیم صاحب، لاہور دہلی گیٹ۔ مکرم شیخ آصف محمود صاحب، لاہور کیولری گراؤنڈ۔ مکرم میاں عبدالشکور صاحب، لاہور نشاط کالونی۔ مکرم مبارک احمد صاحب، لاہور فیکٹری ایریا شاہدرہ۔ مکرم شاہد عزیز خان صاحب، لاہور شاہدرہ ٹاؤن۔ مکرم اعجاز احمد راسخ صاحب، لاہور شالامار ٹاؤن۔ مکرم منور احمد صاحب، لاہور گلبرگ۔ مکرم ڈاکٹر محمد شمیم صاحب، لاہور سلطان پورہ۔ مکرم شیخ وسیم احمد صاحب، لاہور سمن آباد۔ مکرم شیخ آصف ممتاز صاحب، لاہور کوٹ لکھپت۔ مکرم محمد حنیف صوبیدار صاحب، لاہور مغل پورہ۔ مکرم حمید الحق صاحب، لاہور بیت النور۔ مکرم ملک محمد فہیم صاحب، لاہور گرین ٹاؤن۔ مکرم رانا عبدالواسع صاحب، لاہور گلشن راوی۔ مکرم مجوب احمد خان صاحب، لاہور فیصل ٹاؤن۔ مکرم منصور الٰہی صاحب، لاہور رچنا ٹاؤن۔ مکرم ڈاکٹر مبشر احمد طاہر صاحب، لاہور واپڈا ٹاؤن۔ مکرم ملک آصف محمود صاحب، لاہور سبزہ زار۔ مکرم عبدالواسع سہیل صاحب، لاہور گلشن پارک۔ مکرم محمد افضل قمر صاحب، لاہور والٹن ڈیفنس۔ مکرم رفیق احمد صاحب، لاہور طاہر بلاک ڈیفنس۔ مکرم میاں محمد اسحاق طارق صاحب، لاہور مسرور بلاک ڈیفنس۔ مکرم محمود الحق صاحب، لاہور ناصر بلاک ڈیفنس۔ مکرم مظفر احمد مبشر صاحب، لاہور الطاف پارک۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب، لاہور کینال بنک۔ مکرم ناصر محمود اسلم صاحب، لاہور سروبہ گارڈن۔ مکرم عبدالحکیم صاحب، لاہور جنوبی چھاؤنی۔ مکرم عصمت اللہ خالد مہار صاحب، لاہور پنجاب گورنمنٹ سوسائٹی۔ مکرم ظفر اقبال ہاشمی صاحب، **کراچی** النور۔ مکرم محمد یونس صاحب، کراچی اورنگی ٹاؤن۔ مکرم محمد یعقوب صاحب، کراچی ڈیفنس سوسائٹی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالمنعم صاحب، کراچی بحریہ سوسائٹی۔ مکرم کمانڈر مرزا محمد یوسف صاحب، کراچی بلدیہ ٹاؤن۔ مکرم نصراللہ بلوچ صاحب، کراچی تیموریہ۔ مکرم مظفر احمد سہگل صاحب، کراچی ڈرگ روڈ۔ مکرم سفیر الدین بھٹی صاحب، کراچی ڈرگ کالونی۔ مکرم محمد عارف جاوید صاحب، کراچی صدر۔ مکرم سید محمد شاہ صاحب، کراچی عزیز آباد۔ مکرم ملک جناح الدین صاحب، کراچی کورنگی۔ مکرم محمد نذیر صاحب، کراچی کلفٹن۔ مکرم میاں عبدالسمیع صاحب، کراچی گلشن اقبال شرقی۔ مکرم عادل منصور صاحب، کراچی گلشن اقبال غربی۔ مکرم بشارت احمد صاحب، کراچی گلستان جوہر جنوبی۔ مکرم محمد شاہد قریشی صاحب، کراچی گلشن جامی۔ مکرم رانا افتخار احمد صاحب، کراچی گلشن سرسیّد۔ مکرم مبارک احمد ساقی صاحب، کراچی گلشن حدید۔ مکرم شیخ سعید احمد صاحب، کراچی مارٹن روڈ۔ مکرم ناصر احمد لطیف صاحب، کراچی ماڈل کالونی۔ مکرم طاہر محمود صاحب، کراچی محمود آباد۔ مکرم آصف محمود کاہلوں صاحب، کراچی نارتھ۔ مکرم ملک عبدالمومن صاحب، کراچی ناظم آباد۔ مکرم شجاع اللہ خان صاحب، کراچی ہاؤسنگ سوسائٹی۔ مکرم فلاح الدین صدیقی صاحب، کراچی رفاہِ عام سوسائٹی۔ مکرم طاہر محمود صاحب، کراچی گلزار ہجری۔ مکرم مظفر احمد بلوچ صاحب، کراچی گلشن عمیر مکرم ڈاکٹر ذکی ریاض صاحب، **حیدر آباد** شہر۔ مکرم مبارک احمد سندھو صاحب، **بشیر آباد** (حیدرآباد)۔ مکرم ماسٹر محمد ادریس صاحب، **لطیف آباد**۔ مکرم عبدالحئی ڈوگر صاحب، **بلال** (میرپورخاص)۔ مکرم نسیم اقبال گوندل صاحب، **نور** (میرپورخاص)۔ مکرم ماسٹر رفیق احمد ججہ صاحب، **کنری** ضلع عمرکوٹ۔ مکرم منور احمد بھٹی صاحب، **پشاور** شہر۔ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب، پشاور چھاؤنی۔ مکرم فیاض احمد صاحب، پشاور حیات آباد۔ مکرم ناصر محمود شاہ صاحب۔

اِک سلطان کے ہم اَنصار

مکرم احمد منیب صاحب

پُتر میرے بے جا کول اوس تاریخ دا پنّہ پھول
ذہن رَسا، تنظیم اَنمول فصلِ عمر دے سُچّے بول
وہ آقا ہیں ہم اَنصار اگلی نسل کے ذِمّہ دار

پیارے مہدی کے دلدار بانٹ رہے ہیں پیار ہی پیار
ہم خدام ہیں وہ سلطانؑ وہ سلطانؑ ہیں ہم اَنصار
وہ آقا ہیں ہم اَنصار اگلی نسل کے ذِمّہ دار

چالی سَن تے چالی سال نبھدی جاوے عزت نال
طفل تے خادم فیر اَنصار موتیاں وانگ پچھتر سال
وہ آقا ہیں ہم اَنصار اگلی نسل کے ذِمّہ دار

دین مقدم ہی رکھتے ہیں عبد خدا کے بھی بنتے ہیں
اُس کے حکموں پر چلتے ہیں بیعت مہدی سے رکھتے ہیں
وہ آقا ہیں ہم اَنصار اگلی نسل کے ذِمّہ دار

پُتّر! کرم کمائی رکھ! مولا دے نال لائی رکھ!
عشق خلافت والے نُوں تُوں! سر متّھے تے چائی رکھ!
اِکّو نعرہ لائی رکھ! ان سلطان کے ہم اَنصار
وہ آقا ہیں ہم اَنصار اگلی نسل کے ذِمّہ دار

علم انعامی حاصل کرنے والے اضلاع اور مجالس

قیادت عمومی مجلس انصار اللہ پاکستان

1957ء۔ملتان شہر	1958ء۔کراچی	1959ء۔کراچی	1960ء۔کراچی
1961ء۔کراچی	1962ء۔ملتان شہر	1963ء۔کراچی	1964ء۔کراچی
1966ء۔پشاور	1967ء۔پہلے 6ماہ پشاور آخری 6ماہ کراچی	1968ء۔پہلے 6ماہ کراچی آخری 6ماہ پشاور	1969ء۔لائل پور
1970ء۔لاہور	1971ء۔مارٹن روڈ کراچی	1972ء۔مارٹن روڈ کراچی	1973ء۔مارٹن روڈ کراچی
1974ء۔ اسلامیہ پارک لاہور	1975ء۔ اسلامیہ پارک لاہور	1976ء۔ اسلامیہ پارک لاہور	1977ء۔اسلامیہ پارک لاہور۔فیصل آباد
1978ء۔ناظم آباد کراچی	1979ء۔ناظم آباد کراچی	1980ء۔عزیز آباد کراچی	1981ء۔عزیز آباد کراچی
1982ء۔گجرات شہر	1983ء۔ماڈل ٹاؤن لاہور	1984ء۔دارالذکر فیصل آباد	1985ء۔دارالذکر فیصل آباد
1986ء۔دارالذکر لاہور	1987ء۔ربوہ مقامی	1988ء۔ربوہ مقامی	1989ء۔عزیز آباد کراچی
1990ء۔ربوہ مقامی	1991ء۔ربوہ مقامی	1992ء۔عزیز آباد کراچی	1993ء۔ربوہ مقامی
1994ء۔ربوہ مقامی	1995ء۔ربوہ مقامی	1996ء۔ربوہ مقامی	1997ء۔کریم نگر فیصل آباد
1998ء۔بیت الاحد لاہور	1999ء۔بیت الاحد لاہور	2000ء۔دارالسلام لاہور	2001ء۔دارالسلام لاہور
2002ء۔ٹاؤن شپ لاہور	2003ء۔دارالذکر فیصل آباد	2004ء۔مغلپورہ لاہور	2005ء۔مغلپورہ لاہور
2006ء۔مارٹن روڈ کراچی مغلپورہ لاہور	2007ء۔دارالذکر فیصل آباد	2008ء۔ڈیفنس لاہور	2009ء۔مغلپور لاہور
2010ء۔دارالنور فیصل آباد	2011ء۔ربوہ مقامی	2012ء۔دارالنور فیصل آباد	2013ء۔ماڈل کالونی کراچی
2014ء۔ماڈل کالونی کراچی			

اسناد خوشنودی حاصل کرنیوالے علاقہ جات 1968ء تا 2014ء

نمبر شمار	سال	اول علاقہ	نام ناظم اعلیٰ	دوم علاقہ	نام ناظم اعلیٰ	سوم علاقہ	نام ناظم اعلیٰ
1	1968ء	کوئی بھی علاقائی ناظم مستحق قرار نہیں دیا گیا					
2	1969ء	کوئی بھی علاقائی ناظم مستحق قرار نہیں دیا گیا					
3	1970ء	صوبہ سرحد	چوہدری رکن الدین صاحب	صوبہ سندھ	قریشی عبد الرحمٰن صاحب	-	
4	1971ء	صوبہ سندھ	قریشی عبدالرحمٰن صاحب	صوبہ سرحد	چوہدری رکن الدین صاحب	بلوچستان	میاں بشیر احمد صاحب
5	1972ء	صوبہ سندھ	قریشی عبدالرحمٰن صاحب	صوبہ سرحد	چوہدری رکن الدین صاحب	بلوچستان	میاں بشیر احمد صاحب
6	1973ء	صوبہ سندھ	قریشی عبدالرحمٰن صاحب	بلوچستان	میاں بشیر احمد صاحب	صوبہ سرحد	چوہدری رکن الدین صاحب
7	1974ء	اسناد تقسیم نہیں ہوئی					
8	1975ء	صوبہ سندھ	قریشی عبدالرحمٰن صاحب	بلوچستان	میاں بشیر احمد صاحب	صوبہ سرحد	چوہدری رکن الدین صاحب
9	1976ء	اجتماع نہیں ہوا					
10	1977ء	صوبہ سندھ	قریشی عبدالرحمٰن صاحب	-	-	-	-
11	1978ء	صوبہ سندھ	قریشی عبدالرحمٰن صاحب	-	-	-	-

1979ء سے 2004ء تک مقابلے نہ ہوئے تاہم سال 2005ء سے دوبارہ علاقہ کے لئے اسناد خوشنودی جاری ہوئی

12	2005ء	لاہور	طاہر احمد ملک صاحب	کراچی	نعیم احمد خان صاحب	میر پور خاص	سیف علی شاہد صاحب
13	2006ء	لاہور	طاہر احمد ملک صاحب	گوجرانوالہ	منصور احمد رانا صاحب	میر پور خاص	سیف علی شاہد صاحب
14	2007ء	گوجرانوالہ	منصور احمد رانا صاحب	لاہور	طاہر احمد ملک صاحب	میر پور خاص	سیف علی شاہد صاحب
15	2008ء	لاہور	طاہر احمد ملک صاحب	گوجرانوالہ	منصور احمد رانا صاحب	میر پور خاص	قریشی محمود احمد صاحب
16	2009ء	فیصل آباد	عظمت حسین شہزاد صاحب	لاہور	طاہر احمد ملک صاحب	گوجرانوالہ	منصور احمد رانا صاحب
17	2010ء	فیصل آباد	عظمت حسین شہزاد صاحب	گوجرانوالہ	منصور احمد رانا صاحب	سکھر	ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ صاحب
18	2011ء	فیصل آباد	عظمت حسین شہزاد صاحب	گوجرانوالہ	عبدالحمید گوندل صاحب	ڈیرہ غازیخان	بشارت اللہ مہر صاحب
19	2012ء	لاہور	بریگیڈیئر عبدالغفور احسان صاحب	فیصل آباد	عظمت حسین شہزاد صاحب	سکھر	ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ صاحب
20	2013ء	گوجرانوالہ	عبدالحمید گوندل صاحب	لاہور	بریگیڈیئر عبدالغفور احسان صاحب	فیصل آباد	عظمت حسین شہزاد صاحب
21	2014ء	لاہور	مجید احمد بشیر صاحب	گوجرانوالہ	عبدالحمید گوندل صاحب	فیصل آباد	عظمت حسین شہزاد صاحب

اسناد خوشنودی حاصل کرنیوالے اضلاع 1968ء تا 2014ء

قیادت عمومی

نمبر شمار	سال	اول ضلع	ناظم ضلع	دوم ضلع	ناظم ضلع	سوم ضلع	ناظم ضلع
1	1968ء	کراچی	محمد شفیع خان صاحب	پشاور	چوہدری رکن الدین صاحب		
2	1969ء	کراچی	محمد شفیع خان صاحب	پشاور	چوہدری رکن الدین صاحب	لائکپور	پیر عبدالرحمٰن صاحب
3	1970ء	لاہور	ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب	لائکپور	پیر عبدالرحمٰن صاحب	کراچی	محمد شفیع خانصاحب
4	1971ء	لائکپور	چوہدری احمد دین خانصاحب	لاہور	ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب	کراچی	مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب
5	1972ء	لائکپور	چوہدری احمد دین خانصاحب	کراچی	کیپٹن سید افتخار حسین صاحب	لاہور	ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب
6	1973ء	لائکپور	چوہدری احمد دین خانصاحب	کراچی	کیپٹن سید افتخار حسین صاحب	لاہور	ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب
	1974ء	اسناد تقسیم نہیں ہوئیں۔					
7	1975ء	لائکپور	چوہدری احمد دین خانصاحب	کراچی	کیپٹن سید افتخار حسین صاحب	لاہور	ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب
	1976ء	اجتماع نہیں ہوا۔					
8	1977ء	فیصل آباد	چوہدری احمد دین صاحب	سیالکوٹ	بابو قاسم دین صاحب	-	-

9	1978ء	فیصل آباد، کراچی	چوہدری احمد دین صاحب، نعیم احمد خانصاحب	لاہور	ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب	گجرات	سید رفیق احمد صاحب
10	1979ء	فیصل آباد	چوہدری احمد دین صاحب	کراچی	نعیم احمد خان صاحب	سیالکوٹ گجرات	حضرت بابو قاسم دین صاحب، سید رفیق احمد صاحب
11	1980ء	فیصل آباد	چوہدری احمد دین خان صاحب	کراچی	نعیم احمد خان صاحب	گجرات	سید رفیق احمد شاہ صاحب
12	1981ء	فیصل آباد	چوہدری احمد دین خان صاحب	کراچی	نعیم احمد خان صاحب	سرگودھا	چوہدری غلام رسول صاحب
13	1982ء	کراچی	نعیم احمد خان صاحب	گجرات	سید رفیق احمد شاہ صاحب	لاہور	ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب
14	1983ء	کراچی	نعیم احمد خان صاحب	گجرات	سید رفیق احمد شاہ ساحب	لاہور	ملک عبداللطیف ستکوہی صاحب
	1984-85ء	بوجہ ہنگامی حالات ان سالوں میں اسنادِ خوشنودی کا فیصلہ نہیں کیا گیا۔					
15	1986ء	لاہور	کرنل دلدار احمد صاحب	کراچی	نعیم احمد خان صاحب	فیصل آباد	چوہدری مقصود احمد صاحب
16	1987ء	فیصل آباد	چوہدری مقصود احمد صاحب	لاہور	کرنل دلدار احمد صاحب	اوکاڑہ	چوہدری محمد حسین گل صاحب
17	1988ء	کراچی	نعیم احمد خان صاحب	لاہور	کرنل دلدار احمد صاحب	سیالکوٹ	جلال الدین شاد صاحب
18	1989ء	لاہور	کرنل دلدار احمد صاحب	کراچی	نعیم احمد خان صاحب	اسلام آباد	محمود احمد بھلر صاحب
19	1990ء	کراچی	نعیم احمد خان صاحب	لاہور	طاہر احمد ملک صاحب	چکوال	ملک عبدالعزیز صاحب

20	1991ء	کراچی	نعیم احمد خان صاحب	لاہور	طاہر احمد ملک صاحب	راجن پور	چوہدری علی محمد صاحبؒ
21	1992ء	کراچی	نعیم احمد خان صاحب	لاہور	طاہر احمد ملک صاحب	اسلام آباد	چوہدری محمد عبدالوہاب صاحب
22	1993ء	اسلام آباد	چوہدری محمد عبد الوہاب صاحب	لاہور	طاہر احمد ملک صاحب	چکوال	ملک عبدالعزیز صاحب
23	1994ء	کراچی	نعیم احمد خان صاحب	راجن پور	چوہدری علی محمد صاحب	اسلام آباد	چوہدری عبدالواحد صاحب ورک
24	1995ء	کراچی	نعیم احمد خان صاحب	مظفر گڑھ	محمود مجیب اصغر صاحب	اسلام آباد	چوہدری عبدالواحد صاحب ورک
25	1996ء	اسلام آباد	چوہدری عبد الواحد صاحب ورک	راجن پور	چوہدری علی محمد صاحب	راولپنڈی	چوہدری مبارک احمد صاحب
26	1997ء	اسلام آباد	چوہدری عبد الواحد صاحب ورک	راولپنڈی	چوہدری مبارک احمد صاحب	فیصل آباد	عبدالرحمٰن سیفی صاحب
27	1998ء	اسلام آباد	چوہدری عبد الواحد صاحب	لاہور	طاہر احمد ملک صاحب	راولپنڈی	چوہدری مبارک احمد صاحب
28	1999ء	کراچی	قریشی محمود احمد صاحب	اسلام آباد	چوہدری عبدالواحد صاحب ورک	راولپنڈی	چوہدری مبارک احمد صاحب
29	2000ء	کراچی	محمود احمد قریشی صاحب	اسلام آباد	چوہدری عبدالواحد صاحب ورک	سانگھڑ	رانا محمد سلیم صاحب
30	2001ء	لاہور	طاہر احمد ملک صاحب	اسلام آباد	چوہدری عبدالواحد ورک صاحب	ڈیرہ غازیخان	عبدالقدیر طاہر صاحب

31	2002ء	اسلام آباد	چوہدری عبدالواحد صاحب ورک	لاہور کراچی	طاہراحمد ملک صاحب قریشی محمود احمد صاحب	راولپنڈی	چوہدری مبارک احمد صاحب
32	2003ء	کراچی	قریشی محمود احمد صاحب	حافظ آباد	ڈاکٹر چوہدری ناصراحمد جاوید صاحب	میرپور خاص	ناصراحمد واہلہ صاحب
33	2004ء	لاہور	منیر مسعود صاحب	کراچی	قریشی محمود احمد صاحب	سانگھڑ	رانا سلیم احمد صاحب
34	2005ء	سانگھڑ	رانا سلیم احمد صاحب	حافظ آباد	چوہدری ناصراحمد جاوید صاحب	میرپور خاص	ناصراحمد واہلہ صاحب
35	2006ء	لاہور	چوہدری منیر مسعود صاحب	کراچی	قریشی محمود احمد صاحب	سیالکوٹ	عبدالحمید گوندل صاحب
36	2007ء	لاہور	چوہدری منیر مسعود صاحب	سیالکوٹ	عبدالحمید گوندل صاحب	کراچی	چوہدری منیر احمد صاحب
37	2008ء	لاہور	چوہدری منیر مسعود صاحب	کراچی	چوہدری منیر احمد صاحب	سیالکوٹ	عبدالحمید گوندل صاحب
38	2009ء	سیالکوٹ	عبدالحمید گوندل صاحب	لاہور	چوہدری منیر مسعود صاحب	کراچی	چوہدری منیر احمد صاحب
39	2010ء	کراچی	چوہدری منیر احمد صاحب	لاہور	چوہدری منیر مسعود صاحب	فیصل آباد	ملک محمد سجاد اکبر صاحب
40	2011ء	کراچی	چوہدری منیر احمد صاحب	لاہور	چوہدری منیر مسعود صاحب	ننکانہ صاحب	رفیع احمد طاہر صاحب
41	2012ء	لاہور	چوہدری منیر مسعود صاحب	کراچی	چوہدری منیر احمد صاحب	فیصل آباد	چوہدری فرید احمد صاحب
42	2013ء	کراچی	چوہدری منیر احمد صاحب	لاہور	چوہدری منیر مسعود صاحب	اسلام آباد	خالد سیف اللہ صاحب
43	2014ء	کراچی	چوہدری منیر احمد صاحب	لاہور	چوہدری منیر مسعود صاحب	ساہیوال	سلطان احمد ظفر صاحب

فہرست اراکین خصوصی مجلس انصاراللہ پاکستان 1943ء تا 2015ء

مرتبہ: مکرم راشد حسین ارشد صاحب

1943ء تا 1950ء

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب	مکرم ابوالہاشم صاحب	حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب	

1951ء تا 1954ء

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب	حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب	حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب

1955ء

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب	حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب
حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب	حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب

1956ء تا 1960ء

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب	حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب
حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب	حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب
مکرم سید ولی اللہ شاہ صاحب	

1961ء تا 1963ء

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب	حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب
حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب	حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب

1964ء تا 1966ء

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب	حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب	حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب

1967ء تا 1973ء

حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب	حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب

1974ء تا 1975ء

محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب	حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب

1976ء تا 1978ء

حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب	حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب
حضرت مرزا عبدالحق صاحب	حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب

1979ء

حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب	مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
محترم شیخ محمد احمد مظہر صاحب	حضرت مرزا عبدالحق صاحب
حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب

1980ء

حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب	حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب
حضرت مرزا عبدالحق صاحب	مکرم مولانا عبدالمالک خان صاحب
مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب	مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب

مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب

1981ء

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب	حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب
حضرت مرزا عبد الحق صاحب	مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب
محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب	مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب
مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب	مکرم چوہدری احمد افتخار صاحب
مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب	

1982ء

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب	مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب
مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب	مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب	مکرم مولانا عبد الوہاب بن آدم صاحب
مکرم چوہدری احمد مختار صاحب	مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب
مکرم مظفر احمد ظفر صاحب	مکرم یحییٰ پنتو صاحب
مکرم سوینڈ ہینسن صاحب	

1983ء

مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب	مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب	مکرم مظفر احمد ظفر صاحب
مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب	مکرم مولانا عبد الوہاب بن آدم صاحب
مکرم سوینڈ ہینسن صاحب	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب
مکرم یحییٰ پنتو صاحب	مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب

1984ء

حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب	حضرت صوفی غلام محمد صاحب
مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب	مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
مکرم چوہدری احمد مختار صاحب	مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب
مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب	مکرم مولانا عبد الوہاب بن آدم صاحب

1985ء

مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب	مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
مکرم چوہدری احمد مختار صاحب	مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
مکرم مولانا عبد الوہاب بن آدم صاحب	

1986ء

حضرت مرزا عبد الحق صاحب	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب
مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب	مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
حضرت مولوی محمد حسین صاحب	مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
مکرم یحییٰ پنتو صاحب	مکرم مولانا عبد الوہاب بن آدم صاحب
مکرم سوینڈ ہینسن صاحب	مکرم مظفر احمد ظفر صاحب

●	مکرم چوہدری ہدایت اللہ بنگلوی صاحب	●	مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب
●	مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب		

1987ء

●	حضرت مرزا عبدالحق صاحب	●	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب
●	مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب	●	مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
●	حضرت مولوی محمد حسین صاحب	●	مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
●	مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب	●	مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب
●	مکرم چوہدری ہدایت اللہ بنگلوی صاحب	●	مکرم مظفر احمد ظفر صاحب
●	مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب	●	مکرم شریف احمد لوئس صاحب

1988ء

●	حضرت مرزا عبدالحق صاحب	●	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب
●	مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب	●	مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
●	حضرت مولوی محمد حسین صاحب	●	مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
●	مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب	●	مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب
●	مکرم مولانا ہدایت اللہ بنگلوی صاحب	●	مکرم مظفر احمد ظفر صاحب
●	مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب	●	مکرم شریف احمد لوئس صاحب
●	مکرم ھبۃ النور فرہاکن صاحب	●	مکرم عبدالسلام میڈیسن صاحب

1989ء

●	حضرت مرزا عبدالحق صاحب	●	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب
●	مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب	●	مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
●	حضرت مولوی محمد حسین صاحب	●	مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب
●	مکرم سوینڈ ہینسن صاحب	●	مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب
●	مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب	●	مکرم ہدایت اللہ بنگلوی صاحب
●	مکرم مظفر احمد ظفر صاحب	●	مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب
●	مکرم شریف احمد لوئس صاحب	●	مکرم ھبۃ النور فرہاکن صاحب
●	مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب		

1990ء

●	حضرت مرزا عبدالحق صاحب	●	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب
●	مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب	●	مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب
●	حضرت مولوی محمد حسین صاحب		

1991ء تا 1994ء

●	حضرت مرزا عبدالحق صاحب	●	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب
●	مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب	●	مکرم صوفی بشارت رحمٰن صاحب
●	حضرت مولوی محمد حسین صاحب		

1995ء

●	حضرت مرزا عبدالحق صاحب	●	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب
●	مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب	●	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

1996ء

●	حضرت مرزا عبدالحق صاحب	●	مکرم چوہدری احمد مختار صاحب
●	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب		

1997ء

●	حضرت مرزا عبدالحق صاحب	●	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

1998ء

●	حضرت مرزا عبدالحق صاحب	●	مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب
●	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب	●	مکرم حضرت میاں جان محمد صاحب

1999ء

●	حضرت مرزا عبدالحق صاحب	●	مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب
●	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب		

2000ء تا 2003ء

●	حضرت مرزا عبدالحق صاحب	●	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب
●	مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب	●	مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب

2004ء

●	حضرت مرزا عبدالحق صاحب	●	مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
●	مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب	●	مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب
●	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب		

2005ء تا 2006ء

●	حضرت مرزا عبدالحق صاحب	●	مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
●	مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب	●	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

2007ء تا 2009ء

●	مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب	●	مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
●	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب	●	

2010ء

●	مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب	●	مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
●	مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب	●	مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب

2011ء تا 2015ء

●	مکرم چوہدری حمیداللہ صاحب	●	مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
●	مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب	●	مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب

جانی قربانی اور انصاراللہ

مکرم دانا ادسال احمد صاحب

(نوٹ: زیرنظر کالم میں دشمن کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرنے والے انصار کا ذکر مجلس انصاراللہ کے قیام کے بعد سے کیا گیا ہے)

مکرم حضرت الحاج میراں بخش صاحب۔ اگست 1940ء۔ انبالہ ہندوستان۔ مکرم صوبیدار خوشحال خان صاحب 29رمئی 1942ء۔ صوابی مردان۔ مکرم ڈاکٹر میجر محمود احمد صاحب۔ 1948ء۔ کوئٹہ۔ مکرم محمد اکرم خان صاحب۔ 10ر جنوری 1950ء۔ چارسدہ۔ مکرم مولوی عبدالغفور صاحب۔ 21ر ستمبر 1950ء۔ ضلع ہزارہ۔ مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب۔ یکم اکتوبر 1950ء۔ اوکاڑہ۔ مکرم چوہدری بدرالدین صاحب۔ 10ر اکتوبر 1950ء۔ راولپنڈی۔ مکرم محمد حسین باجوہ صاحب 22رفروری 1952ء۔ خیر پور سندھ۔ مکرم داؤد جان صاحب۔ فروری 1956ء۔ خیبر پختونخواہ۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب۔ 29رجون 1956ء۔ کوہاٹ۔ مکرم ڈاکٹر محمد احمد خان صاحب۔ 29رجون 1956ء۔ کوہاٹ۔ مکرم مولوی عبدالحق نور صاحب۔ 21رنومبر 1966ء۔ خیر پور سندھ۔ مکرم محمد افضل صاحب کھوکھر۔ یکم جون 1974ء۔ گوجرانوالہ۔ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب۔ یکم جون 1974ء۔ گوجرانوالہ۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب۔ 2رجون 1974ء۔ گوجرانوالہ۔ مکرم غلام قادر صاحب۔ 2رجون 1974ء۔ گوجرانوالہ۔ مکرم صوبیدار غلام سرور صاحب۔ 9رجون 1974ء۔ ٹوپی ضلع مردان۔ مکرم محمد فخرالدین بھٹی صاحب۔ 11رجون 1974ء۔ ایبٹ آباد۔ مکرم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد۔ 29رستمبر 1974ء۔ ربوہ۔ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب۔ 26رستمبر 1976ء۔ سیالکوٹ۔ مکرم مولوی نوراحمد صاحب آف کوریل کشمیر۔ 5راپریل 1979ء۔ کوریل کشمیر۔ مکرم منشی علم الدین صاحب۔ 13راگست 1979ء۔ کوٹلی آزاد کشمیر۔ مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب۔ 19رفروری 1982ء۔ پنوں عاقل۔ مکرم عبدالحکیم صاحب ابڑو۔ 16ر اپریل 1983ء۔ لاڑکانہ۔ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب۔ 18رستمبر 1983ء۔ اوکاڑہ۔ مکرم قریشی عبدالرحمٰن۔ یکم مئی 1984ء۔ سکھر۔ مکرم ڈاکٹر انعام الرحمٰن انور صاحب۔ 15رمارچ 1985ء۔ سکھر۔ مکرم ڈاکٹر عبدالقادر چینی صاحب۔ 9ر جون 1985ء۔ حیدرآباد۔ مکرم چوہدری محمود احمد اٹھوال صاحب۔ 29رجولائی 1985ء۔ پنوں عاقل۔ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب۔ 10راگست 1985ء۔ امریکہ۔ مکرم چوہدری عبدالرزاق صاحب۔ 7راپریل 1986ء۔ نواب شاہ۔ مکرم مرزا منور بیگ صاحب۔ 18راپریل 1986ء۔ لاہور۔ مکرم سید قمرالحق صاحب۔ 11رمئی 1986ء۔ سکھر۔ مکرم بابو محمد عبدالغفار صاحب۔ 9رجولائی 1986ء۔ حیدرآباد سندھ۔ مکرم غلام ظہیر احمد صاحب۔ 25رفروری 1987ء۔ جہلم۔ مکرم ڈاکٹر عبدالقدیر جدران صاحب۔ 2راگست 1989ء۔ نواب شاہ۔ مکرم ڈاکٹر عبدالقدوس جدران صاحب۔ 28رستمبر

1989ء۔نواب شاہ۔مکرم قاضی بشیر احمد کھوکھر صاحب۔17/جولائی 1990ء۔شیخوپورہ۔مکرم نصیر احمد علوی صاحب۔ 17/نومبر 1990ء۔نواب شاہ۔مکرم ملک محمد دین صاحب۔24/نومبر 1991ء۔دوران اسیری جیل میں۔مکرم عبدالمجید صاحب۔25/جنوری 1994ء۔نیروبی۔پروفیسر مکرم ڈاکٹر نسیم بابر صاحب۔10/اکتوبر 1994ء۔اسلام آباد۔مکرم سلیم احمد پال صاحب۔10/نومبر 1994ء۔کراچی۔مکرم ماسٹر انور حسین صاحب ابڑو۔19/دسمبر 1994ء۔لاڑکانہ۔مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب۔9/اپریل 1995ء۔شب قدر مردان۔مکرم مبارک احمد شرما صاحب۔3/مئی 1995ء۔ سندھ۔مکرم اے ٹی ایم حق صاحب۔21/مئی 1995ء۔بنگلہ دیش۔مکرم چوہدری عتیق احمد باجوہ صاحب۔19/جون 1997ء۔وہاڑی۔مکرم مظفر احمد شرما صاحب۔12/دسمبر 1997ء۔سندھ۔مکرم میاں محمد اکبر اقبال صاحب۔15/ فروری 1998ء۔مکرم محمد ایوب اعظم صاحب۔7/جولائی 1998ء۔واہ کینٹ راولپنڈی۔مکرم ملک نصیر احمد صاحب 4/اگست 1998ء۔وہاڑی۔مکرم نذیر احمد بھکیو صاحب۔10/اکتوبر 1998ء۔نواب شاہ۔عبدالرشید شریف صاحب۔ 30/اکتوبر 1998ء۔لاہور۔مکرم ملک اعجاز احمد صاحب۔یکم دسمبر 1998ء۔وزیر آباد۔مکرم سبحان مُوٹل صاحب۔ 18/اکتوبر 1999ء۔بنگلہ دیش۔مکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب۔ 18/اکتوبر 1999ء۔بنگلہ دیش۔مکرم ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب۔17/جنوری 2000ء۔فیصل آباد۔مکرم مولانا عبدالرحیم نو احمدی صاحب۔15/اپریل 2000ء۔لدھیانہ بھارت۔چوہدری عبداللطیف صاحب اٹھوال۔8/جون 2000ء۔شیخوپورہ۔مکرم عطاء اللہ صاحب۔30/اکتوبر 2000ء۔گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔مکرم غلام محمد صاحب۔30/اکتوبر 2000ء۔گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ۔مکرم نذیر صاحب۔10/نومبر 2000ء۔تخت ہزارہ ضلع سرگودھا۔چوہدری عبدالرحیم مجاہد صاحب۔9/مئی 2001ء۔ساہیوال۔ مکرم پاپو حسن صاحب۔22/جون 2001ء۔انڈونیشیا۔مکرم شیخ نذیر احمد صاحب 28/جولائی 2001ء۔فیصل آباد۔مکرم چوہدری نور احمد صاحب 14/ستمبر 2001ء۔نارووال۔مکرم غلام مصطفیٰ محسن صاحب 10/جنوری 2002ء۔ٹوبہ ٹیک سنگھ۔مکرم ڈاکٹر رشید احمد صاحب 9/نومبر 2002ء۔رحیم یار خاں۔مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ 25/فروری 2003ء۔راجن پور۔

☆

خیرات کر اب ان کی رہائی مرے آقا

تمام انصار اپنی دعاؤں میں اسیران راہ مولیٰ کو یاد رکھیں۔ان دنوں مکرم طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ صاحب پرنٹر ماہنامہ انصاراللہ اسیری کاٹ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ جلد ان کی باعزت رہائی کے سامان مہیا فرمائے۔آمین

عہد خلافت خامسہ کے جام شہادت نوش فرمانے والے

مکرم فرحان احمد ذکاء صاحب

مکرم بریگیڈیئر افتخار احمد میر صاحب۔ 17رجولائی 2003ء۔راولپنڈی۔مکرم برکت اللہ صاحب منگلا۔ 21راگست 2004ء۔سرگودھا۔مکرم وسیم احمد صاحب۔12رستمبر 2005ء۔کوئٹہ۔مکرم محمد اسلم کلہ صاحب۔مکرم یاسر احمد کلہ صاحب۔مکرم راجہ الطاف محمود صاحب۔مکرم احمد وحید صاحب۔مکرم راجہ عبدالمجید صاحب۔مکرم راجہ لہراسپ خان صاحب۔مکرم راجہ محمد اشرف صاحب۔مکرم راجہ عابد محمود صاحب۔اکتوبر 2005ء۔مونگ منڈی بہاؤالدین۔مکرم محمد اقبال صاحب۔6رنومبر 2005ء۔شیخوپورہ۔مکرم نعیم محمود صاحب۔20ردسمبر 2005ء۔سیالکوٹ۔مکرم منور احمد صاحب۔ 21راگست 2006ء۔گجرات۔مکرم ڈاکٹر مجیب الرحمٰن پاشا صاحب۔7رمئی 2006ء۔سانگھڑ۔مکرم شیخ رفیق احمد صاحب۔19رمئی 2006ء۔کراچی۔مکرم محمد اشرف صاحب۔یکم اپریل 2007ء۔منڈی بہاؤالدین۔مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب۔7راپریل 2007ء۔قصور۔مکرم ڈاکٹر حمید اللہ صاحب۔20رستمبر 2007ء۔کراچی۔مکرم ڈاکٹر شیخ مبشر احمد صاحب۔26رمبر 2007ء۔کراچی۔مکرم ہمایوں وقار صاحب۔7ردسمبر 2007ء۔شیخوپورہ۔مکرم بشارت احمد صاحب مغل۔24رفروری 2008ء۔کراچی۔مکرم ڈاکٹر غلام سرور صاحب۔19رمارچ 2008ء۔سنگھ نزدا چینی پایاں ضلع پشاور۔مکرم ڈاکٹر عبدالمنان صدیقی صاحب۔8رستمبر 2008ء۔میر پور خاص۔مکرم سیٹھ محمد یوسف صاحب۔9رستمبر 2008ء۔نواب شاہ۔مکرم شیخ سعید احمد صاحب۔13رستمبر 2008ء۔کراچی۔مکرم محمد غفنفر چٹھہ صاحب۔18رنومبر 2008ء۔بورے والا۔مکرم سعید احمد صاحب۔19رجنوری 2009ء۔حیدرآباد۔مکرم مبشر احمد صاحب۔20رفروری 2009ء۔کراچی۔مکرم ڈاکٹر شیراز احمد باجوہ صاحب۔14رمارچ 2009ء۔ملتان۔مکرم میاں لئیق احمد صاحب۔ 29رمئی 2009ء۔فیصل آباد۔مکرم خالد رشید صاحب۔مکرم ظفر اقبال صاحب۔24رجون 2009ء۔کوئٹہ۔مکرم رانا عطاء الکریم صاحب۔6راگست 2009ء۔ملتان۔مکرم محمد اعظم صاحب فاروقی۔26رستمبر 2009ء۔اوچ شریف بہاولپور۔مکرم ذوالفقار صاحب۔11راکتوبر 2009ء۔کوئٹہ۔مکرم رانا محمد سلیم صاحب۔26رنومبر 2009ء۔سانگھڑ۔ مکرم پروفیسر محمد یوسف صاحب۔5رجنوری 2010ء۔رچنا ٹاؤن لاہور۔مکرم سمیع اللہ صاحب۔3رفروری 2010ء۔احمد پور شہداد پور۔مکرم شیخ اشرف پرویز صاحب۔مکرم شیخ مسعود جاوید صاحب۔مکرم شیخ آصف محمود صاحب۔یکم اپریل 2010ء۔فیصل آباد۔مکرم حفیظ اللہ صاحب شاکر۔19رمئی 2010ء۔کراچی۔

شہدائے لاہور (28رمئی 2010ء لاہور)

مکرم شیخ منیر احمد صاحب۔مکرم میجر جنرل (ر) ناصر احمد چوہدری صاحب۔مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب۔مکرم محمد اشرف بلال

صاحب۔ مکرم کیپٹن (ر) مرزا نعیم الدین صاحب۔ مکرم مرزا اکرم بیگ صاحب۔ مکرم منور احمد خان صاحب۔ مکرم مسعود احمد اختر صاحب۔ مکرم پروفیسر عبدالودود صاحب۔ مکرم محمد انور صاحب۔ مکرم ملک انصار الحق صاحب۔ مکرم سردار افتخار الغنی صاحب۔ مکرم عبدالرشید ملک صاحب۔ مکرم محمد رشید ہاشمی صاحب۔ مکرم مظفر احمد صاحب۔ مکرم میاں مبشر احمد صاحب۔ مکرم فدا حسین صاحب۔ مکرم خاور ایوب صاحب۔ مکرم شیخ محمد یونس صاحب۔ مکرم حاجی محمد اکرم ورک صاحب۔ مکرم میاں لئیق احمد صاحب۔ مکرم ملک مقصود احمد صاحب۔ مکرم چوہدری محمد احمد صاحب۔ مکرم الیاس احمد اسلم قریشی صاحب۔ مکرم طاہر محمود احمد صاحب۔ مکرم سید ارشاد علی صاحب۔ مکرم چوہدری محمد مالک صاحب چدھڑ۔ مکرم شیخ ساجد نعیم صاحب۔ مکرم سید لئیق احمد صاحب۔ مکرم محمد اشرف بھلر صاحب۔ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب۔ مکرم خلیل احمد سولنگی صاحب۔ مکرم چوہدری اعجاز نصر اللہ خان صاحب۔ مکرم چوہدری حفیظ احمد کاہلوں صاحب۔ مکرم مرزا ظفر احمد صاحب۔ مکرم مرزا محمود احمد صاحب۔ مکرم شیخ محمد اکرم اطہر صاحب۔ مکرم میاں منیر عمر صاحب۔ مکرم طارق بشیر صاحب۔ مکرم ارشد محمود بٹ صاحب۔ مکرم محمد حسین ملہی صاحب۔ مکرم ملک زبیر احمد صاحب۔ مکرم چوہدری محمد نواز ججہ صاحب۔ مکرم شیخ مبشر احمد صاحب۔ مکرم نثار احمد صاحب۔ مکرم ڈاکٹر اصغر یعقوب خان صاحب۔ مکرم محمد سعید درد صاحب۔ مکرم محمد یحییٰ خان صاحب۔ مکرم لعل خان صاحب۔ مکرم ظفر اقبال صاحب۔ مکرم عتیق الرحمان ظفر صاحب۔ مکرم محمود احمد صاحب۔ مکرم منور احمد قیصر صاحب۔ مکرم محمود احمد شاد صاحب۔ مکرم ملک وسیم احمد صاحب۔ مکرم نذیر احمد صاحب۔ مکرم محمد حسین صاحب۔ 28رمئی 2010ء لاہور۔ مکرم مرزا محمد امین صاحب۔ 31رمئی 2010ء۔ لاہور۔ مکرم نعمت اللہ صاحب۔ 31رمئی 2010ء۔ نارووال۔ مکرم ڈاکٹر نجم الحق صاحب۔ 17راگست 2010ء۔ اورنگی ٹاؤن کراچی۔ مکرم پیر حبیب الرحمٰن صاحب۔ 19راگست 2010ء۔ سانگھڑ۔ مکرم شیخ عامر رضا صاحب۔ 3رستمبر 2010ء۔ مردان۔ مکرم نصیر احمد بٹ صاحب۔ 8رستمبر 2010ء۔ سمن آباد فیصل آباد۔ مکرم شیخ محمود احمد صاحب۔ 8رنومبر 2010ء۔ مردان۔ مکرم شیخ عمر جاوید صاحب۔ 23ردسمبر 2010ء۔ مردان۔ مکرم نسیم احمد بٹ صاحب۔ 4رستمبر 2011ء۔ سمن آباد فیصل آباد۔ مکرم ماسٹر رانا دلاور حسین صاحب۔ یکم اکتوبر 2011ء۔ کجر۔ شیخوپورہ۔ مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب۔ 29رفروری 2012ء۔ نواب شاہ سندھ۔ مکرم مقصود احمد صاحب۔ 7رمارچ 2012ء۔ نواب شاہ سندھ۔ مکرم عبدالقدوس صاحب۔ 30رمارچ 2012ء۔ ربوہ۔ مکرم طارق احمد صاحب۔ 17رمئی 2012ء۔ لیہ۔ مکرم نعیم احمد گوندل صاحب۔ 19رجولائی 2012ء۔ اورنگی ٹاؤن۔ کراچی۔ مکرم راؤ عبدالغفار صاحب۔ 6رستمبر 2012ء۔ بلدیہ ٹاؤن۔ کراچی۔ مکرم محمد نواز صاحب۔ 11رستمبر 2012ء۔ اورنگی ٹاؤن۔ کراچی۔ مکرم خواجہ ظہور احمد صاحب۔ 4راکتوبر 2012ء۔ سیٹلائٹ ٹاؤن۔ سرگودھا۔ مکرم ریاض بسرا صاحب۔ 18راکتوبر 2012ء۔ گھٹالیاں۔ سیالکوٹ۔ مکرم راجہ عبدالحمید خان صاحب۔ مکرم بشیر احمد صاحب۔ 23راکتوبر 2012ء۔ بلدیہ ٹاؤن۔ کراچی۔ مکرم منظور احمد صاحب۔ 11رنومبر 2011ء۔ کوئٹہ۔ مکرم حامد سمیع صاحب۔ 11رجون 2013ء۔ کراچی۔ مکرم ڈاکٹر سید طاہر احمد صاحب۔ 31راگست 2013ء۔ کراچی۔ مکرم بشیر احمد کیانی صاحب۔ یکم نومبر 2013ء۔ کراچی۔ مکرم خلیل احمد صاحب۔ 16رمئی 2014ء۔ شیخوپورہ۔ مکرم ڈاکٹر مہدی علی قمر صاحب۔ 26رمئی 2014ء۔ ربوہ۔ مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب۔ 22رستمبر 2014ء۔ میرپورخاص۔ سندھ۔ مکرم لطیف عالم بٹ صاحب۔ 14راکتوبر 2014ء۔ کامرہ، اٹک۔

مجلس انصار اللہ میں آنے کے بعد

انصار میں وقوع پذیر ہونے والی مثبت اور پاک تبدیلیاں

مکرم فخر الحق شمس صاحب

گزشتہ 75 سالوں میں اس مجلس نے جو کامیابی اور عروج حاصل کیا وہ قابل تعریف ہے۔ یہ کامیابی محض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حاصل ہوئی ہے اور حقیقت یہ بھی ہے کہ اس مجلس کے قیام واستحکام کا سہرا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے سر پر ہے کیونکہ آپ ہی اس مجلس کے سب سے پہلے رکن تھے۔

ابتداء ہی سے حضرت مصلح موعود نے انصار اللہ کی تنظیم کو ایسی ہدایات ونصائح سے نوازا جس کی بدولت یہ تنظیم بہت جلد اپنے پیروں پر کھڑی ہوگئی۔ جماعت کے جید علماء اور بزرگان کو اس تنظیم کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے لئے مقرر فرمایا۔ جنہوں نے دن رات کی محنت سے حضور کی ہدایات کے مطابق مجلس انصار اللہ کو ترقیات کی منازل سے روشناس کرایا۔ جہاں انہوں نے اپنے علم، عمل، محنت اور دانشمندی سے مختلف امور سرانجام دیئے وہاں اس تنظیم کی برکت سے انہیں اپنی خوبیوں کو بھی صیقل کرنے کا موقع ملا۔ مجلس انصار اللہ کے ابتدائی ممبران میں درج ذیل بزرگان شامل تھے۔ جو سیرت وکردار کے لحاظ سے مثالی اور قابل تقلید تھے۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب، حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیال، حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت میر محمد اسحاق صاحب، حضرت مولوی ذوالفقار علی خان صاحب، حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد، حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب، حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب، محترم مولانا ابوالعطا صاحب، محترم مولوی قمر الدین صاحب اور محترم مولانا ظہور حسین صاحب وغیرہ۔ انصار بھائیوں نے اپنی جان، مال اور وقت کی قربانیوں سے گلستان احمدیت کو رونق بخشی اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔

تمام خلفاء سلسلہ نے اپنے اپنے دور میں اس مجلس کی آبیاری کی اور اپنی قیمتی نصائح اور پُر معارف ارشادات سے پروان چڑھایا۔ آج کے دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبات، خطابات اور انصار اللہ کے نام اپنے پیغامات میں وقت کے تقاضا کے مطابق انصار اللہ کو اپنی زندگیاں قرآنی تعلیمات کے مطابق گزارنے، تقویٰ اختیار کرنے، حقوق اللہ، حقوق العباد کی ادائیگی، عملی اصلاح، حسن خلق اور نرمی کے ساتھ نئی نسل کی تربیت کرنے اور خلافت سے وابستگی اور استحکام پیدا کرنے جیسی ہدایات سے نوازا۔ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے انصار بھائیوں نے اپنے اندر وہ تبدیلیاں پیدا کیں اور وہ نمونہ دکھایا جو انصار کی زندگی میں انقلاب لے آیا۔ اس مجلس کا ممبر بننے کے بعد انصار نے اپنی تربیت کرتے ہوئے اگلی نسل کی تبدیلی کی ذمہ داری بھی اٹھائی۔

اگر انفرادی طور پر انصار اللہ کا جائزہ لیا جائے کہ مجلس انصار اللہ میں آنے کے بعد انصار میں کیا مثبت اور پاک تبدیلی پیدا ہوئی تو بہت سی ایسی باتیں ہیں جو اس تنظیم میں شامل ہونے کے بعد ان میں پیدا ہوئیں۔ جن میں پنجوقتہ باجماعت نماز کا التزام، قرآن کریم کی تلاوت وترجمہ سیکھنا اس کی تعلیمات پر عمل اور دوسروں کو اس کی تلقین کرنا اور پڑھانا، خلافت احمدیہ سے وابستگی، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی، وقف اولاد یعنی حضرت مصلح موعود کی تحریک پر اپنی اولاد کو وقف کر دیا، مالی قربانی میں لبیک، اطاعت میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانا۔ نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن کے تحت تحریک عطیہ چشم میں ہزاروں انصار نے حصہ لیا اور بعد از وفات اپنی

آنکھوں کے عطیہ سے نابینا افراد کی بینائی بحال کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ الغرض مجلس انصاراللہ میں آنے کے بعد انصار میں وقوع پذیر ہونے والی لاتعداد تبدیلیاں ہیں جن کو ضبط تحریر میں لانا محال ہے۔ اس سے حضرت مصلح موعود کی دور رس نگاہ کا پتہ چلتا ہے جس نے جماعتی نظام میں شامل ہونے والوں کو عمروں کے لحاظ سے مختلف تنظیموں کا حصہ بنا دیا تاکہ ہر تنظیم حسب مراتب تعلیم وتربیت کا سلسلہ چلائے اور احباب وخواتین کو اپنی خصوصیات صیقل کرنے کا موقع ملے۔ انفرادی طور پر انصار میں وقوع پذیر ہونے والی تبدیلیوں کا کسی حد تک احاطہ کرنے کے لئے ہم نے ایک سروے کا اہتمام کیا جس میں چند بزرگان سلسلہ اور ربوہ کے مختلف محلہ جات کے انصار کے تاثرات لئے اور ان میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کا جائزہ لیا۔

اس سروے کے بہت دلچسپ اور ایمان افروز نتائج سامنے آئے۔ بعض انصار تو یہ سن کر کہ ان میں مجلس انصاراللہ نے کیا تبدیلی پیدا کی جذباتی ہوگئے اور اپنی زندگی کے سب نشیب وفراز سے آگاہ کر دیا۔ بعض نے جوش وخروش سے ایک طویل مضمون کی شکل میں لکھ کر کاغذ ہمارے ہاتھ میں تھما دیا۔ اکثر انصار نے تعلق باللہ، قرآن کریم کی تلاوت، جماعتی کاموں میں دلچسپی، ذمہ داری کا احساس، اولاد کی تربیت وغیرہ جیسی مثبت تبدیلیوں کا ذکر کیا۔ انصار کے چنیدہ تاثرات کو اختصار کے ساتھ درج ذیل سطروں میں بیان کیا جاتا ہے۔

☆ **محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، ناظر اعلیٰ وامیر مقامی:** خاکسار نے اپنے عرصہ چار سال میں بطور صدر مجلس انصاراللہ پاکستان، اکثر انصار میں یہ احساس اجاگر ہوتے دیکھا کہ ہماری عمر بڑی ہوگئی ہے اس لئے ہمیں احساس ذمہ داری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

☆ **محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید:** منتظمین اور ادارے خلافت احمدیہ سے حاصل کردہ فیض کی مدد سے ہی قدم آگے بڑھاتے ہیں۔ مجلس انصاراللہ نے بھی اس فیض سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے وافر حصہ لیا ہے۔ اور مجلس انصاراللہ اور اس کے اراکین نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے علمی، اخلاقی اور روحانی لحاظ سے ترقی کی ہے۔

☆ **محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب سابق صدر انصاراللہ پاکستان:** ہمیشہ خلافت کے قریب رہنے کے بعد اب ایک قسم کی دوری کے نتیجے میں اور موت کو قریب محسوس کر کے انصار کا عبادات میں شغف زیادہ محسوس کیا ہے۔

☆ **حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان:** خاکسار نے اپنے چھ سالہ عرصہ صدارت میں انصار میں عموماً اور عہدیداران میں خصوصاً اخلاص ووفا اور قربانی کے شاندار جذبے پروان چڑھتے دیکھے۔ خلافت سے تعلق بڑھنے کے نتیجہ میں حضور انور کے خطبات سن کر جہاں انہوں نے روحانی اور اخلاقی ترقی کی۔ وہاں مالی قربانی میں ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر ہی حضور کی خدمت میں 75 لاکھ کا تحفہ پیش کرنے کی تحریک پر انصار نے دوگنا پیش کر دیا اور اس سے زیادہ وعدے کر دیئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

☆ **مولانا ملک جمیل الرحمٰن رفیق صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر سیکشن ربوہ:** انصاراللہ، جیسا کہ اس نام کا تقاضا ہے، نے خاکسار کو یہی سکھایا ہے کہ ہر دم اور ہر لمحہ اللہ کی توحید اور عظمت کو دنیا میں قائم کرنے اور مقدور بھر تعاون کرنے کے لئے تیار رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توفیق بھی فرماتا ہے۔

☆ **لقمان محمد خان صاحب، وکیل المال اول تحریک جدید:** انصاراللہ کی تنظیم کے گہرے انفرادی اثر کی ایک چھوٹی سی مثال یہ ہے کہ عمر کے چالیس سال پورے ہونے پر ایک دن محترم زعیم صاحب انصاراللہ حلقہ کے نمائندہ نے آکر ماہانہ انفرادی رپورٹ لی جس کے نتیجہ میں ایک خاص احساس، تبدیلی اور ذمہ داری اپنے اندر محسوس کیا کہ واقعی خاکسار حضرت مصلح موعود کی جاری کردہ تنظیم مجلس انصاراللہ کا رکن بن گیا ہے اور اللہ کے انصار میں شامل ہوگیا ہے۔ 1۔ کیا بچوں کو بیت الذکر نماز میں ساتھ لاتے ہیں؟ اس سوال نے تربیت اولاد اور اصلاح کا احساس دلایا۔ 2۔ کیا تہجد ادا کرتے ہیں؟ اس پر احساس ہوا کہ خود نمونہ بن کر اپنی اور دوسروں کی اصلاح (کی طرف توجہ)

کرنی ہے۔ 3۔ کیا ورزش اور سیر کرتے ہیں؟ اس پر احساس ہوا کہ جسمانی صحت کا خیال رکھنا ہے۔

☆ **حافظ راشد جاوید صاحب ناظم دارالقضاء ربوہ:** ایک خادم جب انصاراللہ کی دہلیز پار کرتا ہے تو اس میں متانت، سنجیدگی اور بالغ نظری کا احساس اجاگر ہوتا ہے۔ انسان خود کو بڑا بڑا (عمر کے لحاظ سے) محسوس کرتا ہے۔ مزاج میں ٹھہراؤ آجاتا ہے۔ میں نے بھی یہ تبدیلی محسوس کی۔

☆ **قریشی عبدالحلیم سحر صاحب افسر امانت تحریک جدید:** انصاراللہ کی بابرکت تنظیم نے خاکسار کی زندگی میں غیر معمولی تبدیلی پیدا کی اور زندگی احسن اور کامیاب طریق پر گزارنے کا سلیقہ سکھایا، آنے والی زندگی کے متعلق شعور پیدا ہوا۔ خاص طور پر سپورٹس کے میدان میں انصاراللہ نے ایک نیا ولولہ اور جوش پیدا کیا جس نے عمر کا احساس بالکل نہیں ہونے دیا۔

☆ **حنیف احمد محمود صاحب، قائد اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان:** خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ نے اپنے ممبران میں بہت سی اہم اور انقلابی تبدیلیاں پیدا کی ہیں۔ انصار میں مالی قربانی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔ جن کو دیکھ کر مجھے اصحاب رسول ﷺ کی قربانیاں یاد آتی ہیں۔

☆ **عبدالسمیع خان صاحب، ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ:** انصاراللہ کی فعالیت اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی پاک تبدیلیوں کا تو ایک عالم گواہ ہے۔ اس عمر میں ایک شخص طبعاً بہت تنہائی محسوس کرتا ہے، زندگی بے ربط اور ناکارہ محسوس ہونے لگتی ہے۔ مغربی سوسائٹی تو ایسے بزرگوں کو اولڈ ہومز میں بھیج دیتی ہے۔ مگر احمدیت ایسے لوگوں کو معاشرہ کا کارآمد حصہ بنا کر انصاراللہ کی ذمہ داریاں سپرد کرتی ہے۔ وہ جاگنے اور جگانے کا کام کرنے لگتے ہیں۔ میں ایسے بہت سے عہدیداروں کو جانتا ہوں جو انصاراللہ کا کام چھوڑ دیں تو چند دن میں ناکارہ ہو کر بستر پر چلے جائیں۔ انصاراللہ ایسے لوگوں کے لئے امید ہے، زندگی ہے، روشنی ہے۔

☆ **محمد محمود طاہر صاحب قائد تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ پاکستان:** محبت الٰہی، اطاعت رسولؐ اور خلافت سے وفاداری کا احساس بڑھا اور تربیت اولاد کی ذمہ داری میں پہلے سے بڑھ کر توجہ پیدا ہوئی اور بچوں کو نظام جماعت کے ساتھ وابستہ کرنے کے لئے پہلے سے زیادہ کوشش شروع کی۔ دینی شعار کی پاسداری کے لئے بھی احساس بڑھا۔ مجلس انصاراللہ کے کاموں کے دوران پاکستان بھر میں اراکین انصاراللہ کا خلافت اور نظام کے ساتھ محبت اور قربانی کا جذبہ مشاہدہ کیا۔ جو ازدیاد ایمان کا باعث بنتا ہے۔

☆ **افتخاراللہ سیال صاحب انچارج کمپیوٹر سیکشن تحریک جدید:** انصاراللہ میں آکر میں نے محسوس کیا ہے کہ زندگی کو زیادہ حقیقت پسندانہ طریق پر دیکھنا شروع کیا ہے۔ بچوں کی تربیت کی زیادہ فکر ہوتی ہے۔

☆ **خلیل احمد تنویر صاحب وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ سینئر:** انصاراللہ میں شامل ہونے کے بعد اپنے اندر ایک ذمہ داری کا احساس محسوس کیا اور کوشش کی کہ اپنے تمام دینی و جماعتی کاموں میں کوئی تساہل نہ ہو۔ اسی طرح خلافت سے بھی تعلق کو پہلے سے زیادہ مضبوط کرنے کی سعادت ملی۔

☆ **لئیق احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ:** جہاں تک ممکن ہوا اپنے حلقہ احباب میں قرآن کریم ناظرہ اور بعض مواقع پر قرآن پاک کا ترجمہ بھی احباب جماعت اور احمدی خواتین کو پڑھایا۔ انصاراللہ کا معنی بھی یہ ہے اللہ کے دین کے مددگار۔

☆ **مولانا محمد اعظم اکسیر صاحب:** اٹھارہ برس تک خدمت کی توفیق ملی انصاراللہ نے مجھے بہت کچھ دیا ہے۔ کراچی سے خیبر تک سارے پاکستان کے دورے ہوئے۔ اور ایمان افروز نظارے دیکھے۔

☆ **مظفر احمد درانی صاحب، مربی سلسلہ:** انصاللہ میں قدم رکھنے سے یادِ آخرت کے حوالہ سے انقلاب برپا ہوا۔ انصاراللہ نے مجھے

اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کے لئے کھڑا کر دیا۔

☆ **مجید احمد بشیر صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ لاہور:** خلفائے احمدیت کی رہنمائی میں مجلس انصار اللہ کی کاوشوں کے نتیجہ میں انصار اپنے اوقات، اموال اور جانوں کی قربانی کے ذریعہ دین حق کی اشاعت اور احمدیت کی ترویج کے لئے علمی اور عملی دونوں لحاظ سے دن رات نمایاں طور پر مصروف عمل ہیں۔

☆ **ڈاکٹر ظہیر الدین بٹ صاحب ناظم اعلیٰ علاقہ سکھر:** تمام انصار کو انتہائی ملنسار اور تعاون کرنے والا پایا۔

☆ **چوہدری منیر احمد صاحب ناظم اعلیٰ ضلع کراچی:** کراچی کے انصار میں اطاعت، خدمت خلق، مالی قربانی اور خلافت سے محبت کا جذبہ بہت نمایاں پایا۔

☆ **مرزا امتیاز احمد صاحب ناظم اعلیٰ ضلع حیدر آباد:** انصار اللہ کی تنظیم میں ذمہ داریوں کے اعتبار سے باپ کا درجہ رکھتی ہے جو کہ تربیتی امور کو نبھانے کی ذمہ داری انصار اللہ کے ذمہ ہے۔

☆ **امجد جمیل صاحب ناظم اعلیٰ ضلع فیصل آباد:** تمام انصار کو اسم بامسمّیٰ پایا یعنی واقعی اللہ کی راہ میں بے لوث مدد کرنے والے۔ اس معاونت سے اتنا حوصلہ ملا کہ میں اپنے آپ کو جوان محسوس کرنے لگا۔

☆ **سلطان احمد ظفر صاحب ناظم اعلیٰ ضلع ساہیوال:** میں نے انصار ساہیوال کو اطاعت اور وفاداری میں مثالی جذبہ رکھنے والا پایا۔

☆ **خالد سیف اللہ صاحب ناظم اعلیٰ ضلع اسلام آباد:** خدا کے فضل سے اسلام آباد کے انصار اطاعت گزار قربانی و خدمت کے جذبہ سے سرشار اور خلافت کے جانثار ہیں۔

☆ **طاہر محمود صاحب زعیم اعلیٰ ماڈل کالونی کراچی:** خدمت انسانیت اور علمی کاوشوں میں خصوصی مدد اور فوری اطاعت کا جذبہ انصار میں موجود پایا۔

☆ **ڈاکٹر محمد ایوب صاحب زعیم اعلیٰ واپڈا ٹاؤن لاہور:** انسار، جماعت اور خلافت کے ساتھ بہت اخلاص محبت اور دینی خدمت کے جذبہ کے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔ مالی قربانی میں بھی پیش پیش ہیں۔

☆ **مسرور احمد طاہر صاحب زعیم اعلیٰ دار النور فیصل آباد:** میں نے اپنے انصار کو اطاعت گزار پایا۔ جس وقت بھی آواز دی گئی چلے آئے۔

☆ **محمد حسین شاہد صاحب مربی سلسلہ:** انصار اللہ کا قیام حضرت مصلح موعود کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جس کے ذریعہ سے ہم انصار کے دلوں میں عمر کے آخری حصہ میں ایک امنگ، ولولہ اور جوش پیدا کر کے انہیں فعال زندگی گزارنے کا حوصلہ دیا ہے۔

☆ **عبد القدیر قمر صاحب مربی سلسلہ:** حقیقی طور پر نحن انصار اللہ کے مطابق زندگی کو ڈھالنے کا شعور بیدار ہوا ہے۔

☆ **مہر اوصاف احمد صاحب، نصیر آباد رحمٰن:** سلسلہ کے لٹریچر کی زیادہ گہرائی سے پڑھنے کی توفیق ملی۔

☆ **مختار احمد صاحب، دار العلوم غربی شاہ:** اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ نوجوان نسل کی تربیت اور اصلاح کی ذمہ داری بھی ہم پر ہے۔

☆ **مبشر احمد سہیل صاحب، دار العلوم وسطی:** انصار اللہ کی تنظیم میں آ کر اطاعت کا جذبہ بڑھا ہے اور ایتاءِ ذی القربیٰ (خدمت خلق) میں اضافہ ہوا ہے۔

☆ **بشارت احمد شاہد صاحب، کوارٹرز تحریک جدید:** اس مجلس کے پروگراموں میں شامل ہو کر مجھے نحن انصار اللہ کی حقیقت کا ادراک ہوا ہے۔

☆ **چوہدری سراج الحق صاحب، دار العلوم غربی شاہ:** میں ذاتی طور پر محسوس کرتا ہوں کہ انصار اللہ کی تنظیم کے تحت میں ایک زیادہ فعال احمدی بن گیا ہوں۔

☆ایم اے اشرف صاحب۔کوارٹرز تحریک جدید: انصار اللہ تنظیم نے مجھے اپنی تنظیم کو سنوارنے کا موقع ملا۔
☆محمد احمد رضوان ہاشمی صاحب، دار العلوم غربی خلیل: انصار میں آنے کے بعد اللہ کے فضل سے انقلابی تبدیلیاں واقع ہوئیں۔
☆ذوالفقار احمد شاہین صاحب، دار العلوم شرقی مسرور: بطور ناصر ہونے کی وجہ سے ذمہ داری کا احساس بڑھا ہے۔نمازوں میں سکون اور ٹھہراؤ اور تلاوت قرآن کریم کی طرف رغبت بڑھی۔اہل خانہ کو دینی ذمہ داریوں کے احساس کو اجاگر کرنے کی اہمیت کا پتہ چلا ہے۔
☆محمد عارف صاحب، دار العلوم غربی ثناء: خلافت سے تعلق، بڑوں کی عزت، چھوٹوں سے پیار، دینی و دنیاوی کاموں کی اہمیت اور اولاد کی تربیت کی طرف توجہ ہوئی۔
☆محمد علی صاحب، دار الفتوح غربی: دعوت الی اللہ کا کام منظم طور پر کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔
☆عبدالسلام منیر صاحب دار العلوم غربی ثناء: میرا میڈیکل کیمپس میں شامل ہونا ہی میری زندگی میں بڑی تبدیلی لے کر آیا۔
☆خادم احمد سعید صاحب، نصیر آباد رحمٰن: بطور ممبر انصار اللہ میں لغو کاموں سے بیزار ہونے لگا ہوں، اور نماز اور درود شریف کو پڑھنے کیلئے پہلے سے زیادہ طبیعت کو مستعد پاتا ہوں۔
☆نجیب احمد صاحب، دار العلوم غربی ثناء: انصار اللہ کی تنظیم میں شمولیت کے بعد ہی زندگی میں ایک ٹھہراؤ، متانت اور سنجیدگی آگئی، گفتگو کرتے وقت اس بات کا خیال رکھتا ہوں کہ ایسی کوئی بات منہ سے نہ نکل جائے جو پشیمانی کا باعث ہو۔
☆چوہدری ناصر احمد صاحب، دار العلوم شرقی مسرور: احسان اور ہمدردی کا جذبہ مزید بیدار ہوا ہے۔
☆محمد موسیٰ صاحب، دار العلوم غربی ثناء: پر جب انصار کی عمر کو پہنچا تو محلہ میں امور عامہ کی ذمہ داری بھی پڑ گئی، جس کی وجہ بہت سے معاملات کا پتہ چلا اور سیکھنے کا موقعہ ملا۔اور کئی ایسے مواقع بھی آئے جب اپنی طبیعت کے خلاف بھی کام کرنا پڑا۔
☆مرزا شبیر احمد صاحب، دار العلوم وسطی: انصار اللہ میں آکر جب سے خدمت دین شروع کی ہے گھر میں برکتیں آگئی ہیں۔
☆سیف الرحمٰن صاحب، نصیر آباد رحمٰن: سب سے بڑی تبدیلی جو مجھ میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ پانچ وقت نماز کا پابند ہوا ہوں۔
☆اسد رضوان صاحب، دار العلوم شرقی مسرور: دوسروں سے نرمی کرنے کا احساس مضبوط ہوا ہے۔
☆محمد طاہر صاحب دار العلوم غربی ثناء: انصار اللہ میں نمازوں اور وصیت کے نظام میں بھی شامل ہونے کی توفیق۔
☆ماسٹر سعید احمد صاحب، نصیر آباد رحمٰن: انصار اللہ میں چندوں اور نمازوں کی ادائیگی میں سستی دور ہوئی۔پنجوقتہ نماز اور تہجد ادا کرتا ہوں۔دعاؤں پر بہت زور ہے۔
☆حافظ مبشر احمد منصور صاحب، دار العلوم شرقی مسرور: انصار اللہ کی تنظیم میں داخل ہو کر خلافت سے سچی محبت اور اس کی اطاعت کے جذبہ میں نمایاں طور پر اضافہ ہوا ہے۔
☆ناصر احمد طاہر صاحب، دار الفتوح غربی: ذہنی بالغ نظری پیدا ہوئی اور عبادت میں شغف بڑھا ہے۔
☆حکیم فرید احمد صاحب، نصیر آباد رحمٰن: انصار اللہ میں آکے احساس ذمہ داری کا معیار بلند ہوا ہے۔چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو اپنانے کی کوشش کرتا ہوں۔دین کو دنیا پر مقدم رکھنے اور دین پھیلانے کا جذبہ ہمہ وقت موجزن رہتا ہے۔
☆مظفر احمد صاحب، دار العلوم شرقی مسرور: انصار اللہ میں آنے کے بعد ایک تو عبادت میں بہتر تبدیلی آئی ہے۔جماعتی خدمات میں اضافہ ہوا ہے، خلافت سے سچی محبت کا جذبہ اجاگر ہوا ہے اور بچوں کی تربیت کے انداز میں پختگی آئی ہے۔
☆مبشر احمد قمر صاحب، دار الفتوح غربی: ذمہ داری اور دوسروں کی تربیت کی طرف توجہ زیادہ ہوئی ہے۔

☆ **بشیر احمد زاہد صاحب، دارالعلوم وسطی:** ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے اور خدمت کرنے کی توفیق ملی ہے۔

☆ **رؤف احمد بٹ صاحب، دارالعلوم شرقی مسرور:** انصاراللہ تنظیم میں داخل ہونے کے بعد خاکسار میں نماز باجماعت میں باقاعدگی آئی ہے، وسعت حوصلہ پیدا ہوا ہے۔

☆ **میاں محمد زاہد صاحب، دارالفتوح غربی:** زندگی کے ہر شعبہ میں بہترین راہنمائی حاصل کی۔

☆ **محمد اکبر صاحب، نصیر آباد رحمٰن:** پانچ وقت نماز کی پابندی، قرآن کریم کی تلاوت، دیانت داری اور سچائی کی تعلیم سیکھی ہے۔

☆ **عطاء الرحمٰن مبشر صاحب کوارڈ تحریک جدید:** مجلس انصاراللہ نے خاکسار کی تربیت کے حوالے سے غیر معمولی کردار ادا کیا ہے۔ ہر ناصر سے انفرادی رپورٹ لی جاتی ہے جس سے تعلیم و تربیت کا احساس ہوتا ہے اور آگے بڑھنے کی طرف دل مائل ہوتا ہے۔

☆ **طاہر احمد محمود صاحب، دارالفتوح غربی:** احساس ذمہ داری کا شعور اجاگر ہوا ہے۔

☆ **ماسٹر عمر حیات صاحب، دارالعلوم شرقی مسرور:** انصاراللہ میں آنے کے بعد چھوٹی برائیاں چھوڑنے اور نیکیاں اختیار کرنے کی توفیق ملی ہے۔ بچوں کی اچھے رنگ میں تربیت کا موقع ملا ہے۔

☆ **محمد ایوب صاحب، دارالفتوح غربی:** یہ احساس ہوا ہے کہ اب سستی کا وقت نہیں ہے بلکہ اپنے اعمال و افعال کو بہتر کر کے زندگی کو کامیابی کی شاہراہ پر چلانا ہے۔

☆ **مسعود نعیم احمد صاحب، دارالعلوم وسطی:** خدا کے فضل کے ساتھ قرآن کے پڑھنے کی طرف توجہ ہوئی ہے۔

☆ **ماسٹر محمد شریف صاحب، نصیر آباد رحمٰن:** اللہ تعالیٰ نے انصار میں آنے کے بعد وصیت کرنے کی توفیق دی۔

☆ **سید عبدالرحیم صاحب، دارالعلوم شرقی مسرور:** نیکی کی تلقین کا جذبہ اور انجام بخیر کی دعا کی طرف توجہ ہوئی۔

☆ **امتیاز احمد باجوہ صاحب، دارالفتوح غربی:** نیکی، تقویٰ، طہارت اور علم کے حصول کے لئے نیا جوش اور جذبہ پیدا ہوا ہے۔

☆ **حافظ محمد اشرف صاحب، نصیر آباد رحمٰن:** نمازوں اور دینی کاموں میں جو سستی ہو جاتی تھی اب وہ نہیں رہی۔

☆ **شیخ محمود احمد آصف صاحب، دارالعلوم وسطی:** ہمدردی خلق میں اضافہ ہوا ہے، خدا تعالیٰ کی ذات پر توکل پیدا ہوا ہے۔ بچوں کی اچھی تربیت کرنے کی طرف مثبت سوچ پیدا ہوئی ہے۔

☆ **محمد سلیم جاوید صاحب، نصیر آباد رحمٰن:** قیام نماز میں باقاعدگی پیدا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ اور اطاعت نظام کے تقاضوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

☆ **ناصر محمود ظفر صاحب، دارالعلوم شرقی مسرور:** نیکی کی تلقین کرنے کے جذبہ میں اضافہ ہوا ہے۔ دعاؤں کی طرف رغبت بڑھی ہے۔ خلافت سے محبت میں اضافہ ہوا ہے۔

☆ **رانا محمد شریف صاحب، نصیر آباد رحمٰن:** 20۔20 میل پیدل چل کر جماعتی کام سرانجام دیئے۔ نظام وصیت میں نہ صرف خود شامل ہوا بلکہ اہلیہ اور تینوں بیٹوں کو بھی اس میں شامل کیا۔ 20 سال پرانی حقہ پینے کی عادت چھوڑی۔

☆ **فلک شیر صاحب، دارالعلوم شرقی مسرور:** خاکسار کے کردار میں پختگی پیدا ہوئی ہے۔ صحیح مشورے دینے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ خلیفہ وقت سے پختہ تعلق پیدا ہوا ہے۔

☆ **انور احمد صاحب۔ دارالعلوم شرقی نور:** طبیعت میں متانت، سنجیدگی اور ٹھہراؤ آیا ہے۔

☆ **رفیق احمد صاحب، نصیر آباد رحمٰن:** دعا کی طرف زیادہ توجہ پیدا ہوئی ہے۔ خدمت انسانیت کا جذبہ زیادہ ہوا ہے۔

☆ **طاہر محمود صاحب، نصیر آباد رحمٰن:** بھرپور جماعتی کاموں میں توجہ پیدا ہوئی ہے۔ بیت الذکر سے تعلق مضبوط ہوا ہے۔

75 سالہ پروگرام منعقدہ 25، 26 / جولائی 2015ء

قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصاراللہ پاکستان کو مجلس کے قیام پر 75 سال پورے ہونے پر حضور انور کی منظوری سے ڈائمنڈ جوبلی کے مرکزی پروگرام 26,25 / جولائی کو عشائیہ، مشاعرہ، پرچم کشائی لوائے انصاراللہ اور سیمینار کامیابی سے منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

25 / جولائی دن کا آغاز عبادات اور صدقات سے کیا گیا۔ پہلے روز مرکزی طور پر تین بکرے صدقہ کئے گئے۔ پاکستان بھر سے ناظمین اعلیٰ علاقہ ناظمین، اعلیٰ اضلاع اور چند مجالس کی نمائندگی کے ساتھ ساتھ مرکزی انجمنوں کے عہدیداران، موجودہ عاملہ وسابقہ ممبران عاملہ اور زعماء حلقہ جات ربوہ اور دیگر معززین کو اس روز منعقد ہونے والے عشائیہ اور مشاعرہ میں شمولیت کی دعوت دی گئی۔ نماز مغرب وعشاء کے بعد دفاتر انصاراللہ پاکستان اور انصاراللہ مقامی ربوہ کے دفتر پر چراغاں کیا گیا۔

پروگرام کے مطابق ایوان محمود میں MTA پر نشر ہونے والی تاریخ انصاراللہ کی ڈاکومنٹری ڈائمنڈ جوبلی 08:05 بجے شام پروجیکٹر اور بڑی سکرین کے ذریعہ تمام حاضرین عشائیہ کو دکھائی گئی جبکہ سرائے ناصر نمبر 1 میں مستورات کو یہ پروگرام دکھانے کا الگ سے انتظام تھا۔ حضور انور کی شفقت اور رہنمائی میں ڈاکومنٹری کے لئے جو موزوں وقت مقرر ہوا اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا گیا اور احباب بہت شاداں وفرحاں تھے کہ عشائیہ کی رونق کو ڈاکومنٹری نے بڑھا دیا۔ اس پروگرام میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ وامیر مقامی کے علاوہ اراکین خصوصی انصاراللہ عاملہ انصاراللہ پاکستان، ناظران ووکلاء ودیگر مہمانان نے شرکت کی۔ حاضرین کی تعداد 340 رہی۔

بعدازاں ایوان ناصر کی نچلی منزل میں ڈائمنڈ جوبلی مشاعرہ بعنوان خلافت احمدیہ کے زیر سایہ انصار کے 75 سال منعقد ہوا۔ اس کے سٹیج سیکرٹری مکرم لئیق احمد عابد صاحب، میر محفل جناب صابر ظفر صاحب اور مہمان خصوصی محترم چوہدری محمد علی صاحب تھے۔

جناب اطہر حفیظ فراز صاحب ۔ ہر چند کہ راہوں میں بہت پیر جلیں گے
اے میر سفر انصار تیرے تیز چلیں گے

جناب ضیاء اللہ مبشر صاحب ۔ مبارک صد مبارک ہو تمہیں جشن تشکر یہ
یہ وعدہ ہم نکھاریں گے کہ ہم انصار ہیں تیرے

جناب عبدالسلام اسلام صاحب ۔ یہ انصار ہردم جواں ہی رہیں گے
خلافت کے یہ پاسباں ہی رہیں گے

جناب لئیق احمد عابد صاحب ۔ ہم دین کی نصرت کو ہمہ وقت ہیں تیار
اللہ کے انصار ہیں اللہ کے انصار

جناب عبدالکریم خالد صاحب ۔ لاریب خدا خود ہے نگہدار خلافت
اللہ کے انصار ہیں انصار خلافت

جناب آفتاب اختر صاحب ۔ اُداس لمحوں کے سارے موسم دے چمن سے گزر گئے ہیں
بہار آ کے ٹھہر گئی ہے گلوں کے چہرے نکھر گئے ہیں

جناب فرید احمد ناصر صاحب ۔ خانۂ دل میں عقیدت سی دھک اُٹھتی ہے
اُس کے دیدار سے ہر سانس چہک اُٹھتی ہے

جناب مقصود احمد منیب صاحب ۔ چالی سن تے چالی سال، بھدی جاوے عزت نال
طفل تے خادم فیر انصار، موتیاں وانگ پچھتر سال

وہ آقا ہے ہم انصار
اگلی نسل کے ذمہ دار

جناب عبدالکریم قدسی صاحب ۔ قدم قدم پہ خلافت کی خاص ڈھال کے ساتھ
کیا ہے پون صدی کا سفر کمال کے ساتھ

جناب صابر ظفر صاحب ۔ انصار کی یہ جو سبقتیں ہیں
یہ صرف خدا کی رحمتیں ہیں

جناب چوہدری محمد علی صاحب ۔ مسکراتا ہوا، حسین و جمیل
ایک چہرہ گلاب سا کچھ ہے

مکرمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ، مکرم عبدالکریم قدسی صاحبہ اور مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کا موصولہ کلام بھی پڑھا گیا۔

26 رجولائی کو ایوان ناصر میں باجماعت نماز تہجد اور اور نماز فجر کے بعد درس کا اہتمام کیا گیا اور اس روز مرکز میں چار بکرے صدقہ کروائے گئے۔ پاکستان بھر میں اس روز اضلاع اور مجالس نے 185 بکرے صدقہ دیئے گئے۔

08:30 بجے احاطہ انصاراللہ میں روایتی اہتمام کے ساتھ جملہ عہدیداران انصاراللہ کی موجودگی میں تقریب پرچم کشائی لوائے انصاراللہ ہوئی جسے محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے لہرایا اور اجتماعی دعا کروائی۔ بعدۂ نمائش ڈائمنڈ جوبلی کے دیکھنے کا موقع دیا گیا۔ جس میں 75 سالہ تاریخ انصاراللہ تصویری زبان میں موجود ہے۔ 9 بجے جوبلی سیمینار میں پروگرام کے مطابق تلاوت، عہد، نظم اور تعارف کے بعد درج ذیل تین عناوین پر تقاریر پیش کی گئیں۔

- مجلس انصاراللہ کے قیام کی غرض و غایت اور 75 سالہ مساعی کا مختصر اور جامع خاکہ مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نے پیش کیا۔
- تربیت اولاد اور انصاراللہ کی ذمہ داری کے موضوع پر مکرم ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نے نہایت مؤثر خطاب کیا۔
- خلافت احمدیہ سے وابستگی اور استحکام میں مجلس انصاراللہ کا کیا کردار ہونا چاہئے اور کیا ہے؟ محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ پاکستان نے اس حوالے سے عہد انصاراللہ کی روشنی میں بزرگان کی مثالیں بیان کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح انصاراللہ نے خلیفۂ وقت کے سلطان نصیر بن کر ہر دور میں دین حق کی خاطر جان و مال اور عزت و آبرو کی قربانی کی سعادت پائی۔ چنانچہ 75 سالہ دور میں انصار نے 200 جانوں کی قربانی دی جن میں سے 130 کا تعلق خلافت خامسہ کے بابرکت عہد سے ہے۔ اسی طرح صدران انصاراللہ کے بے مثال اطاعت کے نمونے اور خلفاء احمدیت کی توقعات اور تحریکات کے مطابق مختلف کوششوں کا تذکرہ کیا۔

تقاریر کے دوران نحن انصاراللہ کے عنوان سے ایک نظم ترانے کی صورت میں پیش کی گئی۔ اس سیمینار پروگرام میں عاملہ لجنہ اماء اللہ پاکستان اور عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو بھی دعوت دی گئی۔ سیمینار کے اختتام پر تمام احباب کی شیرینی اور جوسز سے تواضع کی گئی۔ اس پروگرام کی مجموعی حاضری 227 رہی۔

جَزَاءً خَیْرًا

مجلس انصار اللہ کی ڈائمنڈ جوبلی پر ماہنامہ انصار اللہ کے اس خصوصی شمارے کی اشاعت پر خاکسار سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے اس تاریخی رسالہ کی توفیق عطا فرمائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔ اس کے بعد ان تمام اہل قلم کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ہماری درخواست پر اس خاص نمبر کے لئے مضامین اور نظمیں بھجوائیں۔ اراکین اشاعت کمیٹی کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے نہ صرف رسالہ کا ابتدائی نقشہ تیار کیا بلکہ حسب ضرورت رہنمائی بھی فرمائی۔ بالخصوص مکرم عبدالسمیع خان صاحب اور مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب کا شکر گزار ہے۔

اس موقع پر خاکسار اپنے نائبین مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب، مکرم رانا ارسال احمد صاحب، مکرم نوید احمد مبشر صاحب کے ساتھ ساتھ دفتر ماہنامہ انصار اللہ کے کارکنان مکرم عبدالمنان کوثر صاحب (مینیجر) مکرم فرحان احمد ذکاء صاحب (کمپیوٹر انچارج)، مکرم راشد حسین ارشد صاحب (واقف عارضی) اور مکرم مظفر احمد ڈوگر صاحب کے مثالی تعاون کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے۔ یہ خصوصی شمارہ باہمی تعاون اور ٹیم ورک کی ایک بہت اچھی مثال ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

مختلف مراحل میں تعاون کرنے والے احباب میں مکرم فخر احمد فرخ صاحب، مکرم مبشر احمد ندیم صاحب، مکرم مرزا دانیال احمد صاحب بھی شامل ہیں۔ اسی طرح مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب قائد عمومی کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری ہے کہ انہوں نے ہماری درخواست پر بہت سی معلومات اور قیمتی مواد مہیا فرمایا۔

محترم صدر مجلس کی براہ راست نگرانی اور ذاتی دلچسپی کام کو آگے بڑھاتی رہی۔ آپ نے ہر مضمون کا بالاستیعاب مطالعہ کر کے ساتھ ساتھ رہنمائی فرمائی۔ مجھے مکرم حنیف احمد محمود صاحب قائد اشاعت کا بھی شکریہ ادا کرنا ہے جن کی محنت اور خصوصی توجہ سے اس خصوصی تاریخی شمارے کو تیار کرنے میں کامیاب ہوئے۔ آپ نے مضامین کے حصول، کتابت، پروف ریڈنگ اور رسالہ کو ترتیب دینے میں کردار ادا کیا۔ جبکہ مکرم محمد محمود طاہر صاحب قائمقام قائد اشاعت کے عرصہ میں اس کی فائنل سیٹنگ اور طباعت کے مراحل پایۂ تکمیل کو پہنچے۔

خاکسار نظارت اشاعت اور ضیاء الاسلام پریس کے جملہ کارکنان کا بھی شکر گزار ہے کہ جن کی محنت کے باعث ہی رسالہ زیور طبع سے آراستہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام احباب کو جزائے خیر اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ انہیں علم و عمل میں بے شمار ترقیات عطا فرمائے۔ اور خدا کرے کہ یہ روحانی اور علمی مائدہ قارئین کے لئے بہت مفید ثابت ہو۔ آمین

(مدیر)



مجلس انصاراللہ علاقہ لاہور مقابلہ حسن کارکردگی بین العلاقہ 2014ء میں اوّل آنے پر ناظر صاحب اعلیٰ و صدر مجلس کے ہمراہ



مجلس انصاراللہ ضلع لاہور مقابلہ حسن کارکردگی بین الاضلاع 2014ء میں دوم آنے پر ناظر صاحب اعلیٰ و صدر مجلس کے ہمراہ

Monthly

ANSARULLAH

Ph: 047-6212982
Fax: 047-6214631
Cell: 0336-7700250

July,Agust 2015 /Ramadhan,Shawal,Ziqad 1436 / Wafa,Zahoor 1394



اراکین عاملہ مجلس انصاراللہ پاکستان 2015ء

www.ansarullahpk.org

ansarullahpakistan@gmail.com
magazine@ansarullahpk.org

Regd #: FR-8

Editor: Mahmood Ahmad Ashraf